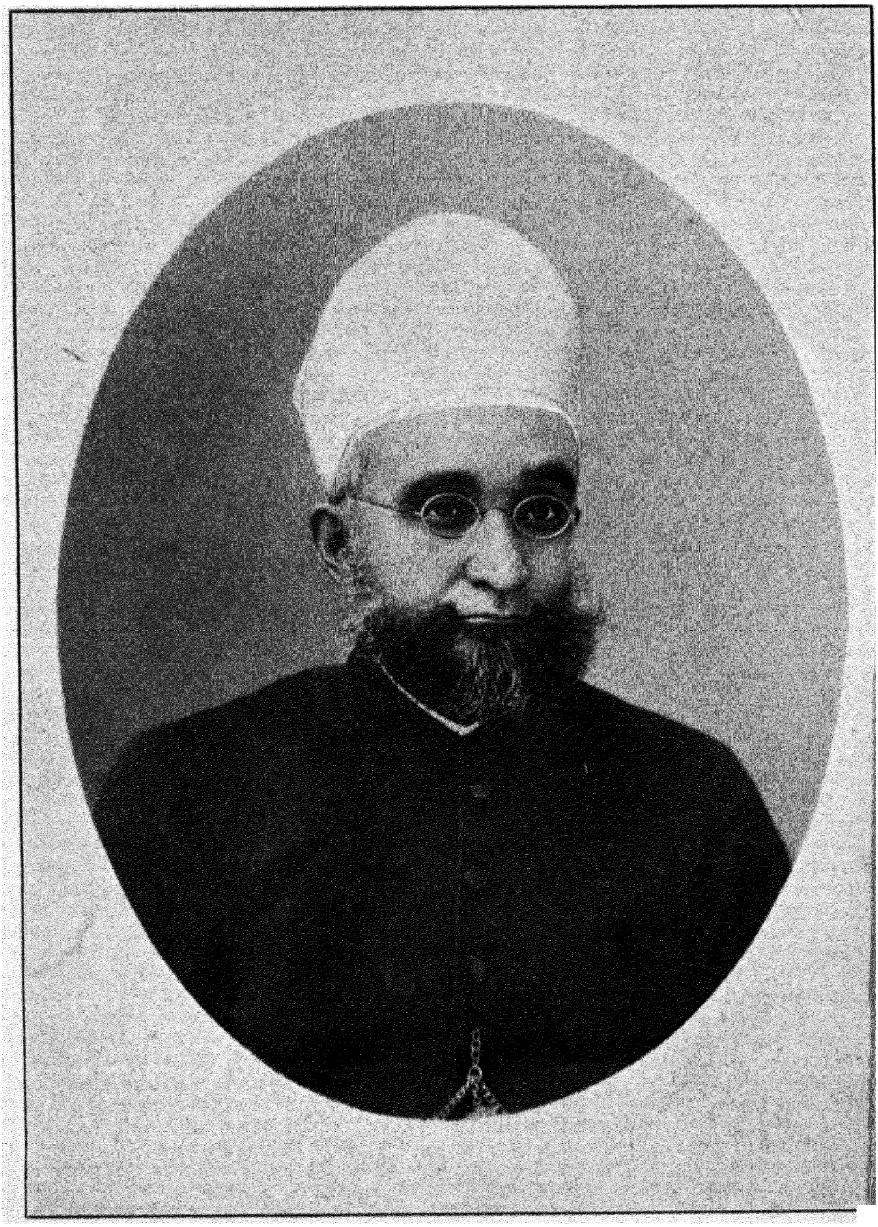
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232116
UNIVERSAL
LIBRARY

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبهٔ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هریک لفظ ترجمهٔ بامحاورهٔ
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

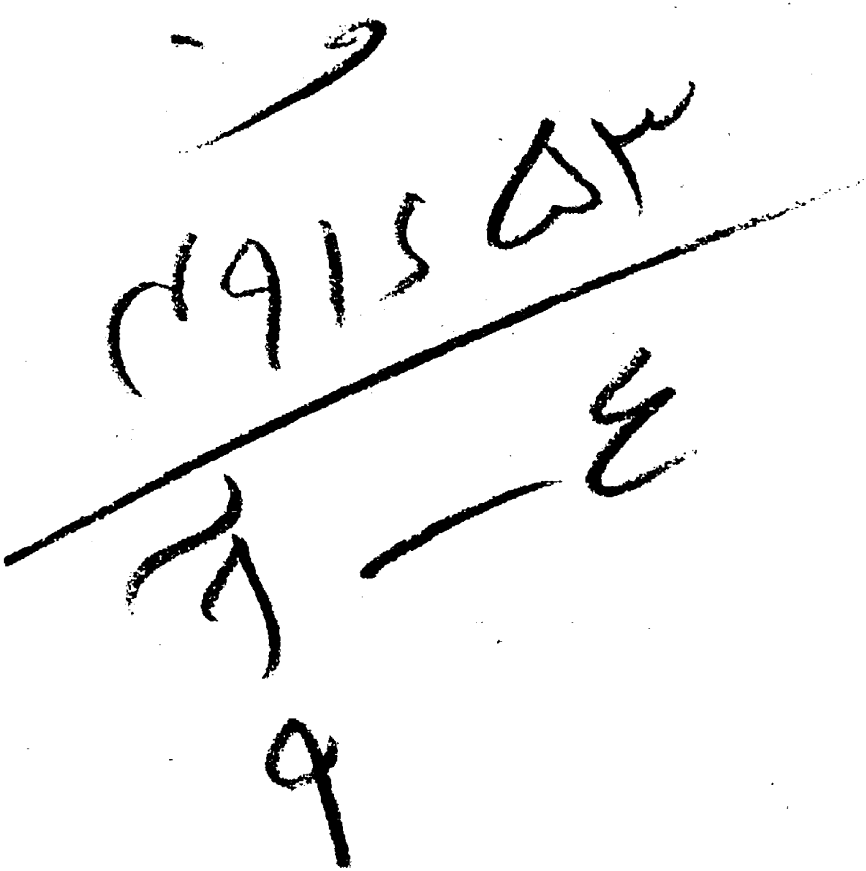
جلد ششم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمتهٔ
سرکار آصفیه

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد
نسخهای این کتاب که طبع میشود آنرا هم وقف کرده ایم هرکس
اختیار دارد که پابندی قواعد مندرجهٔ اعلان که بر آخر کتاب چاپ شده است ازین منتفع شود

سنه ۱۳۳۷ هجری مطابق سنه ۱۳۲۶ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن



اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان ۴۲۵۸ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلہ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہٗ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپنے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ علی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الخ سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین ومعاونین زبان فارسی کے لئے وقف

کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وہو علیٰ کلّ شیٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمداللہ کہ نوبت بہ نہمی جلد این کتاب رسید و بہ یمن دولت ابدقرار سرکار آصفیہ و بحسن التفات و قدر آقای ولی نعمت۔ قدر قدرت قوی شوکت۔ سلیمان منزلت اعلیحضرت حضور پرنور۔ بندگانعالی۔ آصف جاہ سابع۔ نظام الدولہ نظام الملک و الممالک میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ ائی۔ فرمان روای سلطنت آصفیہ مؤلف این کتاب را شاہرہ دوصد و پنجاہ روپیہ بصلۂ خدمات علمی و برای وظیفۂ حسن خدمات ملکی مرحمت گردید ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ ابدا

قصیدہ بمدح آقای ولی نعمت

تا بروی آتشین زلفش کشاید تارہا — از زبان شعلہ جای دود خیزد مارہا

سبزۂ خط رستۂ تخم سیاہ خال اوست — جز بر خسارش زریحان نشکفد گلنارہا

از شکنج مسکن خالش کہ آب و آتشست — آب حسرت در دہان دارند آتشخوارہا

عاشقانش نقش دیوارند در سودای زلف — گل ز فیض موقلم جا کرد بر دیوارہا

از دہانِ تنگِ او تنگ شکر دارد مذاق
تا دل ما یافت ذوق شکرین گفتار ہا

بلبلان صبحند گرمِ نغمۂ تر در چمن
شبنمِ سوز ترنّم ریزد از منقار ہا

عنکبوتی پردہ ہائے گلخن از جوش بہار
از مگس صد غنچۂ نو گل کند در تار ہا

ساز و برگ صد ہزاران نغمہ می سازد ہزار
از رگِ گل تار ہا و از شاخ گل مضراب ہا

رہروِ عشق تو در دشت جنون ساز چمن
قطرۂ خونش گل انگیزد ز نوک خار ہا

قطرۂ اشکم بتارِ گریہ از جوشِ بہار
گل برآرد از رگِ گل سبحہ از زنّار ہا

کیست او کز یمن عہد اوست این جوشِ بہار
عندلیبانند گرمِ نغمہ در بازار ہا

گریز

زانکہ مخصوص چمن نگذاشت گلرا کثرتش
او نخواند رنگ و بو در گوشۂ گلزار ہا

گفتمش محبوب محبوب است ممدوح زمن
حلقہ در گوشند از دلدار یش دلدار ہا

تا کہ عثمان غنی آمد سریر آرای ملک
غنچہ از گلہای گلشن گل کند دینار ہا

گاہِ بزم او را نظام الملک آصفجاہ نام
فتح جنگ آمد لقب در عالم پیکار ہا

مہرِ تابانش آفتابِ چرخ اورنگ دکن
ثابت از اعیانِ دولت ہستیِ سیار ہا

تا دل عالم بدست اوست رنگ آشنا
دیدۂ عالم نشد منّت کشِ اغیار ہا

خسرو اذات تو چیز دیگر آمد در صفات
گرچہ بر او رنگ ہستی دیدہ ام بسیار ہا

تا چہ می بالد فلک بر آب نیسان بہار
ابر گوہر بار در دست تو دیدم بار ہا

پنجۂ خورشید نبود مایۂ ناز سپہر
سر زند بر فرق دستار تو از زرتار ہا

سلطنت را یک سر مو نیست پروا معین
ذات والایت خبر دارد ز کار و بار ہا

شحنهٔ عدلت بحسن انتظام دولتت — می کند بر نیت اقدام گیرودارها
شیر در عهد تو با بز غاله بازی می کند — کبک و شاهین اند زیر دامن کهسارها
همدرین عهد اند سربازان دولت سرفراز — همدرین دورند سرتابان بفرق دارها
سرکشان از رعب اجلال تو استخفا کنند — عاجزان از یمن اقبال تو استظهارها
زانکه عفو خسروی تر دامنان را دل نشین است — برزبان دارند از رعب تو استغفارها
آستینت دردمندان را دل آسائی بدست — قطره های اشک غم می چینداز رخسارها
سلطنت رانان عالم چون صنوبر در چمن — در تماشای تو سر برکرده از دیوارها
خاصهٔ بیداری عهد همایون مهدتست — خواب غفلت در دکن پیدا کند هشیارها
هرچه از نخل ثنایت در حضورت بار یافت — دانهٔ از خوشه وشتی است از خروارها
ای ولا خاموش وز طول امل هشیار باش — گرچه داری از صفاتش در سخن طومارها
جان من تن زن بجان تو که هنگام دعاست (دعا) — تا دعای دولت آمد خاتم گفتارها
هرچه آسانست بر اعدای او دشوار باد — داور آسان شود بر ذات او دشوارها
تا بود گل در گریبان هواجویان شاه — بشکند در سینهٔ بدخواه دولت خارها
بر سر عالم الهی تا قیامت زنده باش — برخورند از نخل اقبال تو برخورد ارها

آمین

(الف) **بالا رفتن طاعت** (مصدر اصطلاحی) بقول بحر بذروۂ قبول رسیدن طاعت۔ مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست و متعلق است از ــــــــ

(ب) **بالا رفتن کار** کہ بقول بحر بمعنی نیک سرانجام یافتن کار است و بقول بہار پیش رفتن کار و (الف) ہم داخل ہمین تعمیم است۔ (صائب ؎) مشو مقید ہمراہ گرچہ توفیق است ۔ کہ از جریدہ روی کار مہر بالا رفت ۔ (ابو طالب کلیم ؎) کار محنت گر درین رہ اینچنین بالا رود ۔ رہ نوردان را زز انو خار می باید کشید ۔ مخفی مباد کہ بعض محققین لفظ بالا را در اینجا بمعنی ششمش گیرند کہ پیش است بلکہ معنی ششم را قائم کردہ اند از ہمین قسم استعمال بخیال ما در غلط افتادہ اند کہ ماخذ لفظ بالا بمعنی پیش تعلق مجازی ہم ندارد و در اینجا ہم نفظ بالا بمعنی بلندی و فرحت است کہ ذکرش بمعنی پیش گذشت کہ بلندی کار کنایہ باشد از کامیابی حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ از بلندی و پیش کدام یک را تفوق و مناسبت است بامعنی حقیقی لفظ بالا یا بمعنی مجازی سخنوران نازک خیال تصفیۂ این کنند (اردو) (الف) طاعت کا قبول ہونا۔ طاعت کا مرتبۂ اعلی حاصل کرنا (ب) کامیابی ہونا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مقصد پورا ہونا۔ مراد بر آنا۔ فتح پانا۔

بالا صنوبر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قد مثل صنوبر دارندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) بالا صنوبر۔ یار کو کہہ سکتے ہیں جیسے سرو قد۔

(۱) **بال افشان** مصدر اصطلاحی۔

(۲) بال افشاندن (۲) بمعنی طپیدن

(۳) بال افشانی مرغ در دام

یا طپیدن بسمل باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی و (۳) حاصل بالمصدر (ظہوری ۵) سہل باشد رشک بال افشان آزادان باغ ؎ بخت مرغابی کہ در دامت پر اندازان کند ؎ (ولہ ۵) ہمایون طائر دل ذوق بال افشانی دارد ؎ دران بستان کہ از پرہائے مرغان بال می روید ؎ (ولہ ۵) کردہ بر تارک ہمائے بخت بال افشانئے ؎ شاہباز دل بدام خط و خال انداختم ؎ (صائب ۵) کجا و اصل باین بیدست و پائی دل تواند شد ؎ چہ قطع رہ ببال افشانی بسمل تواند شد ؎ (اردو) (۱) پھڑکنے والا۔ پھڑپھڑانے والا۔ (۲) پھڑکنا۔ پھڑپھڑانا۔ (مرغ کا دام مین یا بسمل کا ذبح کے وقت (۳) پھڑک یا پھڑکن۔ مؤنث

بال افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول (جہانگیری در ضمیمۂ کتاب) و برہان و رشیدی و جامع و بہار و انند (۱) کنایہ از عاجز شدن مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال ریختن بمعنی متعدی معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ مخفی مباد کہ چون پرندہ پر و بال ریختہ شود از پرواز باز ماند و ازہمین است معنی اول (اردو) (۱) عاجز ہونا۔ (۲) پر گرا دینا کسی مرض کی وجہ سے۔ پر جھاڑنا کے سوا۔

بالا کردن سر مصدر اصطلاحی۔ برداشتن سر باشد و بلند کردنش بعد مراقبہ یا دفع ندامت وغیر ذلک متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا (ظہوری ۵) سر از شرمندگی فرد اظہوری چون کند بالا ؎ خدایا روی دل از آرزوی غیر برتابش ؎ (اردو) سر اٹھانا۔ بقول آصفیہ سر اوپر کرنا

سر او پنجا کرنا۔ سر ابھارنا۔

(الف) بالا کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و نقل نگارش (انند) بمعنی قد کشیدن مؤلف عرض کند کہ (قد کشیدن) بقول بحر ظاہر و نمایان شدن و بہ تعظیم برخاستن و خود بہار ہم بر معنی دوم قانع پس اندریصورت بہ تعریف بالا کشیدن اکتفا بر قد کشیدن نتوان کرد زیرا کہ...

(ب) بالا کشیدن از آغوش بمعنی نشو و نما و پرورش یافتن در آغوش باشد (صائب ؎) می کند در سایہ افگندن کنون استادگی ؛ سرو بالائی کہ از آغوش من بالا کشید ؛ و ---

(ج) بالا کشیدن زنگ بمعنی بلند شدن زنگ است و کنایہ از ظاہر شدنش (صائب ؎) در دل من درد را نشو و نمائے دیگر است ؛ زنگ بر آئینہ ام چون سرو بالا می کشد ؛ و ہمچنین ---

(د) بالا کشیدن شعلہ بمعنی بلند و تیز شدن شعلہ باشد (آقا زمان واضح ؎) مرد را پامال خواری می کند طغیان حرص ؛ شمع کوتہ می شود چون شعلہ بالا می کشد ؛ و از ہمین قبیل است ---

(ہ) بالا کشیدن نخل و نہال بمعنی بلند شدن نخل و نہال (صائب ؎) نخل بہتر در زمین نرم بالا می کشد ؛ سرفرازی بیشتر چون خاکساری بیشتر ؛ (مسیح کاشی ؎) دارد دم گردون نہان در خاک چون بیخ درخت ؛ لیک من ہمچون نہال تازہ بالا می کشم ؛ مخفی مباد کہ از سند دوم مذکورہ بالا مصدر اصطلاحی (بالا کشیدن کسی) ہم پیدا می شود بمعنی بلند شدن قد کسی بای حال لفظ بالا درین مصادر متعلق بمعنی پنجم اوست کہ گذشت

(اردو) (الف) ظاہر ہونا۔ تعظیم کو اٹھنا

(ب) گودین پلنا (ج) زنگ آنا ظاہر ہونا (د) شعلہ بلند ہونا (ہ) نخل اور نہال بلند ہونا

بالا گذاشتن یا (مصدر اصطلاحی) بقول بہار کہ بر (یا بالا گذاشتن) نوشتہ بشتاب رفتن و دویدن (مخلص کاشی ؎) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالا گذار ۔ دردِ دل بیجا چرا پیش مسیحا می کنی ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بر سبیل مجاز متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا است کہ از برداشتن ہم بلندی پیدا می شود (**اردو**) پاؤں اُٹھانا۔ پاؤں اُٹھا کے چلنا۔ پاؤں اُٹھا کے جانا۔ بقول آصفیہ۔ جلدی جانا۔ قدم بڑھا کر جانا۔ جلد چلنا۔ تیز رفتار ہونا۔

بالا گر اصطلاح۔ بقول برہان با کاف فارسی بروزن بالاتر چوب بزرگ و ستون و چوبی کہ در پوشش عمارت بالای شاہ تیر گذارند۔ صاحب جہانگیری بر ستون قائم

مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر بالا ذکر کردہ ایم (**اردو**) دیکھو بالا کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے معنے

بالا گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و دارستہ و بہار بمعانی مختلفہ می آید و ما این تعمیم را پسند نمی کنیم چنانکہ محققین بالا پسند کردہ اند یعنی (بالا گرفتن) را بمعانی متعددہ نوشتہ اند و اسنادش تعلق دارد با اضافت این مصدر بسوی چیزی و ہمین تخصیص از روی محاورہ مؤثر است بر معنی این مصدر چنانکہ در ملحقات می آید۔ بالجملہ بالا گرفتن (۱) بلند شدن و بلندی گرفتن۔ چنانکہ (بالا گرفتن آتش) و (بالا گرفتن صدا و شہرت) و (بالا گرفتن دولت) و (بالا گرفتن فتنہ) و (۲) چیزی بفریب و حیلہ حاصل کردن چنانکہ (بالا گرفتن چیزی از کسی) و (۳) رونق دادن چنانکہ

(بالاگرفتن دکان) و (۴) رونق و نظام یافتن چنانکه (بالاگرفتن زمان) و (بالاگرفتن کار) (۵) تفوق و ترجیح حاصل کردن چنانکه (بالاگرفتن سرو) و (بالاگرفتن کسی) و (۶) برداشتن و دور کردن چنانکه (بالاگرفتن شیشه از جای) و (بالاگرفتن نقاب از چهره و روی) (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) اڑالیجانا (۳) رونق دینا (۴) رونق پانا (۵) تفوق حاصل کرنا (۶) اٹھانا دور کرنا

بالاگرفتن آتش (مصدر اصطلاحی) بمعنی بلند شدن و بلندی گرفتن آتش است و ارسته و بهار و بحر ذکر این بر (بالاگرفتن) کرده اند **مؤلف** عرض کند که لفظ بالا در اینجا متعلق است بمعنی پیچش که گذشت (صائب ؎) آتش سودای ما از چوب گل بالاگرفت ؛ شوخی این طفل پیش از بستن گهواره شد ؛ (ظهوری ؎)

مجنون بدود آه سیه کرد خیمه ؛ بالاگرفت آتش ما خانه سوختیم ؛ (اردو) آتش بلند ہونا۔ آگ مشتعل ہونا۔

بالاگرفتن چیزی (مصدر اصطلاحی) مصدر تعمیمی است برای تخصیص هائی که در همین باب می آید و بمعانئ که همدر انجا مذکور شود چنانکه (بالاگرفتن آتش و شعله و صدا و دکان وغیر ذلک) بخیال ما تخصیص بهتر است از تعمیم (اردو) کسی چیز کا بلند ہونا

بالاگرفتن چیزی از کسی (مصدر اصطلاحی) وارسته و بهار و هم صاحب بحر بر (بالاگرفتن) نوشته اند که شخصی را غافل کرده چیزی از مال او ربودن است و وارسته و بهار صراحت مزید کند که این را به هند (اکاس لینا) گویند **مؤلف** گوید که چیزی بفریب و حیله حاصل کردن از کسی باشد و متعلق بهر معنی یازدهم بالا و اصل این (بالاگرفتن چیزی از کسی)

بود فارسیان در محاورہ خود موحدۂ اول
را حذف کردند دیگر ہیچ (دارستہ)
طرز رعنائی و زیبائی بباغ ۔ سرو و شمشاد
از قدش بالا گرفت ۔ (مخلص کاشی)
سرو در بازار ندارد زرعونت نقدی ۔ مگر
از قامت رعنای تو بالا گیرد ۔ (اردو)
دکن مین کہتے ہین اڑالیجانا ۔ صاحب آصفیہ
نے (اڑانا) پر فرمایا ہے ۔ چرا کرلانا ۔ مفت
حاصل کرنا ۔ حاصل کرنا ۔

بالا گرفتن حدیث و صدا مصدر
اصطلاحی ۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی
بلندی گرفتن است (خواجہ شیراز)
حدیث عشقم اے سرو صنوبر ۔ بوصف قامتت
بالا گرفتہ است ۔ (بیدل) قامتش
در بس خموشی از نگاہ ما گرفت ۔ این صدا
فتنہ از تار نظر بالا گرفت ۔ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد از مشہور شدن حدیث
و صدا و مجازاً متعلق است بمعنی پنجم لفظ

بالا (اردو) صدا بلند ہونا ۔

بالا گرفتن دکان (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
بمعنی بلند گرفتن دکان و مانند آن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی رونق دادن و بلند کردن
دکان است و متعلق باشد بمعنی پنجم لفظ
کہ بجایش گذشت (میر خسرو) لعل
او در دلبری استاد بود ۔ خط دکان را استاد
بالاتر گرفت ۔ (اردو) دکان کو رونق دینا

بالا گرفتن دولت (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قدر برافراختن
و جلوہ گر شدن مؤلف عرض کند بلندی
گرفتن دولت باشد متعلق بہ معنی پنجم لفظ بالا
کہ گذشت (میر معزی) زین فتح تو کہ کردی
ملت گرفت قوت ۔ زین ملک تو کہ بردی
دولت گرفت بالا ۔ (اردو) دولت کا ترقی

بالا گرفتن سرو مصدر (اصطلاحی) بمعنی تفوق و ترجیح و بلندی حاصل کردن سرو باشد و این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا و داخل است در تعمیم (بالا گرفتن چیزی و کسی) بهار بدیل (بالا گرفتن) با ستنا و میر خسرو فرماید که عبارت از قد برافراختن و جلوه گر شدن است (میر خسرو ؎) اگر سرو من در چمن جا بگیرد ؛ عجب باشد ار سرو بالا بگیرد ؛ مقصود شعر اینست که اگر یار من در چمن برود سرو را در راستی و بلندی تفوقی که بر دیگر درختان باغ است باقی نمی ماند (اردو) سرو کا تفوق حاصل کرنا۔ بلندی اختیار کرنا۔

بالا گرفتن شعله (مصدر اصطلاحی) بهار بر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی بلندی گرفتن است **مؤلف** عرض کند که بمعنی تیز و تند و بلند شدن شعله متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا که بجایش گذشت (بیدل ؎) ز آمد از نفس با بگیاه ؛ شعلهٔ قهرش ؛ به هستی بایدم افشاند ؛ چون صبح دامانی ؛ (اردو) شعله کا بلند ہونا

بالا گرفتن شیشه از جای (مصدر اصطلاحی) بمعنی برداشتن شیشه از جائی و این متعلق است مجازاً بمعنی پنجم لفظ بالا که برداشتن هم داخل بلندی است صاحب بحر بر (بالا گرفتن) معنی خارج کردن و دور کردن نوشته (محمد قلی سلیم ؎) بی سبب نیست ؛ همه گردش افلاک اینجا ؛ شیشه ترسم که ازین میکده بالا گیرند ؛ (اردو) شیشہ اٹھا دینا دور کرنا (کسی جگہ سے)۔

بالا گرفتن فتنه (مصدر اصطلاحی) صاحب تحقیق الاصطلاحات بر بالا گرفتن گوید که بمعنی ترقی کردن است و بهار این را متعلق به (بالا گرفتن کار) می فرماید **مؤلف** عرض کند که بلند شدن فتنه ترقی کردن است و (بالا گرفتن کار) رونق و نظام یافتن

کار است وخود بہار ہمدرا نجا ذکر این معنی کردہ کہ می آید۔ بای حال این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا کہ گذشت (رضی دانش) فتنہ از رفتار طاؤس چمن بالا گرفت ؎ خوشخرامان را بمشق جلوہ مائل می کند ؎ (صائب) دست بیداد فلک را زود کوتہ می کند ؎ فتنہ کز قامت رعنای او بالا گرفت ؎ (اردو) فتنہ بلند ہونا۔

بالا گرفتن فرد (مصدر اصطلاحی) بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ یعنی فرد جعلی دانستہ از دفتر برآوردن و از پایۂ اعتبار فرو افگندن **مؤلف** گوید کہ سکندری خوردہ است و از معانی بالا کار ندارد و ارستہ این را متعلق کند بمعنی (بالا گرفتن چیزی از کسی) کہ بجای گذشت و متعلق باشد بہ معنی یازدہم لفظ بالا کہ بجای مذکور شد (طاہر وحید) فردیست آفتاب کہ مستوفیان چرخ ؎ از دفتر جمال تو بالا گرفتہ اند ؎ (اردو) فرد اڑا لیجانا۔

بالا گرفتن قطرہ (مصدر اصطلاحی) بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی گرفتن است چنانکہ (بالا گرفتن قطرہ) و فرماید کہ آری قطرہ مادام کہ از دریا جدا است قطرہ است و چون ترقی کرد یعنی بدریا پیوست عین دریاست **مؤلف** عرض کند کہ گشت کردن و دراز شدن کہ قطرہ را بعد از انکہ از سحاب بزمین افتد ترقی ہمانست کہ با سیل بدریا رود۔ بای حال متعلق است بہ پنجم چہارم کلمۂ بالا بر سبیل مجاز (حکیم زلالی) چو قطرہ سوی او بالا گرفتم ؎ رہ دریا بے پہنا گرفتم ؎ (اردو) قطرہ کا بہنا روان ہونا۔

بالا گرفتن کار (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این کردہ گوید کہ رونق و نظام

یافتن کار است وصاحب بحر هم بدیل (بالا گرفتن) ذکر معنی رونق ونظام یافتن کرده مؤلف عرض کند که بلندی کار. رونق اوست پس لفظ بالا در اینجا بر سبیل مجاز متعلق به معنی پنجم اوست که بجایش گذشت وآنانکه بالا را بمعنی ششمش آورده اند نزد شان پیش رفتن کار است ونتیجه بخش شدنش (قاسم گونابادی ۵) چو گل بر سر زمین جا گرفت ✻ چمن را از وکار بالا گرفت ✻ (خواجه شیراز ۵) شدم عاشق ببالای بلندش ✻ که کار عاشقان بالا گرفتست ✻ (انوری ۵) زهی کارت از چرخ بالا گرفته ✻ حدیثت ز چین تا به صنعا گرفته ✻ (اردو) کام کا رونق حاصل کرنا۔ درست ہونا نتیجہ بخش ہونا

بالا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی) بهار بر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی قدر افزائی وجلوه گر شدن است سندش بر (بالا گرفتن سر و) گذشت وبخیال ما تفوق وترجیح حاصل کردن است و (۲) بمعنی حاصل کردن بلندی هم چنانکه از کلام آنوری پیدا می شود که بر (بالا و پهنا گرفتن کسی) می آید (اردو) (۱) تفوق حاصل کرنا۔ ترجیح حاصل کرنا۔ (۲) بلندی حاصل کرنا۔

بالا گرفتن نقاب (مصدر اصطلاحی) بهار بر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که بمعنی برداشتن وبالا کردن نقاب وامثال آن مؤلف گوید که بلند کردن نقاب هم به همین معنی آمده ودرین اصطلاح تخصیص نقاب نباشد بالجمله این هم متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا که بجایش مذکور شد (مخلص کاشی ۵) بخت بد رفته بخواب آه سبک سیر کجاست ✻ که نقاب از گل رخسار تو بالا گیرد ✻ (اردو) نقاب بلند کرنا۔ نقاب اٹھانا۔

بالا گرفتن نهال (مصدر اصطلاحی)

بهار بر (بالا گرفتن) بلندی گرفتن نوشته و از کلام طالب آملی سند آورده مؤلف عرض کند که متعلق است به معنی پنجم لفظ بالا که تجاوز گذشت و این بمعنی بلند شدن نهال است (رباعی) باز این سرو محنت زده سودا بگرفت ☆ در سینه نهال آه بالا بگرفت ☆ پیچید چنان بقامتم بیم و امید ☆ دود نفسم یکین دل تنگی رنگ سوید ا بگرفت ☆ (اردو) نهال بلند ہونا۔

بالا گیر اصطلاح۔ بقول صاحب جامع بروزن بالا تیر چوب بزرگ و شه تیر و ستون و بعضی شه تیر سقف غیر شه تیر گفته اند و فرماید که در برهان بفتح کاف بروزن بالا تر گفته گویا سهو ناسخ باشد مؤلف عرض کند که مقصودش اینست که این را اسم فاعل ترکیبی گیریم مرکب از امر حاضر مصدر گرفتن و کلمه گر را جزو این مرکب قرار ندهیم پس در معنی بالا گر ستون و شهتیر را جا داده ایم که قائم کننده سقف است و صاحب سقف و در اینجا معنی لفظی این بلندی حاصل کننده باشد فقط اگر باعتبار صاحب جامع همین لغت مرکب را اصل گیریم بالار که گذشت مخفف این بحذف کاف فارسی و تحتانی است (اردو) دیکھو بالا گر۔

بالال (اصطلاح) بقول سروری سقف باشد و بقول برهان بمعنی بالار است که ستون و چوب پوش عمارت و بقول رشیدی و جامع مرادف بالار و بتحقیق ما چنانکه بر بالار گذشت مبدلش (اردو) دیکھو بالار

بالان بقول سروری و برهان و رشیدی و ناصری (ا) بالنده و نمو کننده (خاقانی ۵) سرو بالان که ز بالین سرش آمد بستوه ☆ دایگان راتن نالانش ببر باز دهید ☆ صاحب جامع فرماید که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن و صاحب نوادر بالودن و بالیدن را بمعنی نشو و نما کردن و افزودن آورده گوید که بال امر و اسم فاعلش و بالان مشله (الخ)

مؤلف عرض کند کہ حقیقت مصادر بجای خودش می آید و دریخا ہمین قدر کافی است کہ بالان بقاعدۂ فارسیان امر مصدر بالانیدن و اسم حال بالیدن تسامح بہار است و غلطی صاحب جامع کہ اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن نگاشت۔ اسم فاعل بالیدن بالنده باشد و از بالانیدن بالاننده۔ فتأمل (اردو) پھولنے والا۔ موکرنیوالا۔ اسم حال۔ بالان بھی کھسکتے ہین۔

(۲) بالان۔ بقول سروری و برہان بمعنی جنبان و متحرک صاحب نوادر بالاندن و بالانیدن را بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن ریش آوردہ بالان را بمعنی ریش جنبان نوشت **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت مصادر بجای خودش می آید و دریخا ہمین قدر کافی است کہ تسامح صاحب نوادر ہست کہ این را با ریش مخصوص کرد۔ بای حالی اسم حال است از مصدر بالیدن و دریخا مجازاً بمعنی متحرک مستعمل شد (حکیم سنائی ؎) بازتا صنعتے دراندازد ؛ ریش بالان کبوی دہ تازد ؛ (اردو) متحرک۔

(۳) بالان۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و جامع و ناصری بمعنی دہلیز خانہ (حکیم عنصری ؎) یکی راسد یاجوج است بارہ ؛ یکی را روضۂ خلد است بالان ؛ (شمس فخری ؎) مخالف ارچہ کہ خود را چو سنگ می پنداشت ؛ ز تاب آتش تیغش چو موم شد بنخچیان ؛ فگند بالان نالان بماندہ اندر گل ؛ وداع کرد بنا چارخانہ و بالان ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بدین معنی مرادف بالانہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت دہلیز خانہ بر بالانہ عرض کنیم و صراحت ماخذ این ہم ہمدرانجا۔ (اردو) دیکھو بالانہ۔

(۴) بالان۔ بقول سروری و جہانگیری و

برهان بمعنی تله که جانوران را بآن صید کنند
و گیرند. صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید
که از اینجاست که در مثل سائر است که کسی
که مجرب در امور باشد و بمصائب گرفتار شده
باشد آن را (گرگ بالان دیده) گویند یعنی
تله دیده و عوام بغلط (باران دیده) گویند
و ظاهرا بعضی بواسطه تغیر لهجه بالان را
باران خواندند چنانکه شائع است میان
را و لام و دیگران باران بمعنی دیگر فهمیده اند
و صاحب جامع همزبان رشیدی. صاحب
ناصری بذکر قول رشیدی گوید که از کلام
نظامی باران فهمیده می شود چه گرگان در
ایام زمستان و روز باران بجهت طعمه
بیرون می آیند و بر سر راه ها و دیهه ها کمین
کنند و اگر چیزی بچنگ ایشان نیفتد ناچار
یکی از هم جنسهای خود باجتماع ریخته می درند
بخورند (از ناصری ۵) دوش می رفتم
بکوی یار و بارانم گرفت ۵ در میان عاشقان
من گرگ باران دیده ام ۵ مؤلف عرض
کند که تله بقول برهان بفتح اول و ثانی غیر
مشدد مطلق آنچه جانور در ان بقید در آید
(الخ) صاحب غیاث گوید که تله لغت ترکی
است نوعی از دام صیادان طیور که بخاک
پنهان کرده شکار جانوران کنند و صاحب
کنز فرماید که لغت فارسی و در ترکی بمعنی آله
شکار مستعمل بالجمله بالان بدو معنی اسم جامد
فارسی زبان گیریم و جا دارد که مجاز معنی
اول باشد که چون این آله را بخاک پنهان
کنند شاید چنان بنظر می آید که زمین آنجا بالیده
و بلند است والله اعلم (اردو) بالان
ایک شکاری آله کا نام ہے جس کو خاک مین
چھپا کر جانورون کا شکار کرتے ہین. مذکر
(۵) بالان. بتحقیق ما امر حاضر است از
مصدر بالانیدن و بالاندن که می آید

شامل برہمہ معانیش (اردو) ہلا۔ حرکت دے۔ ہلانا کا امر حاضر۔

بالاندن بقول موارد جنبانیدن و حرکت دادن مرادف بالانیدن کہ می آید (حکیم سنائی ؎) یک قصیدہ ہزار جا خواندہ پیش ہر سفلہ ریش بالاندہ و بقول نوادر جنبانیدن و حرکت دادن ریش و بقول صاحب انند مرادف بالانیدن و صاحب بحر بر بالانیدن فرماید کہ (۱) جنبانیدن و حرکت دادن و (۲) بالیدن و نمو کردن ہم کامل التصرف و مضارع این بالاند مولف عرض کند کہ متعدی بالیدن است بمعنی اول و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و مخفف بالانیدن۔ صراحت ماخذ بر بالانیدن می آید (اردو) (۱) ہلانا۔ حرکت دینا (۲) دیکھو بالیدن۔

بالانده بقول سروری و برہان جنبانیدہ و متحرک ساختہ سند این از حکیم سنائی بر بالاندن مذکور شد صاحب رشیدی بر بالیدن گوید کہ برین قیاس است بالش و بالنده و بالیده و بالانیده و بالاننده و بالان یعنی نشو و نما کننده و فزاینده مولف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق بکار برده است و حقیقت جویان را بغلط نداخته خبر نیست کہ این اسم مفعول است از مصدر بالاندن و معنی این حرکت داده شده و صاحب رشیدی سکندری خورد کہ این را متعلق بہ مصدر بالیدن کرد و بالش و بالنده و بالیده و بالان را ہیچ تعلق ازین نیست۔ بالش بجای خود می آید و بالنده اسم فاعل بالیدن و بالیده مزید با زیادت ہا بر ماضی بالیدن افادت معنی ماضی قریب و ہم مفعول کند و حقیقت بالان بجایش مذکور شد

للہ العجب چہ مایہ بی اعتنائی ہا بکار بردہ اند ترک این بر بیان تفوق داشت کہ از مشتقات بالا ماندن بود چون تعریف غلط کردند چارۂ نبود دیگر این کہ عرض حقیقت کنیم (اردو) ہلایا ہے۔ ہلایا ہوا۔

(الف) بالانشین | اصطلاح۔ (الف)

(ب) بالانشینی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ صدر نشین و صدر انجمن (صائب ؎) تلاش صدر در بیرون در مگذار و خوش بنشین کہ بر بالانشینان بیشتر جا تنگ می گردد ؎ (ظہوری ؎) در گشت و خانقہ بالانشینان دیدہ ام کہ ہر کجا بر ہر کہ می گوئی مقدم عاشقست ؎ و (ب) صدارت باشد بزیادت یای مصدری بر (الف) (ظہوری ؎) عیب بالانشینی دشمن کہ از ہنرہای بخت پست پرس ؎ (اردو) (الف) بالانشین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ صدر نشین صدر مجلس۔ میر مجلس (ب) بالانشینی۔ صدارت میر مجلسی۔ مؤنث۔

بالاہ | بقول سروری ہمان مرقوم کہ دالان باشد و بعربی دہلیز صاحب جہانگیری گوید کہ بمعنی بالان کہ مرقوم شد (حکیم سنائی در کتابتی کہ بصدر اجل قوام الدین نوشتہ) یہ قوام الدین کہ تخت و تاج خواص در بالاہ علیین منتظر قدر اوست در بالائہ اسفل السافلین چہ کار دارد۔ و بقول برہان و جامع بروزن کاشانہ دہلیز خانہ۔ مخفی مباد کہ صاحب منتخب بر دہلیز فرماید کہ مابین دروازہ و اندرون سرا و دہالیز جمع آن دوالان بقول برہان دہلیز خانہ و کوچہ سرپوشیدہ و خان آرزو در سراج بر دالان گوید کہ دہلیز خانہ و آنچہ بمعنی رواق و ایوان در ہندوستان شہرت دارد غلط خواہد بود۔ مؤلف عرض کند کہ اصل این بالان است کہ گذشت۔

نون نسبت بر لفظ بالا زیاده کرده اند چنانکه جوشن
وجوشن پس معنی لفظی بالان منسوب بفوق و بلند
وکنایه از کوچه سر پوشیده که باین دروازه و
اندرون سرا بود و متعلق از سقف مکان
وهای هوز در بالانه زائد پس بالانه مزید علیه
بالان باشد (اردو) ڈیوڑھی. بقول آصف
هندی. اسم مؤنث. پٹا هوا دروازه. دهلیز

بالانهادن یا مصدر اصطلاحی. صاحب
آصفی ذکر این کرده گوید که (بالانهادن پا)
بشتاب رفتن و دویدن بهار بر (پا بالانهادن)
ذکر این کرده (صائب ۵) داغ ناسور
مرا گر بر دل صحرا نهند ۴ از خجالت لاله ها
بر کوه پا بالانهند ۴ مؤلف عرض کند که متعلق است
بمعنی پنجم لفظ بالا (اردو) دیکهو بالا گذاشتن پا

بالانی بقول ضمیمه برهان بروزن والانی بمعنی (۱) جنبیدنی باشد و (۲) اسب کندرو
و (۳) اسپ بارگیر صاحبان انند و مؤید و مفت بر معنی دوم وسوم قانع مؤلف عرض
کند که (بالانیدن) بمعنی جنبانیدن وحرکت دادن می آید پس بمعنی اول اسم مصدر وحاصل
بالمصدر باشد بمعنی جنبش نه جنبیدنی و یای لیاقت بر غیر مصدر نمی آید ونسبت معنی دوم
عرض می شود که پالانی به بای فارسی بمعنی سوم می آید و پالان ببای فارسی بمعنی پلاسی که
بر پشت خر اندازند پس جا دارد که این را مبدل پالانی گیریم که بای فارسی بعربی بدل شود
چنانکه اسپ و اسب و معنی دوم را مجاز معنی سوم که اسپ بارگیر ست و کندرو باشد
برخلاف اسپ سواری که تیز روی می کند و عجبی نیست که فارسیان برای معنی سوم
یای نسبت بر لفظ پالان زیاده کرده باشند و منسوب به پالان اسپی را نام کردند که
بار کشد و اسپ کندرو مجاز آن (اردو) (۱) قابل جنبش اور بلحاظ ہماری تحقیق

کے جنبش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ حرکت۔ تحرک۔ لرزش۔ چال۔ (۲) مٹھا گھوڑا۔ مذکر (۳) لدّو گھوڑا۔ باربرداری کا گھوڑا۔ مذکر۔ لدّو بقول آصفیہ ہندی۔ باربرداری کے لائق۔ بوجہ اُٹھانیکے قابل وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے بیل۔ گدہا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ٹٹو۔ خچّر وغیرہ پس لدّو گھوڑا کہہ سکتے ہیں۔

بالانیدن بقول برہان وجامع ومؤید وانند بروزن خوابانیدن بمعنی (۱) جنبانیدن وحرکت دادن۔ صاحب نوادر فرماید کہ جنبانیدن وحرکت دادن ریش را وبقول بحر (۲) بالیدن ونمو کردن ہم (کما التصریف) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر بالا کردہ ایم وآن مخفف این باشد واسم مصدر این ہمان بالانی کہ بمعنی جنبش گذشت۔ مصدر اصلی است نہ جعلی ومعنی دوم خلاف قیاس ومجرد قول صاحب بحر۔ طالب سند استعمال باشیم۔ معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان مدارند واین اصل باشد وبالیدن لازم این وبالانی کہ گذشت حاصل بالمصدر این ہم وبالان امر حاضر وبالاند مضارع این (اردو) دیکھو بالاندن۔

بالاوپست اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان بمعنی (۱) فوق وتحت و (۲) کنایہ از آسمان وزمین و (۳) عالم دنیا۔ صاحبان مؤید و بحر بہ معنی دوم وسوم قانع صاحب اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم وسوم مجازی ولفظ بالا در اینجا بمعنی پنجم اوست (اردو) (۱) بلندی اور پستی۔ مؤنث۔ (۲) آسمان وزمین (۳) دنیا۔ مؤنث۔

بالاوپہنا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

بقبضه آوردن بلندی و پستی و زمین و آسمان
و این مبالغه الیست باظهار تسخیر کل کائنات
دنیا (انوری ص) زمان و زمین با بساط
کمالت که چو خورشید بالا و پهنا گرفته همی
که این مصدر مرکب حاصل می شود از مصرع
دوم و اگر بلحاظ معنی مصرع اول زمان و زمین
را بالا نفراد گیریم مصادر (بالا گرفتن) به
معنی بلندی حاصل کردن و (پهنا گرفتن)
بمعنی کشادگی و وسعت حاصل کردن پیدا
می شود فتامل (اردو) زمین اور آسمان
پر قابض ہونا۔ یہ ایک مبالغہ ہے۔ تسخیر
کل سے مراد ہے۔

بالاور اصطلاح۔ بقول سروری و
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید
بفتح واو کوزۂ پر آب صاحب ناصری بر
کوزۂ آب قانع خان آرزو در سراج فرماید
که ظاهرا بال در اینجا بمعنی نشو و نماست و
آور بمعنی آرنده یعنی چیزی که آدمی را نشو و نما
آرد و کوزۂ پر آب موجب نشو و نمای آدمی
است و در وجه تسمیه اینقدر کافی است
(انتهی) مؤلف عرض کند که کافی نیست
زیرا که نشو و نما بخش هر ذی روح حتی که
نباتات هم آب است نه کوزه اگرچه در تعریف
ظرف از صفات مظروف کار گرفتن عیبی ندارد
ولیکن بضرورت هرگاه برای کوزه و صراحی
بصفت ذاتش کنایه بالا آور درست می شود
پس ضرورت ندارد که گره را ناخن زنیم ما
می دانیم که بالا در اینجا بمعنی پنجم اوست یعنی
بلندی و کلمهٔ ور بقول برهان افادهٔ معنی
صاحب و خداوند و دارنده می کند وقتی که
با کلمهٔ ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور
و امثال آن پس بالاور بمعنی صاحب بلندی
است که گردن صراحی و کوزه بلند باشد
و آنانکه در معنی این پر آب را بصفت کوزه

درآوردہ اند غلط کردہ اند ما با صاحب ناصری اتفاق داریم کہ مجرد کوزہ آب باشد۔ (اردو) صراحی۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزہ۔

بالا و شیب اصطلاح۔ (۱) بمعنی بلندی و پستی است و (۲) کنایہ از آسمان و فوقیت مرادف بالا و پست (شیخ شیراز رح) بقدرت نگہدار بالا و شیب ؎ خداوند دیوان روز حسیب ؎ مخفی مباد کہ لفظ بالا در اینجا بمعنی پنجم است (اردو) دیکھو بالا و پست کے پہلے اور دوسرے معنی

بالا ہمت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسرہای موز و میم مشدد مفتوح بمعنی عالی ہمت و فراخ حوصلہ و کریم طبع۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ہمت بلند دارندہ معاصرین عجم بر زبان دارند مخفی مباد کہ ہمت لغت عربست بقول منتخب بالکسر و تشدید میم بمعنی قصد و آہنگ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ۔ (فارسی و عربی) عالی ہمت فراخ حوصلہ۔ فراخ دل۔ سخی۔

بالاسب بقول برہان بسکون یای حطی (۱) اسب جنیبت را گویند کہ اسب کوتل باشد و بقول جامع مرادف بالآذ صاحب مؤید بنظر این گوید کہ افصح بابای فارسی است و بحوالہ زفانگو یا فرماید کہ (۲) بمعنی افزائے و (۳) صافی کن و صافی شو و (۴) افزاینده و بحوالہ قنیہ و شرفنامہ نویسد کہ بمعنی (۵) صافی کنندہ و صافی شوندہ صاحب ہفت بر معنی اول قانع (فردوسی رح) فرود آمد از کوہ بالائے خواست ؎ ہمان جامہ خسرو آرائے خواست ؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مزید علیہ لفظ بالاست کہ بجایش گذشت

فارسیان یای زائد در آخرش زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ و ملحاظ معنی دوم و سوم (اگر سند استعمال بدست آید) توانیم عرض کرد کہ بالائیدن را بہر دو تحتانی مصدری قرار دہیم بمعنی افزودن و صاف کردن زیرا کہ بالائیدن بنون پنجم بدین معنی نیامدہ تا بقاعدۂ تبدیل نون را بہ تحتانی بدل می کردیم و سیما معنی صاف کردن را از ماخذ این ہیچ تعلق نیست بلکہ (بالائیدن) بہ بای فارسی و ہر دو تحتانی بمعنی زیادہ کردن و صاف نمودن می آید پس مقصود زفانگو یا از (پالائے۔ بہ بای فارسی) باشد نہ بای عربی و نسبت بمعنی چہارم و پنجم عرض می شود کہ آنہم بہ بای فارسی باشد و در بیان معنی فاعلی ہم عور نشدہ کہ بحالت ترکیب بدست می آید نہ غیر آن فتأمل (اردو) (۱) دیکھو لفظ بالا کے پہلے معنے۔ (۲) تا (۵) دیکھو (پالائے بہ بائے فارسی)

بالائے بادی گردد مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بہ بیان سریع السیری و جلد بازی کسی استعمال کنند مخفی مباد کہ لفظ بالا در بنجا بمعنی پنجم اوست (اردو) ہوا پر سوار ہوتا ہے" صاحب آصفیہ نے (ہوا پر سوار ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ جلد باز۔ شتاب کار ہونا۔ جانے مین جلدی کرنا۔

(الف) **بالای پاردم گوز زدن** مصدر

(ب) **بالای پاردم گوزیدن** اصطلاحی

(ب) بقول وارستہ و بہار و اسنداف و گزاف بجا زدن صاحب بحر بند کر (ب) باتفاق دانستہ گوید کہ (پاردم) بہ رائے مہملہ موقوف و دال مہملہ مضموم ران بند اسپ و گاو کہ از مصالح زین و پالان است و بمعنی دمچی زین اسپ ہم (فوقی نیز دی (الف) ہمیشہ گوز

به بالای پا رد م زنم از عقل ؛ چو این خران
بزر و سیم افتخار ندارم ؛ مؤلف عرض کند
که کنایه باشد و (الف) که قائم کرده ایم موافق
سند است و (ب) معنی مرادف (الف) باشد و
لیکن از سند پیش کرده محققین بالا ثابت نیست
فارسیان در محاوره خود گوز زدن را بهتر
از گوزیدن دانند و بس (اردو) شیخی
بگھارنا۔ بقول آصفیہ ڈینگ مارنا۔ بزرگی
کا اظہار کرنا۔ دون کی ہانکنا۔ بڑائی مارنا۔
لاف وگزاف کرنا۔

مصادر اصطلاحی

(الف) بالای چشم ابرو گفتن
(ب) بالای چشمیت ابرو گفتن

(الف) بقول وارسته (۱) حرف راست گفتن۔
بیشتر در جائی که حرف راست و درست بر روی
مخاطب نتوان گفت یعنی با آنکه ابرو بالای
چشم است نمی توان گفت صاحب بحر نقل این
کرده و بقول بهار (۲) کنایه از حرف سهل
گفتن و (۳) اندک تعرض کردن (سالک
قزوینی ؎) مه نو کے جگر دارد که گوید ؛
که بر بالای چشم تست ابرو ؛ (امیر بیگ
منظیری ؎) شکایت چون کنم از جور چشم
فتنه انگیزت ؛ که گر گویم ترا بالای چشم ابروست
می رنجی ؛ و خان آرزو در چراغ ذکر (ب)
کرده گوید که کنایه از اندک تعرض نه کردن
(طغرا ؎) گل حیران گوید که در بالای چشمیت
ابروست ؛ چشم نرگس را چو هرگز دیده ابرو
ندید ؛ صاحب بحر به نقل قول خان آرزو
صراحت کند که بای خطاب و نون نفی باشد
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حرف راست
گفتن کنایه الیست و صراحت زائد را نه پسندیم
چنانکه وارسته کرده و معنی دوم بهار لغو محض
آنچه خان آرزو (ب) را قائم کرده و از
کلام ملا طغرا سندش آورده بپابندی استعمال
طغرا می پرسیم از وکه نون نفی را درین مصدر

از کجا پیدا کرد و تاے خطاب را درین مصدر
چگونہ قائم دارد و کلمۂ در را چسان می گذارد
و نون نفی را از کجا می آرد۔ شک نیست کہ
این مصدر را اصطلاحی را از کلام طغرا پیدا کردن
و بمعنی بیان کردہ اش آوردن حق اوست۔
بالجملہ ادعایش لفظاً و معنیً باطل و از کلام
ملا طغرا این مصدر اصطلاحی اصلا پیدا نمی شود
سکوت صاحب بحر خبر می دہد ازین کہ عیبش
را می پوشد و نمی داند کہ در غلط انداز می حقیقت
جویان می کوشد آفرین بر بہار کہ بپاس ادب
مصدرش را لفظاً قائم داشت و در معنی
تصرف خفیفی کرد کہ راست گفتن را سہل
گفتن نگاشت و مصدر منفی را گذاشت و
لیکن باعتبار معنی بیان کردۂ خان آرزو
منفی را مثبت قرار دادہ بہ مصدر الف
نگاشت این است طبع آزمائی محققین بانام
و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان۔

(اردو) (الف) (۱) سچی بات کہنا (۲)
سہل بات کہنا (۳) خفیف سا تعرض کرنا
(ب) خفیف سا تعرض نہ کرنا۔ واضح ہو کہ
تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔
ہائل ہونا۔ مزاحمت۔

بالایک بقول ضمیمۂ برہان شیشۂ کوچک
صاحب انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال
پیش شود تو انیم عرض کرد کہ فارسیان کاف
تصغیر بر لفظ بالا ے زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ
تحتانی پنجم ہم زائد است و لفظ بالا در پنجا
بمعنی پنجم اوست یعنی بلندی و معنی لفظی این بلندی
خفیف و کنایہ از شیشۂ کوچک معاصرین عجم بر
زبان ندارند (اردو) چھوٹا سا شیشہ۔ ندکرت

بالائی بقول سروری (۱) معروف و (۲)
اسپ جنیبت باشد کذا فی التحفہ۔ بہار گوید
کہ چون زر بالائی و خرج بالائی صاحب

فرہنگ فدائی نسبت معنی اوّل صراحت کند
کہ بمعنی بلندی و رفعت است و از معنی دوم
ساکت **مولف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی
پنجم لفظ بالاست و در آخر این یای مصدریست
و بمجاز بمعنی زیادتی ہم کہ داخل معنی اوّل و
متعلق بمعنی ششم لفظ بالاست چنانکہ (بالائی
قیمت) بمعنی زیادتی قیمت (ظہوری ؎
کالا بچہ بالائی قیمت بچہ پستی ؛ صبر است
سبک بار خریدار گرانست ؛ و نسبت معنی
دوم عرض می شود کہ صاحب سروری سندی
کہ از فردوسی برای این معنی پیش کرد ہمان
است کہ بر لفظ (بالاے) بہ تحتانی واحد
در آخر گذشت پس خیال ما این است کہ
(بالاے) را کاتب سروری (بالائی)
نوشت و اگر سند دیگر برای اینمعنی بدست
آید تو انیم عرض کرد کہ اصل این (اسپ
بالائی) است یعنی اسپی کہ بالاے اسپ

سواری یعنی علاوہ اسپ سواری باشد بمعنی
عجم بر زبان مذارند (اردو) (۱) بالائی
بقول آصفیہ فارسی۔ بلندی۔ اُنچائی۔ علاوہ
اوپری۔ دودہ کی ملائی۔ (۲) دیکھو بالا کے پہلے معنے

بالائین بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی
منسوب بہ بالاست **مولف** عرض کند کہ
جز این نیست کہ یا و نون نسبت در آخر این
زیادہ کردہ اند (اردو) بالائی یعنی منسوب بالا

بال برآراستن پرند مصدر اصطلاحی یعنی
آمادۂ پرواز شدن باشد (قاسم گونابادی ؎)
ہمائے ظفر صید فرخندہ فال ؛ بقربان ترکش
برآراست بال ؛ (اردو) آمادۂ پرواز ہونا

بال برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از احسان
قمی سندی پیش کردہ کہ بر بال و پر برآوردن
می آید (اردو) دیکھو بال و پر برآوردن

بال برآہیختن نیزہ (مصدر اصطلاحی)

(۱۲۳۵)

(۱۲۳۶)

کنایہ از بلند شدن نیزہ باشد (کمال اصفہانی
ے) ہمچون کشف بینہ سر اندر کشد اجل ز
آنجا کہ نیزۂ تو بر آہیختت بال را؛ بخیال
ما لفظ بال در ینجا بمعنی ہیئتم اوست - کہ قد
و قامت باشد و (بر آہیختن) بمعنی برکشیدن
باشد مطلقاً پس معنی لفظی این برکشیدن نیزہ
قد و قامت خود را و کنایہ از بلند شدنش
(اردو) نیزہ کا بلند ہونا -

بال برافشاندن (مصدر اصطلاحی) صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از ظہوری
سند آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ازین مصدر
(بال طیاری برافشاندن) پیداست کہ
بمعنی آمادۂ پرواز شدن باشد کہ بجائے
خودش می آید ولیکن معاصرین عجم (بال بر
افشاندن) را ہم بر زبان دارند بمعنی (بال
افشاندن) کہ گذشت (اردو) دیکھو
بال افشاندن -

بال بر بال پرند اصطلاح - از قبیل
قدم بقدم کسی باشد و مراد از سراپا پیروی
پرند چنانکہ ظہوری گوید (ے) بال بر بال
ہما ہر سو نگاہم می پرد؛ از تماشای جمالت
دیدہ در فرخندگیست؛ (اردو)
بال ببال کہہ سکتے ہین جیسا کہ قدم بقدم
کہتے ہین - یہہ انسانون کے لئے ہے اور
وہ پرند کے لئے -

بال بر دوختن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از اسدی
طوسی سند آورد کہ بر (بال و پر بر دوختن)
می آید و مجرد (بال بر دوختن) محاورۂ فارسیان
نباشد (اردو) دیکھو بال و پر بر دوختن

بال برکندن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
گوید کہ بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال طائر
برکندن و دور کردن کہ طاقت پرواز

زائل شود۔ واز پرواز باز ماند و این متعلق
است بمعنی دوم لفظ بال (سعدی شیرازی
ؒ) کند جلوہ طاؤس صاحب جمال ؛ چہ می
خواہی از باز بر کندہ بال ؛ (اردو) پر کھیرنا
بال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت واز شانی شہدی
سند آوردہ کہ بر (بال و پر پرواز بستن)

می آید فارسیان استعمال (بال بستن)
ہم برائے طیور کردہ اند کہ بمعنی قوت پرواز
زائل کردن است از بستن بال و پر۔
(ظہوری ؒ) چہ بینش است کہ این بال
بستگان دارند ؛ بچشم دام تو خوش کردہ اند
دانۂ تو (اردو) پر باندھنا بقول آصفیہ
پرمین ڈور باندھنا تاکہ جانور نہ اڑ سکے۔

بالبوس بقول انند و رشیدی و ناصری و (بروزن بسکون لام وضم با بحوالۂ نسخۂ میرزا
ولایت قندہار را گویند صاحبان برہان و جامع گویند کہ بہمین معنی بجای بائے ابجد یای
حطی ہم آمدہ صاحب برہان بر قندہار فرماید کہ بہ فتح اوّل بروزن شرمسار نام شہریست
معروف بعضی گویند کہ از ترکستانست و بقول بعض از ہندوستان جہار بر قندہار گوید
کہ نام معبدی در گنگ بہشت کہ نام شہری است در حدود مشرق چنانکہ نظامی گنجوی
فرماید در سکندر نامہ (ؒ) دگر بارہ بر مرز ہندوستان ؛ گذر کرد چون باد بر بوستان ؛
از آنجا بمشرق علم برفراخت ؛ یکی ماہ بر دشت و بر کوہ تاخت ؛ از ان راہ چون دو زخ
تافتہ ؛ کز و پشت پای تپش یافتہ ؛ در آمد بہ آن شہر مینو سرشت ؛ کہ ترکانش خوانند
گنگ بہشت ؛ ہوائی در و دید چون نو بہار ؛ پرستش گہی نام او قندہار ؛ و فرماید کہ
اغلب کہ معرب است و در اصل گندہار بر وزن خمدار بکاف فارسی و دال مخلوط بہا

کہ تلفظ آن بر غیر ہندی دشوار **مؤلف** عرض
کند کہ از جغرافیۂ حال قندہار شہریست در
جنوب افغانستان۔ داخل افغانستان وخارج
از ہند مقصود محققین مابعد الذکر خزین نباشد
کہ عوض موحدۂ دوم تحتانی گیریم چنانکہ صاحب
برہان بالیوس را بیای حطی چہارم بہمین
معنی آوردہ وشک نیست کہ ہمین اصل است
صاحب کنز گوید کہ بالیوس بہ موحدۂ اوّل و
تحتانی چہارم بترکی زبان وکیل دولت و
قنصل را گویند (انتہی) پس عجبی نیست کہ در
زمانۂ باستان وکیل دولت را در ہمین شہر
مقام باشد وبہمین نام شہرت گرفت وعوام
ناواقف از ماخذ تحتانی را موحدہ دانستہ
استعمالش بموحدہ کردند ازین صورت
مفرس باشد (اردو) گندہار بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مذکر۔ شہر قندہار **مؤلف**
عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے قندہار
کو ترک فرمایا ہے۔

(۱۲ سطر ۷)

بال بہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بال
وپر را باہم حرکت دادن تا گرد وغبار
بریزد وپرہا صاف وپاک شود (صائب
ع) می زنم بال بہم تا فتد آتش در من ہ
(اردو) پر جھٹکنا۔

(۱۲ سطر ۸)

(الف) **بال پرواز** (اصطلاح)
(ب) **بال پرواز برآوردن** (الف)
بالی کہ ذریعۂ پرواز باشد مرکب اضافی۔
متعلق بمعنی دوم لفظ بال (صائب ؎)
بال پرواز ہزاران چشم است ہ از قناعت
پر کاہی کہ مراست ہ (ب) حاصل کردن
وپیدا کردن پر وبال است برای پرواز
(ظہوری ؎) دل برآوردہ بال پروازی
ہ کردہ کنجشک صید شہبازی ہ (اردو)
(الف) پر وبال۔ بال وپر۔ پر وپرزے
کذکر (ب) بال وپر نکالنا۔ پر وپرزے نکالنا

اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (بال و پر نکلنا) پر یہی معنے لکھے ہیں۔

(الف) **بال تذرو** اصطلاح (الف) بقول بہار کنایہ از ابر سپید که ناگاه از سیاهی پدید آید و باران آرد صاحب بحر گوید که پارچه ابر را گویند۔ صاحب غیاث بر (تذرو) به ذال معجمه دوم گوید که بمعنی خروس صحرائی است و بدال مهمله نوشتن وخواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست و هم او بر (ب) فرماید که لکه ابر است وخان آرزو در سراج (تذرو) را به ذال معجمه آورده گوید که مرغ معروف خوش رفتار که اکثر در پای سرو گردد ازین جهته عاشق سرو گویند کذا فی الرشیدی و بحواله قوسی فرماید که تذرو ترنگ۔ مرغی است از جنس ماکیان و خروس که در بیشهٔ استرآباد و مازندران بسیار باشد و بغایت خوش رنگ بود و فرماید که اعتماد مؤلف بر قول قوسی است که صاحب زبان است (الخ) (میرزا جلال اثیر ۵) پر می زند چو بال تذرو شکاری قدح ز موج پی بال تذرو دیده در آئینه هوا پی **مؤلف** عرض کند که بتحقیق کامل (تذرو) بجای خود ش می آید اکثر محققین فارسی زبان این را بذال معجمه نوشته اند و بعض شان بدال مهمله هم و کثرت بذال معجمه و همین قابل وثوق است پس این اصطلاح را هم بذال معجمه عوض دال مهمله توان گرفت و جا دارد که در سند میرزا جلال هم ذال معجمه باشد نه دال مهمله که محقق سند تواند بضرورت خود نقطه را حذف کرده باشد چنانکه عادت اوست و جا دارد که کاتب مطبع دست تصرف دراز کرده حیف است که هر دو محققین اول الذکر صراحت حروف نکرده اند بای حال مرکب اضافی است و اتحاد

باشد نہ کنایہ کہ بال تذرو بمعنی حقیقی ہم وجود دارد (اردو) ابر کا ٹکڑا۔ مذکر۔

بالتیق بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار دریائے بالتک را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالتک کہ بہ تائے ہندیست (لغت انگلیسی) دریائی است کہ مابین شمال و مشرق جرمنی واقع است معاصرین عجم تای ہندی را بہ فوقانی بدل کردند و کاف را بہ قاف و برائے اظہار کسرۂ تا بقاعدۂ ترکی تحتانی آوردند دیگر ہیچ (اردو) بالتک زبان انگریزی مین ایک سمندر کا نام ہے جو جرمنی کے شمال و مشرق کے مابین واقع ہے۔ مؤلف

بال جنبانیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حرکت دادن بال و پر باشد و رسائی یافتن (اثیر اومانی ؎) فلکش گفت مرو پیش کہ آنجا کہ توئی ؎ مرغ اندیشہ نیارد کہ بجنباند بال ؎ (اردو) پر مارنا۔ بقول آصفیہ پرواز کرنا اڑنا۔ دخل پانا۔ رسائی حاصل کرنا

بال خط استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی نموئے خط کہ بال بہ حیثیت اسم مصدر بالیدن بہ معنی نمو است چنانکہ ذکرش بمعنی ششم بال کردہ ایم (صائب ؎) دریای رحمتی است کہ موجش زعنبر است ؎ روی عرق فشان تو در زیر بال خط ؎ (اردو) خط کا نمو۔ خط کا ابھار۔ مذکر۔ خط کی بلندی مؤنث

بال خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بال و پر خواستن بمعنی طلب بال و پر کردن پیداست نہ بال خواستن مخفی مباد کہ (بال و پر خواستن) کنایہ از ارادۂ گریز کردن باشد کہ بجای خودش می آید۔ (اردو) بال و پر چاہنا۔ گریز پر آمادہ ہونا

بال دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(۳۲۷)

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که کنایه باشد از بلند کردن و بالا کردن
متعلق بمعنی هشتم لفظ بال (صائب ؎) سنگ
و آهن را بهمت می توانم بال داد ؛ صید
گر خواهم بشباهین ترازو می کنم ؛ شاعر گوید که
اگر خواهم که بشباهین ترازو صید کنم یعنی اگر
خواهم که به دغل و فریب وزن جنس را کم
سازم همت من می تواند که سنگ و آهن
یعنی سنگ ترازو را بلندی بخشد تا در وزن
جنس کمی رود هد (اردو) بلند کرنا۔

(الف) **بالدار** اصطلاح۔ صاحب بهما
(ب) **بال داشتن** بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین
شاه قاچار ذکر (الف) کرده گوید که به معنی
پروا زاست و صاحب آصفی ذکر (ب)
کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که به لحاظ
(الف) که اسم فاعل ترکیبی است (ب) مصدر
است یعنی با بال و پر بودن ولیکن از سند
آصفی بال و پر داشتن پیداست که بجای خود
می آید (ارسلان مشهدی ؎) گرد سرت
گشتی و کردی طواف ؛ کعبه اگر بال و پری داشتی
؛ مخفی مباد که (الف) متعلق به معنی دوم لفظ بال
است که بجایش گذشت (اردو) (الف)
پردار۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ پروالا۔
اڑنے والا۔ (ب) پر و بال رکھنا۔

بال در سر کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب
بهار عجم گوید که جناب سراج المحققین می فرمایند
که صحیح (بال بر سر کشیدن) است زیرا که حفظ سر
در صورت مذکور است پس لفظ در غلط کاتب
باشد و زله بردارش (بهار) گوید که لفظ در
بمعنی بر نیز آمده چنانچه (از عهده در آمدن)
بمعنی (از عهده بر آمدن) گذشت پس غلط
کاتب را دخلی نبود مؤلف آصف اللغات
عرض می کند که اگر غلط کاتب را دخلی نباشد
غلط سراج المحققین است که دخل در معقولات

ومحاورۂ اہل زبان می دہد (باقر کاشی ؎)
دلیری کہ چون تیغ کین برکشد ؛ زبیمش ملک
بال در سر کشد ؛ خیال ما این است کہ سراج
المحققین وزلہ بردار خوان آرزویش ہر دو
در بر و در می جنگند وکسی ازین ہر دو اصل
معنی اصطلاح را حل نمی کند للہ العجب
چہ مایہ احتیاط است وچہ رنگ تحقیق بہ تحقیق
ما (بال در سر کشیدن) خود و مغفر پوشیدن
است واین کنایہ باشد وکلمہ بال در اینجا
متعلق بہ معنی دوم اوست کہ مغفر و قسم باشد
یکی آہنین و دیگری از پشم بافتہ کہ تیغ در و
کارگر نمی شود این است حقیقت (بال در
سر کشیدن) کہ موشگافی ہای ہر دو محققین ہند
نژاد از معنی اصطلاحی بہرۂ نگرفتہ (اردو)
خود سر میں پہننا۔

بال دل استعمال مرکب اضافی است
بمعنی دل کہ دل را بہ بال تشبیہ دادہ نظر
بحرکت دل ہمچو جناح طیور (ظہوری ؎)
ببال دل ظہوری بر سپہر عشق پروازی ؛
کہ کنجشک حضیض خود شمار داوج عنقا را
؛ (اردو) بال دل۔ ترکیب فارسی
کہہ سکتے ہین۔ اسم مذکر۔ دل کی تشبیہ
بازوی پرندکے ساتھہ۔

بال دمیدن استعمال۔ صاحب آصفی
بال روئیدن ذکر ہر دو مصادر کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بر
آمدن بال و پر است (ظہوری ؎) فروغ
آنچنان از شاخل دمد ؛ کہ از زاغ بال حرص
دمد ؛ (کمال اصفہانی ؎) بال مرغ طرب
از بادۂ رنگین روید ؛ و اندین آنکہ خرد سوی
دلش راہبر است ؛ (اردو) پر نکلنا۔

بال ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بے بال و پر شدن و افگندن

(۲۴۲)

بال و پر بمعنی لازم و متعدی ہر دو (عرشی اصفہانی ؎) شدم آگہ کہ در دامت چرا خوار است
مرغ دل ؛ چو دیدم رخنۂ بال ملائک بر سر کویت ؛ (ظہوری ؎) بجائی کہ بال اجابت بریزد ؛ بپرواز نہمت دعائی رساند ؛ (اردو) پر جھڑنا۔ پر گرنا۔ پر گرا دینا۔

(الف) **بال زدن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **بال زن** (الف) بقول بحر (۱) بمعنی پریدن و بپرواز آمدن و بہ تحقیق ما (۲) بال افشاندن پرندہ مثل و مذبوح (شفائی اصفہانی ؎) در آرزوی ناوک او بال می زند ما صید حرم کہ زود دگر دد شکار کس ؛ و (ب) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زائے معجمہ و سکون نون (۱) بہ معنی پران و پرندہ و ملاحظۂ تحقیق ما (۲) مرادف بال افشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنا بقول آصفیہ پرواز کرنا۔ اڑنا (۲) پر جھاڑنا پر جھٹکنا۔ (ب) (۱) اڑنے والا (۲) دیکھو بال افشان

بال زین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر زائے معجمہ و سکون تحتانی و نون بمعنی بازوی زین مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و لفظ اضافت مستعمل و متعلق باشد بامعنی اوّل لفظ بال طالب سند استعمال باشیم (اردو) زین کے بازو کا حصہ۔ بازوے زین۔ مذکر۔

بالست بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و سراج بالام مفتوح بسین زدہ دیدہ شدہ و بکر را گویند (مولوی معنوی ؎) کیست کہ از دمدمہ روح القدس ؛ حاملہ چون مریم بالست نیست ؛ مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از دو لغت زبان سنسکرت کہ بال بہ معنی دختر نابالغہ آمدہ و (ست) بفتح بمعنی زور و قوت و روح و خلاصہ و خوبی و فضیلت (کذا فی السّاطع) پس فارسیان ازین ہر دو

لغت سنسکرت لغتی مرکب ساختند و برای
دوشیزه و باکره استعمال کردند از کثرت استعمال
فتح سین مهمله بلام نقل شد (اردو) باکره
بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - دوشیزه
کنیا - اچھوتی -

بال سمندر استعمال - مرکب اضافی است
بمعنی موی سمندر و متعلق بمعنی دوم لفظ بال
(صائب ۵) آسوده نیست پرده شرم
از نگاه گرم ☆ آتش حریف بال سمندر نمیشود
☆ مخفی مباد که سمندر بقول برهان نام جانوریست
که در آتش متکون می شود و از پوست او کلاه
و رومال سازند و از موی او جامه بافند پس
فارسیان در اینجا بال را بمعنی مو استعمال کرده اند
و این لغت سنسکرت است کذا فی الساطع (اردو)
بال سمندر - سمندر کے بال - مذکر -

بال سوختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت و از سند پیش کرده اش

بال و پر سوختن پیداست که بجای خودش می آید
که بمعنی حقیقی است لازم و متعدی هر دو -
(طغرای مشهدی ۵) قدح را زبس چهره افروخته
☆ ربط باده را بال و پر سوخته ☆ (اردو) بال و
پر جلنا - بال و پر جلانا -

بالش بقول جامع و سروری (ا) معروف
و بقول برهان و ناصری بروزن مالش آنچه
زیر سر نهند - و ارسته نسبت این گوید که مرادف
بالشت است صاحب رشیدی فرماید که بالین
و بالش و بالشت و بالشک معروف ازینجاست
که چار بالش ملوک و اکابر بمعنی مسند و صدر
است صاحب ناصری فرماید که بالشک با اضافه
کاف بهمان معنی و بقول مؤید چیزیکه هنگام غلطیدن
زیر سر کنند و نیز آنچه بدان تکیه کنند چون
بدست نشینند ماخوذ از بالیدن خان آرزو
در سراج گوید که تحقیق آنست که بالین و بالش
و بالشت و بالشک همه ماخوذ است از بالیدن

بمعنی افزودن وچون تکیه زیر سر موجب افزایش
فرش خواب است بطرف سر بدین نام موسوم
شد وگاهی پشت بدان کرده نشینند چنانکه
چهار بالش ملوک واکابر و چهار بالش ازان
گویند که سابق تکیه کلانی که حالا پس پشت
می دارند مرسوم نبود بلکه رسم آن بود که دو
تکیه بر پشت و دو بر پهلو ویسار می داشتند
پس حقیقت چار بالش همان چار تکیه (الخ)
مؤلف عرض کند که حق اینست که بال بمعنی
پر طیور وجناح طیور که گذشت اسم مصدر بالیدن
وبالش حاصل بالمصدرش که برمعنی دوم
می آید ودرینجا مرکب از بال وشین نسبت یعنی
منسوب به بال چنانکه بوبش منسوب به بوب.
صاحب قانون دستگیری ذکر شین نسبت
کرده وبالش را هم بسند این آورده پس
بالش باشین نسبت کنایه باشد از تکیه که بالای
تکیه نهند. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین ما

واهل زبان بود صراحت کرده مخفی مباد که پیشینیان
واهل ولایت این زمان هم پر وبال مرغان
را در بالش می کنند ومیگردند وهمین است
تعلق بالش یا بال (ونه از بالش) که می آید
تکیه نازکی که بالای بالش نهند فدائی صراحت
این هم فرموده وبالشک که می آید به کاف تصغیر
بالش کوچکی که زیر رخساره نهند وفی زماننا
بر بالش استراحت امر امرسوم وبمشاهده ما
هم آمده ومعاصرین عجم هم درخصوص با ما متفق
وبالین بزیادت یا ونون نسبت بر لفظ بال
بمعنی منسوب به بازو وجناح تکیه نرمی که بر بالش
استراحت دوطرف نهند ولفظ بال درینجا
بمعنی اوّل اوست یعنی بازو ومجازاً بمعنی
عام یعنی برای بالش زیر سر هم مستعمل شد و
بالشت مزید علیه بالش بزیادت فوقانی در آخر
ومرادف بالش چنانکه فرامش وفرامشت و
پادافش وپادافشت. محققین بالاکار از نزاکت

معنی و ماخذ گرفته اند و اسپ و خر را بیک تازیانه
رانده خان آرزو که بالین و بالش و بالشت
و بالشک هر چهار را ماخوذ از بالیدن آورده
حق آنست که پی بحقیقت نبرده بالیدن ماخوذ
از بال است و این هر چهار اصطلاح هم از
همان لفظ بال مرکب پس قول خان آرزو
بعید از تحقیق است و هم او حقیقت چار بالش
را که بالا بیان کرده سکندری خورده یعنی میفرماید
که دو تکیهٔ پشت و دو تکیهٔ یمین و یسار را
چار بالش نام کردند و اینقدر دفع دخل
کند که پیشینیان در پس پشت تکیهٔ کلان نمی نشستند
چنانکه زمانیان بلکه بعوض آن دو تکیهٔ پس پشت
می کردند (الخ) می پرسیم ازو که این واقعهٔ
تاریخی را از کجا پیدا کرد جز این نیست که برای تکمیل
تعداد چار بالش مضمون خلاف واقعه را
تصنیف می کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
که (چار بالش) بالش پشت و دو بالش یمین و
یسار و بالش زیرین را نام است و یمین بالش
زیرین بر معنی بنجم می آید چنانکه حکیم سنائی گفته
(ه) تا که بنشست خواجه بر بالش ۔ بالش
آمد ز ناز در بالش ۔ اینست تحقیق محققین
با نام و نشان و حقیقت جگر کاوی ما (اردو)
تکیہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بالش
سرہانے رکھنے کی چیز۔
(۲) بالش ۔ بقول سروری نمو و افزایش
و بقول جامع و برہان بالیدن و نمو کردن
صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که معنی
بالیدن صاحب مؤید بحوالهٔ دستور فرماید که
بمعنی افزون و بقول خان آرزو در سراج
حاصل بالمصدر بالیدن ۔ سند این از حکیم
سنائی بر معنی اول مذکور شد مؤلف عرض کند
که ما با خان آرزو اتفاق داریم و طرز تعریف
جامع و برہان و ناصری را نمی پسندیم و صاحب
سفرنگ هم در (نامهٔ شت و خشور جمشید) بر

فقرۂ صد و پنجاہ و چہار و در (پند نامۂ سکندری) در بستمی فقرہ ذکر این کردہ (امیر خسرو) دگر گفت از خورشہا تن چو سیر است ؛ دران بالش زبالا یا زیر است ؛ (اردو) صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی مین آکر اُسے بند کر دیتا ہے **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو پدک کہتے ہین اُس آہنی یا برنجی کنڈی کا نام ہے جو صندوق یا الماری یا دروازے مین اس غرض سے لگاتے ہین کہ اسمین قفل لگا دین۔

(۳) بالش۔ بقول برہان و سراج بندی رانیز گویند کہ بر صندوقہا زنند خصوصاً جامگی قفل بران گذارند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی دوم باشد یعنی چیزی است بر سر پوش صندوق از آہن و مس وغیر ذلک درست کنند کہ از سطح چوب بلند باشد و بوسیلۂ این صندوق را مقفل سازند و آنرا در دکن پدک نام است و گاہی از زنجیر ہم ہمین کار گیرند (اردو) چھپکا۔ بقول آصفیہ ہم مذکر۔ صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی

(۴) بالش۔ بقول برہان زری باشد بمقدار معین۔ صاحب ناصری گوید کہ این اصطلاح معمل است خان آرزو در سراج گوید کہ زری بمقدار مثقال و دو دانگ کہ در قدیم نزد بادشاہان اتراک رائج بود۔ **مؤلف** عرض کند کہ (بالش زر) اصطلاحی است بہمین معنی و (بالش نقرہ) ہم کہ می آید و از مجرد بالش این سکہ طلا و نقرہ را نتوانیم گرفت تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید و بوجود سند توانیم عرض کرد کہ این سکہ ہم بالیدگی دارد و متعلق باشد بمعنی دوم حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت

(اردو) ایک سکۂ طلا و نقرہ کا نام فارسی مین بالش ہے دیکھو بالش زر اور بالش نقرہ۔ مذکر (۵) بالش۔ بقول بہار بمعنی مسند و این مجاز است مؤلف عرض کند کہ زیر انداز مسند باشد کہ آن را بضرورت نرمی با پر ہای طیور یا پنبہ پر کنند و خرد مسند است و مجاز از مسند ہم و ما اشارۂ این بر معنی اول کردہ ایم و از کلام حکیم سنائی برای ہمین معنی سندی ہم ہمذکور (اردو) بالش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ آرام کی جگہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فارسیون نے زیر انداز مسند اور مسند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پر وغیرہ کا گدا جو نرمی کے لئے مسند کے نیچے بچھاتے ہین۔ (مذکر) صاحب آصفیہ نے گدا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ گدیلا۔ توشک روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادن استعمال۔ بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی اول بالش باشد۔ (ظہوری ؎) می نہد خوش بالش نرمی بزیر سر مرا ہ از خس و خاشاک کویش بستری می بایدم ؎ (ولہ ؎) بزیر سر و رع را خواب مستی می نہد بالش ؎ ظہوری گر چنین افسانۂ جام و سبو گوید ؎ (اردو) تکیہ زیر سر رکھنا

بالش پر اصطلاح۔ بہ فتح بای فارسی۔ بقول انند و بہار تکیہ کہ پر ہا دران آگندہ باشند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی دیگر ہیچ (اردو) پر ون کا تکیہ۔ مذکر۔ یعنے وہ تکیہ جسمین پر بھرے ہون

بالشت بقول سروری و جہانگیری و واسطی و جامع مرادف بالش و بقول برہان بالشی کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہہ رباعی) در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت ؎ سر منزل عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت ؎ پوشیدن بیدلان چہ اطلس چہ پلاس ؎ زیر سر عاشقان

(۲۲۲ ج ۲)

چہ بالشت وچہ خشت پایچی کاشی ؎) باسر
بید دولتان دولت نگرد وجہت اگر پا از پرو
بال ہما سازند پر بالشت را۔ مؤلف
عرض کند کہ ما حقیقت این بر بالش بیان
کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست بہار این
را بمعنی مسند ہم آوردہ مشتاق سند استعمال
باشیم اگرچہ ہمین معنی بر معنی پنجم بالش گذشت
وحقیقتش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو
بالش کے پہلے اور پانچوین معنے۔

بالشت پر استعمال۔ بہ فتح بائے فارسی۔
بقول بہار بہ سند ملا طغرا مرادف (بالش پر)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است (ملا طغرا ؎) صد مرغ دل بمنقار
از بال خود کشد پر ہا جائیکہ آن پر پرو بالشت
پر ندارد پ بخیال ما در مصرع دوم این لفظ
پر بالضم است مقصود شاعر این باشد کہ جائی
کہ پر پرو بالشت خود را پر و اگندہ ندارد

مرغ دل بمنقار خودش از بازوی خود پر می
تا بالش پر پرو را پر کند۔ فتامل (اردو) دیکھو بالش پر

بالشت پیل اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنچہ
در اوائل حال برای آموختن پیل نوگرفتار
از پنبہ بمقدار تکیۂ کلان راست کنند و باولی
دہند صاحب انند بحوالۂ غیاث وصاحب
غیاث بحوالۂ شرح قران السعدین ذکر این
کردہ مؤلف عرض کند کہ بالش کلانی کہ
بالای پشت پیل کنند برای سواری معاصرین
عجم تصدیق این کنند۔ مرکب اضافی است
ومعاصرین عجم این را بر سبیل مجاز بمعنی (۲)
مطلق بالش کلان ترہم استعمال کنند مخفی
مبادکہ (باولی دادن) بقول بحر دلیر گردانیدن
جانور شکاری است بسبب گیراندن جانور
دیگر۔ بخیال ما معنی اول و دوم فرقی ندارد
(اردو) (۱) وہ بڑا تکیہ یا گدی یا گدا
اور گدیلہ جسکے ذریعہ سے نئے ہاتھی کو

سد ہاتے ہین اور اُسکی پیٹھہ پر ڈالکر سواری
کرتے ہین ۔ مذکر (۲) مطلق بہت بڑا تکیہ مذکر
بالشتچہ اصطلاح ۔ بقول مؤید وہفت
بالشت خورد صاحب انند گوید کہ بدون
فوقانی بالشچہ ہم بہمین معنی است مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ چہ بقول برہان باخفاے
ثانی افادۂ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند
ہمچون باغچہ وطاقچہ پس تکیہ کوچک باشد
وبس مرادف بالشتک کہ می آید ومرکب از
بالشت وچہ (اردو) چھوٹا تکیہ ۔ مذکر ۔
بالشتک بقول ضمیمۂ برہان (۱) مصغر
بالشت و (۲) چیزیست از پارچہ وجامۂ
پیچیدہ مانند بالشت کوچکی کہ بر استخوان
شکستہ بندند وفرماید کہ در مؤید بمعنی آخر
بالشنک آمدہ کہ بجای فوقانی نون باشد
صاحب انند صراحت کند کہ بکسر لام وفتح
فوقانی است وبحوالۂ فرہنگ فرنگ بر معنی
اوّل قانع ۔ صاحب مؤید بر بالشنک کہ
بہ نون پنجم می آید بذکر معنی دوم گوید کہ اگرچہ
در رسالۂ علمی بہ نون نوشتہ ولیکن این معنی
تقاضا می کند کہ مصغر بالشت گیریم بفوقانی
پنجم مؤلف عرض کند کہ ہر دو درست
است یعنی بالشتک بہ فوقانی وبالشنک
بہ نون زیرا کہ چنانکہ بالشت مزید علیہ بالش
است ہمچنین بالشن بہ نون آخر ہم مزید علیہ
بالش آمدہ پس کاف تصغیر بر ہر دو زیادہ
توان کرد بنای حال بمعنی اوّل تکیۂ خورد
وبمعنی دوم ہم شبیہ تکیۂ خورد کہ دو طرف
استخوان شکستہ قائم کردہ می بندند ۔
(اردو) (۱) چھوٹا تکیہ ۔ مذکر (۲) گدی
بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث وہ تہ بتہ
یا چوتہہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھہ کر
اوپر سے پٹی باندہ دیتے ہین ۔
بالشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بضم لام وسکون شین معجمہ دعا کردن
در حق دیگری وہمین معنی بہ سین مہملہ ہم
آمدہ مؤلف عرض کند کہ این مصدر نیست
غریب کہ محققین مصادر فارسی ذکر این
نکردہ اند وبزبان عربی وترکی وسنسکرت
وغیر ذلک ہم ماخذ این یافتہ نمی شود اگر
بمعنی پرکردن می بود موافق قیاس بود کہ ہم
مصدر این بالش قرار میدادیم باری حال
طالب سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر
زبان ندارند بدون سند اعتبار را نشاید
(اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق میں

بالشتچہ بقول ہفت بکسر لام وفتح جیم فارسی
مرادف بالشتچہ کہ بفوقانی پنجم گذشت صاحب
شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ مرکب از بالش وچہ چنانکہ تعریفش بر
بالشتچہ گذشت (اردو) دیکھو بالشتچہ۔

بالش زر اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
(ضمیمہ) باصطلاح تاتار ہشت مثقال و
دو دانگ وبقول برہان وبحر مخصوص بر
طلا وفرماید کہ در قدیم نزد پادشاہان اتراک
مصطلح بود صاحب جامع فرماید کہ در
قدیم ہشت مثقال ودو دانگ طلا بود
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی خیف
است محققین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند
وظاہرا نام سکۂ طلا باشد بوزن مذکور کہ
ہیئت کذائیش بالش کوچکی را ماند وکنایہ
باشد (اردو) زمانۂ قدیم میں شاہان
ترک کا ایک طلائی سکہ تھا جس کا وزن
آٹھ مثقال اور دو دانگ اسی کا نام فارسی
میں بالش زر تھا۔ مذکر۔

بالش زیر سر نہادن استعمال۔ ہمان
است کہ بر (بالش بزیر سر نہادن) گذشت
(ظہوری ؎) گستراندم بہر طاقت بستر بیتابی
(۴۸۴۸) ؎ بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم ؎۔

(اردو) دیکھو بالش بزیر سر نہادن۔

بالش عالی اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از مسند عالی۔ صاحبان بحر و صفت و مؤید مسند عالی قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و معنی لفظی این مسند بلند و ہیچ کنایہ نیست و متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالش کہ گذشت (اردو) مسند عالی۔ مؤنث۔

بالشک بقول برہان با کاف (۱) بروزن و معنی بالشت است کہ در زیر سر گذارند و (۲) بفتح رابع مصغر بالش۔ صاحب جہانگیری برمعنی اول قانع و بقول رشیدی مرادف بالشت صاحب جامع بذکر بالشت و بالشک فرماید کہ با تا و کاف و بکسر لام بالش معروف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرمود کہ اگرچہ بکسر لام و سکون شین و کاف نوشتہ اند در صورتی کہ سند آن بہم سد ظاہر در اصل تصغیر بالش باشد کہ بسبب کثرت استعمال تحریفی در اعراب آن شدہ و در اصل بمعنی تکیۂ زیر سر است مؤلف عرض کند کہ بیچارہ نمیداند کہ کاف زائد در آخر کلمہ می آید چنانکہ زلو و زلوک۔ پرستو و پرستوک پس چرا در معنی اول اشکالی پیدا کردہ می خواہد کہ برمعنی دوم اکتفا کند حقیقت اینست کہ بمعنی اول مزید علیہ بالش است چنانکہ بالشت و بمعنی دوم مصغر بالش کہ اشارہ این بر بالش ہم کردہ ایم (اردو) (۱) تکیہ۔ مذکر (۲) چھوٹا تکیہ۔ مذکر۔

بالش کج نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) خواب گران کردن و (۲) نزد بعضے نخوت و غرور بہم رسانیدن و دیگری غیر از بحر ذکر این نکرد (بالین کج نہادن) بہ معنی اول می آید و ہم برین قیاس این را ہم توان گرفت خلاف قیاس نیست کہ کجی بالش و بالین علامت گران خوابی است

که گران خواب بیخبری پهلو بدل کند و بالیش بجای خود نماند۔ برای معنی دوم طالب سند باشیم که معنی حقیقی هیچ تعلق از نخوت و غرور ندارد (اردو) (۱) گہری نیند سونا۔ بقول آصفیہ نہایت غافل اور بیخبر سونا۔ خواب خرگوش مین ہونا۔ سکہہ نیند سونا۔ (۲) غرور کرنا۔

بال شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی باز و شکستن و پر و بال و موی شکستن باشد بلحاظ معنی اوّل و دوم لفظ بال (مسیح کاشی ؎) چشمت بدامن مژگان بر کباب دل ہا بادی زده که بال سمند رشکسته است ہا (صائب ؎) پرواز من ببال و پر تست زینہار ہا مشکن مرا که می شکنی بال خویش را ہا (ولہ ؎) در آه اختیار ندارند بیدلان ہا بال شکسته مانع پرواز تیر نیست ہا (اردو) باز و توڑنا۔ ٹوٹنا پر و بال توڑنا۔ ٹوٹنا۔

بالش گذاشتن بچیزی استعمال بمعنی قایم کردن بالش سر بر آن چیز (ظہوری ؎) خوش آنکه پیش درت بسترم چنان افتد ہا که بالشی ببر آستانه بگذارم ہا (اردو) تکیہ قائم کرنا۔ تکیہ رکھنا۔

بالش بقول سروری بکسر لام (۱) همان بالش مرقوم بمعنی اوّل (حکیم فرخی ؎) دخت رزوده از دینار و از گوهر توانگر شد ہا گوزن از لاله اندر دشت بالش و بستر شد ہا صاحب شمس بحواله ابر همی گوید که بفتح اوّل و کسر سوم (۲) بمعنی آشنا۔ **مؤلف** عرض کند که از سند بالا پیداست که بسکون شین معجمه و نون است و بجز این نیست که فرد علیه بالش باشد چنانکه گذارش و گذارشن و به معنی دوم تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار

را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) دیکھو بالش کے پہلے معنے (۲) دیکھو آشنا۔

(الف) بالش نرم زیر سر گذاشتن مصادر اصطلاحی

(ب) بالش نرم زیر سر نہادن

(ج) بالش نرم زیر کسی گذاشتن (الف) و (ب) بقول بحر (۱) خوشحال گردانیدن کسی را بطریق خوشامد و تیتال مہار بذکر معنی بالا گوید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ (۲) بمعنی خوشامد کردن از راہ تمسخر و ریشخند است صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی نسبت (ب) بر معنی اوّل قانع و صاحب سروری در ضمیمۂ کتاب گوید کہ کنایہ از خوشحال کردن کسی را بفریب و خوشامد گفتن و غرور دادن خان آرزو در چراغ بذکر (ج) فرماید کہ خوشامد کردن و گوید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق رسیدہ (ظہوری ۱۱ ے) راحت نہادہ بالش نرم ہا زیر سر و اغت از جگر ہا مؤلف عرض کند کہ از سند ظہوری معنی اوّل بہ ثبوت میرسد و معنی دوم را تعریف صاحب سروری حکم سند دارد کہ از اہل زبان است و لیکن جدت خان آرزو را نمی پسندیم کہ (کسی) را داخل اصطلاح کردہ میخواہد کہ موضوع کتاب چراغ ہدایت را در ریشخند اندازد وای بر محققی کہ (بالش زیر سر) را (زیر کسی) قرار دہد۔ فتامل۔ بالجملہ معنی حقیقی این (۳) تکیۂ نرم را زیر سر کردن است و معنی اوّل و دوم کنایہ باشد (اردو) (الف) و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرنا (۲) تمسخر سے خوشامد کرنا (۳) نرم تکیہ سر ہانے لینا۔ (ج) خوشامد کرنا۔

بالش نقرہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری ہشت درم و دو دانگ باشد صاحب

برہان گوید کہ برای نقرہ مخصوص صاحبان جامع و بحر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است از قبیل بالش زر نام سکہ از نقرہ کہ وزن آن بمقدار ہشت درم و دو دانک است کہ در زمانہ باستان مروج بود (اردو) ایک نقرئی سکہ جس کا وزن آٹھ درم اور دو دانگ اور زمانۂ سلف مین مروج تھا اسکی تاریخی حالت معلوم نہ ہوسکی۔

بالشنک صاحب مؤید ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہمان است کہ بر بالشنک بہ فوقانی ہنجم گذشت و ذکر ماخذ این ہم ہمانجا

کردہ ایم (اردو) دیکھو بالشنک۔

بال طیاری برافشاندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از آمادۂ پرواز شدن است (ظہوری ۵) گہی کشادہ زسم ہا دہان براہ خوری ؛ گہی ز بال برافشاندہ بال طیاری ؛ مخفی مباد کہ طیاری در اینجا بمعنی پرواز است و (بال پرواز برافشاندن) چیزی است کہ طیور قبل از پرواز جناح خود را برہی افشانند و این علامت آمادگی برای پرواز است (اردو) آمادۂ پرواز ہونا اڑنے کے لئے پر جھٹکنا۔ پر تولنا۔

بالغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم لام (۱) شاخ گاو خالی کردہ شدہ کہ بدان شراب خورند و بکسر لام پیمانۂ شراب (استاد عمارہ ۵) باچنگ سغدیانہ و بالغ شراب ؛ آمد بخوان چاکر خود خواجہ باصواب ؛ و فرماید کہ (۲) در نسخۂ میرزا اسطور است کہ بضم لام نام ولایتی است شمالی و بحوالۂ مؤید گوید کہ بہ بای فارسی و فتح لام است صاحب برہان بذکر ہر سہ معانی فرماید کہ معنی اول مگر جہان مستعار است

(۴۸۴۲)

وبکسر ثالث هم بدین معنی آمده وبر (پالغ) به بای فارسی گوید که پیمانهٔ شرابی را گویند که
از شاخ گرگدن وگاو واستخوان فیل وچوب سازند صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت از ترکستان است که آن را (خان بالغ) هم گویند
صاحب جامع بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند که (۲) در عربی زبان بقول منتخب بمعنی
نیکو و رسنده وجوان بجد مردی رسنده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی
دوم گوید که این غلط است زیرا که ولایت نیست شهریست که دار الملک سلاطین
خطاست بلکه (خان بالغ) است چنانکه از مطلع السّعدین بوضوح می پیوندد (الخ)
مؤلف گوید که درست می گوید ونسبت ماخذ عرض می شود که بقول معاصرین عجم اصل
لغت که اسم جامد فارسی زبان است به بای فارسی است بمعنی پیاله وجام شراب واین
مبدّل پاتوق ترکی است که قاف به غین بدل شد چنانکه آروق وآروغ بعض معاصرین
ترک تصدیق پاتوق کنند ولیکن صاحبان کنز ولغات ترکی ازین ساکت بای حالِ بالغ میدل
پالغ باشد که می آید بای فارسی لعربی بدل شد چنانکه اسپ واسب وتپ وتب ومعنی دوم
را وجه تسمیه معلوم نه شد که چرا این شهر را بدین نام موسوم کردند حیف است که معاصرین
عجم از صفات این شهر خبر ندارند تا وجه تسمیهٔ این از لفظ بالغ پیدا می کردیم وظاهر مخفف
(خان بالغ) است وخان بالغ که نام شهر بود مرکب توصیفی بمعنی خانهٔ نیک باشد منظر بر خوبی
آن شهر یا (خان بالغ) لقب کسی باشد که این را آباد کرد واللہ اعلم بحقیقة الحال نسبت بمعنی
سوم همین قدر کافی است که فارسیان این لغت عرب را ترکیب خود استعمال کرده اند

کہ در ملحقات می آید از اینجاست کہ ما ذکرش کردیم (اردو) (۱) شراب کا پیالہ۔ مذکر (۲) ایک شہر کا نام بالغ اور خان بالغ بھی ہے جو سلاطین خطا کا دار الملک تھا۔ مذکر (۳) بالغ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ رسا۔ پہنچنے والا۔ جوان۔ سیانا۔ پورا مرد۔

(الف) **بالغ کلام** اصطلاح۔ بہار ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت و از فقرۂ ظہوری سند گیرد کہ در مدح ممدوح نوشتہ (و ہو ہذا) بالغ کلامان مدرسۂ سخن۔ طفلان مکتب زبان دانیش۔ مؤلف عرض کند کہ مراد از پختہ کلام باشد و متعلق بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت و نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ بہ اسعان بنگرد (صائب ؎) نیست صائب

(ب) **بالغ نظر** را خبر ز افسانۂ عشق مجاز ؎ دیدۂ بالغ نظر برابجد طفلانہ نیست ؎ (والہ ہروی ؎) با او ہمہ کس زادۂ خود نیز نسنجد ؎ میزان چو تمیز آمدہ بالغ نظران را ؎ صاحب بحر ہم در (ب) کردہ بخیال ما این ہم متعلق است بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت اسم فاعل ترکیبی (اردو) (الف) پختہ کلام۔ کہہ سکتے ہین۔ یعنے وہ شخص جسکا کلام پختہ ہو (ب) بالغ نظر۔ بقول آصفیہ۔ غائر نظر حقیقت بین

(الف) **بال فشان** اصطلاح۔ ہمان بال افشان و بال افشاندن کہ گذشت و بال

(ب) **بال فشاندن** افشانی حاصل بالمصدر ش (صائب ؎) با قامت خمیدہ جوانانہ زیستن ؎ در زیر تیغ بال فشانی ز بسملست ؎ (اردو) دیکھو بال افشان و بال افشاندن

(۲۴ دسمبر)

بال فشان کردن طائر بر فرق کسی مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از سایہ افگن کردن طائر بر سر کسی (ظہوری ؎) سایۂ رنگ نازکم بر در برش ز بال و پر ؎

بخت بفرقم ار کند بال فشان همای را ... گردنش در قفس که پرندگان را در قفس زخرانی صحت پر و بال می ریزد (صائب ؒ) من همان روز زبال و پر خود شستم دست ؒ که درین تنگ قفس بال فشانم کردند (اردو) طائر کو پنجره مین بند کرنا۔

مباد که از همین سند۔ بال فشاندن طائر بر فرق هم بمعنی سایه کردن پرنده بر سر پیدا می شود (اردو) پرنده کو سایه افگن کرنا۔

بال فشان کردن مصدر اصطلاحی کنایه باشد از مقید

طائر در قفس

بالقس بقول برهان بکسر قاف وسکون سین بی نقطه بزبان رومی رستنی باشد دوائی اگر آن را بخایند و برگزندگان افگنند در حال بمیرد و در عربی رجل الحمامه خوانند۔ و ابو خلسا همانست۔ صاحب محیط بر رجل الحمام گوید که همان شنجار که معرب شنگال فارسی و ساق الحمام هم نام دارد مؤلف عرض کند که همین لغت رومی بر زبان فارسیان است و ما تعریف این بر ابو خلسا کرده ایم (اردو) دیکهو ابو خلسا۔

بال کاغذی اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلاحات به معنی بال سست باشد مؤلف عرض کند که اگر (بال کاغذی) را اصطلاح قرار دهیم معنی آن کنایه باشد از بازوی مصنوعی (صائب ؒ) ببال کاغذی عقل می پرم صائب ؒ دران چمن که سمندر رکاب میگردد

ولیکن از کلام صائب (ببال عقل پریدن) بمعنی بلند پروازی کردن پیداست فتامل و این من وجه متعلق باشد به (ببال دیگری پریدن) که می آید (اردو) مصنوعی بازو مصنوعی پر و بال کر

بالکانه صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی گوید که دریچه که از درون خانه بیرون را

توان دید و بیرونیان نتوانند که درون را
به بینند و بحوالهٔ تحفه گوید که مراد از دریچه
آهنین باشد که چوبین را پنجره گویند و فرماید
که در فرهنگ به بای فارسی آورده (رودکی
ه)) بهشت آئین سرائی را بپرداخت ؎
ز هر گونه دران تمثالها ساخت ؎ ز عود و
عنبر آنرا آستانه ؎ ز درش سیمین و زرّین
بالکانه ؎ (کمال اسمعیل ه) ترسم ز بالکانه
دیده برون جهد ؎ این چند قطره خون که محلّ
وفای تست ؎ صاحب برهان بذکر معنی بالا
گوید که دریچهٔ مشبکی که از طلا و نقره و امثال
آن سازند و بقول بعض معنی شبکه مطلقاً تنها
آنکه از آهن و برنج وغیره سازند و آنچه
از چوب و استخوان و امثال آن باشد پنجره
گویند صاحب رشیدی فرماید که مرادف
بارکانه - دریچهٔ مشبکی که از درون بیرون
توان دید و بای فارسی اصح است و بقول

صاحب جامع پنجرهٔ آهنی و برنجی که مشبک
سازند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان
قول رشیدی را نقل کرده گوید که آنچه بای
فارسی اصح گوید وجه آن ظاهر نیست صاحب
برهان (پالکانه) را به باو کاف فارسی دریچه
خانه گفته و صاحب رشیدی بر (پالکانه)
به بای فارسی و کاف عربی گوید که غرفه است
نه دریچه مؤلف عرض کند که اصل این (بادگانه)
به دال مهمله سوم که بجایش گذشت و صراحت
ماخذش همدرانجا کرده ایم و در اینجا همین قدر
کافی است که دال مهمله به لام بدل شد چنانکه
دغ و لغ مخفی مباد که بادگانه که بدال مهمله و
کاف فارسی گذشت و بالکانه که به لام و
کاف عربی زیر تعریف است و پالکانه
که به بای فارسی و لام و کاف فارسی می آید
هر سه مبدّل (بادخانه) باشد و تعریفش
همان که بر بادگانه مذکور شد و بقول محققین بالا

که دریچه بالا گذشت و بر پالگانه هم می آید
- دریچهٔ مشبّک را نام است و بس که بنای
آن برای نفوذ هوا ست قلب اضافت
خانه باد آنچه در نیخاهای معجمه به کاف بدل شده
است هم قرین قیاس است چنانکه خمان
و کمان و تلخ و تلک بعض محققین (پالگانه)
را که به با و کاف فارسی می آید بکاف عربی
هم نوشته اند تصفیه آن بجای خود شکنیم
که هر دو صحیح باشد و آنچه صاحب رشیدی
(بارکانه) مرادف (پالکانه) نوشته اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدل
است که رای مهمله به لام و بالعکس بدل
می شود چنانکه چنار و چنال بالجمله ازین قدر
تحقیق متحقق شد که اصح به بای عربی است
نه فارسی چنانکه بعض محققین بدون غور بر ماخذ رای
زده اند - این است حقیقت این لغت -
(اردو) دیکھو بادگانه -

بال کشادن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) بمعنی بال و پر کشادن که
طائران بذوق مستی می بالند (سلیم طہرانی
ے) تذرو بال کشاید ز شوق بر سر سرو
چنانکه بر سر خوبان علاقه دستار ہے و (۲) پرواز
و سیر کردن (حافظ شیرازے) عقاب جور
کشاد است بال در ہمه شهر ہے کمان گوشه
نشینی و تیر آهی نیست ہے (اردو) (۱) پر
کھولکر حالت مستی مین گھومنا جیسے کبوتر اور
بٹیر اور مور اور فیل مرغ گھوما کرتا ہے
(۲) اُڑنا - چکر لگانا - منڈلانا - بقول آصفیہ
چیلون کا کسی مردار کے گرد اڑتے پھرنا - چکر
لگانا - گھومنا - (آتشے) منڈلا رہے
ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح ہے شاید دہان
سگ سے مرا استخوان گرا ہے

بال کشیدن مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش (بال و پر کشیدن در آب) پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو) دیکھو بال و پر کشیدن در آب ۔

بالکون اصطلاح ۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) بالاخانہ و (۲) مہتابی ۔ صاحب بولچال بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ مفرّس (بال کنی) است کہ در لغت انگلیسی مہتابی را گویند مخفی مباد کہ مہتابی در فارسی زبان بقول غیاث عمارتی کوچک کہ بر لب حوض برای سیر مہتاب سازند و بقول بہار عمارتی بلند مسطح بی سقف خواہ از گچ و سنگ و خشت خواہ از خاک کہ پیش ایوان یا در میان صحن سرای و باغ سازند برای نشستن و سیر مہتاب (الخ) مؤلف عرض کند کہ بال بمعنی فوق و بالا بر معنی ہشتمش گذشت و کون بضم اول و سکون ثانی بقول برہان بمعنی نشستگاہ پس اگر این را ترکیب بال با کون قلب اضافت گیریم معنی لفظی این نشستگاہ بالا و کنایہ از بالاخانہ و مہتابی باشد اندرین صورت ہیچ ضرورت ندارد کہ این را مفرّس گیریم و (بال کنی) در انگلیسی زبان بمعنی بالاخانہ و بارجا و برآمدہ (اردو) (۱) دیکھو بالاخانہ ۔ مذکر (۲) مہتابی ۔ بقول آصفیہ ایک اونچا بڑا ۔ کھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے لئے بنا دیتے ہین ۔ (مؤنث) ۔

بال گرفتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش بال و پر گرفتن پیداست کہ بجای خودش می آید و مجرد بال گرفتن بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) دیکھو بال و پر گرفتن

(الف) باللہ رفتن مصدر اصطلاحی ۔ (الف) بقول ضمیمۂ برہان و بحر کنایہ از بکتب خانہ رفتن

(ب) بالمدرو و (ب) (۱) بقول مؤید بحوالهٔ تاتارخوانی بمعنی برو بمکتب **مؤلف** عرض کند که (۲) اسم فاعل ترکیبی هم یعنی بمکتب رونده مخفی مباد که در مدرسه های سلف تعلیم عقائد و فقه مقدم بود و اکتساب دیگر فنون ضمیمهٔ آن ازینجاست که (بالمدرفتن) که بمعنی حقیقی سوی مدار رفتن است کنایه شد از رفتن بمدرسه که اکتساب علم واقف می کند ازو

(اردو) (الف) مدرسہ جانا (ب) (۱) مدرسہ جا۔ (۲) مدرسہ جانے والا۔

بال ماهی اصطلاح۔ بقول صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار پرماهی که هر دو طرفش باشد صاحب بول چال هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و متعلق بمعنی دوم لفظ بال

(اردو) پرماہی۔ مچھلی کے پر۔ مذکر۔

بال ملائک استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی جناح و پرهای فرشتگان (ظهوری)

نمی بالیست در بال ملائک شعله سر دادن
چه حد من که سوزم آتشت را خام میدانم

(اردو) فرشتون کے پر۔ مذکر۔

بالنده بقول برهان و هفت و انند بروان سازنده هر چیزکه آن بالیده و تنومند شده باشد و بعربی نامی خوانند و بقول رشیدی بمعنی نشوونما کننده و فزاینده **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل مصدر بالیدن است که می آید و تعریف برهان برای بالیده باشد نه بالنده و ضرورت نداشت که مشتقات بالیدن را ذکر کنیم۔ نمیدانیم که محققین نازک خیال چه نزاکت در معنی خیال کرده اند که جویای کعبه را به ترکستان برده اند و ما ذکر این را بر ترکش ازین وجه ترجیح دادیم که غلطی تعریف را ظاهر کنیم (اردو) نشوونما کرنے والا پھولنے والا۔ بالیدن کا اسم فاعل

(۲۲۷۹)

بال نفس استعمال۔ مرکب اضافی است که فارسیان بال را بمعنی ورم گرفته اند و به تحقیق ما اسم مصدر است که ذکرش بر معنی ششمش کرده ایم و این متعلق به همانست (ظہوری ؎) کند شعله های درونی کبابش ؎ ببال نفس گر فغان برنیزد ؎ (اردو) سانس کا پھولنا۔ حاصل بالمصدر۔ اُس نالی کا ورم جس سے سانس چلتی ہے۔

بالنگ بقول سروری۔ بفتح لام (۱) جنسی از ترنج بزرگ باشد بغایت نازک که مربا کنند (لسحق اطعمہ ؎) به شیخ و سیب مفتی و ریواس محتسب ؎ بالنگ شد کلو و ترنجش مشیر گشت ؎ صاحب برہان بذکر معنی اول گوید که (۲) جنسی از خیار هم که آنرا (بادرنگ) نیز خوانند صاحبان جهانگیری و جامع ذکر هر دو معنی کرده صاحب رشیدی بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که قوسی یعنی ترنج بزرگ آورده پس آنچه رشیدی بر مطلق ترنج قانع است محل تامل و معنی دوم هم ذکر کرده مؤلف عرض کند که کلمهٔ با مخفف باد است و لنگ مبدل رنگ چنانچه چینار و چینال۔ پس بالنگ مخفف و مبدل (بادرنگ) است که بهر دو معنی بالا گذشت و آنچه خان آرزو و صاحبان جهانگیری و جامع و رشیدی تامل کنند می پرسیم از وکه چرا بر (بادرنگ) خود او بر مطلق ترنج قناعت کرد۔ شاید تخفیفی که درین لغت لفظاً راه یافت بخیال نازکش ترنج را معنی بزرگ کرد تحقیق ما این است و اتفاق محققین اهل زبان هم که ترنج بسیار نازک و شیرین را فارسیان بالنگ گفته اند و همین است تعریف صاحب جامع (اردو) دیکھو بادرنگ کے پہلے اور دوسرے معنے۔ دیکھو ازرنگ و باتس۔

بالنگبویه بحث این بر بادرنگبویه گذشت و مخفف این بالنگویه که بحذف موحده می آید (ارزو) دیکھو بادرنگبویه و بالنگویه۔

(الف) بالنگو (الف) بقول برہان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف فارسی به واو

(ب) بالنگویه رسیده دوائی است که آن را بادرنجبویه خوانند و در عربی بقلة الترنجیه صاحب رشیدی فرماید که بالنگو و بالنگویه همان بادرنگبویه که گذشت و گوید که تخمی که الحال پیش عطاران به بالنگو معروف است تخمی دیگر است از ریاحین و بالنگو نیست و بالنگو همانست که بر بادرنگبویه مذکور شد خان آرزو در سراج بذکر هر دو لغت فرماید که در برہان (الف) را بکسر ثالث گفته و آن خطاست صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر (بالنگبویه) گوید که همان (بادرنجبویه) و بر (الف) فرماید که نوعی از ریحان است و در بوشبیهه به (بادرنجبویه) و سبز مائل به سفیدی و برگ آن بی کنگره و بی تشریف و تخم آن دراز تر از تخم ریحان و در افعال قریب به شاهسفرم و گرم و تر در آخر اول و مقوی قلب و جهت خفقان و رفع توحش و اسهال معوی و دموی با گلاب مجرب (الخ) مؤلف عرض کند که پریشان بیانی محققین در مشکل اندازد۔ همین صاحب محیط برافرنجمشک نوشته که این را بشیرازی بالنگوی خود رو گویند و بر بالنگو هیچ اشارهٔ افرنجمشک نکرد و در اینجا (الف و ب) را مرادف نگیر دپس (ب) را مخفف و مبدل (بادرنگبویه) دانیم که دال مهمله و موحده هفتم حذف و رای مهمله به لام بدل شد چنانکه چنار و چنال و (الف) ریحانی دیگر

شبیہہ بہ (ب) کہ اسم معروف تخم آن را صاحب مخزن الادویہ بالنگا گوید و صراحت کند کہ فارسی این تخم بالنگوست و متحقق نشد کہ بالنگو لغت کدام زبان است و بوضوح نہ پیوست کہ اسم این در دیگر السنہ چیست اگر این را لغت فارسی گیریم توانیم عرض کرد کہ واو نسبت بر بالنگ زیادہ کردہ اند کہ در بو مشابہ بالنگ است چنانکہ ہندو و آنچہ صاحب رشیدی نسبت (الف) گوید ہمین قدر است کہ اصلش بالنگبو بود و نسبت (ب) فرماید کہ اصلش بالنگبویہ۔ بکثرت استعمال بای موحدہ از ہر دو حذف شد (ارد) (الف) سبزہ کی ایک قسم اسکی بو مثل بادرنگبویہ کے ہوتی ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا اور صاحب مخزن الادویہ نے بالنگا پر اس کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بالنگو کے تخم کو بالنگا کہتے ہین (ب) دیکھو بادرنگبویہ۔

بالو بقول جہانگیری بو او معروف (۱) دانہاے سخت کہ بر اعضای آدمی بر آید و در دہند و پختہ نشود و آنرا آزخ نیز نامند و در بعضی از ولایات فارس و عراق عجم کوک خوانند و بتازی ثولول و بہ ترکی کونیک و بہ بیزی سکیل و بہندی مسا گویند (شمس فخری ۵) بر ویت ہر کہ روشن نیست چشمش ۴ بود مقلبہ بچشمش در چو بالو ۴ و (۲) برادر را نیز خوانند۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ برادری کہ از یک مادر و یک پدر باشد و (۳) بمعنی آواز حزین ہم آمدہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت اوّل فرماید کہ بہاے فارسی مشہور تر است صاحب جامع متفق با برہان در ہر سہ معانی و صاحب سوا السبیل فرماید کہ با تو بہ لام مشدد با بیطالیانی گوی

وگره را گویند مؤلف عرض کند که خان آرزو در سراج به نقل معانی برهان قناعت کرده و از ماخذ بحثی نکرده ما نسبت معنی اول عرض کنیم که او تصغیر یا نسبت بر کلمهٔ بال زیاده کرده اند چنانکه دختر و پسر و هندو بال بمعنی ورم یا فربهی گذشت پس معنی لفظی این ورم یا فربهی خفیف یا منسوب بورم یا فربهی وکنایه از آثرخ ونسبت معنی دوم عرض میشود که بال بلغت سنسکرت کودک وطفل را گویند پس بزیادت واو نسبت بران کنایه باشد از برادر حقیقی وشک نیست که این را مقرس گیریم وبمعنی سوم مبدل یا لاست که بزبان زند و پازند فریاد وفغان را گویند که می آید بای فارسی بموحده والف به واو بدل میشود چنانکه اسپ و اسب وتاغ و توغ فتامل (اردو) (۱) دیکھو آثرخ (۲) حقیقی بھائی مذکر (۳) فریاد و فغان مؤنث۔

بالوا بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرضی است که از ان ناخن برنیزد۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و چنین نباشد که مرض طلقیه را فارسیان بالوا گویند صاحب اکسیر اعظم گوید که طلقیه مرضی است که ناخن مانند ابرک سفید و براق شود و به ادنی سبب بشکند بسبب استیلای یبوست بران وسببش قلت خون است بجهت ضعف جگر و یا نقصان غذا و یا فساد آن ونشف رطوبات بحرارت خارج از اعتدال ولقول انطاکی سبب آن سردی وخشکی است که کثیف وحبس کند (الخ) حیف است که سند استعمال پیش و وجه تسمیه هم معلوم نشد۔ اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) فارسیون نے بالوا مرض طلقیہ کو کہا ہے جسکے عارض ہونے سے ناخن چھڑ جاتے ہیں مذکر

بالوازه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ

بادپیچ راگویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که جادارد که این را مبدل بالوا سه گیریم که به سین مهمله عوض زای هوز می آید معنی تارکه مقابل پود است و بادپیچ هم ریسمانی است که که بران نشینند و در هوا آیند و روند پس اسم جامد فارسی زبان باشد به تبدیل سین مهمله به زای هوز همچون سمار و غ و زمار و غ وعجبی نیست که اصل این بال و زه باشد مرکب از بال که بمعنی پر مرغ یا جناح است و وزه در لغت عرب بمعنی ربط آبی آمده فارسیان زای مشدد را به تخفیف خواندند و برای سهولت تلفظ الف زائد بعد واو آورده ها بنسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به بازوی ربط آبی که طاقت جست و پرواز دارد مگر نمی تواند که تیز بال شود و همین قدر است حرکت بادپیچ در هوا و الله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) دیکھو بادپیچ۔

بالوا سه بقول جہانگیری بالام موقوف تار ما را گویند که بجهت بافتن مهیا ساخته باشند و آنرا تانه نیز خوانند و بقول برہان و جامع بروزن شاه کاسه بمعنی تار که مقابل پود است۔ خان آرزو در سراج ذکر این بخاموشی کند و از ماخذ ساکت **مؤلف** عرض کند که لفظ بال بلغت سنسکرت بمعنی موی انسان است و فارسیان هم (بال سمندر) به همین معنی گفته اند چنانکه گذشت پس اصل این (بال آسا) بود الف اول از محمدوه (آسا) بدل شد بواو چنانکه آلغونه و والغونه معنی لفظی این مثل موی و کنایه از تار (اردو) تانا بقول آصفیه اسم مذکر تار بخلاف پود وہ طولانی تار جسے جولاہون نے بننے کے واسطے ترتیب دیا ہو۔

بالوانه بقول برہان بروزن آسمانه

(۱) مرغکی باشد کوچک وسیاه که شیر ازیان آنرا واشه گویند صاحب جامع بذکر معنی اوّل فرماید که (۲) بروزن خاکیانه پرستوک صاحب مؤیّد نسبت معنی دوم بحواله لسان الشعرا فرماید که مرغکی است مقدار گنجشکی سیاه وسپید کوتاه پای بر درخت ودیوار نشیند و اگر بر زمین نشیند بدشواری پرواز کند وبحواله شرفنامه گوید که به همین معنی بایای حُطّی آمده چنانکه می آید. خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در برهان بالوایه بفتح تحتانی بروزن چارخایه بمعنی پرستوک آورده واغلب که هردو یکی است ویکی ازین دو تصحیف. مؤلّف عرض کند که محقّق بانام ونشان حق تحقیق ادا نکرد وطرز بیانش تقاضای تحقیق کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که پرستوک برزمین کم نشیند وچون می نشیند جناح خود را بلند دارد تا در پریدن زحمت نگیرد وچون بر درخت ودیوار می نشیند جناح را بلند نکند که هوای مقام بلند معین جناحش می شود وهم او گوید که عادت (واشه) مبدّل (باشه که گذشت) هم چنین است واو زینهار برزمین نیاید الّا بر دیوار وشاخ درخت ها. معلوم می شود که در جناح او هم فطرةً نقصی است یا حکمتی که بالا نشینی را بقسمت این هردو ودیعت کرده اند پس معنی لفظی این محافظ جناح باشد که بآل بمعنی جناح گذشت وواو بمعنی نگهدارنده ونگهبان و های هوّز در آخرش زائد. ازین قدر تحقیق که ما کرده ایم ماخذ این متقاضی آنست که (بالوانه) به نون را صحیح گیریم و(بالوایه) به تحتانی ششم که می آید مبدّل آن که نون باتحتانی بدل شود چنانکه اونج واویج این است حقیقت این لغت که خان آرزو به آسانی گفت که درین هردو یک تصحیف باشد

(اردو) (۱) دیکھو باشہ (۲) دیکھو افسر گر۔

بالواہ بقول صاحب ضمیمہ برہان پرندہ ایست کہ آنرا بعربی خطاف گویند صاحب مؤید بحوالہ ادات گوید کہ مرادف بالوا یہ پرندہ ایست کہ آنرا فرشک نام است و بعربی خطاف و بحوالہ شرفنامہ فرماید کہ بالوا یہ بہ تحتانی عوض نون ہم آمدہ و گوید کہ با بای فارسی ہم کہ ہر سہ لفظ مشترک است و آن مرغکی است ہمچون کنجشک سپید و سیاہ کوتاہ پای بر درخت و دیوار می نشیند و چون بر زمین نشیند بدشواری پرد مؤلف عرض کند کہ مخفف ہمان بالوانہ بنون و حقیقت این ہمہ را بمذکور (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بالوایہ صاحبان جہانگیری و برہان و مؤید ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر (بالوانہ) بیان کردہ ایم کہ این مبدل آنست (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بال و پر استعمال (۱) بال و پر ہر دو بمعنی واحد گیریم یا بال بمعنی جناح و پر بمعنی ریش یا ہی حال فارسیان برای طیور استعمال این ہر دو لفظ بہ یکجا کنند و بقاعدۂ خود با مصادر فارسی مرکب ہم سازند چنانکہ در ملحقات می آید (۲) مجازاً بمعنی طاقت چنانکہ در (بال و پر جستجو) می آید (صائب ۵) حسن خون عالمی می ریزد از بالای عشق ہذا ذوالفقار شمع از بال و پر پروانہ است (اردو) (۱) بال و پر۔ پر پرزے۔ مذکر۔ طیور کے پر و بال۔ (۲) طاقت۔ مؤنث

بال و پر برآوردن مصدر اصطلاحی بمعنی پیدا کردن بال و پر و قوت پرواز گرفتن است (احسان وحی ۵) ہر حرف ہمچو مور برآورد بال و پر ہذا تا نامہ ام بہ آن بت شیرین زبان رسید (اردو) بال و پر پیدا کرنا۔ بال و پر نکالنا۔ پر پرزے نکالنا۔ اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم (بال و پر نکلنا)

کا ذکر کیا ہے۔

(۲۲۵۴) **بال و پر برانداختن** (مصدر اصطلاحی)۔ فرو ریختن بال و پر باشد بمعنی متعدی و دست از پرواز نشستن و از پرواز باز آمدن (ظہوری ؎) اوج پرواز شان اگر بکمال نرسد بال و پر برانداز ند (اردو) بال و پر گرا دینا۔ پرواز سے باز آنا۔

(۲۲۵۵) **بال و پر بر دوختن** مصدر اصطلاحی۔ بستن پر و پال است و از پرواز باز داشتن (اسدی طوسی ؎) خدنگ الف از خم نون ودال بروں راند و بر دوختش پر و بال (مخفی مبادا کہ در بعض نسخ پر و بال را بر دو بال) نوشتہ محاورۂ زبان پر و بال را می پسندد۔ (اردو) پر سی دینا۔ پر باندھنا۔ پرواز کے قابل نہ رکھنا۔

(۲۲۵۶) **بال و پر بستن** استعمال۔ پرہای طیور را از رشتہ بر بستن و مقید کردن پرندو باز داشتن از پرواز است (ظہوری ؎)

کجا سعی قضا سیمرغ دل را بال و پر بستی
نبودی دانہ از خال تو گر دام محبت را

(اردو) پر باندھنا۔ بقول آصفیہ پرمین ڈور باندھنا تاکہ جانور پھر نہ اڑ سکے۔ بے بس کرنا۔ عاجز کرنا۔

(۲۲۵۷) **بال و پر پرستیدن** مصدر اصطلاحی۔ تکیہ بر بال و پر کردن و اعتقاد بر بال و پر داشتن کہ ذریعۂ پرواز است (ظہوری ؎)

دران صحرا کہ می گردد سمندر رشت خاکستر
مبادا اندیشۂ پرواز بال و پر پرستان را

(اردو) پر و بال پر بھروسہ کرنا۔

(۲۲۵۸) **بال و پر پرواز بستن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از طاقت پرواز زائل کردن و مقید کردن طیور (شانی مشہدی ؎)

در تو تاثیری ندارد نالۂ من ورنہ دوش
قدس را بال و پر پرواز بست (اردو)

پر باندھنا۔ پرواز کی طاقت زائل کرنا۔ مقید کرنا۔ (طیور کے لئے)

(۲۲۵۸) **بال و پر جستجو** اصطلاح۔ بمعنی طاقت جستجو و متعلق بمعنی دوم بال و پر (صائب ؎) از شرم نیست بال و پر جستجو مرا ؎ چون باز چشم بستہ شکارم دل خود است ؎ (اردو) جستجو کی طاقت۔ مؤنث۔

(۲۲۵۹) **بال و پر خاریدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خراشیدن بال و پر باشد کہ جانوران در حالت مستی می خارند خصوصاً نر کبوتر و مادۂ فیل مرغ و کنجشک وغیر ذلک (ظہوری ؎) پروانہ ام از خوشی کنم ضعف ؎ از شعلہ چو بال و پر بخارم ؎ (اردو) پروں کو چونچ سے کھجلانا جیسا کہ بعض پرند عالم مستی میں بار بار کھجلاتے ہیں۔ جیسے کبوتر کا نر اور چڑیا اور فیل مرغ کا مادہ۔

(۲۲۶۰) **بال و پر خواستن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایہ باشد از ارادۂ گریز کردن (اسد طوسی ؎) پلنگ از نہیب سنانت بخواہد ؎ نخواہد شکاری بال و پر از کبوتر ؎ و (۲) بمعنی حقیقی یعنی طلب و خواہش بال و پر کردن (اردو) (۱) گریز پر آمادہ ہونا (۲) بال و پر چاہنا۔

(۲۲۶۱) **بال و پر داشتن** استعمال۔ بحث این بر بال داشتن گذشت و سند استعمال آن ہم ہمدر اینجا مذکور (اردو) دیکھو بال داشتن

(۲۲۶۲) **بال و پر رنجیدن** استعمال۔ بحث این بر (بال رنجیدن) گذشت (رضی اردبیلی ؎) آسمان اینجا بہ بوسد آستان ؎ جبرئیل اینجا بریزد بال و پر ؎ (اردو) دیکھو بال رنجیدن

(۲۲۶۳) **بال و پر زدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی افشاندن بال است یعنی بیقراری پرندہ در قفس یا پر زدن بسمل (ظہوری ؎) صعب است در فضای چمن بال و پر زدن ؎

زین عادتی کہ در شکن دام کردہ ایم ؎ (اردو) پھر پھڑانا۔

بال و پر سوختن استعمال۔ تعریف این بر (بال سوختن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بال سوختن۔ (۲۲۴۴)

بال و پر شکستن استعمال۔ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو (صائب ؎) کنجی گرفتہ از قفس و دام فارغم ؎ بال و پر شکستہ پریخانۂ من است ؎ (اردو) بال و پر توشنا۔ بال و پر توڑنا۔ (۲۲۴۵)

بال و پر شمع اصطلاح۔ مرکب اضافی است کنایہ از زبان شمع (ظہوری ؎) سوز عشقست کہ پرواز ببال و پر شمع ؎ خویش را گرم تر از شعلہ کشد در بر شمع ؎ (ولہ ؎) از ہمایونی پروانہ چہ داغست ہمای ؎ شہپرش اوج گرفتست بال و پر شمع ؎ (اردو) شمع کی لو۔ زبانہ شعلہ صاحب آصفیہ نے لو پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔ زبان شمع۔ (۲۲۴۶)

بال و پر فشانی کردن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آمادہ پرواز شدن (صائب ؎) تا خدنگ غمزہ بال و پر فشانی می کند ؎ خون ما افسردگان رقص روانی می کند ؎ (اردو) پر جھاڑنا۔ بقول آصفیہ اڑنے کو مستعد ہونا۔ (۲۲۴۷)

بال و پر کشادن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پرواز کردن (انوری ؎) دانی چو خود ہمای بقدر ہوای دہر ؎ از بہر مدت تو کشادست بال و پر ؎ (اردو) اڑنا۔ (۲۲۴۸)

بال و پر کشیدن در آب مصدر اصطلاحی۔ شنا کردن ماہی یا بطہ یا دیگر پرندگان آبی (اثر شیرازی ؎) گر بدریا پر تواند زد چو مرغ ؎ روی تو ؎ می کشد پروانہ ہمچون موج بال و پر در آب ؎ (اردو) مچھلی یا پرندکا پانی میں تیرنا (۲۲۴۹)

(۲۲۷۰) **بال و پر گرفتن** استعمال - حاصل کردن بال و پر و بلند پرواز می اختیار کردن (عرفی ؎) براه عشق بگیرم ز شوق بال و پری ؎ که نی پیاده شمارند و نے سوار مرا (اردو) بال و پر حاصل کرنا - بلند پرواز ہونا -

(۲۲۷۱) **بال و پر یافتن** استعمال - بمعنی بال و پر حاصل کردن و قوت پرواز یافتن است (حسن غزنوی ؎) دلی که از کرم عشق بال و پر یابد ؎ چو جان نشیمن خود عالم دگر یابد (اردو) بال و پر پانا - قوت پرواز پیدا کرنا

(الف) **بالود** (ب) **بالودن** (الف) بقول برہان بضم ثالث و سکون واو و دال بعنی افزود و بالید و نمو کرد و بزرگ شد و (ب) بقولش بمعنی (۱) افزودن و (۲) بالیدن و (۳) نمو کردن و بزرگ شدن صاحبان سفت و انند هم ذکر (ب) کرده اند و صاحب بحر نسبت (ب) بذکر معانی بالا فرموده که (۴) بمعنی برآمدن هم و گوید که کامل التصرف است و مضارع این بالاید و بقول صاحب جامع بمعنی سوم و چهارم و بقول صاحب موارد و نوادر بمعنی اوّل و سوم - هر دو محققین آخر الذکر این را مرادف بالیدن گفته اند و بقول شان بال امر حاضر و اسم فاعل این و بالان و بالا مثله و بالش حاصل بالمصدرش (مولوی معنوی ؎) این نسب پیوست او را بوده است ؎ کز شهنشاهان مه بالوده است ؎ خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی بالیدن است مؤلف عرض کند که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) مبدّل بالیدن که می آید که یای حطی بدل شد به واو چنانکه انگیل و انگول و اسم مصدر این همان بال که بجایش گذشت مخفی مباد که معنی اوّل لازم است و معنی چهارم متعلق به معنی سوم مضارع این بالد نه بالاید چنانکه صاحب عجم

گفته۔ قاتل و بال امر حاضر است و بالنده اسم فاعل۔ بعض محققین بالا تسامح کرده اند که بال را اسم فاعل گفته اند که بدون ترکیب افادهٔ معنی فاعلی نمی کند و بالان در اینجا اسم حال است و بلحاظ مصدر بالانیدن امر حاضرش چنانکه تجانیش ذکر کرده ایم آنانکه بالان را در اینجا امر حاضر و اسم فاعل گفته اند بر نزاکت قواعد فارسی غور نکرده اند۔ نمی دانیم که بالا را چطور مرادف بالان قرار دادند و نمیدانیم که بدیل مشتقات ضرورت بیان لفظ بالا چه بود۔ خبر این نیست که طالبان حقیقت لغات را همچو محققین بے تحقیق در غلط اندازند و فرق نازک الفاظ را برباد دهند بخیال ما ضرورت نداشت که با بیان مصدر ماضی مطلقش را هم در عنوان جا دهیم غلطی برهان و اند و هفت است که چنین کرده اند و بے بحقیقت نبرده اند طرز بیان شان (الف) را اسم جامد قرار می دهد و این غلط است (اردو) (۱) زیادہ ہونا (۲) پھولنا (۳) نوکر نا۔ بڑا ہونا (۴) نکلنا۔

بالور استعمال۔ بقول انند بجوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح واو و سکون رای مهمله لغت فارسی زبان است بمعنی پردار و بالدار۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ مؤلف عرض کند که ور بقول برهان کلمه ایست که افادهٔ معنی صاحب و خداوند کند وقتیکه با کلمه ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور و بارور و امثال آن پس معنی لفظی این صاحب بال و پر است و بس (اردو) بال و پر رکھنے والا۔ پردار۔ طائر۔ اڑنے والا۔

بالوس بقول سروری بروزن سالوس کافور مغشوش را گویند و بشین معجمه نیز آمده و بجوالهٔ فرهنگ فرماید که لوس بمعنی غشی است که بکافور مخلوط سازند پس برین تقدیر

این لغت مرکب باشد (کسائی ؎) کافور تو بالوس بود مشک تو باناک ؎ بالوس تو کافور کنی دائم مغشوش ؎ و فرماید که این ضعیف را اندک تأملی درین معنی و مثالش می رود صاحب جهانگیری بذکر بالوس و بالوش همین معنی را بیان کرده صاحب رشیدی متفق با صاحب سروری صاحب مؤید بذکر معنی بالا گوید که بابای فارسی هم آمده صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که لوس بقول بعض بمعنی غش آمده پس این مرکب بمجاز در کافور مغشوش استعمال یافته مؤلف عرض کند که لوس بقول برهان با ثانی مجهول بروزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را بزبان فریفتن و بازی دادن و غشی که داخل کافور کنند و آنرا مغشوش سازند الخ فارسیان لوس را بر سبیل مجاز بمعنی مکر و فریب استعمال کرده اند و همین لغت (لوس) اسم مصدر (لوسیدن) است که بمعنی فریب دادن می آید و لوش بشین معجمه مبدل لوس که سین مهمله به معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی مخفی مباد که اصل لوس لاس بالف باشد که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ریشم ناصاف . فارسیان بقاعدهٔ خود الف را با واو بدل کرده اند چنانکه تاغ و توغ) مجازاً بمعنی غل و غش استعمال کرده اند و دیگر معانیش هم بر سبیل مجاز است پس بالوس مرکب است از کلمهٔ با بمعنی هم و هدم و لفظ لوس بمعنی غش و معنی لفظی این غل و غش دارنده عموماً و مستعمل برای کافور مغشوش خصوصاً. و بالوش که به همین معنی می آید مبدل این و بالوش که به بای فارسی و شین معجمه همین معنی می آید مبدل بالوش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ حیف است که صاحب

سروری وجہ تامل را ظاہر نکرد (اردو) غیر خالص کافور۔ مذکر جس مین آمیزش ہوئی ہو

بالوسہ بقول رشیدی و شمس بہ لام موقوف بمعنی تا کہ ضد پود است کہ تا نہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ مخفف بالواسہ کہ گذشت بتخفیف الف دوم و صراحت ماخذش بجای خودش کردہ ایم (اردو) دیکھو بالواسہ۔

بالوش بقول برہان و جامع و جہانگیری مبدل بالوس کہ بہ سین مہملہ گذشت و ما اشارہ این باصراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بالوس۔

بالون بقول صاحبان روزنامہ و رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی غبارہ صاحب بول چال صراحت کند کہ بالون و (بیلون بدون الف) ہر دو آمدہ صاحب سوار السبیل فرماید کہ معرب است از بالن بہ تشدید لام کہ بفرنساوی قسمی است از ازگہوارہ فخر عہ کہ بران نشستہ در ہوا بہ بالما

می روند حتی کہ از دیدہ غائب شوند و باز بحکمت عملی فرود می آیند و این از اختراعات عجیبہ زمان حال است و بہندی غبارہ و بعربی منطار خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ بیلون لغت انگلیسی است بہمین معنی معاصرین عجم تحتانی را بالف بدل کردہ مفرس کردہ اند چنانکہ یکدش و اکدش و یرمغان وارمغان دیگر ہیچ (اردو) غبارہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ہوا پر اڑنیکا توان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اسمین ہیڈروجن یعنے ہوائے لطیف و گرم بھر کر اڑاتے ہین اور اسکے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھکر آدمیون کو بٹھا دیتے ہین اس کا رواج یورپ مین بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن مین اسکے وسیلہ سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے اسی کو بیلون یا ایرو

کہتے ہین ۔

بالویہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم ثالث و فتح تحتانی لغت فارسی است کہ پرستو و ابابیل را گویند و در برہان بالوایہ بزیادت الف باین معنی آمدہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما بر (بالوانہ) بنون ششم حقیقت (بالوایہ) عرض کردہ ایم و این مخفف آنست و بس ۔

(اردو) دیکھو بالوانہ ۔

بالہ بقول سروری و برہان و رشیدی و سراج بفتح لام (۱) بمعنی جوال و کالہ نیز گویند (ادیب صابر ؎) چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام ؎ دیدم کس فراخ بمانند بالۂ ؎ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بالہ در عربی ظرفی باشد کہ در و خوشبوئی ہا نہند و (۲) بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار رقص بی تکلم و صاحبان رہنما و بول چال بر مجرد رقص قانع مؤلف عرض کند کہ جوال کیسہ باشد کہ بالای پشت چارواہنہ و چون ساز و سامان در و کنند می بالد و ہمین است وجہ تسمیۂ بالہ کہ ہای نسبت بر لفظ بال زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ششم گذشت صاحب سواء السبیل فرماید کہ بالا بزبان ایطالیانی بلوندہ کہ در ان اسباب و غیرہ بخوبی و مضبوطی بستہ باشند پس جا دارد کہ فارسیان این را از اطالی گرفتہ باشند ولیکن الاول اقوی من الاخر و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ مزید علیہ ہمان بال است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بر معنی منہش گذشت ہمین نسبت کہ مفرس است از لغت انگلیسی (اردو) (۱) دیکھو ایرغنج (۲) دیکھو بال کے نوین معنے ۔

بالہ دادن استعمال بمعنی رقص کردن است کہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار

(بالہ دادند) را بمعنی رقص کردند نوشتہ کہ ماضی مطلق ہمین مصدر است و متعلق بمعنی دوم لفظ بالا کہ گذشت (اردو) رقص کرنا۔ ناچنا۔

بال ہما (۲۲۷۲) استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی پر ہما و جناح ہما (ظہوری ؎)

بال ہما و تارک اقبال دیگران ☆ تا فرق خود بسایۂ زاغی رسانده ایم ☆ (صائب ؎)

دامن دولت دنیا نتوان سخت گرفت ☆ سایۂ بال ہما را بقفس نتوان کرد ☆ (اردو)

ہما کے پر اور بازو۔ مذکر۔

بالی (۲۲۷۳) مرکب است از بال و یای مصدری و بال در اینجا لغت عرب است بمعنی حال و دل پس لغت عربی را با ترکیب فارسی استعمال کردہ اند چنانکہ شکستہ بالی بمعنی شکستہ حالی و شکستہ دلی و اگر شکستہ بالی پر نگیریم بال بمعنی پر و جناح باشد (اردو) اس کا استعمال اردو میں نہیں ہے اور ترکیب فارسی کے ساتھ (شکستہ بالی) بمعنی شکستہ حالی کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے اس مرکب کا ذکر فرمایا ہے۔

بال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از حسن غزنوی سندی پیش کند کہ بر بال و پر یافتن گذشت (اردو) دیکھو بال و پر یافتن۔

(الف) **بالیدہ** (الف) بقول سروری

(ب) **بالیدگی** بمعنی نمو کرد و افزود۔

(ج) **بالیدن** صاحب برہان فرماید کہ ماضی بالیدن است یعنی افزون گردید و نمو کرد و بزرگ شد و برآمد و ہم او بر (ج) فرماید کہ بمعنی (۱) بزرگ شدن و افزون گردیدن و (۲) نمو کردن و بقول رشیدی نشو و نما کردن کہ متعلق بہ نمو است و ہم او ذکر معنی اول ہم کردہ صاحب سروری بر معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری

بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بمعنی (۳) برآمدن
ہم و بقول جامع و بحر و موارد و نوادر مرادف
بالودن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ
(۴) بمعنی شگفتہ شدن از مسرت ہم و این
مجاز معنی اول است سند این در ملحقات
بر بالیدن آسمان می آید و بالودن کہ گذشت
مبدل این و اسم مصدر این بال کہ بجای
خودش گذشت فارسیان یای معروف
بر و زیادہ کردند و علامت مصدر (ودن)
در آخرش آوردہ مصدری ساختند
کہ بقاعدۂ مقننین فارسی مصدر جعلی است
و در نفس الامر باصول ما مصدر اصلی کہ اسم
مصدر این یعنی بال۔ لغت فارسی است
نہ السنۂ غیر و امر حاضر این بال و مضارع
این بالد و حاصل بالمصدر این بالش و
بالیدگی۔ (کامل التصریف) مخفی مباد کہ ہمہ
معانی (ج) در (الف) باشد کہ ماضی مطلق
(ج) است (صائب ب ۵) می کند بر فربہی پہلو
لاغر اختیار ۔ ہر کہ داند سنج باریک مہ از
بالیدگی است ۔ (ولہ ۵) بالیدگی است
لازمۂ التفات خلق ۔ فربہ بیک دو ہفتہ ہلال
از اشارہ شد ۔ (اردو) (الف) زیادہ
ہوا۔ نمو کیا۔ بڑا ہوا (ب) بالیدگی بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نمو۔ روئیدگی
بڑہاؤ۔ پیدائش۔ (ج) (۱) بڑا ہونا (۲)
نمو کرنا۔ نشو نما کرنا۔ (۳) نکلنا۔ ظاہر ہونا۔
(۴) شگفتہ ہونا۔

بالیدن آرزو مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی افزودن آرزو ست مؤلف عرض
کند کہ متعلق بہ معنی اول بالیدن است و
بخیال ما شگفتہ شدن آرزو بہتر از افزودن
باشد کہ بمعنی چہارم بالیدن تعلق دارد
چنانکہ گویند آرزوی ما می بالد کہ بہ شاہد
جمالش را آرزو می کردیم تا ملاقات حاصل شد

ومکالمہ ہم۔ (اردو) آرزو زیادہ ہونا۔ اور ہمارے معنون کے لحاظ سے آرزو پھولنا

(۲۲۷۴) **بالیدن آسمان** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ شدن آسمان است کہ مراد از مسرت اوست ومتعلق بہ بمعنی چہارم بالیدن (ظہوری ؒ) ببالد آسمان چون در سر افرازی کہ خورشیدش ؎ جبین در سجدۂ خاک درش نقش زمین کردست ؎ (اردو) آسمان کا شگفتہ ہونا مسرت سے پھولنا۔

(۲۲۷۵) **بالیدن ایر** مصدر اصطلاحی۔ لفظ عضو تناسل باشد کہ ایر بمعنی عضو تناسل گذشت واین متعلق است بمعنی دوم بالیدن بر سبیل مجاز کہ لفظ ہم داخل نمو باشد (وطواط ؒ) ایر اندر میان شلوارم ؎ پیرہن پیرہن ہمی بالید ؎ (اردو) لفظ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ استادگی ذکر (عضو تناسل کھڑا ہونا)۔ دیکھو انگیز۔

(۲۲۷۶) **بالیدن چیزی** مصدر اصطلاحی۔ افزودن شدن ونشو ونما یافتن وبر آمدن وشگفتہ شدن آن چیز باشد واین مصدر عام است وبالیدن آرزو وآسمان وایر کہ گذشت داخل تعمیم ہمین مصدر باشد (ظہوری ؒ) ذوق در بالیدن کاہیدن است ؎ گم شدن در خود نما یانیست این ؎ (اردو) کسی چیز کا بڑہنا۔ نشو ونما پانا۔ ظاہر ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۲۲۷۷) **بالیدن حیا** مصدر اصطلاحی۔ افزودن حیا باشد متعلق بمعنی اوّل بالیدن (بیدل ؒ) خزان عاشقان باشد بہار بزم معشوقان ؎ کہ آنجا تا حیا می بالد اینجا رنگ می گردد ؎ (اردو) حیا کا زیادہ ہونا۔

(۲۲۷۸) **بالیدن قد** مصدر اصطلاحی۔ نمو کردن وبزرگ شدن قد باشد (ناصر بچہ ؒ) ز بالیدن قد آن دلربای ؎ بگل سرو آزاد را ماند پای ؎ (اردو) قد بلند ہونا۔

بالیده بقول سروری (۱) هرچیزکه به بالا بلند باشد ونموکرده وافزوده (شاعر) رخسار وقدت کز گل وسروش عار است ؛ بالیده نهالیست که ماهش بار است ؛ صاحب برهان گوید که آدمی ودرخت را گویند که تنومند وبلندشده باشد وبقول رشیدی نشوونماکننده وفزاینده صاحبان هفت واسند نقل نگار برهان **مؤلف** عرض کند که بای موحده زکه افادهٔ معنی مفعولی کند زیاده کرده اند بر ماضی مطلق بالیدن ومعنی لفظی این بالیده شده یعنی چیزی که بالیدگی باو حاصل شده یا شد وتخصیص برهان بآدمی ودرخت درغلط می اندازد وآرزوی بالیده گفتن غلط نباشد معنی بیان کردهٔ صاحب رشیدی برای (بالنده به نون چهارم عوض تحتانی) درست می شود که اسم فاعل بالیدن است وبالیده افادهٔ معنی مفعولی می کند اگرچه بقاعدهٔ فارسیان مصدر لازم را اسم مفعول نیاید ازاینجاست که این را بملحوظ اشتقاق اسم مفعول بالیدن می گوئیم مخفی مباد که اگرهای موزرا زائد گیریم افادهٔ معنی ماضی قریب بالیدن می کند (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جسکو بالیدگی حاصل ہوچکی ہو (۲) نموکیا ہے۔ پھولا ہے۔ زیادہ ہوا ہے۔

بالیک بقول برهان وجامع ومؤید وسراج بروزن تاریک کفش وپاپوش چرمی را گویند **مؤلف** عرض کند که این مبدل پالیک است که بهمین معنی بجای خودش می آید مرکب از پا بمعنی حقیقیش ولیک بمعنی پیمانه پس معنی لفظی این پیمانهٔ پا وکنایه از پاتابه وکفش پا۔ بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه تپ وتب واسپ واسب محاورهٔ فارسیان بالیک مبدل پالیک را مخصوص کرده است بکفش وپاپوش۔ (اردو) دیکھو افرازیا۔

بالین بقول برهان بروزن کابین (۱) بالشی را گویند که زیرسر نهند صاحبان رشیدی

وسراج وبهار عجم این را مرادف بالش گفته اند
وصاحب ناصری گوید که موضوع از بال است
وآنچه زیر سر می نهند بپارسی دری (سرین
بفتح سین) وآنچه در زیر تن نهند بستر وبزبان
ونهالی وتوشک نیز گویند۔ صاحب فرهنگ
فدائی که از اهل زبانست بر بالین گوید که (۲)
دو پارچه است که مانند پیله بزرگ می دوزند
وآن را به کلفتی سه چار گره از پشم وپنبه پر
می کنند وهنگام خواب برای آسایش تن
آن را گسترده سرینی بر یکسر آن نهاده بر آن
می خوابند وآن همه را بستر می گویند مؤلف
عرض کند که بالین بمعنی حقیقی منسوب به بال (۳)
تکیه را نام است که بر بستر استراحت دو طرف
باشد وهمین را بالین برهم گویند اشارهٔ این بر بالش
کرده ایم وصراحت ماخذ که همه را بانجاست
متقاضی معنی سوم ومعنی اوّل ودوم هم مجاز
معنی سوم باشد (ظهوری ۵) ناتوان گشته ام

از سنگدلی بی مهری ۴ بستر از آهن وبالین
سنرد از خاره مرا ۴ (ولہ ۵) جو بیهوده
ته کند زانو ۴ هیچ بالین چو آستان تو نیست ۴
(صائب ۵) بالین زسر گرانی ما نیست
در عذاب ۴ از دست خود بود چو سبو تشنگی
ما ۴ (باباطاهر همدانی بدری ۵۲) دلم شبها
هجرانت غمینه ۴ سرینم خشت وبالینم زمینه ۴
(صائب ۵۳) شمع را بالین بر بال وپر
پروانه است ۴ بستر آسودگی خاکستر
پروانه است (اردو) (۱) سرہانے کا
تکیہ۔ مذکر (۲) نہالی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ توشک۔ بستر پنبہ دار (۳)
بازو کا تکیہ جو بستر استراحت پر دونوں جانب
رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بالین بزیر سر نهادن استعمال تکیہ زیر
سر کردن (ظهوری ۵) بزیر سر نهند از
موجه بالین در دل دریا ۴ اگر خواهی گذر

(۴۸۶۹)

برچشم جیحون بارم انداز د ۔ (اردو) تکیہ سرہانے لینا ۔

(الف) بالین پرست — اصطلاح (الف) مقبول صاحب

(ب) بالین پرستنده

سروری و جهانگیری و برهان و جامع (۱) متنبل و کاهل و بیکار و هیچکاره صاحب بحر و وارسته فرماید که شخص آرام دوست که سر از بالین نتواند برداشت و خدمتگاری که هیچگاه از بالین جدا نشود (صائب ه) سر فردی چو خورشید از دو عالم آزرده دارم نه از بالین پرستانم که جفتم آرزو باشد ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی خدمتگار هم (میر خسرو ه) ز چین تا قیروان بالین پرستش ۔ ز مشرق تا بمغرب زیر دستش ۔ (نظامی ه) چو تو خدمت پای و نیروی دست ۔ حوالت کنی سوی بالین پرست ۔ چو بالین پرستت نماند بجای ۔ نه آنکه بمانی تو بیدست و پای ۔ ز لالی ه) شده بالین پرست بخت من هوش ۔ سرا پا چشم و نظاره فراموش ۔ مؤلف عرض کند که هر که پرستش بالین کند و صبح تا شام بستر استراحت را دوست دارد و نگذارد هیچکاره باشد و بالین پرست اسم فاعل ترکیبی است و آنچه وارسته و بحر خدمتگاری را بالین پرست گفته اند که از بالین جدا نشود و صاحب رشیدی بر مطلق خدمتگار قناعت کند ازین هر دو ۔ قول رشیدی را معتبر دانیم زیرا که معنی اوّل عام است برای هر کسی که هیچکاره باشد به بالین پرستی اعم از اینکه غلام باشد یا مولی و آنچه خدمتی را بالین پرست نام کرده اند حقیقت آن اینست که عادت غلامان عرب و عجم است که چون حکم آقای خود بجا آرند بر بالین در ایستند و باز بجای برمی خیزند و بعد ادای خدمت بر بستر خود

درازمی شوند واین عادت شان برای دفع تعب خوابیدن است دیگر هیچ ازینجاست که فارسیان چاکران را بالین پرست نام نهاده اند واین عادت شان داخل عیب نیست بلکه داخل هنر و معقولیت شانست که دفع ماندگی خود می کنند تا برای خدمت آقا تازه دم باشند و (ب) هم بر هر دو معنی (الف) شامل (نظامی ۵۲) چو بالین پرستنده شد چرب گوی ازو بیشتر مهربانی مجوی (اردو) (الف و ب) (۱) ست کاهل (۲) خدمتی - خدمتگار - غلام - مذکر

بالین چیدن اصطلاح - منتخب کردن و قرار دادن تکیه (ظهوری ۵) به بستر چو افتم کسی از برایم مبخش آن کوی بالین مچینید (اردو) تکیه قرار دینا - تکیه تجویز کرنا -

بالین خواب استعمال - مرکب اضافی است بمعنی بستر خواب که بالین بمعنی بستر بجای خودش گذشت (صائب ۵) آن گران خوابم که نتوانم ز جا برخاستن دامن محشر اگر بالین خواب من شود (اردو) بچھونا - بقول آصفیه - ہندی - اسم مذکر - بستر - توشک -

بالین در زیر سر کشیدن استعمال - تکیه زیر سر گرفتن است (ظهوری ۵) کشد در زیر سر بالین زانوی مسیحا را کسی گر آرزوی خویش را بر بستر اندازد (اردو) تکیه سرہانے لینا

بالین ساختن استعمال - تکیه درست کردن و بالش قائم کردن (ظهوری ۵) زبرگ گلم نیز سازند بالین ز خاشاک کوی تو بستر شناسم (اردو) تکیه بنانا -

بالین شدن استعمال - قرار یافتن بالین است (ظهوری ۵) شود بالین سری را آستانش که در غوغای محشر بر ندارند (اردو) تکیه بننا -

بالین شکستن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر و بهار - پارهٔ تعظیمی کردن که

(۲۲۸۰) (۲۲۸۱) (۲۲۸۲) (۲۲۸۳)

آن از بالین جدا شدن است گویند فقره
ے پائیز او رفتم برای ما بالین نشکست ے یعنی
اعتنائی بحال ما نکرد (صائب ے) صد کبوتر
گرفرستند کعبه بالین نشکنیم ے ما و بت یکروزه در
بتخانه یافته ایم ے مؤلف گوید که معنی
این حرکت کردن از جای باشد و همین معنی
رعایت می شود بهر دو سند بالا قرینهٔ فقرهٔ
اول است ذکر حرکت خفیف را بمعنی قدری تعظیم
می آرد و سند صائب مطلقاً (حرکت خفیف هم
کردن) را مقصود دارد پس نظر بهر دو طرز
استعمال این را مخصوص با تعظیم کردن
عام را خاص کردن است فتامل مخفی
نماند که (شکستن) بمعنی جدا شدن و جدا کردن
می آید پس جدا شدن یا جدا کردن بالین حرکت
کردن است (اردو) اپنی جگہ سے خفیف سی
حرکت کرنا تعظیم کے لیے اپنی جگہ سے ہلنا۔

بالین فراغت استعمال مرکب اضافی است

بمعنی بستر فراغت که فراغت باشد (صائب
ے) از جسم مکن بستر و بالین فراغت ے زین
پنبه چو حلاج مهیا رسنی ساز ے (اردو)
راحت کو (بستر راحت) بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہیں

بالین کج نهادن مصدر اصطلاحی بمعنی

بخور و بهار و وارسته (۱) خواب گران کردن
و (۲) نزدیک بمعنی نخوت و غرور بهم رساندن
الاول هو الاصح (طالب آملی ے) فلک
وسیلهٔ بیدارئی مهیا ساز ے که بخت خفته
ما کج نهاد بالین را ے مؤلف عرض کند که
مرادف (بالش کج نهادن) است که گذشت
و از حقیقت این معنی همه را لنجا بحث کرده ایم
(اردو) دیکھو بالش کج نہادن۔

بالین کردن از چیزی استعمال تکیه بر

سر گرفتن از چیزی و خواب استراحت کردن
بر چیزی که بالین بمعنی بستر و تکیه آمده (صائب
ے) دلرا ز کینه هر که سبکبار کرده است ے

(۲۲۸۵)

بالین و بستر از گل بیخار کردہ است ۵ (اردو) تکیہ سرہانے لینا۔

بالین گردانیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر (بالین گردانیدن بیمار) گوید کہ این حالت در شدت بیماری می باشد و از اسنادیش کردہ اش (گردانیدن بیمار بالین را) پیدا است۔ عیبی ندارد۔ ہر دو یکیست و (بالین گردانیدن) بمعنی حقیقی است کہ خصوصیت با بیمار ندارد و کنایہ باشد از بیقراری کہ ہر کرا خواب نیاید بر یک پہلو قائم نہ ماند (میرزا صائب ۵) دلم ہر لحظہ از داغی بداغ دیگر آویزد ۵ چو بیماری کہ گردانند تاب درد بالین را ۵ (میرزا مغز فطرت ۵) دل از جامی رود ہر دم بیاد شوخی چشمش ۵ چہ بیتابانہ می گرداند این بیمار بالین را ۵ (اردو) کروٹیں بدلنا۔ کروٹیں لینا بقول صاحب آصفیہ بے قرار رہنا مضطرب رہنا تڑپنا۔ بے کل اور بے چین رہنا۔ تڑپ کر رات کاٹنا۔ اسی مصدر عام سے (بیمار کا کروٹیں بدلنا) خاص ہے بیمار کے لئے

بالین نہادن استعمال۔ بمعنی فرش بالین کردن و بالین گستردن (ظہوری ۵) بالین بنہ زعشق ظہوری کہ پہلویم ۵ از لاغری بفرہبی بوریا رسید ۵ اگر بالین را بمعنی بالین سر گیریم معنی این قائم کردن بالین سر باشد۔ (اردو) تکیہ رکھنا۔

بالیوز بقول صاحب فرہنگ فدائی کسی است کہ از سوی پادشاہی در شہر خسروی بہ جگانہ برای کار پردازی می ماند و او را کارپرداز ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب فرہنگ فدائی از معاصرین عجم است و بخیال ما این مبدل بالیوس است کہ بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی قنصل و وکیل دولت

کہ سین مہملہ برای ہوز بدل شد چنانکہ سمار وغ وزمار وغ پس مفرس باشد (اردو) سفیر۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایلچی۔ وکیل آپ ہی نے رزیڈنٹ پر لکھا ہے۔ (انگلش) اسم مذکر۔ وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار مین رہے۔

بالیوس بقول برہان وسراج وجہانگیری ومؤید وجامع وانند وشمس وہفت بروزن خاکبوس ولایت قندہار راگویند مؤلف گوید کہ اگرچہ محققین بالا این را لغت فارسی گفتہ اند ولیکن بخیال مالغت ترکی است بمعنی سفیر وقنصل وعجبی نیست کہ قندہار۔ درزمانی مستقر باشد کہ نزد فارسیان بدین نام موسوم شد مفرس توان گفت واللہ اعلم (اردو) قندہار ایک شہر کا نام ہے جو افغانستان کے جنوب مین واقع اور ہندوستان کے سرحد پر ہے

بام بقول سروری ورشیدی وجامع وناصری (ا) بمعنی معروف صاحب جہانگیری فرماید کہ بدین معنی بان بہ نون ہم آمدہ صاحب برہان صراحت کند کہ طرف بیرونی سقف خانہ راگویند ومعضی طرف درونی خانہ راگفتہ اند بقرینۂ پشت بام وظاہر اکہ تمام پوشش خانہ را بام گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ۔ صاحب فرہنگ خدائی کہ از معاصرین عجم است می فرماید کہ بالای خانہ کہ رویش بہ آسمان است صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این بمعنی سقف کردہ فرماید کہ لغت فارسی است وصراحت فرمایند کہ ہمین لغت فارسی بترکی برای قطرہ یعنی بنای بلند مستعمل مؤلف عرض کند کہ خیال اکثر محققین ہمین قدر معلوم می شود کہ این اسم جامد فارسی زبان است واز استعمال النوری بام۔ بالای سقف ظاہر می شود وبان کہ بہ نون عوض میم می آید مبدل

این جا دارد کہ این را مجازاً بمعنی چہارم گیریم کہ از آواز بلند۔ بلندی عمارت و سقف را مجازاً گرفتہ باشند واللہ اعلم۔ بای حال استعمال فارسیان برای مطلق عمارت ہم یافتہ می شود و معاصرین عجم ہم بزبان دارند (انوری ۵) این نیارم از رہ فکرت رسیدن در تو وای آنکہ زانکہ بر نتوان شدن بر آسمان از راہ بام ہا (اردو) چھت۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ سقف۔ پٹاؤ۔ کوٹھا۔ بام اور آپ ہی نے بام پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کوٹھا چھت۔ بالاخانہ۔ اٹاری۔

(۲) بام۔ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری بمعنی بامداد۔ صاحب برہان صراحت فرماید کہ مخفف بامداد است کہ صبحگاہ باشد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی صبح آوردہ گوید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ مقابل شام است و بس و ظاہرا اصل بامداد نہ مخفف آن کہ بامداد و بامدادان و بامگاہ ہمہ از ہمین یک اسم جامد بترکیب قرار یافتہ اند کہ بجای خودش صراحت کنیم (انوری ۵) بوقت شام ہمین این و آن سیاہ دگل ہا بگاہ بام ہمی آن باین دہد اختر ہا (شیخ اوحدی ۵) نیمشب دیدہ مؤذن شام ہا دید زنیسوی شام و زالنسو بام ہا (اردو) صبح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تڑکا۔ فجر سحر۔ بگاہ۔

(۳) بام۔ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بمعنی قرص کہ وام ہم گویند و بقول رشیدی مرادف وام و بقول خان آرزو در سراج مغیر وام مؤلف عرض کند کہ وام

بہ واو اوّل عوض مُوحّدہ۔ اصل است و اسم جامد فارسی زبان و مستعمل در اُردو بہمین معنی و بقول صاحب کنز در ترکی ہم بہمین معنی مستعمل۔ فارسیان واو را بہ بای مُوحّدہ بدل کردند ہمچون آو و آب و نبشتن و نوشتن و برنجن و ورنجن بعضی برانند کہ فارسیان وام را از سنسکرت گرفتہ اند کہ بمعنی قرض آمدہ امّا صاحب ساطع کہ محقّق زبان سنسکرت است از لغت وآم ساکت و بام ہم در سنسکرت بمعنی قرض نیامدہ و بعضی گویند کہ وِآم بالکسر و مدّ ہمزہ بروزن کتاب در عربی زبان بمعنی موافقت و مواساکردن آمدہ پس فارسیان بہ تبدیل حرکات مفرّس کردہ بمعنی قرض استعمال کردہ اند کہ قرض ابتداً ذریعۂ موافقت و مواسات است و در آخر مقراض محبّت بالجملہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بام مبدّل وام است و بس (اردو) وام۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ قرض۔ اُدھار۔ رِن۔ جیسے قرض وام لیکر کام چلالو (شاہ نصیر ؎) اُس نے بوسے لب میگون کے دیئے وعدے پر ہنسکر وہ اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب پر

(۴) بام۔ بقول سروری و ناصری بمعنی بم کہ ضد زیر است و بقول جامع و جہانگیری و برہان تار بم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن تار گندہ باشد کہ در سازہا بندند و بقول رشیدی مرادف بم خان آرزو در سراج گوید کہ بم کہ بہمین معنی مقابل زیر و مخفّف بام است نہ بام مرادف بم چنانکہ رشیدی گمان کردہ صاحب مُوید فرماید کہ رودہ سطبر باشد کہ بتازی آنرا بم گویند۔ صاحب منتخب کہ محقّق لغات عربست بر بم فرماید کہ بالفتح و تشدید میم تار سطبر از تارہای ساز مؤلّف عرض کند کہ بزیادت الف برای سہولت تلفّظ

فرید علیه بم (لغت عربی) است و بم مخففش وجا دارد که فارسیان بم را بتخفیف بم کرده باشند
وپس ازان بزیادت الف استعمال بام کردند باقی حال بم وبام هردو در فارسی مستعمل است
وشک نیست که مفرس باشد وبم مخفف بام اصلا نیست چنانکه خان آرزو گمان برده وصاحب
رشیدی اگر بام را مرادف بم گوید خطائی نکرده بالجمله بام وبم هردو بمعنی صدای بلند وکلان
است که مقابل زیر باشد وزیر بالکسر بیای معروف آواز باریک که مقابل بم است وتار
سازی که آواز باریک دهد (خاجوی کرمانی ه) چو مطربان سحر آه زیر و بام کنند ؛
معاشران صبوحی هوای جام کنند ؛ (وله ه) بسوز نالهٔ زارم زعشاق ؛ نوای زیر و بامی
برنیامد ؛ (اردو) بم ـ بقول آصفیه اسم مؤنث راگ یا باجه کی اونچی آواز بخلاف زیر ـ
(۵) بام ـ بقول برهان وجامع نام قلعه ایست در ماوراءالنهر خان آرزو در سراج گوید
که صاحب برهان از (بلخ بامی) این را داخل ماوراءالنهر کرده واین خطاست که بلخ داخل
خراسان است نه ماوراءالنهر زیرا چه این طرف رود جیحون است مؤلف عرض کند که
منظر بلندی این قلعه نامش بام کرده باشند متعلق به بمعنی چهارم واول ـ وجه تسمیه این
همین قدر معلوم شد (اردو) بام ایک قلعه کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے ـ مذکر ـ
(۶) بام ـ صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است گوید که کشادگی یا دوری میان
دو دست که هنگام کشودن بغل و دراز کردن هر دستی به برون سوی خودش راست
یا چپ بام می گویند چنانکه کشادگی و دوری میان دو پا را هنگام راه رفتن یک گام
نامیده اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بم وبام

ہر دو بزبان سنسکرت بدین معنی آمدہ کذا فی الساطع وما اشارۂ این بمعنی دوم باز کردہ ایم و بر اعتماد قول محقق صاحب زبان این را مفرس دانیم (صائب ؎) از پیچ و تاب حلقۂ کند بام آفتاب ۔ کہ اصلاح دست اگر نزند بر کمال خط ۔ (اردو) دیکھو باز کے دوسرے معنے (۷) بام ۔ بہ تحقیق بالمعنی مطلق بلندی و رفعت ہم آمدہ و این مجاز معنی اول یا چہارم باشد سند این بر (بام بردن از چیزی) می آید (اردو) بلندی ۔ رفعت ۔ مؤنث ۔ (۲۲۸۸)

بام بدیع اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ جہانگیری و ناصری و رشیدی کنایہ از فلک و عرش و کرسی صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ کنایہ از آسمان نہم است کہ عرش باشد و بقول بحر عرش و بقول جامع کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است محققین اول الذکر کہ واو عطف را درمیان فلک و عرش آوردہ اند غور نکردہ اند (اردو) نوان آسمان ۔ مذکر ۔ عرش ۔ دیکھو بادبان اخضر ۔ کرسی اسم مؤنث آٹھوان آسمان ۔

بام بردن از چیزی مصدر اصطلاحی کنایہ از سبقت حاصل کردن از چیزی در بلندی و بلند تر شدن است بمقابل چیزی و این متعلق است بہ معنی ہفتم بام (انوری ؎) قدرت از گردون گردان بردہ قدرۂ رایت از خورشید تابان بردہ بام (اردو) کسی چیز کے مقابلہ میں بلندی حاصل کرنا ۔ زیادہ بلند ہونا ۔ (۲۲۸۹)

بام بلند اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) کنایہ از قصر و عمارت بلند و رفیع و (۲) کنایہ از آسمان صاحبان مؤید و شمس و بحر بترک معنی اول ذکر معنی دوم کردہ گویند کہ (۳) عرش و (۴) قصرہا مان مؤلف

عرض کند کہ مرکب توصیفی و بمعنی اول حقیقی است و معنی دوم و سوم و چہارم کنایہ باشد حیف است کہ برای ہر سہ معنی آخر الذکر سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) بلند عمارت کے لئے بام بلند کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) دیکھو آسمان (۳) دیکھو بادبان اخضر (۴) قصر ہامان۔ مذکر۔ (۲) صاحب آصفیہ نے ہامان پر فرمایا ہے کہ عربی۔ فرعون کے وزیر کا نام

(الف) بام نشست

(ب) بام نشستن و آستان برخاستن

(مقولہ) صاحب جہانگیری در ضمیمہ کتاب نسبت (الف) گوید کہ کنایہ از خراب و ویران شدن باشد و بقول صاحب برہان و بحر کنایہ ازین است کہ خراب شد و ویران گردید و صاحب مؤید ہم بحوالہ قنیہ ذکر (الف) کردہ و بہار نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از خراب و منہدم شدن خانہ باشد مؤلف عرض کند بام نشستن مصدریست مرکب کنایہ از افتادن و منہدم شدن بام و (الف) ماضی مطلق و ضرورت ندارد کہ (الف) را مقولہ دانیم و ذکرش کنیم کہ از مشتقات بام نشستن است و (ب) مقولہ ایست ولیکن نباید کہ بصورت مصدر قائم کنیم فارسیان چون منزل بلندی را بینند کہ منہدم شدہ می گویند کہ "بام نشست و آستان برخاست" مقصودشان از برخاستن آستان انہدام عمارت باشد کہ آستان ہم باقی نماند (حکیم خاقانی ؎) چار دیوار خانہ روزن شد بام نشست و آستان برخاست

بام پوش (اردو) (الف) مکان سٹیہہ گیا (ب) مکان گر کر ڈھیر ہونا۔

بام پوش اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمہ برہان و بحر سقف را گویند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ سقف پوشندہ بام است و بام در اینجا بمعنی مطلق خانہ متعلق

بمعنی اوّلش (اردو) مکان کی سقف بکان کی چھت۔ مؤنث۔

بام چشم اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و بحر و بہار بکسر میم پلک چشم کہ بتازیش جفن گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر آنست کہ بمجاز گفتہ باشند از جہتہ آنکہ بالائے چشم خانہ است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ باشد کہ جفن ہمچون سقفی است بر خانۂ چشم مخفی مباد کہ پلک در فارسی زبان بقول برہان بروزن فلک و نیز بفتح و کسر اوّل و سکون ثانی لحاف چشم است نہ مژگان و ہندیان مژہ را پلک گویند (سوزنی ؎)

چون بوم بام چشم با بر و بر و زخشم ہ و زکینہ گشتہ پرّہ بنیش بلیوار ہ (اردو) پپوٹا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غلاف چشم۔ نیام چشم۔ بام چشم۔ پشت چشم۔ آنکھ کے اوپر کا چمڑا جو بطور غلاف ہے۔

بامچہ استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ صراح گوید کہ لغت فارسی است بمعنی زہار امّا در کتب موجودہ یافتہ نہ شد و در منتہی الارب بمعنی عدابۂ زہدان و زہار نوشتہ و ظاہر آنکہ از زہار باشد مؤلف عرض کند کہ زہار بکسر اوّل شرمگاہ یعنی موضع فرج و ذکر مرد و بامچہ مصغر بام است یعنی بام کوچک و این کنایہ باشد از بلندی خفیف مقام زیر ناف طالب سند استعمال باشیم (اردو) پیڑو بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصّہ۔ زہار۔

بام خضرا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و مؤیّد کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ بام بمعنی اوّل اوست و خضرا لغت عرب است بمعنی سبز و آسمان ہم و بام خضرا مرکب توصیفی است بمعنی بام سبز و کنایہ از آسمان (اردو) دیکھو آسمان حضرت امیر نے

طارم اخضر۔ طاق خضرا کو آسمان کی تشبیہات مین لکھا ہے۔

(الف) بامداد
(ب) بامدادان

اصطلاح۔ (الف) بقول ضمیمۂ برہان نزدیک سفیدۂ دم صبح وہم او نسبت (ب) گوید کہ (۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظہر را گویند و بعضی مابین طلوع فجر و برآمدن آفتاب را بامداد گویند و غدوہ و غداۃ ہمان است خان آرزو در سراج بر (ب) گوید کہ تحقیق آنست کہ بامداد پیش از طلوع آفتاب حقیقت است و مابعد آن مجاز۔ بہار نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ تسامح بعض محققین است کہ بامداد را اصل گرفتہ اند و بام را مخفف چنانکہ اشارۂ این بر لفظ بام کردہ ایم بامداد مرکب است از بام کہ بمعنی صبح گذشت و داد بقول کنز اللغات قوام و قوام بفتح راستی و بکسر اول نظام و اصل چیزی کہ بدان قائم باشد آن چیز پس بامداد قلب اضافت دادِ بام بمعنی اصل صبح و مراد از صبح صادق و صبح راست است و مزید علیہ آن بزیادت الف و نون بامدان دیگر ہیچ و برای معنی دوم اگر سند استعمال پیش شود غیر از مجاز نباشد (انوری ۵) تا رسم تہنیت بود اندر جہان بعید ؛ ہر بامداد بر تو چو عید خجستہ باد ؛ (ولہ ب ۵) سلامی زگیتی بسوی تو آید ؛ کہ بر ران کند بامدادان سلامت ؛ (اردو) (الف و (ب) (۱) صبح صادق بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ صبح کاذب کا نقیض۔ اخیر صبح جسکے ساتھ دن نکلتا ہے۔ صبح راست۔ صبح ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت۔ علی الصباح گجر دم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد آسمان کے گرد و نواح مین پھیل جاتی ہے یا یون کہو کہ وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت پہلے مشرق کی طرف افق کے کنارون پر نمودار

ہوتی ہے۔ (نسیم ے) صبح صادق جسکو کہتے ہین وہ ہے موی سپید ہ رات اک رنگ خضابی ہے سپہر پیر کا ہ (۲) نماز ظہر کا وقت۔ مذکر۔

(الف) بامداد ان پگاہ اصطلاح (الف) بقول صاحب ہفت

(ب) بامداد پگاہ بحوالہ اصطلاح صبح را گویند وہکذا فی البحر۔ وصاحب مؤید بحوالہ اصطلاح ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی وقت صبح است (انوری ے) ملک را آفتاب روی تو ہست ہ ابد الدہر بامداد پگاہ ہ (ولہ ے) بزرگوار امن بندہ را بدولت تو ہ نماز شام اجل گشت بامداد پگاہ ہ (ولہ ے) مباد خود بنود تا بشام گاہ آید ہ شب حسود ترا ہیچ بامداد پگاہ ہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی صبح صادق روز و پگاہ در ینجا مجازاً بمعنی روز باشد دیگر ہیچ (اردو) ہر دن کی صبح ہمیشہ

بامدادین اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) وقت فجر (۲) ظہر زیرا چہ در تاج اللغت غداۃ وغدوۃ آوردہ است ومیان نماز بامداد وبرآمدن آفتاب۔ خان آرزو در سراج این را مرادف بامدادان نوشتہ وفرقی در ہر دو نکردہ مؤلف عرض کند کہ ما طالب سند استعمال می باشیم کہ معنی لفظی این بہ زیادت یا ونون نسبت منسوب بہ بامداد است چنانکہ دعای بامدادین وحقیقت بامداد بجای خودش گذشت ونسبت بمعنی دوم اگر سند استعمال بدست آید تو انیم عرض کرد کہ مجاز باشد (اردو) دیکھو بامدادان بامدادین کا ترجمہ منسوب بصبح صادق۔

بام رفیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ ولبقول رشیدی وضمیمہ برہان وناصری کنایہ از فلک وعرش وکرسی ولبقول بحر فلک عرش وکرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است ومرادف بام بدیع کہ گذشت حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن موافق قیاس است

(اردو) دیکھو بام بدیع۔

بام رواق بدیع اصطلاح۔ بقول برہان مؤلف وہفت وبحر کنایہ از فلک عرش وکرسی عرض کند کہ مرکب اضافی وتوصیفی است و مرادف بام بدیع (اردو) دیکھو بام بدیع۔

بامرہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن دامگہ زینہ ونردبان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت رہ بام باشد وبس (اردو) زینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نردبان۔ سیڑھی۔ سُلّم۔

بام زحل اصطلاح۔ بقول شمس فلک ہفتم دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وکنایہ باشد وخلاف قیاس نیست زیرا کہ مقام زحل بر فلک ہفتم می باشد (اردو) ساتوان آسمان۔ مذکر۔

بام زد اصطلاح۔ بقول سروری ورشیدی وناصری بسکون میم وفتح زای معجمہ ونون کہ در بامداد نوازند یعنی کوس ونقارہ کہ ہنگام صبح زنند صاحبان جامع وبحر وبرہان بر مطلق کوس ونقارہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی عام بجاز باشد جہت آنکہ بوقت بام یعنی صبح می زنند یا آنکہ بر بام می زنند تا آواز آن دورتر رسد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ اگر بام را بمعنی صبح گیریم معنی خاص پیدا می شود واگر بام بمعنی خانۂ بلند گیریم معنی مطلق درست باشد بہر دو صورت از قبیل نامزد است مرکب از لفظ بام وزد کہ مخفف زدہ باشد (خلاق المعانی ۵) بامزد حسن تو زد آسمان بہ نامزد عشق تو آمد جہان بہ (ولہ ۵) ما و شکر ریز عیش کزد در خمار بہ بامزد خرمی ببام برآمد (اردو) صبح کی نوبت یا مطلق نوبت۔ صاحب آصفیہ نے نوبت پر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث

نقارہ۔ دہونسا۔ باجہ کوس۔ طبل۔ دمامہ۔ ڈنکا (اختر ۵) نقارچی بھی ہجر مین میرے رقیب مین ہ نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک نہین بجی ہ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پہلے ہ دشاہون مین دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنے بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانہ مین تین وقت اور اُسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد مین پانچ وقت یعنی شروع ہوگئی جسکی وجہ مورخون نے یہ لکھی ہے کہ پادشاہ مذکور کے دشمن پادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگون کو بٹھاکر سحر وافسون پڑہا کرتے تھے اور پادشاہ روز بروز نحیف وضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا تھا اُس زمانہ کے عقلا نے اپنی فراست سے تاڑلیا اور پادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہیئے اور مشہور کر دیا کہ پادشاہ مرگیا اور اُسکی جگہہ دوسرا شخص تخت پر بیٹھا جب جادوگرون نے یہہ بات سنی تو وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے بادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور اس بات کو مبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم دیا (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ نوبت مین نقارہ۔ شہنائی۔ قرنا ے۔ جھانجہہ داخل ہین اور پنجوقتہ سے (۱) تڑکے (۲) نو بجے صبح (۳) وقت زوال (۴) سرشام (۵) دوپہر رات مراد ہے۔

بام زمانہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ ورشیدی ومؤیّد وشمس (۱) کنایہ از فلک وبقول برہان وجامع ومجرد ہفت (۲) کنایہ از فلک اوّل کہ فلک قمر باشد مؤلف عرض کند کہ مرکّب اضافی است وما با معاصرین آخر الذکر اتفاق داریم کہ معنی دوم بہ تخصیص زمانہ بہتر از معنی اوّل است وقول صاحب جامع کہ از اہل زبانست مسلّمہ معاصرین عجم پس

معنی اول مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) پہلا آسمان - مذکر -

بامزه اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی خوش مزه و لذیذ مؤلف عرض کند که کلمهٔ با در اینجا بمعنی هفدهم اوست و معنی لفظی این مزه دارند و مزه حاصل بالمصدر مزیدین است که بمعنی مکیدن می آید ترجمهٔ ذوق (اردو) بامزه کهه سکتے هین - ذائقه دار -

(الف) **بامس** بقول سروری بضم میم پای بسته و بیچاره که نه در وطن خود تواند بود و نه بیرون تواند رفت و بقول جهانگیری کسی که از بودن او شهری و دیاری تنگ آمده باشد و بنابر موانع از آنجا سفر نتواند نمود صاحب برهان گوید که بفتح ثالث و سکون سین بی نقطه شخصی را گویند که از بودن شهری و دیاری که غیر وطن او باشد دلگیر شده و تنگ آمده باشد و بنابر مانعی نتواند از آنجا بجای دیگر رفت و کسی را نیز گویند که در وطن پای بند و عاجز شده باشد و در نهایت عسرت و پریشانی گذراند و باین دو معنی بضم ثالث هم نظر آمده و با بای فارسی هم گفته اند صاحب رشیدی فرماید که بفتح میم شخصی که عاجز و برجا مانده چنانکه حرکت نکند و سخن نگوید گویا او را بمس یعنی بزنجیر گرفته اند صاحبان جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج آورده که بکسر میم پای بند و گرفتار و بذکر قول قوسی و رشیدی نسبت جهانگیری گوید که بضم میم گرفتن خطاست (الخ) مخفی مباد که مس بفتح اول و سکون ثانی بقول برهان پای بندی که کسی را از آن خلاص و نجات مشکل و دشوار باشد و بقول معیض بندی که بر پای مجرمان نهند و بضم اول مانعی باشد که کسی بسبب آن بجائی نتواند رفتن و این بمعنی اول نزدیک است و بکسر اول جوهری از فلزات که دیگ و طبق وغیره از آن سازند (الخ) صاحب جامع

ہم ہمزبان برہان وخود خان آرزو برلفظ تمس
گوید کہ حق تحقیق آنست کہ تمس بفتح میم یعنی پای بند
است مطلقاً وفرماید کہ تحقیق فتح در لفظ بامس
گذشت (انتہی) پس بخیال مولف کلمۂ بادرین
لغت بمعنی ہمدم باشد ومعنی لفظی این پای بند
دارندہ ومجبور وبی اختیار وبی چارہ تحقیق کامل
تمس بجایش می آید ودرینجا ہمین قدر کافی است
کہ خان آرزو کہ بامس را بضم میم غلط می پندارد
انکای ادعای او بر اسنادی است کہ بدست
آمدہ وبر تحقیق لغت ہمت نمی گمارد ہرگاہ صاحب
جامع کہ از اہل زبانست تمس را بضم ہم آوردہ
پس ما را نمیرسد کہ بدون وجہ موجہ بر خلافش
رویم قول صاحب جامع مصداق سند باشد
(حکیم دقیقی ؎) خدایگانہ بامس بشہر بیگانہ
؎ فزون ازین نتوانم نشست دستوری ؎ ۔
(شمس فخری ؎) ہمچون خرلنگ است
حسودت بوحل در ؎ افتادہ وپر بار بمانده

شدہ بامس ؎ (حکیم سوزنی ؎) از شرف
وفر وجاہ بر فلک سا دسید ؎ در چمن باغ لہو
یاسمن ونرگسید ؎ با ہمہ سنگ ورنگ بہیدہ
وبامسید ؎ خود بخود از یکدگر راز نہان بر رسید
؎ (سعید اشرف ؎) پادشاہ شرع ودین
قاضی القضات ؎ عقل پیش طبع او بامس بود
؎ مادح تو چون توئی باید بزرگ ؎ گر چہ چیم
آراینده گل خس بود ؎ بای حال استعمال این
بامصدر بودن وشدن چنانکہ - - - - -

(ب) بامس بودن | از کلام سعید اشرف
(ج) بامس شدن | وشمس فخری پیداست

کہ بمعنی پابند بودن وپابند شدن باشد وماخذ
بامس بہای فارسی بجایش عرض کنیم (اردو)
(الف) معذور۔ مجبور۔ عاجز بے اختیار۔
بے چارہ و (ب) و (ج) مجبور ہونا۔ بے اختیار
ہونا۔ معذور ہونا۔ عاجز ہونا۔

بامسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام مثل

صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بحق کسی زنند
کہ باہر کس کہ سخن کند اتباع کلامش نماید و اتلاف
خود ظاہر نکند و چون مباحثہ مذہبی پیش شود
اختلاف با مقابل ننماید و خود را ہم مشربش
ظاہر کند (اردو) رکابی مذہب۔ بقول
آصفیہ۔ تھالی کا بیگن۔ (خالو جعفر علی مرحوم
ے) سب اسے جانتے ہین ہے وہ رکابی مذہب
ہے اسکو لالچ کوئی دیگا تو وہ ڈہل جائیگا ہ صاحب
محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ یہی فارسی مثل
اردو مین بھی مستعمل ہے یعنے کسی سے کچھ خصومت
نہین ہر ایک سے معاملہ اسکے ڈہنگ پر یعنے
صلح کل ہین اور ظرفا بطور طعن رکابی مذہب
بولتے ہین۔

بام شاد بقول سروری و جہانگیری و برہان
و جامع و ناصری نام مطربی مشہور چون باربد
(منوچہری ے) بلبل باغی بباغ دوش نوائی

ہ خوبتر از باربد نیک تر از بامشاد ہ صاحب
رشیدی نسبت وجہ تسمیہ میفرماید کہ وقت بامداد
چنان می نواخت و می خواند کہ ہمہ کس را شاد
می کرد خان آرزو در سراج گوید کہ برین تقدیر
بام شاد لقب او باشد نہ علم و فرماید کہ می تواند
کہ از جہت تیمن بدین نام مسمی شدہ باشد
از عالم صباح الخیر کہ نام کنیز کنند (اردو)
بام شاد۔ ایک مطرب کا نام تھا جو مثل باربد
کے مشہور تھا۔ مذکر۔

بام فراخ اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
و مؤید و بحر و ہفت (۱) کنایہ از فلک نہم کہ
عرش باشد و (۲) ہر آسمان را نیز گویند مؤلف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔ خلاف قیاس
نیست۔ شتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان۔

(الف) **بام کشادہ رفیع** اصطلاح۔ صاحب
(ب) **بام کشادہ رواق** بحر نسبت ہر دو

گوید که (۱) کنایه از عرش و کرسی صاحب جامع نسبت (الف) گوید که کنایه از فلک عرش و کرسی و صاحب جهانگیری در ضمیمه نسبت (ب) فرماید که کنایه از فلک و عرش و کرسی صاحب هفت (نسبت (الف) با صاحب جامع متفق و نسبت (ب) (۲) بر مجرد آسمان قانع مؤلف عرض کند که هر دو مرکب توصیفی است و اختلاف معانی بدون سند استعمال چیزی نیست - موافق قیاس است برای همه معانی مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان -

بامگاه اصطلاح - بقول بهار و انند مرادف بامداد و بامدادان بمعنی (۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظهر (سنجر کاشی ؎) بمن شراب پیمای بامگاه مبادا که مست گردم واز دیدن تو بیخبر افتم ؛ مؤلف عرض کند که حقیقت بامداد و بامدادان بجایش عرض کرده ایم و این از قبیل صبحگاه است که بام بمعنی صبح گذشت قلب اضافت گاه بام بمعنی وقت صبح نسبت معنی دوم طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) وقت صبح - صبح کا وقت - مذکر (۲) ظہر کا وقت - مذکر

بام گشاده رواق اصطلاح - بقول ضمیمه برهان و رشیدی با کاف فارسی کنایه از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و مرادف (بام کشاده رواق) که بکاف عربی گذشت مخفی مباد که کشادن به کاف عربی و فارسی هر دو آمده (اردو) دیکھو بام کشاده رواق -

بام گلان اصطلاح - بقول برهان و جامع و سراج بضم کاف فارسی و لام بالف کشیده و نون زده سنگیست مدور طولانی تراشیده که در بامهای خانه غلطانند تا سخت و محکم شود مؤلف عرض کند که گلاین

بکاف فارسی بمعنی تکانیدن وافشاندن دامن جامہ و قالین و امثال آن می آید پس گلان امر حاضر است و بام گلان اسم فاعل ترکیبی بدون اضافت بمعنی صاف و پاک کنندۂ سقف و آن سنگی است مدوّر کہ بر سقف پختہ خانہ ہای عجم بعد از آنکہ کار آہک ختم شود می غلطانند چنانکہ در ہند ہمین جور سنگ مدوّر را برای استواری راہ ہا بکار گیرند و زبان انگلیسی آنرا رولر نامند کہ سنگینی آن در غلطانیدن سطح راہ ہموار و مستحکم و سخت کند (اردو) بیلن۔ بقول آصفیہ وہ لوہے یا پتھر کا گول ڈھول نما اوزار جس سے سڑک کی زمین برابر کرتے ہین عجم مین پختہ چھتون کی تیاری کے وقت چونہ اور کنکر بچھا نے کے بعد اسی قسم کا بیلن اس پر پھراتے ہین جسکو فارسیون نے (بام گلان) کہا ہے۔

بام ماہ اصطلاح۔ مرکب اضافی (۱) کنایہ از ماہ کہ نظر بہ بلندیش بام ماہ گفتہ اند و (۲) آسمان را تواں گفت یعنی بامی کہ بر و ماہ باشد آسمان است (صائب ؎) رویت زلیخا حلقہ کند بام ماہ را ہا دل سروز آفتاب کند صبحگاہ را ہا (اردو) (۱) ماہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چاند۔ قمر۔ چند رما۔ ماہتاب (ظفر ؎) ڈر ہے چشم ماہ کی تمکو نہ لگجائے نظر ہا دیکھو کوٹھے پر چڑھو ہوا پنے نہ تنہارات کو ہا (۲) دیکھو آسمان۔ حضرت امیر مینائی نے تشبیہات آسمان مین بام کا ذکر کیا ہے۔ اور بام ماہ سے آسمان مراد ہو سکتی ہے۔

بام مسیح اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و بحر و جامع و مؤید۔ کنایہ از فلک چارم باشد صاحب برہان گوید کہ باعتبار بودن عیسی در آسمان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) چوتھا آسمان۔ مذکر۔

بامن اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی پس ماندگان

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
معنی را بالفظ هیچ تعلق نیست ـ سند استعمال این
نشد ـ جلیه لغت بیان نشد معاصرین عجم بر
زبان ندارند ـ اعتبار را نشاید عجبی نیست
که لغت با مون را که می آید بحذف واو
و تصرف در معنی بکم غوری و بی خبری ماخذ
باغلطی کتابت بدین صورت نقل کرده باشد
خدایش بیامرزد (اردو) پس ماندے مرحوم

بام ناکشاده رواق اصطلاح ـ بقول
مؤید بمعنی فلک دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد
وموافق قیاس است مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو آسمان ـ

بامن دارد مقوله ـ خان آرزو در چراغ
گوید که مرادف (باو دارد) که گذشت واز
کلام خود سند آرد (ع چشم گویای تو پیداست
که بامن دارد) صاحب بحر همزبانش **مؤلف**
عرض کند که ماحقیقت این همه را انجا عرض
کرده ایم (اردو) دیکھو ـ باو دارد ـ

بام نسیان اصطلاح ـ بقول بهار ترکیب
اضافیست ومشهور طاق نسیان (عرفی)
جاه را کوس بلند آوازگی پ برفراز بام نسیان
می زنم پ **مؤلف** عرض کند که بام نسیان
نسیان باشد از قبیل طاق نسیان دیگر هیچ
(اردو) نسیان بقول آصفیه ـ عربی ـ
اسم مذکر ـ بھول ـ فراموشی ـ سهو ـ چوک ـ
خطا ـ بام نسیان بھی کھه سکتے هین ـ

بام نشستن مصدر اصطلاحی ـ بقول ضمیمه
برهان ورشیدی وشمس کنایه از خراب شدن
وویران شدن ـ سند این بر (بر آستان برخاستن
گذشت وما ذکر این بر (بام نشست) کرده ایم
ونقل سند هم که نشستن بام کنایه باشد از افتادن
ومنهدم شدن (اردو) گھر بیٹھ جانا ـ
بقول آصفیه گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا ـ

(دردے) جس سمت کو تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ہے مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے ۔

بام نورد اصطلاح ۔ صاحب ناصری گوید کہ نورد بام و نوردبان یعنی آنچہ طول بام را بدان نوردند و بہ نردبان معروف شد و میم و نون باہم گر تبدیل یافتہ ۔ مؤلف عرض کند کہ مقصودش چنین نباشد کہ اصل (نردبان) (بام نورد) است از قبیل سحر الورد کہ بمعنی سحر گردد آمدہ و بام نورد چیزی را گویند کہ سلسلہ اش بہ بام می رسد ۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از نردبان و زینہ و ہمین لغت مرکب ماخذ نردبان است یعنی بتقدیم و تاخیر الفاظ نورد بام شد و پس از ان واو را حذف کردند چنانکہ خاموش و خامش و ہوشیار و ہشیار و میم را نون ۔ بدل کردند ہمچون کجیم و کجین معاصرین عجم بر زبان ندارند بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبان است ذکر این کردہ ایم و حالا نردبان بر زبان است (اردو) سیڑھی دیکھو اچین

بام نہم اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و بحر کنایہ از آسمان نہم کہ عرش باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ فلک را بام قرار دادہ و نہم صفت آن ۔ (اردو) دیکھو بادبان اخضر ۔ اس کا لفظی ترجمہ نواں آسمان ۔

بامنین بقول سروری بہ میم و ہمزہ بروزن نازنین قصبہ ایست از اعمال ہرات بر ناحیہ باغیس ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و وجہ تسمیہ ہم معلوم نشد (اردو) بامنین ہرات کے ایک قصبہ کا نام ہے ۔ مذکر ۔

بام وسیع اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ مرادف بام بدیع و بام رفیع کہ گذشت و بقول صاحبان برہان و بحر و جامع کنایہ از عرش است و بقول رشیدی و ناصری فلک و

عرش وکرسی۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و اختلاف معنی بر (بام بدیع)	مذکور (اردو) دیکھو بام بدیع۔ جس پر ترجمہ موجود ہے۔
بامون بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) نامرد و بزدل و (۲) معلم و لوطی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ہم او بر مابون بہ میم اول و موحدہ سوم گوید کہ بروزن صابون لغت فارسی است و نام علتی و حیز و مخنث و پشت پای و فرماید کہ در عربی نیز ہمین معنی دارد چہ مفعول ابنہ باشد و ابنہ علتی است در موضع مخصوص **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان ہم بر مابون ہمین قدر گفتہ و تحقیق آن بجا نکردیم در اینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ قلب معبض باشد چنانکہ اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز و اغلدہ و الغدہ (اردو) (۱) نامرد۔ بقول آصفیہ ہیجڑا۔ ہیز۔ زنخہ۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ (۲) لوطی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ معلم۔ کودک باز۔	
بامہ بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بر وزن نامہ (۱) دراز ریش کہ آنرا بلمہ نیز گویند صاحب رشیدی گوید کہ ضد کوسہ و مرادف بلمہ و ظاہرا یکی تصحیف است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) بامہ ریش دراز و انبوہ و بعضی (۳) مردم دراز را گویند و ظاہرا این مرکب باشد از بام بمعنی سقف و ہای نسبت یعنی قدی کہ	بیام خانہ میرسد صاحب برہان گوید کہ بامہ ریش دراز بزرگ و انبوہ باشد و بقول بعض مردم دراز ریش و ہم او بر بلمہ نیز ہمین قدر نوشتہ و صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی ریش انبوہ ضد کوتہ و صاحب جامع بر ریش دراز قانع و کوسہ بقول برہان شخصی کہ او را بر زنخ زیادہ بر چند موی نباشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی منسوب

به بام است یعنی چنانکه بام سقف عمارت است همین طور ریش انبوه ظاهرا صورت سقف دارد از انبوهی و بلندیش و معنی حقیقی همین قدر است و آنچه ریش دراز را هم بدین اسم موسوم کرده اند بر سبیل مجاز است و بلمه مبدل این است که الف به لام بدل شود چنانکه سگ آبی و سگ لابی پس خیال رشیدی نسبت تصحیف یکی از هر دو درست نیست (اردو) (۱) گھنی اور لانبی ڈاڑھی رکھنے والا (۲) گھنی اور لانبی ڈاڑھی مؤنث۔ (۳) دراز قد۔ اونچا شخص۔

بامی بقول سروری و جهانگیری و جامع و برهان لقبی است شهر بلخ را صاحب سروری فرماید که شاه ناصرخسرو باضافه نون قافیه کرده (حکیم سوزنی ؎) شود عالم چنان معمور از انصاف توکاسان ؎ توان از بلخ بامی شد ببام مسجد اقصی ؎ صاحب ناصری بذکر معنی بالا نسبت بلخ گوید که از بناهای کیومرث پیشدادی بود و کیکاؤس در عمارت آن افزوده چندی تختگاه کشتاسب و محل آتشکدهٔ نوبهار بود۔ در عهد اسلام چنان آباد شد که آنرا ام البلاد خواندند و قبة الاسلام می نامیدند چنگیزخان دران شهر قتل عام نمود اکنون قلیلی از آبادی آن باقیست **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که یای نسبت بر لفظ بام زیاده کرده اند بمعنی منسوب بیام و این لقب برای شهر بلخ نظر بر عمارات یا مقام بلندش کرده باشند دیگر هیچ بعض محققین وجه تسمیهٔ این را بر بامیان که می آید ذکر کرده اند (اردو) بامی شہر بلخ کا لقب ہے۔ مذکر۔

بامیان بقول سروری بکسر میم و بعد از میم یای حطی (ا) الکه ایست در کوهستان میان غزنه و بلخ ده منزل است و بر یکی از کوه های بامیان صورت دو بت کنده بود یکی را خنک بت و دیگری را سرخ بت می گفتند (سیف اسفرنگی ؎) مردم نادان اگر حاکم دانا ستی ؎ شحنهٔ

یونان بدی خنگ بت بامیان بود و فرماید که
که سرخ بت و خنگ بت بدال مهمله عوض تای
فوقانی نیز گویند صاحبان جامع و برهان بذکر
سرخ اول گویند که (۲) مردم بدنویس و غلط
نویس را هم گویند صاحب رشیدی فرماید که
بلخ را بد و نسبت داده بلخ بامی گویند صاحب
ناصری گوید که نام شهریست میان کابل و بلخ
و بجهت نسبت او بلخ را بامی خوانده اند و در میان
کوهی است و دران کوه دو صورت است
از سنگ تراشیده که هریک از انها بقدر
شصت زرع طویل و عرض آن شانزده
زرع و میان آن مجوّف است چنانچه از کف پای
شان راه نردبان ساخته اند که در تمام
جوف آنها توان گردیدن حتی سر انگشتان هریک
و این صور از غرایب صنایع روزگار است
و گفته اند که این دو بت را سرخ بت و
خنگ بت نام کرده بودند و گفته اند که
سرخ بت عاشق و مرد و خنگ بت معشوق
و زن بوده و بعضی این دو بت را لات و
منات دانند و بعضی لعوق و یغوث خوانند
و گفته اند قریب بایشان دو پیکر صورتی دیگر هست
بشکل پیره زنی و آنرا نسرم نام بوده و الله اعلم
خان آرزو در سراج بذکر قول سروری و
برهان و رشیدی بحوالهٔ قوسی گوید که نام شهریست
در هند که مردم آن به بدنویسی مشلند و فرماید
که درین بحث است و بامیان نام الکه ایست
و نام شهری نیست و در خراسان است نه در
هند و صاحب مؤیّد گوید که نام شهریست از
توران زمین منسوب بغلط و زشت نویسی مؤلف
عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن که اهل بامیان به زشت خطی و غلط نگاری
مثل بودند نظر برین مطلقاً غلط نگاران و زشت
خطان را بامیان گفتند آنچه صاحبان رشیدی
و ناصری در وجه تسمیهٔ (بلخ بامی) بامیان را

داخل کرده اند درست نیست و متحقق است که بامیان شهری است و جا دارد که نظر بر بلندی آن بامی گفته باشند و الف و نون زائد در آخر آورده بامیان کردند که فرید علیه بامی است و فرق میان لقب بلخ و این شهر همان است که آن بامی است و این بامیان دیگر هیچ وجا دار که بنای این بعد بنای بلخ و غزنه شده و بدین وجه که وقوع این در میان هر دو شهر مذکور است موسوم شد به (بامیان) و کلمهٔ باد رینجا بمعنی هفد هم اوست والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) بامیان ایک شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنہ کے درمیان واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بدخط۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا غلط نویس غلط لکھنے والا۔ غلط نقل کرنے والا۔

بامین (الف) بامین (الف) بقول برہان وجامع
بامیین (ب) بامیین بروزن آمین نام قصبه ایست از اعمال هرات برناحیهٔ بادقیس وهم او بر (ب) گوید که بروزن تابعین مرادف (الف) صاحب رشیدی بر ذکر (ب) قانع خان آرزو در سراج مذکر الف قناعت کرده مؤلف عرض کند که در وجه تسمیهٔ الف هم لفظ بام داخل است و یا و نون نسبت در آخر ش زیاده کرده باشند و معنی لفظی این منسوب ببام و کنایه از قصبه که بر بلندی واقع باشد و تحتانی دوم در (ب) زائد دیگر هیچ (اردو) (الف) بامین (ب) بامیین ایک ہی قصبہ کا نام ہے جو ہرات مین واقع ہے۔ مذکر۔

بان بقول سروری و رشیدی بحوالهٔ تحفه (۱) بمعنی بانگ و بقول مؤید و برهان بمعنی بانگ و فریاد و آواز هم آمده مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و بانگ که بهمین معنی می آید فرید علیه این که کاف فارسی در آخر بعض الفاظ زائد هم آمده چنانکه مرده ری و مرده ریگ و اگر بانگ را اسم جامد گیریم۔ بان بحذف کاف فارسی مخفف آنست و

برای این قسم تخفیف مثالی یافته نشد فالاول اقوی من الثانی (اردو) بانگ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ آواز۔ صدا۔

(۲) بان بقول سروری بمعنی نگاه دارنده چون باغبان وامثال آن وبقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع دارنده ومحافظ وامین معنی بدون ترکیب اطلاق نمی یابد چنانچه دربان وفیلبان صاحب برهان گوید که بمعنی صاحب وخداوند وبزرگ هم۔ صاحب ناصری فرماید که بمعنی صاحب وافادهٔ معنی فاعل وعامل می کند چه نخچیر که بمعنی شکار وشکار است آهو وگوزن خواهد بود وآنها وحشی اند۔ گوسفند نیند که چوپان وشبان داشته باشند ونخچیربان افادهٔ معنی بسیار شکار کننده می کند چنانکه نظامی گفته (ه) درخت افگن بود کم زندگانی ۔ بدرویشی کشد نخچیربانی ۔ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی صاحب وخداوند مثل فیلبان ومراد از جهانبان در عرف ملک داری پادشاهی است نه نگاهبان جهان هرچند بران نیز صادق آید وبرین قیاس باجبان که بمعنی باج گیرنده است چنانکه در مدار الافاضل گفته (الخ) مؤلف عرض کند که بان کلمهٔ ایست که بترکیب افادهٔ معنی فاعلی کند یعنی دارنده وصاحب ومجازاً برای محافظ هم مستعمل همه امثال بالا بدلیل این تعریف درست می آید وبخیال ما مبدل وان باشد که لغت سنسکرت است به همین معنی چنانکه (دهن وان) بمعنی صاحب دولت فارسیان واو را موحده بدل کنند همچون آو وآب صاحب ناصری که نخچیربان را بمعنی بسیار شکار کننده گوید خلاف محاورهٔ فارسیان است بسیاری را ازین هیچ تعلق نیست واز سند نظامی هم بسیاری ظاهر نمی شود ومعلمین

عجم ہم باما اتفاق دارند بہ تحقیق ما معنی لفظی نخچیربان۔ صاحب شکار و شکار کنندہ و شکاری است۔ خان آرزو یعنی کہ نسبت باجبان و جہانبان کردہ زائد از ضرورت باشد باجبان بمعنی صاحب باج است و کنایہ از باج گیرندہ و جہانبان بمعنی محافظ جہان کنایہ از پادشاہ است و بس (اردو) صاحب۔ محافظ۔ صاحب آصفیہ نے کلمہ بان پر لکھا ہے کہ فارسی ایک کلمہ ہے جو اسما کے آخر میں لگانے سے محافظ۔ دارندہ۔ مالک کے معنے دیتا ہے۔

(۳) بان۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی بام خانہ (مولوی معنوی ؎)

سر فرو کردم دمی از بان چرخ ۔ تا زنم من چرخہا بر سان چرخ

صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل بام است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف بام باشد و میتواند کہ مبدل بود چنانکہ آستیم و آستین و کجیم و کجین مؤلف عرض کند کہ باہر دو محققین بالا اتفاق داریم کہ میم بہ نون بدل می شود (اردو) دیکھو بام کے پہلے معنے۔

(۴) بان۔ بقول جہانگیری در عربی نام درختی است کہ بر آن خوشبوی شود و آنرا حب البان گویند و در دوا ہا بکار برند و بپارسی بانگ نامند و بقول برہان آنرا در فارسی تخم غالیہ گویند و آن مانند پستہ می باشد لیکن زود می شکند و عربان فستق الہاویہ خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بحوالۂ رشیدی گوید کہ این لغت عربست و فارسی این بانگ بفتح نون۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بانگ مصغر بان است نہ لغتی علیحدہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نقل کردہ۔ و بقول صاحب محیط اسم عربی شجریست بزرگتر از درخت گز و ثمر آنرا حب البان گویند و نوعی ازین در ہند یافتہ می شود کہ آنرا

بکائن نام است و بقول بعض بکائن حب البان را گویند۔ ثمر آن بزرگ سفید۔ ممتلی گران وزن و خوشبوست کہ بہ آسانی مقشر و سودہ می گردد گرم و خشک در دوم و بقول شیخ گرم در سوم و خشک در دوم و در ان تنقیہ است خصوصاً در عرق آن کہ مقطع اخلاط غلیظ و باسرکہ و آب مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ) حقیقت بانک بجای خودش عرض کنیم (اردو) بکائن۔ بکان بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر و مؤنث ایک درخت کا نام ہے جسکی پتی نیم کے مشابہ ہوتی ہے اور اسمین بکونون کے گچھے کے گچھے لٹکتے ہین صاحب جامع الادویہ نے لغت بان پر بکائن کا حوالہ دیا ہے اور بان کو عربی مانا ہے اور اس کا فارسی نام آزاد درخت لکھا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (آزاد درخت) پر بھی اہل لغت نے بکائن کا اشارہ کیا ہے جو ردیف ممدودہ مین گزر چکا ہے۔

(۵) بان۔ بقول برہان و جامع و سراج و مؤید بمعنی لادن و آن نوعی از عنبر و مشمومات باشد کہ بعربی حصین البان گویند و بقول مؤید چیزی خوشبوی از عطرہای سوختنی صاحب محیط بر حصی البان فرماید کہ این را بفارسی حسن لبہ و در انگریزی بن زوین و بہندی لوبان نامند و آن صمغ ضروا ست و کمکام عبارت از انست۔ خوشبوترین صمغہا۔ گرم در دوم و خشک در اول و بسیار جالی و محلل و جذاب۔ طلای آن جہت حبس نزلات نافع و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب آصفیہ کہ محقق زبان اردو ست لوبان را لغت عربی گوید و محققین عربی زبان ازین ساکت و بقول صاحب محیط (لوبان) لغت ہندی است و بسنسکرت راج رال و ہم او بحوالہ (شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ) گوید کہ صمغی است

خوشبو کہ بعضی آنرا حسن لبہ وحصی لبان نامند وصاحب غیاث این را بدون واو لبان بالفتح آوردہ گوید کہ صمغی است کہ آنرا کندر نام است وصاحب منتخب لبان را بالضم بمعنی کندر آوردہ وہم او بر کندر نوشتہ کہ شیرۂ درختی است وصاحب برہان لبان را فارسی می داند وگوید کہ صمغ کندر را گویند وصاحب محیط لبان را معرب داند از لبیا نو کہ لغت یونانی است بمعنی کندر مؤلف عرض کند کہ نتیجۂ تحقیق آنست کہ لوبان لغت ہندی است وآنچہ صاحب آصفیہ این را عربی داند تسامح اوست کہ لبان عربی را لوبان خیال کردہ از تعریف صاحب محیط کہ نسبت لوبان ولبان است بہ تحقیق رسیدہ کہ در ہر دو فرق است بالجملہ بان مخفف لوبان ہندی ومقرس باشد (حکیم انوری ؎) آہو بسر سبزہ مگر نافہ بنداخت ۔ کز خاک چمن آب بشد عنبر و بان را ۔ بعض محققین فارسی ہمین شعر را بسند معنی چہارم آوردہ اند وبخیال ما مناسب تر است برای معنی پنجم (اردو) لوبان ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک درخت کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے ۔ کوئر یا لوبان عمدہ ہوتا ہے ۔ صاحب جامع الادویہ نے لوبان اور لبان دونوں کو ایک جگہ لکھ کر فرمایا ہے کہ اسکی فارسی درخشنک اور عربی ضرو ہے ایک درخت کا گوند خشک مثابہ مصطکی لوبان کا رنگ زرد اور خوشبو اور لبان کا رنگ بھورا اور تلخ ۔

(۶) بان ۔ بقول برہان ومؤید مشک بید را گویند خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ بار درخت مشک بید کہ از و مشک گیرند صاحب برہان بر بید مشک فرماید کہ نوعی از

بید است که بهار آن یعنی شگوفه آن بغایت خوشبو می باشد وعرق آن را بجهت تفریح دل وتبرید بیاشامند صاحب محیط بر بید مشک گوید که اسم فارسی است وآنرا مشک بید وگرد بید نیز گویند وبعربی خلاف بلخی در تف ودر شام شاه بید ودر روم بهرامج نامند وبقول بعض ضومران وگاه اطلاق آن بر گل این شجر۔ بقول جالینوس سرد وتر وبعضی معتدل گفته اند۔ ملطف۔ مفتح سدہ خفیف دماغی۔ مقوی دل ودماغ ومطیب نفس ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که ماخذ این غیر ازین نباشد که فارسیان برسبیل مجاز مشک بید را نظر بر عطریت وخوشبوئیش بآن گفته باشند مجاز بمعنی نیچم طالب سند استعمال باشیم (اردو) بید مشک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے درخت کا نام ہے جسکے پھول نہایت نازک اور خوشبودار رنگ مین زرد مگر مائل بہ سبزی وسیاہی ہوتے ہین اس کا عرق تفریح دل اور تبرید کے لئے استعمال کرتے ہین مزاجاً سرد تر ہے صاحب جامع الادویہ نے بید مشک کے ساتھ بہرامج کو بھی لکھا ہے

بان بربیتیا اصطلاح۔ بقول صاحب جہانگیری در ضمیمہ بدیل لغات زند وپازند بہ بای مفتوح وبای ثانی مکسور ویای معروف وتای فوقانی فیل باشد صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ جانوریست کلان در ہندوستان وہم او بربیتیا گوید کہ با اول بثانی رسیدہ وفوقانی بالف کشیدہ بہ لغت زند وپازند بمعنی خانہ است (الخ) مؤلف عرض کند کہ بیتیا غالباً ماخوذ است از بیت عربی کہ بتحقیقش بجای خودش می آید ولفظ بان در اینجا بمعنی اول بام کہ سقف باشد ومعنی لفظی این مرکب۔ سقف بالای خانہ وکنایہ از فیل کہ بلندی ووضع پشتش سقف خانہ

رامانند - بدینوجه که جانور ہند است و در عجم نیست فارسیان برای این لفظی مرکب کردند - (اردو) ہاتھی - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر فیل - پیل ہستی - گج ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان سونڈ والا -

بان پرست اصطلاح - صاحب اتند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بفتح بای فارسی و رای مہملہ و سین بی نقطہ در زبان سنسکرت گوشہ نشین و زاہد را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ (بان پرستہہ) بہ ہای ہوز بعد فوقانی بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی صحرانشین و عابد آمدہ ولیکن در اینجا بہ ترکیب فارسی ہم درست می شود کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندۂ بام و کنایہ از گوشہ نشین و زاہد کہ دائماً گوشۂ خانہ را پسند می کند و بعبادت الٰہی مشغول باشد و نظر بسوی سقف یعنی بہ عالم بالا دارد از قبیل بادہ پرست کہ از پرستش در اینجا محبت و رغبت مراد است (اردو) گوشہ نشین - دیکھو اہل نشست

بانتر اصطلاح - بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی کولنگ و نامرد - صاحب برہان بر کولنگ گوید کہ بر وزن ہوشنگ خیر و مخنث را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و لغت عربی و ترکی ہم نیست نمیدانیم کہ صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد و ماخذ این ہیچ معلوم نمی شود تا استعمالش بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) نامرد - دیکھو بامون -

باندازۂ گلیم پا دراز کن مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف غرض کند کہ فارسیان این مثل را بحکم (اندازہ نگہدار) می زنند مقصودشان این است کہ در ہر کار اندازۂ حیثیت و حوصلہ خود ملحوظ باید داشت چنانکہ گویند در مخارج اندازۂ مداخل نگہدار کہ خرچ از آمد بیرون نشود۔ (یا ارگلیم در از کردن) مصدری است کہ می آید و این مثل مشتق از ہمان است۔ (اردو) صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے "جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو" جتنی اوڑنی ہو اتنے پیر پسارو" صاحب امثال ہندی نے لکھا ہے "جتنی چادر دیکھے اتنے پاؤں پھیلاے" ان تمام کہاوتوں کا یہ مقصد ہے کہ انسان کو ہر کام اپنے حوصلہ سے بڑھکر نہ کرنا چاہئے۔

باندام آمدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از درست اندام و متناسب شدن (انوری ۵) کار آن عشرت ز تو اندر نیافت ۔ ز انکہ تو چست و باندام آمدی ۔ (اردو) سڈول ہونا۔ متناسب ہونا

بانظر سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از اندازہ کردن و شناختن بذریعۂ نظر (صائب ۵) بیش و کم را بانظر سنجند روشن گوہران ۔ احتیاجی نیست میزان قیامت را بسنگ ۔ (اردو) نظر میں تولنا۔ مشاہدے سے اندازہ کرنا۔ پہچان جانا۔

بالش اصطلاح۔ بقول سروری و برہان بسکون نون و کسر قاف بن باشد کہ شورو بریان کنند و خورند و (ون) نیز گویند و بعربی جتہ الخضراء صاحب محیط بر جتہ الخضرا فرمائے کہ ترجمۂ آن بفارسی بن باشد بضم و بر بن گوید کہ مشہور بہ قہوہ و آن ثمر درختی است کوہستانی بہترین آن بستانی از یمن۔ دانہای سبز متوسط در کوچکی و بزرگی خوشبو کوبیدہ آن

چرب می باشد و خوش طعم۔ سرد و خشک در دوم۔ بیوست دماغ کند و بیخوابی و خشکی مزاج می نماید جہت تخفیف رطوبات سر فہ بلغمی و نزلات و تفتیح سدد و ادرار بول نافع مرکب القوی و مقوی معدہ۔ بواسیر و جذام را نافع و رفع ماندگی کند و منافع بسیار دارد ولیکن صداع می آرد و باعث بیداری و لاغری بدن و زردی رنگ و قطع شہوت و تقلیل منی و نفخ و قولنج و مالیخولیا و کابوس (الخ) مؤلف عرض کند کہ راست گفتہ اند (ے) آن سیہ رو کہ نام او قہوہ ؎ مانع النوم و قاطع الشہوہ ؎ و بہ تحقیق ما اصل این (بُن قشر) بود قلب اضافت قشر بُن یعنی پوست بُن سوقیان عجم بر ما خذ این عور نکردہ بزیادت الف بعد موحدہ و حذف رای مہملہ (با نقش) کردند و مطلقاً برای بُن استعمال کردند و جا دارد کہ الف را زائد نہ گیریم بلکہ مبدل واو است از بون کہ بمعنی بُن می آید یکی از معاصرین عجم گوید کہ این لغت ترکی است بمعنی قہوہ۔ حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت قیاسی تائید قولش می کند کہ شان لغت ہم متقاضی آنست۔ (اردو) بُن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ قہوہ۔ کافی۔ ایک تخم کا نام جسے بھون کر کھاتے ہین اور اکثر چای کی طرح جوش کر کے پیتے ہین۔ ہماری تحقیق مین عربی زبان کا لفظ ہے۔ (محیط المحیط)

بانک بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (ا) خزانہ کہ دران پول برای حصول سودش محفوظ کنند صاحب پول چال بر مطلق خزانہ و مکان صرافی قانع مؤلف عرض کند کہ مفرس بیانک باشد کہ (لغت انگلیسی زبان) است فارسیان بحذف تحتانی مفرس کردہ اند (اردو) بنک۔ بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکر۔

وه جگهه جهان امانتاً روپیه رکهاجاے ساهوکاری کوٹهی - بنک گهر - روپیه جمع رکهنے والی کمپنی (۲) بانک - بقول جهانگیری با نون مفتوح بمعنی حب البان که بر معنی چهارم بآن گذشت - صاحب برهان صراحت کند که بسکون نون و کاف فارسی است و صاحب جامع همزبان برهان خان آرزو در سراج بذیل بآن فرماید که اغلب که بانگ مصغر بآن است نه لغتی علاحده الخ **مؤلف** عرض کند که مقصودش خرین نباشد که بکاف عربی است - صاحب هفت صراحت کند که بنون و کاف فارسی زده باشد - پس بخیال ما مزید علیه همان بآن است که بهمین معنی گذشت و بحث کاملش بر معنی چهارم لفظ بان مذکور شد کاف فارسی در آخر این زیاده کرده بمعنی حب البان استعمال کردند چنانکه مروه ری و مروه ریگ - خان آرزو که کاف آخر را عربی و برای تصغیر گرفته است کم غوری اوست - فارسیان بان عربی را بزیادت کاف فارسی مقرس کرده اند دیگر هیچ (اردو) درخت بان کا پهل - مذکر -

بانگ به سکون نون و کاف فارسی - بقول سروری و برهان فریاد و فغان (سند این در ملحقات می آید) و فرماید که بمعنی مطلق صدا و آواز هم (انوری ۵) ایمن اندر نظاره گاه سپهر ۵ گوش جانت ز بانگ طبل رحیل ۵ بهار گوید که بهر دو معنی بالا بضم اول نیز استعمال کنند چنانکه مسیح کاشی گفته (رباعی) آتش بزبان شعله بر من زد بانگ ۵ کز بهر چه بسان خاکستر گنگ ۵ گفتم که بدین خسان ندارم سر جنگ ۵ با آنکه پرم ز پای تا سر چون گنگ ۵ و فرماید که بالفظ آمدن و برداشتن و رسیدن و کشیدن و زدن و کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بقول صاحب کنز که محقق زبان ترکی است این لغت فارسی زبان است بمعنی صوت و

در ترکی هم مستعمل و اسم مصدر و حاصل بالمصدر
و امر حاضر (بانگیدن) که می آید و فارسیان
در لب و لهجهٔ خود بحذف الف بضم اول و سکون
نون و کاف فارسی می خوانند و در کتابت الف
را قائم دارند همین است مقصود بهار و لیکن
سند پیش کرده اش بکار شش نمی خورد بلکه از آن
ثابت می شود که مسیح کاشی بانگ بحذف الف
بالفتح آورده و استعمال گنگ را که بقول
اهل لغت بالضم بمعنی لال و ابکم است بالفتح
گرفته و در مصرع سوم و چهارمش با خبگ
و (گنگ که بالفتح بمعنی رود خانه مشهور است)
قافیه کرده اگر بقول بهار بانگ را در مصرع
اول بالضم گیریم لازم می آید که در مصرع سوم شش جنگ را
هم بالضم گیریم و در مصرع چهارمش گنگ را که اهل لغت
بالفتح بمعنی رود خانه مشهور نوشته اند مضموم خوانیم
اند ریصورت دو لفظ جنگ و گنگ را بر خلاف
اهل لغت مضموم گرفتن لازم می آید و اگر

قافیهٔ مصرع سوم را بگذاریم و از اعراش
کار نداریم (که در رباعی وجود قافیه در
مصرع سوم لازم نیست) اند ریصورت
هم لازم می آید که در مصرع چهارم گنگ
را بمعنی رود خانه بالضم خوانیم و تحقیق اهل
لغت بالفتح است حاصل اینست که بخیال
ما صورت اول الذکر بهتر است از آخر
فتامل بالجمله بان بدیمعنی اصل است
که بجای خودش گذشت و بانگ بزیادت
کاف فارسی در آخرش مزید علیه و ما اشارهٔ
این بر بان کرده ایم (اردو) دیکھو
بان۔ فریاد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مؤنث۔ غل۔ واویلا۔ مظلوموں کی آہ و
زاری۔ آہ و نالہ۔ (رند ۵) تھرائینگے
او چرخ فرشتے تری سنکر ؛ تا عرش جو پہنچے
کبھی فریاد ہماری ؛

بانگ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی رسیدن آواز است (حافظ شیراز ؎) کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ہیچ ازین قدر نہست کہ بانگ جرسی می آید (اردو) آواز آنا۔

بانگ آور اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر بانگ آوردن کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ ازان (بانگ آور) پیدا است کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی صدا و شور و اُفغان برپا کنندہ (ارزقی ہروی بصفت تیر ؎) فلک پیمای بحر آشوب عالم سیر انجم تک ہمہ شبہ خفتان در پیکانش آتش منبع بانگ آور ہمہ (اردو) شور برپا کرنے والا

بانگ اسلام استعمال۔ مرکب اضافی است (۱) کنایہ از دعوت اسلام و (۲) اذان باشد (صائب ؎) نالۂ عجز پیش سنگدلان ہمہ بانگ اسلام و کافرستانست

(اردو) (۱) اسلام کی دعوت۔ دعوت اسلام۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے کی درخواست۔ گمراہی سے راہ راست کی درخواست۔ صاحب آصفیہ نے (دعوت اسلام کرنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ (۲) اذان بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانگ نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانوں نے عربی زبان میں بنا رکھی ہے۔

بانگ اللہ اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان وہفت و مؤید و بحر بمعنی بانگ نماز مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) اذان۔ دیکھو بانگ اسلام کے دوسرے معنے

بانگاہ داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (بانگاہ داشتہ) بمعنی مقید و محبوس نوشتہ کہ اسم مفعول ہمین مصدر باشد کہ بمعنی قید کردن و مقید داشتن است (اردو)

نظر بند رکھنا۔ نظر بند کرنا۔ بقول آصفیہ حراست مین رکھنا۔ نگرانی مین رکھنا۔ آپ ہی نے (نظر بند) بمعنی قیدی لکھا ہے۔

بانگ بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند شدن صدا ست (ملا جامی ؎) بانگ برآمد زہمہ کای شگفت ؛ یک کشف اینک بدو ربط گشتہ جفت ؛ (انوری ؎) ببرد حلقۂ زلفت دلم نہان زدو چشم ؛ چنانکہ بانگ برآمد کہ این کہ کرد و کہ داند ؛ (اردو) صدا بلند ہونا۔ آواز نکلنا۔

بانگ بر آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ صدا بلند کردن و آواز دادن (نظامی ؎) ستازن برآورد بانگ سرود ؛ سرود نوآئین تر از صد درود ؛ (انوری ؎) ای شاہ جہان جبہ ز صندوق خزانت ؛ از ہر چہ نخاس تو شود بانگ برآرد ؛ (اردو) صدا بلند کرنا۔ آواز دینا۔ بجنا۔

(الف) بانگ بر ابلق زد اصطلاح۔

(ب) بانگ بر ابلق زند (الف) بقول شمس زمانہ را خبر کند و محو سازد صاحبان ضمیمہ برہان و بحر نسبت (ب) گویند کہ (۱) زمانہ و روزگار را زجر کند و آزار دہد۔ صاحب مؤید بر (ب) فرماید کہ ای زمانہ را زجر کند و محو سازد و صاحب ہفت بر (ب) نسبت معنی اول با صاحب مؤید اتفاق کردہ فرماید کہ (۲) اسپ را تیز کند۔ صاحب اسد متفق با ہفت۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی مطلق و (ب) مضارع مصدر (بانگ بر ابلق زدن) است و بدین وجہ کہ ابلق صفت اسپ و روزگار است معنی اول این مصدر۔ زمانہ را زجر و ملامت کردن و معنی دوم اسپ را انگارہ کردن برای

تیز روی حیف است از محققین با نام و
نشان که بدون تامل بر ماخذ تصرف ها در
لفظ و معنی کرده اند۔ صاحب شمس بر الف
ذکر ماضی مطلق کند و معنی مضارع بیان مغیر نامه
و کاتب چابکدستش لفظ زجر را خبر کرد و
صاحبان ضمیمه برهان و بحر آزار را هم داخل
معنی کرده اند و صاحبان مؤید و هفت و آنند
محور را در معنی این جا داده اند و وای بر اینها
که یکی از اینها بر حقیقت معنی ابلق غور نکرد
و معنی حقیقی را در اصطلاحی ملحوظ نداشت۔
(اردو) (۱) زمانے کو ملامت کرنا (۲)
گھوڑے کو جلد چلنے کا اشارہ کرنا حکم دینا
(الف) اسی مصدر کا ماضی مطلق ہے
اور (ب) مضارع۔

بانگ برخاستن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بلند شدن صدا است (شاہی
سبزواری ؎) چو مطرب از غزل شاہی
این سخن بر خواند ۔ ز ساکنان فلک بانگ
آفرین بر خاست ۔ (اردو) صدا بلند ہونا

بانگ برداشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) صدا و آواز بلند کردن و
(۲) کنایه باشد از اذان بقرینۂ لفظ موذن
(سعدی شیرازی ؎) مؤذن بانگ
بی ہنگام برداشت ۔ نمی داند که چند از
شب گذشتست ۔ (اردو) (۱) صدا
بلند کرنا۔ شور کرنا۔ (۲) اذان دینا۔

بانگ بر قدم زدن مصدر اصطلاحی
بقول بحر شتاب بسیار راه رفتن و بقول بہار
جلد و تیز رفتن (محمد قلی سلیم ؎) ز مسجد
نعرۂ مستان علم زد ۔ مؤذن بانگ از انجا
بر قدم زد ۔ مؤلف عرض کند که چون
انسانی یا جانوری را خواہند که بشتاب رود

بانگ می زنند و اشارہ آن باشد کہ تیز روان شود و قدم تیز کند از ہمین رسم این مصدر اصطلاحی قرار یافت و لفظ بسیار راہ در تعریف تجرز زائد از ضرورت است و مقصود این اصطلاح بہ تیز گامی فرار شدن۔ (اردو) تیز چلنا۔ جلد چلنا تیزی کے ساتھ فرار ہونا۔

بانگ خلیل اللّٰہی اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ کشتی گیران چون حریف را از جا بردارند و خواہند کہ بر زمینش بلند ازند اللہ اکبری کہ ببانگ بلند گویند آنرا بانگ خلیل اللّٰہی خوانند وجہ تسمیہ آنکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام در جمیع حرکات و سکنات اللہ اکبر گفتی بدین مناسبت این آواز را باین نام موسوم ساختند۔ (میر نجات ؎) گوش بر حرف تو دارند زمہ تا ماہی ؎ گاہ کشتی چو کشی بانگ خلیل اللّٰہی

؎ خان آرزو در چراغ ہدایت باستناد ہمین شعر گوید کہ بانگی رسا کہ پہلوانان ایران نیز نند و در انہا مرسوم است بہار و صاحب بحر و غیاث باوارستہ متفق مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ہم تصدیق قول وارستہ می کنند مرکب اضافی است و اجمال بیان خان آرزو ماخذ رامی پوشد و جدت رامی کوشد (اردو) بانگ خلیل اللّٰہی فارسیوں نے (اللہ اکبر) کو کہا ہے جو کشتی لڑنے والے اوسوقت کہتے ہیں جب کہ حریف کو زمین پر دے مارین۔ مؤنث

بانگ درا اصطلاح۔ بکسر کاف فارسی و فتح دال و رای مہملہ مرکب اضافی است بہ معنی بانگ جرس کہ درا جرس را گویند۔ (صائب ؎) نصیحت بر نہ انگیزد زمین گیران غفلت را ؎ برہ خوابیدہ میہا تست از بانگ درا خیزد (اردو) بانگ جرس۔ بانگ درا۔ وہ آواز جو گھنٹہ سے نکلتی ہے

(۴۰۸۵)

صاحب آصفیہ نے جرس کا ذکر فرمایا ہے مؤنث

بانگ رسیدن استعمال بمعنی رسیدن آواز و صدا باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ملا جامی ؎) در قافیہ کہ اوست دانم ترسم ؎ این بس کہ رسد زدور بانگ جرسم ؎ (اردو) آواز پہنچنا

بانگ روارو اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وبحر و بہار و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از دم صورو (۲) کنایہ از بانگی کہ پیش بادشاہان وقت سواری بزنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) بگل اور ترم کی آواز۔ مؤنث (۲) نقیبوں کی صدا جو بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہٹو اور بڑھو کہتے ہوے چلتے ہیں۔ مؤنث۔

بانگ ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی صدا دادن و آواز رسیدن است (قاسم شہدی ؎) عشق آمد و از حلقہ در بانگ جرس ریخت ؎ بر خاست صفیری کہ بپایان بقفس ریخت (اردو) آواز دینا۔ آواز آنا۔

بانگ زدن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری و برہان وجامع وبحر (۱) کنایہ از باز داشتن مؤلف عرض کند کہ رسم است کہ چون خواہند کہ کسی را از کاری باز دارند بانگ می زنند و این علامت آنست کہ دیگر مکن و دیگر میا و این نوعی از تخویف است (اردو) جب کسی کو کسی کام سے باز رکھنا مقصود ہو تو للکارتے ہیں کہ خبردار۔ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اس کام سے باز رہے۔ اسکا ترجمہ للکارنا اور خبردار کہنا ہو سکتا ہے۔ (۲) بانگ زدن۔ بقول جہانگیری کنایہ از آزردن کسی مؤلف عرض کند کہ ترسانیدن بہ از آزردن است و این مجاز معنی اول باشد

وبس (انوری ؎) باست ار بانگ برزند ۔ گرگ را سیرت شبان باشد ۔ مخفی مباد کہ باس لغت عربست بمعنی خوف (ولہ ؎) سہمش ار بانگ برزند نہ زند ۔ خون شود ژالہ در سحاب از بیم ۔ (اردو) للکارنا ۔ یقول آصفیہ دھمکانا ۔ دھمکی دینا ۔ کڑک کر بولنا ۔

(۳) بانگ زدن ۔ بقول برہان وبحر کنایہ از نگاہداشتن چیزی مؤلف گوید کہ محققین کشت زار روز وشب ہای وہوی کنند وصدا ہا بلند سازند تا حیوانات ودزدان آگاہ شوند کہ کسی نگہبان است ومال زراعت را تلف نکنند (اردو) حفاظت کرنا ۔

(۴) بانگ زدن ۔ بقول برہان وجامع وبحر کنایہ از راندن ودور کردن کسی از پیش خود مؤلف عرض کند کہ قریب بہ معنی سوم است کہ طیور از کشت زار ہا بوسیلہ بانگ دہقان کہ ہای ہوی کنند پرواز میکنند ودور می شوند فارسیان گویند ۔ دہقان بر کنجشکان بانگ می زند ۔ یعنی می راند ودور می کند وہمچنین گویند ۔ فلان بر فلان بانگ زد ۔ مقصود آنست کہ از پیش خود راند ودور کرد (اردو) دور کرنا ۔ بہگانا (ہوا کی آواز سے چڑیوں کو اڑانا) زور کے ساتھ (چلے جاو) کہنا ۔

(۵) بانگ زدن ۔ بہ تحقیق مصدر بر آوردن وآواز کردن واین معنی حقیقی است (انوری ؎) گشت بیفائدہ کم زن کہ نہ بادی نہ دخان ۔ بانگ بیفائدہ کم زن کہ نہ نائی نہ درای ۔ (اردو) للکارنا ۔ آواز کرنا ۔ آواز لگانا ۔ نعرہ مارنا ۔

بانگ زن اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مؤذن را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند

استعمال پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ بدون اضافت بہ اذان یا مؤذن یا صلوۃ وغیر ذلک اینمعنی را تسلیم نہ کنیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مؤذن۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے لوگون کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر مراد از بانگشت حساب برآمدن مؤلف عرض کند کہ آنانکہ با علم حساب مناسبت کلی دارند بدون خامہ و آمہ ہر قسم عمل حساب را بذریعۂ بنان خود حل کنند از ہمین صفت این مصدر پیدا شد (محسن تاثیر ۵) ہر نقد دل کہ می برد آن دست خوش نگار ۔ آخر بما حساب بانگشت می دہد (اردو) انگلیون پر حساب سمجھانا۔ یعنی کثرت مشق اور محاورہ کی وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیون پر سوال حساب کو حل کرنا۔ بلا تامل جلد جواب دینا

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر مراد از بانگشت حساب دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از سہولت حساب است (سلیم ۵) شمار دور فلک از سلیم گر پرسی ۔ ہا چو آفتاب بانگشت خود حساب کند ۔ مؤلف عرض کند کہ مراد ف مصدر گذشتہ نباشد کہ درین ہر دو فرق بین یعنی کسی کہ عمل حسابی را بسہولت و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان خود می کند آنرا می گویند کہ بانگشت حساب می کند و کسی کہ محاسبہ ذمہ خود را بہمین عمل می دہد نسبت او گفتہ می شود کہ "بانگشت حساب می دہد" پس (حساب بانگشت) در ہر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

دادن و کردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکه بالا مذکور شد پس هر دو را مرادف یکدیگر قرار دادن چنانکه صاحب بحر و وارسته می کند درست نباشد فتامل (اردو) انگلیون پر حساب کرنا چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

بانگشت عیب کسی شمردن مصدر اصطلاحی (۲۲۹۶) ۔ بآسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون امداد قلم و دوات صرف بواسطهٔ انگشتان شمار عیوب کسی کردن (صائب ؎) آنرا که بانگشت توان عیب شمردن ؛ در عالم انصاف ز مردان حسابیست ؛ (اردو) انگلیون پر کسی کا عیب شمار کرنا۔ یعنی بسہولت عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری و جہانگیری در ضمیمه و برہان و رشیدی و بحر و جامع کنایه از شمردن و حساب کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تازه بانگشت خطا هاش گیرد ؛ مجمر آساش فروگستر دامان بر سر ؛ مؤلف عرض کند که بملاحظ تعمیم این مصدر باید که (بانگشت گرفتن چیزی) قائم کنیم یا بملاحظ سند (بانگشت گرفتن خطا) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم (اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی شور و غوغا بند شدن است (وحید قزوینی ؎) لب نمی بندد ز افغان تا جرس جنبان بود ؛ می طپد در سینه دل تا بانگ و غوغا بشکند ؛ (اردو) شور و غوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی شنیدن صدا و آواز باشد (خسرو

ے) تا کہ زساقی شنود بانگ نوش ۔ پنبہ برون کرد صراحی ز گوش (اردو) آواز سننا

بانگ عنقا اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ناصری و رضیہ و برہان و رشیدی و جامع و بحر نام پردہ ایست از موسیقی (حکیم سنائی)

ے) زدستان قمری و رد بانگ عنقا ۔ زآواز بلبل در و زخم مزمر (صاحب برہان بر عنقا فرماید کہ سیمرغ را گویند و او را عنقا مغرب بضم سیم خوانند و بسبب مغربیت جعل بر چیزہای نابود و معدوم و عدم کنند و کنایہ از ہر چیز نایاب باشد خان آرزو در سراج گوید کہ حق آنست کہ مراد از بانگ عنقا در بنجا آواز عنقا است کہ سازیست چنانکہ بر عنقا بیاید و مقابلہ مزمر کہ مخفف مزمار بمعنی نی است نیز دلالت بر بمی دارد و ہم او بر عنقا گوید کہ نام سازی کہ در فرنگ شہرت دارد و چون سازندکور نیز گردن دراز دارد او را عنقا گویند مؤلف عرض کند کہ ما قول جامع و ناصری را کہ از اہل زبانند معتبر تر از خان آرزو دانیم کہ ہند نژاد است و خیال ما این است کہ لفظ عنقا در بنجا بمعنی نایاب پس مرکب توصیفی است یعنی بانگ نایاب و کنایہ از پردۂ موسیقی وجاد ارد کہ بلحاظ بلندی آوازش مرکب اضافی گیریم کہ ہمچون آواز عنقا بلند است اگر عنقا بمعنی سازی می آید لازم نباشد کہ بانگ عنقا را بمعنی پردۂ خاص نہ گیریم وجاد ارد کہ پردۂ ہمان عنقا را بانگ عنقا نام باشد۔ وقیاس غالب آنست کہ این پردۂ طنبور راست (اردو) بانگ عنقا۔ فارسی مین ایک راگنی کا نام ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوگا۔ مؤنث۔ غالبًا یہہ آہنگ طنبور رہے۔

بانگ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

که بمعنی حقیقی است یعنی صدا کردن و آواز دادن (عرفی ؎) موجهٔ دریای طبعش با هنگ کوتر کرد و گفت ؎ تشنه منشین ای فدای زادهٔ دریای من ؎ (اردو) آواز کرنا آواز دینا۔

بانگ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بانگ کردن است و سند این بر بانگ خلیل اللهی گذشت مخفی مباد که درین هر دو فقره همین قدر است که در بانگ کشیدن طوالت صوت است برخلاف بانگ کردن۔ (اردو) آواز کھینچکر نکالنا۔

بانگ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مولف عرض کند که اختیار کردن بانگ و مراد از بانگ کردن و زدن است (جمال اصفهانی ؎) ملک ورد الله اکبر گزیده ؎ فلک بانگ السیف و اصدق گرفته ؎ (اردو) آواز دینا۔ صدا کرنا۔

بانگ گزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قبول و پسند کردن بانگ است (جمال اصفهانی ؎) بجای نغمه و الحان مطربان لطیف ؎ کسی گزیند آواز بوم و بانگ غراب ؎ (اردو) آواز پسند کرنا

(الف) **بانگ هارون** اصطلاح (الف)

(ب) **بانگ هاون** بقول صاحب شمس کنایه از آوازهٔ دین محمدی علیه السلام و (۲) علم شریعت صاحبان منهیمه برهان و بحر و مؤید (ب) را بفتح واو به هر دو معنی بالا نوشته اند مؤلف عرض کند که هاون بقول برهان بکسر واو لغت زند و پازند است بمعنی گاه اول از جملهٔ پنجگاه یعنی پنج وقت عبادتی که زردشت قرار داده بود تا بعقان

اومی کردند و هارون بقولش بروزن قارون نام برادر بزرگ موسی علیه السلام و معنی نقیب و قاصد و فرو ماندگی و حیرت و فرومایه که این لغت نیز عجمی است نه فارسی مؤلف عرض کند که (الف) تحریف است و دست درازی صاحب شمس که رای مهمله را زیاده کرد و بعوض هاون هارون را بهتر خیال کرد که نام پیغمبری است معروف علیه السلام اما خیال نکرد که از هر دو معنی متذکره بالا هارون را چه تعلق جز این نیست که (خر موسی) را (خر عیسی) کرد و ای بر این تصرفات بی معنی و آنانکه (ب) را بفتح و او نوشته اند جز این نباشد که خیال کسر شان کردند و فتح را اولی دانستند و خیال نفرمودند که هاون بالفتح بمعنی ظرفی است که دران اشیا را کوفته سفوف سازند و کنایه از فرج زنان و این را هم از هر دو معانی بالا هیچ تعلق نیست

یا خیال شان این باشد که از الف رای مهمله حذف شده هاون باقی ماند اندرین صورت می بایست که واو و نون هر دو را ساکن گیرند بخیال ما (ب) به کسر کاف فارسی و کسرهٔ واو مرکب اضافی است بمعنی آواز عبادت اول از پنج عبادات زردشتان که فارسیان بر سبیل مجاز برای آوازهٔ دین محمدی و علم شریعت استعمال کردند دیگر هیچ حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) دین محمدی کی شہرت مؤنث (۲) علم شریعت ۔ مذکر ۔

بانگیدن بقول صاحب انند بجوالهٔ فرهنگ فرنگ بانگ و فریاد کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نباشد که اسم این مصدر همان بانگ است که گذشت و تحتانی پنجم زائد و دن علامت مصدر بقاعدهٔ مقننین فرس مصدر جعلی و به اصول ما مصدر

اصلی زیرا که بانگ بمعنی آواز لغت فارسی است مضارع این بانگد و حاصل بالمصدر وام	حاضرش هم بانگ (اردو) آواز کرنا۔ صدا دینا۔

بانن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی موز صاحب بول چال ہم ذکر کرده صاحب محیط بر موز گوید کہ لغت عربی است و نیز العربی طلح و بفارسی بفرک و بانگلیسی پلینین ٹن و بہندی کیلہ نامند ثمر درختی است و در ہند کثیر الوجود۔ بقول گیلانی گرم در اوّل و تر در آخر آن۔ باقوت قابضہ و جالی و کثیر الغذا۔ دیر ہضم۔ خون و باہ می افزاید و مولد خون غلیظ و مسمن بدن و مفرح و ملین خشونت حلق و سینہ و نافع حرقت آنہا و جہتہ حبس شکم و تحریک باہ محرورین و دفع لاغری کردہ نافع و بقول شیخ غذای آن اندک و آن ملین است و نافع سوزش حلق و سینہ و مفرد منی و موافق گردہ و مدر بول و بقول گیلانی در جگر سد و پیدا می کند خصوصا در پیران و سرد مزاجان و لہذا بالای آن عسل و مربای زنجبیل می خورند منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ بانن لغت فارسی نباشد و نہ ترکی و عربی و سنسکرت است بعضی از معاصرین گویند کہ معاصرین انرا از زبان روسی گرفتہ اند واللہ اعلم بحقیقت الحال اینقدر متحقق است کہ فارسی قدیم نباشد (اردو) کیلا۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ موز۔ طلح۔ ایک درخت اور اسکے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہین اسکی پھلی میٹھی اور لمبی ہوتی ہے۔

بانو بضم نون و سکون واو بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج (ا) بمعنی خاتون خانہ۔ صاحبان برہان و جامع گویند کہ عروس ہم صاحب ناصری گوید کہ بزرگ

وخاتون خانه. صاحب مؤید بر مطلق عروس قانع وصاحب فرهنگ فدائی می نویسد که خانم خانه وخاتون سرای وآن زنی است در یک خانه بزرگ همه باشد ودر ترکی هم بمعنی ست وسیده مستعمل (کذا فی الکنز) مؤلف گوید که این مرکب است از لفظ بآن و واو نسبت. بآن بمعنی بام ومراد از بلندی پس معنی لفظی منسوب به بلندی که مقام خاتون بزرگ ایوان خانه باشد آنکرسی آن از کرسی مکان بلند وبخشش بر (ایوان) گذشت دیگر هیچ (خانی ۵) کافرم گرچنتو در اسلام وکفر هیچ بانو خوانده ام یا دیده ام (اردو) بانو بقول آصفیه. فارسی اسم مؤنث. خاتون خانه. بیوی بیگم. گھر کی مالک. (۲) بانو. بقول سروری وجهانگیری وجامع. صراحی گلاب وشراب وامثال آن وبقول برهان ظرف گلاب وصراحی شراب. صاحب رشیدی بذکر این گوید که مستندش ظاهر نیست وصاحب ناصری فرماید که صاحب فرهنگ برای این معنی شاهدی ندارد وصاحب مؤید گوید که آوند گلاب وشراب باشد خان آرزو در سراج فرماید که این مجاز است مؤلف عرض کند که اشکال صاحب ناصری نسبت این معنی از قول صاحب جامع دفع می شود که هر دو از اهل زبانند. وصاحب جامع معتبر وقدیم تر از ناصری است جا دارد که معاصرین صاحب ناصری بدین معنی بر زبان نداشته باشند ومعاصرین ما هم بر زبان ندارند ولیکن در صحت لفظ شبهی نیست صراحی گلاب وشراب را برسبیل مجاز بانو نام کردند از بنکه مقام آن هم بر بلندی باشد وبر زمین نمی گذارندش (اردو) گلاب یا شراب کی صراحی

وایبانوا بقول ضمیمه برهان (۱) نام شخصی که در عهد ذوالقرنین بعد از بی نوائی بسیار تواگر

و (۲) خوش آواز را هم گویند. صاحب هفت
بر معنی اول قانع و گوید که بفتح نون و از معنی
ترکیبی ظاهر است که با سامان و سرانجام باشد
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول بحوالهٔ لطائف
برهان گوید که بقول قوسی (۳) مطلق کسی که
بعد از درویشی تونگر شده باشد مؤلف
عرض کند که کلمهٔ بادر اینجا بمعنی مفدهم اوست
که افادهٔ معنی اسم فاعل کند و معنی لفظی (بانو)
صاحب برگ و نوا مقابل بی نوا و صاحب
آواز و آهنگ هم. پس معنی دوم و سوم ترکیبی
است (اردو) (۱) بانو. عہد ذوالقرنین
مین ایک شخص گزرا ہے جو فلاکت کے بعد تونگر
ہوا۔ مذکر (۲) خوش آواز (۳) تونگر۔

بانوان خان آرزو در سراج گوید که بزیادت
الف و نون بمعنی خاتون خانه و صراحی نیز
نوشته اند و این مجاز است و بعضی زن خداوند
گفته اند مقابل خدا چنانکه کدخدا و کدبانو و

قوسی گوید که بانوان لفظی است که بحسب ظاهر
صیغهٔ جمع است یعنی عروسان و خواتین بزرگ
لیکن بانو که مفرد است نیز استعمال می شود
و در اشعار خاقانی مدار برین است که در
صفت زن خاقان کبیر لفظ بانو و بانوان
را علی سبیل الترادف اطلاق می کنند مؤلف
عرض کند که مقصودش همین که (۱) جمع بانو
موافق قیاس و مستعمل است و (۲) مزید علیه
بانو بمعنی واحد ولیکن استعمال این را شایع
سند باشیم که ذکرش غیر از خان آرزو
دیگر کسے از محققین فارسی زبان نکرد
(اردو) (۱) بانو کی جمع۔ بیگمات بیگمین
بیسگم۔ (۲) دیکھیو بانو۔

بانوائی اصطلاح۔ همان بانوا بمعنی سوم
اوست که گذشت۔ مرکب با تحتانی مصدری
کنایه از تونگری مقابل بی نوائی (انوری
ے) گر شما را بانوائی بدچه شد ؎ ور چه ما را

بی نوائی بدرجه گشته ؛ (اردو) تو انگری تبول
آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - دولتمندی
(الف) **بانوج** صاحب هفت بر (الف)
(ب) **بانوچ** گویدکه بفتح اوّل بالف کشیده
وضم نون به واو رسیده وجیم زده - جای
خوابی که بجهته اطفال سازند واز جائی آویزند
وطفل را دران خوابانند وحرکت دهند تا
درهوا آید ورود وریسمانی را نیز مانند
که در ایام عید ونوروز از جای بلندی
یا شاخ درختی آویزند وزنان ودختران
بران نشسته درهوا آیند ورونده - صاحبان
جهانگیری وشمس وبرهان وجامع وسراج -
این را بجیم فارسی نوشته اند مؤلف عرض
کند که اصل این باد پیچ است بدال مهمله و
بای فارسی وتحتانی وجیم فارسی بهر دو معنی
مذکور و بانوج به حذف دال وتبدیل بای
فارسی به نون وتحتانی به واو مبدل مخفف

آن که دال مهمله حذف شود چنانکه بدتر وبتر
وبای فارسی به میم بدل شود چنانکه سپارو ک
وسمارو ک وباز میم به نون تبدیل یابد چنانکه
کجیم وکجین وواو به تحتانی بدل شود چنانکه
انگور وانگیر وجادارد که بار امخفف باد گیریم
ونوج درخت کاج وصنوبر یا شبیهه به صنوبر
وبه جیم فارسی هم آمده - ومجازاً به معنی مطلق
درخت پس معنی لفظی باد نوچ به اضافت دال
مهمله بادِ درخت وکنایه از ریسمانی که بر درخت
آویخته بوسیلهٔ آن درهوا آیند ورونده ومجازاً
گهوارهٔ طفلان جیم عربی بفارسی یا بالعکس
آن بدل شود چنانکه کاج وکاچ این است
حقیقت این لغت وماخذ آخر الذکر اولی
از اوّل است که دران تبدیل بعد تبدیل
راه نمی یابد والله اعلم بحقیقة الحال (فرالادی
ے) طارمی از سرای تست فلک ؛ منطقه
ریسمان بانوچ است ؛ (اردو) دیکھو

بادبیچ۔ گھوارہ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بچوں کے بہلانے کا جھولا۔ مہد۔ ہنڈولا۔ کھٹولا۔

بانوگشسپ اصطلاح بہ فتح کاف فارسی وشین معجمہ مفتوح وسین ساکن با بای ابجد بقول صاحب جہانگیری و برہان و رشیدی وجامع وسراج نام دختر رستم است صاحب برہان برگشسپ فرماید کہ بضم اوّل وفتح ثانی وسکون سین بے نقطہ و بای ابجد بمعنی جہندہ وخیر کنندہ و بفتح اوّل بمعنی پرست پس (بانوگشسپ) فک اضافت توصیفی باشد بمعنی خانمی کہ پرستیدہ باشد و اگر گشسپ را بضم گیریم بمعنی خانم جہندہ وخیر کنندہ (حکیم فردوسی ؎) از آنش کسی کشت بانو گشسپ ؎ یا اباخواستہ ہمچو آذرگشسپ (اردو) بانوگشسپ رستم کی بیٹی کا نام ہے۔ مؤنث

بانون اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی بمعنی آفتاب دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نون آخر زائد است چنانکہ گذارش وگذارشن و آفتاب را بانون گفتن استعارہ ایست و بانوے مشرق کہ می آید کنایہ باشد مجرد بیان صاحب شمس بدون سند اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی برق اصطلاح۔ بقول مؤید ماہتاب را گویند چنانکہ بانوی مشرق آفتاب را دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب مؤید (بانوی مشرق و بانوی برق) را یکجا نوشتہ گوید کہ آفتاب و مہتاب است و ما بلف ونشر مرتب معنی بالا قائم کردہ ایم وخیال ما این است کہ کاتب مؤید شرق را برق نوشت و اگر برق را مضاف الیہ

بانو گیریم خلاف قیاس نیست و مقصود صاحب مؤید از ماہتاب ماہ است نہ پرتو ماہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چاند۔ مذکر۔

بانوی بہشتی رخت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب بمعنی معشوق سبز پوش است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس نیست کہ مرکب توصیفی است و (بہشتی رخت) اسم فاعل ترکیبی (اردو) معشوق سبز پوش۔ مذکر۔

بانوی ختن اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب باشد مؤلف عرض کند کہ ختن نام شہریست از چین و مملکت چین از بلاد شرق است پس بانوی ختن مرادف بانوی مشرق باشد کہ می آید بای حال مرکب اضافی و کنایہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مدائن اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری کہ بذیل لفظ بانو نوشتہ کنایہ از شیرین است کہ معشوق فرہاد و زن خسرو بود (ولہ ے) بانوی مدائن آنکہ خسرو ساخت
؎ قصرش کہ سود بر فلک پہلو ؛ این چار بیچارہ عنصر اینک پست ؛ بنا و بنا و بانی و بانو ؛
صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری از اہل زبان است و قولش قابل اعتبار و این کنایہ منظور بر مزید حسن و شہرت شیرین خلاف قیاس نباشد۔ مرکب اضافی است (اردو) شیرین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ فرہاد کی معشوقہ۔ خسرو پرویز کی بیوی۔ (از آصفیہ ے) چاٹ دی فرہاد کو اور جا لگی خسرو کے ہاتھ ؛ تو تو ای شیریں مٹھائی بن گئی بازار کی ؛

بانوی مشرق اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از آفتاب عالمتاب است (حکیم ثنائی ؎) در سایۂ تو بانوی مشرق گرفتہ جای پہ دریاست در جزیرہ و سیمرغ در حصار پہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مصر اصطلاح۔ بقول انند و شمس زلیخا مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و این کنایہ باشد و موافق قیاس (اردو) زلیخا۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث عزیز مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی تھی اور اُسکے اصرار سے غالباً نام بادشاہ مصر نے یوسف کو خریدا تھا۔

بانہ بقول سروری و جامع و سراج بروزن و معنی عانہ کہ زہار باشد صاحب برہان گوید کہ آن جائی باشد در زیر ناف متصل بہ آلت مردی و زنی کہ موی از انجا برمی آید و آنرا العربی عانہ می گویند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بان کہ مبدل بام است و ہای نسبت بمعنی منسوب ببام یعنی منسوب بہ بلندی و کنایہ از زہار کہ مقامش بلند باشد (اردو) پیڑو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصہ زہار۔ عانہ۔

بانیازان اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان بجز (۱) بمعنی حاجتمندان و (۲) مخلوقات صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع و معنی دوم را مرادف معنی اوّل قرار می دہد و فرماید کہ حاجتمندان ای مخلوقات و صاحبان ہفت اند سوید مؤید۔ مؤلف عرض کند کہ مقابل بی نیاز کہ او باری تعالی است و کلمۂ با در اینجا بمعنی ہفد ہم اوست یعنی کسانی کہ بی

یعنی حاجتمندان کہ بمجردات پاکش کسے از مخلوقات بی نیاز نیست ہر دو معنی درست است (اردو) (۱) حاجت مند لوگ حاجت مندان ۔ مذکر ۔ (۲) مخلوقات بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مخلوق کی جمع ۔

بانی کار اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکاف عربی (۱) بنا و معمار و (۲) مصنف و مؤلف کتاب مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بنا کنندہ کار و تخصیص این بدو معنی بالا متقاضی سند استعمال کہ محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت اند ولیکن بخلاف قیاس نیست فک اضافت است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) معمار ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ عمارت بنانے والا (۲) مصنف ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی اسم مذکر ۔ کتاب تصنیف کرنے والا ۔ کتاب بنانے والا ۔ مؤلف ۔ اسم مذکر ۔ تالیف کرنے والا مختلف کتابوں کی امداد سے کتاب بنانے والا ۔

باو بقول ناصری بروزن ساو نام پسر شاپور بن کیوس بن قباد کہ ملازمت درگاہ خسرو پرویز می نمود و شیرویہ او را در بند کشیدہ خانۂ او را بغارت برد و در زمان یزدگرد خلاص شدہ بہ مازندران آمد و بہ عباد تکدۂ کوسان بعبادت مشغول شد و در انجا پادشاہی یافتہ و بعد از و سرخاب و مہروان و شروین و قارن و رستم شہریاری یافتند و ایشان را آل باوند خوانند (الخ) مؤلف عرض کند کہ باو بقول مؤید و منتخب در عربی زبان بمعنی تکبر کردن و نازیدن است و بقول ساطع در سنسکرت بمعنی باد و جوشش معروف مرادف چیچک ۔ عجبی نیست کہ در وجہ تسمیۂ موسوم یکی ازین معانی

دخلی باشد و در فارسی زبان و ترکی ہیچ معنی ندارد (اردو) باو۔ شاپور بن کیوس بن قباد کے بیٹے کا نام۔ مذکر۔

باواش بقول شمس لغت فارسی است۔ خیار بزرگ را مانند کہ برای تخم دارند۔

مولف عرض کند کہ محققین فارسی زبان و ترکی و عربی ازین لغت ساکت فارسیان خیار را (بادرو) و (بادرنگ) نام نہادہ اند کہ بجای خودش گذشت و درین لغت لفظ باو ہم بزبان سنسکرت بمعنی باد است پس عجبی نیست کہ این لغت سنسکرت باشد ولیکن صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است ازین لغت ساکت۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید کہ کار بے تحقیقی گیرد (اردو) وہ بڑا کھیرا جو تخم کے لئے رکھ چھوڑیں۔ دیکھو بادرنگ۔

باوتاشکن اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان وبحر (۱) بمعنی بت شکن و (۲) اشارہ بہ ابراہیم علیہ السلام **مؤلف** عرض کند کہ باوتا بقول معاصرین زردشت ملفوظ لغت بُت باشد بمعنی بَت و بُت مکتوب آن حیف است کہ محققین فارسی قدیم این را ترک کردہ اند۔ بای حال۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول لفظی و معنی دوم کنایہ باشد کہ پیغمبر ابراہیم بت شکنی می کرد (اردو) (۱) بتوں کو توڑنے والا۔ بت شکن۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام۔ جن کا لقب خلیل اللہ تھا اور آپکو بت شکن بھی کہتے تھے۔ آذر بت تراش کے فرزند۔ مذکر۔

باوج رفتن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بلندی حاصل کردن است (ظہوری)

(۲۵۷)

ے) برون نیامدہ از خضیض پستی طبع ۔ اگر باوج روی و رشوی بلند آنجا ۔ (اردو) بلندی حاصل کرنا۔

باوجود اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی اگرچہ و باوصف (ظہوری ے) باوجود آنکہ صفہا کردہ راست ۔ آہ دریغ اثر فیروزنیست ۔ (ولہ ے) باوجود آنکہ غارت تاخت بربود و نبود ۔ مایہ داران را ہمان کم صبری بسیار ہست ۔ مؤلف عرض کند کہ کلمۂ با در اینجا بمعنی معیت است و وجود بمعنی خودش و استعمال این در فارسی

زبان بدون کلمۂ (آنکہ) ہم می آید چنانکہ باقر کاشی گوید (ے) تو و دوری ز غیر استغفر اللہ از محالات است ۔ عجب گر باوجود سادہ لوحی باورم افتد ۔ (عرفی ے) منم آن مایۂ فطرت کہ گر انصاف بود ۔ باوجودم نتوان گفت باندیشہ فہیم ۔ (اردو) باوجود باوصف ۔ صاحب آصفیہ نے ترک فرمایا ہے اور اردو میں مستعمل ہے جیسے "باوجود میرے روکنے کے وہ چلدئے" باوصف "میرے اصرار کے انھوں نے پروانہ کی" دکن میں بھی اس کا استعمال ہے۔

باور بقول سروری بمعنی قبول داشتہ و تصدیق کردہ قول کسی را (سعدی ے) چنین گفت دیدم گرت باور است ۔ کہ یک دانہ گندم بہامون دراست ۔ صاحب برہان گوید کہ بروزن خاور بمعنی قبول و تصدیق سخن باشد و بمعنی استوار و راست و استوار داشتن ہم بنظر آمدہ و بقول رشیدی مخفف (بہ آور) است و آور بمعنی یقین "گویند کہ باور کرد" یعنی مقرون بہ یقین ساخت و تردد برطرف کرد و بقول جامع قبول و تصدیق و راستی و استوار ۔ صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا

همزبان برهان و بقول فدائی قبول و یقین خان آرزو در سراج گوید که بمعنی متصدیق سخن و بذکر قول رشیدی فرماید که آن بر تقدیری باشد که آور بمعنی یقین به ثبوت رسد و تحقیق آن بر آور گذشت (انتهی کلامه) و هم او بر (آور) بحوالهٔ رشیدی گفته که بمعنی یقین و آوری بمعنی صاحب یقین (شمس فخری ه) بندهٔ او بود فلک بی شک ؎ چاکر او بود جهان آور ؎ (روزبهان ه) گر سلیم جبهٔ عشقی بخورتریاق فقر ؎ تا مسلم گردد آور چو سلیمان داشتن ؎ (رودگی ه) کسی را که باشد بدل مهر حیدر ؎ شود سرخ رو در دو عالم به آور ؎ (ابوشکور ه) کسی کو بمجشر بود آوری ؎ ندارد بکس کینه و داوری ؎ و فرماید که آور بمعنی یقین مشکوک است مگر آنکه مثل جهانگیری و سروری باتباع شمس فخری بی تنقیح و تحقیق آورده اند و اگر گوئی که از بیت ابوشکور و روزبهان و رودکی معلوم می شود که آور بالیقین بمعنی یقین است گوئیم لا نسلم بلکه آنچه دریافت صاحب ذائقه سخن فهمی می شود اینست که بمعنی ولا و محبت خاندان نبوی است پس این معنی دیگر باشد که هیچ یکی از صاحب فرهنگان بدان پی نبرد و معنی یقین در بیت ابوشکور درست نمی شود مگر به تکلف که آور بمعنی (به آور) یعنی به یقین گفته شود چنانکه در بیت فخری است (الخ) مؤلف عرض کند که ما بحث (آور) را بذیل (باور) بدین وجه جا داده ایم که (آور) ماخذ (باور) است و بحثی که درین کتاب بر (آور) بجای خودش گذشت اندران تحقیق خان آرزو ترک شد از اینجاست که تلافی مافات همدریجا می کنیم از صراحت بالا متحقق شد که خان آرزو (باور) را

بمعنی تصدیق سخن تسلیم می کند ولیکن اصل این را که بقول رشیدی (به آور) است تسلیم نمی فرماید زیرا که (آور) را بمعنی یقین تسلیم نمی نماید ما می گوئیم که صاحبان سروری وشمس فخری از اهل زبانند مجرّد قول شان برای تحقیق معانی لغات فارسی زبان کافی است ومحققین هندنژاد یعنی صاحب جهانگیری وبرهان هم تسلیم کرده اند پس خان آرزو را نمی رسد که در زبان مادری شان اینگونه سخن آفرینی کند چنانکه عادت اوست اصرار او برین است که در اشعار متذکرهٔ بالا لفظ آور بمعنی ولا ومحبّت است ما می گوئیم که خان آرزو ذوق سخن ندارد در مصرع اوّل شمس فخری لفظ بی شک تائید آن می کند که در مصرع دوّمش (آور) را به معنی یقین گیریم شاعر گوید که فلک لاریب بندهٔ آنست وجهان یقیناً چاکر اوست ـ نمیدانیم که خان آرزو درین شعر آور را بمعنی یقیناً چرا تکلّف می داند وچرا صراحت نمی کند که بچه معنی گیریم ودر مصرع دوم کلام رودکی آور را بمعنی ولا ومحبّت گیرد ونمی داند که در مصرع اوّل لفظ مهر موجود است وتکرارش در مصرع دوم مخلّ فصاحت ودور از بلاغت باشد پس معنی یقین درینجا بهترین معنی است ـ وای بر ذوق زبانش ومذاق فارسی که در کلام ابوشکور (آوری) را بمعنی صاحب ولای خاندان نبوی گیرد معلوم می شود که بر معنی لفظی مصرع اوّلش غور نکرد یعنی ابوشکور می فرماید که کسی را که به محشر یقین است یعنی جزا وسزای روز محشر را تسلیم می کند هیچ کس با کسی کینه ودداوری نخواهد کرد ـ پس اگر درین شعر (آوری) را بمعنی صاحب محبّت خاندان نبوی گیریم معنی شعر خبط می شود یعنی لفظ محشر متقاضی آن می شود

که محبت خاندان نبوی را متعلق کنیم با محشر یعنی کسی که در محشر با خاندان نبوی محبت دارد به دل او کینه و داوری با کسی نباشد سبحان الله چه خوش معنی پیدا کرده است پس نازک خیالان تصفیه آن کنند بالجمله ما با صاحب رشیدی اتفاق داریم که ماخذ باور آور است ترکیب موحده که بمعنی صحت باشد یعنی با یقین و مراد از تصدیق قول است و بس. بهار گوید که با لفظ افتادن و داشتن و کردن مستعمل. ما می گوئیم که انحصار این هر سه مصدر در ملحقات باقی نماند که می آید (اردو) باور. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. یقین. بهروسا. اعتبار. اعتماد.

باور آمدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است (فوقی یزدی ؎)

مژده عیسی مگو شبم میرند دوران ولی ؎ باورم ناید که نبود هیچ برخر اعتماد ؎ (انوری ؎)

گویمش حال من از عشقت مپرس ؎ کز نمنت باور نخواهد آمدن ؎ (ظهوری ؎) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ؎ که گوش از عهده پیغاره نشنیدن برون آید ؎.

(اردو) باور آنا.

باور افتادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است و مرادف باور آمدن سند این از باقر کاشی بر لفظ (باوجود) گذشت (ظهوری ؎) باورم افتد زبس امید اگر گویم بطنز ؎ یار من بی مهر و بد محضر وجفا اندیش نیست ؎. (وله ؎) ظهوری جان با امید طلب در آستین دارد ؎ چه مانع امتحانی را گرت باور نمی افتد ؎ (اردو) دیکھو باور آمدن.

باوربودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف باور آمدن است و باور شدن (کمال اصفهانی ه) از منت باور مباد این سخن ؛ زانکه در این قول باور نیستم ؛ (اردو) باور ہونا۔ دیکھو باور آمدن

باورچی اصطلاح ـ بقول ضمیمه برهان در هندوستان مطبخی و آش پز را گویند و فرماید که باین معنی بجیم تازی هم آمده و این لغت خوارزم است صاحب لغات ترکی این را بمعنی پزنده لغت ترکی گوید و بقول مؤید بحواله رساله علمی وقنیه بمعنی چاشنی گیر که بر سر طعام می باشد ـ خان آرزو در سراج بحواله ملحقات برهان ذکر معنی اول الذکر کرده گوید که معلوم نیست که لغت کجاست و فرماید که قومی که زباندان و فاضل و اهل صفاهان است در ذیل لغات فارسی بمعنی چاشنی گیر و سرکار طعام نوشته (انتهی) زله بردارش بهار به نقل قول سراج بسرکار را پیشکار نوشته گوید که ظاهر امعنی اول الذکر ازین معنی آخر الذکر گرفته باشند مؤلف عرض کند که از صاحب لغات ترکی متحقق شد که لغت ترکی زبان است و وضع لغت شاهد آن است که چی در فارسی زبان چیزی نیست بلکه در ترکی بمعنی صاحب آمده که افاده معنی فاعلی کند آنچه فارسیان این را بمعنی چاشنی گیر و پیشکار طعام گرفته اند مجاز باشد که باور را بمعنی تصدیق و چی را بمعنی صاحب گرفته باشند و صاحب تصدیق کنایه از چاشنی گیر سفره شاهان که قبل از انکه ملک آغاز طعام کند چاشنی گیرد همه اغذیه را بمقدار قلیل می چشید و تصدیق خوبی اطعمه کند تا بادشاه مطمئن می شود از نیکه غل و آمیزشی در و نیست (اردو) باورچی ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر

اعتبار دار۔ خانسامان۔ کھانا پکانے والا طباخ

باورچیخانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مطبخ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب اضافی است (اردو)

باورچیخانہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر کھانا پکانیکی جگہ۔ مطبخ۔ رسوئی گھر مؤلف عرض کرتا ہی کہ اسکے لفظی معنی باورچی کا مکان خانۂ باورچی کا قلب اضافت۔

باورد بقول سروری بروزن ناورد مرادف ابیورد کہ گذشت وبقول برہان بفتح واو وسکون راو دال بی نقطہ نام بلدہ ایست درخراسان گویند کہ کی کاؤس زمینی بباورد ین کو درز باقطاع مقرر فرمودہ بود واین شہر را دران زمین بنا نمود و بنام خود کرد وبقول جامع بلدۂ درخراسان خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف اباورد کہ (ابیورد) امالۂ آنست نام شہری ازخراسان بنا کردۂ باورد ین کودرز ومتاخرین غیر آن بیای معروف گویند مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این برابیورد گذشت وماخذ این ہم ہمدر انجا مذکور وآباورد مزید علیہ این است نہ این مخفف آن چنانکہ خان آرزو گفتہ (اردو) دیکھو ابیورد۔

باورداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اعتبار کردن وراست شمردن (خسرو ؎) دلم بردی وخوشتر اینکہ گرمن ؎ بگویم بیدلم باور نداری ؎ (انوری ؎)

گرم باور نمیداری نمایم چونکہ بنمایم ؎ غریزالدین طغرائی غریزالدین طغرائی ؎۔ (ولہ ؎) ای بت زتو چون روی بخون بردارم ؎ درعشق زہیچ روی باور دارم ؎ (اردو) باور کرنا۔ سچ سمجھنا۔

باوردی بقول برہان وہفت وانند بروزن پامردی (۱) منسوب بہ باورد (۲) نوعی از آش آرد ہم مؤلف عرض کند کہ یای نسبت در آخر باورد زیادہ کردہ اند و آش آرد کہ بدین اسم موسوم مخصوص و منسوب باشد بشہر باورد کہ باوردان بطریق خاص می پزند و بقول خان آرزو در سراج منسوب بشہریار صاحب شہر (اردو) (۱) باورد کے رہنے والے۔ اہل باورد منسوب بہ باورد (۲) باوردی مؤنث۔ ایک خاص قسم کی آش کو کہتے ہین جو شاہ باورد کے نام سے منسوب ہے۔

باورشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ یقین شدن و یقین آمدن مرادف باور آمدن (ظہوری ؎) چو من نیست یک بندۂ دیگرت ٭ قسم می خورم تا شود باورت ٭ (انوری ؎) گویم کہ کار از غم عشقت بجان رسید ٭ گوئی مرا حدیث تو باور نمی شود ٭ (اردو) دیکھو باور آمدن

باورکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی یقین کردن (مخلص کاشی ؎) خامہ بیجا حرف آن موی میان سر می کند ٭ ایچنین قول ضعیفی را کہ باور می کند ٭ (ظہوری ؎) ایدل در بیگانگی می زن کہ باور میکند ٭ بہر چہ کردی آشنا آن آشنا بیزار را ٭ (صائب ؎) تا نگردد استخوانم توتیا آن سنگدل ٭ نیست ممکن درد سنگین مرا باور کند ٭۔ (انوری ؎) نمی گویم کہ تقصیری نرفتہ است ٭ درین مدت کہ نتوان کرد باور ٭ (اردو) باور کرنا۔

باورگشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف باور شدن است (خسرو)
نگشتی نالهٔ کس باورم اکنون که غم دیدم بتبریز
ار کسی نالش کند هم باورم آید بآواز (اردو)
باور ہونا۔

باور بدن بقول انندبجوالهٔ فرهنگ فرنگ
بمعنی اعتماد داشتن و باور نمودن۔ مؤلف
عرض کند که دیگر محققین مصادر فارسی ازین
ساکت ولیکن باصول ما خلاف قیاس نیست
مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی
زبان که باور است بزیادت تحتانی و
علامت مصدر دن وضع کرده اند۔ امر
حاضر و حاصل بالمصدر این هم باور
است و باور دمضارع (اردو)
باور کرنا۔ یقین کرنا۔

باوصف بقول انندبجوالهٔ فرهنگ فرنگ
بفتح واو مرادف باوجود باشد مؤلف
عرض کند که صراحت ماخذ این بر باوجود
گذشت (اردو) دیکھو باوجود۔

باوقار اصطلاح۔ بقول انندبجوالهٔ فرهنگ
فرنگ بمعنی باعزت و باتمکین مؤلف
عرض کند که کلمهٔ بادر اینجا بمعنی هذه هم آمده
که افادت معنی اسم فاعل کند یعنی لفظی
این وقار دارنده و صاحب وقار۔
مخفی مباد که وقار لغت عرب است
بفتح اول بمعنی تمکین و گرانباری و بکسر واو
خواندن نوعی از تفریس است (کذا فی الغیاث)
(اردو) باوقار اردو میں کہہ سکتے ہیں
بمعنی عزت مند۔

باوقار گردیدن استعمال۔ بمعنی باتمکین
و باعزت شدن است (صائب)
فلک زلنگر من باوقار می گردد
زمین زسایهٔ من بی قرار می گردد
(اردو) معزز ہونا۔

(۲۲۹۸)

باول بقول سروری و برهان وجامع بفتح واو نام موضعی است که آنجا جامه ابریشمین بغایت خوب بافند صاحب رشیدی گوید که مرادف بابل است بضم سوم شهری قدیم در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پای تخت نمرود و سائر جبابره بود والحال خراب است وچون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده بکسر می خوانند وهم او گوید که صاحب فرهنگ جهانگیری باول را غیر بابل پنداشته وخطا کرده وسامانی گفته که باول لغتی است در بابل یا معرّبش بابل وصحیح اینست چه لفظ بابل در کلام مجید واقع ولفظ عجمی بی تعریب در کلام فصحا خاصته قران واقع نشود ومنسوب بدان را باولی گویند خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی وسامانی فرماید که درین چند وجوه بحث است اوّل آنکه در اصطلاح شعرا نسیج باولی مطلقاً نیست من ادعی فعلیه السند بلکه اگر نام بابل بمیان می آید سحر وجادو گفته می شود دوم آنکه در کلام مجید عجمه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر وتیز بتعریب وقتی حاجت افتد که حرفی که در زبان عرب نبود دران لفظ بوده باشد درینصورت ضرورت است والّا ضرورت نیست پس گاهی تعریب کنند وگاهی نکنند چنانکه لفظ آزر (الخ) صاحب ناصری بر ذکر قول رشیدی وجهانگیری وسامانی قانع نه هم او بر لفظ بابل که بموحّده سوم بر معنی سوسن گذشت صراحت کرده است که در انجا وقتی جامه های ابریشمینه خوب می بافتند وباول نیز بهمین معنی آمده مؤلّف عرض کند که شهرت بابل وباول بزمانی بصنعت جامه های ابریشمی بقول صاحب ناصری متحقق خان آرزو که نسیج باولی را در کلام شعرا نیافت ما از کلام خاقانی پیش می کنیم (ع) هر حلقه کز و تن ولی یافت

خورشید نسیج باولی یافت ۱۲ از ہمین شعر صاحب سروری ہم استناد کردہ کہ خود او ہم از اہل زبانست ما بجد یکہ بتحقیق این لغت کردہ ایم باول مبدل ہمان بابل است کہ بچاہ و سحر معروف و تبدیل موحدہ بہ واو موافق قیاس چنانکہ آب و آو و اگر خان آرزو یا جہانگیری باول را ورای بابل پندارد ادعای اوست و من ادعی فعلیہ السند ما بر قول صاحب ناصری اتکا کنیم کہ صاحب زبان است۔ و قول رشیدی را باور کنیم کہ خلاف ناصری نیست (اردو) دیکھو بابل کے تیسرے معنے۔

باولی بقول ضمیمہ برہان (۱) جانوری کہ بعضی از پر و بال وی کندہ در پیش باز و شاہین نو تیار کردہ سر دہند تا بآسانی اورا بگیرد و بر شکار چالاک شود۔ بہار بر باولی و بولی گوید کہ ہمان بابلی کہ گذشت (امین مستغنی ۵) شاہین بخت خصم شکار ترا نیافت ۱۲ دست زمانہ ہرگز محتاج باولی ۱۲ مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت ماخذ این بر بابلی ذکر کردہ ایم و (۲) معنی منسوب بہ باول کہ یا نسبت بر لفظ باول زدہ کردہ اند چنانکہ نسیج باولی و سندش بر لفظ باول گذشت۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) دیکھو باولی (۲) باولی بابلی کا مبدل۔ شہر بابل کا رہنے والا یا منسوب بہ بابل۔

باولی دادن مصدر اصطلاحی بقول بحر شیر کردن جانور شکاری یعنی دلیر گردانیدن آن بسبب گیراندن جانور دیگر۔ بہار بر بابلی ذکر این بہ ہمین معنی کردہ و حقیقت این بر لفظ بابلی مذکور (اردو) شکاری پرند کے روبرو کسی چڑیا یا اور پرند کو بعض پر نوچ کر اڑانا تاکہ شکاری جانور اسکو

جلد شکار کر سکے اور شکار کا عادی ہو۔
صاحب آصفیہ نے (باولی دینا) پر فرمایا ہے
یعنے۔ بہڑی دینا۔ بھڑکی دینا شکاری
پرند پر کسی دوسرے پرند کو چھوڑ کر تیز اور
دلیر کرنا۔ جرأت دینا۔

باوی بقول ناصری کہ بدیل لفظ باؤ نوشتہ
۔ نام طائفہ از الوار فارس است کہ در جانب
ولایت کوہ لیلونہ نشستہ اند و محل سکونت
آنہا را باشت بروزن چاشت نامند مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ جزین نباشد کہ بزیادت
یای نسبت در آخر (باو کہ گذشت) این
طائفہ را منسوب بدان کردہ اند کہ از نسلش
باشد واللہ اعلم (اردو) باوی ایک
قوم یا گروہ کا نام ہے جو فارس کے بدمعاشوں
سے ہیں۔ مؤنث۔

باوین بقول جہانگیری باو او مکسور و یای
معروف سبد کوچکی کہ پنبہ را کہ می رشتہ باشند
درون آن نہند صاحب برہان فرماید
کہ بروزن کابین سبد کوچکی کہ زنان پنبہ
کہ خواہند بریسند دران نہند و بقول
جامع سبد کوچکی کہ دران پنبہ گذارند۔
و بقول رشیدی سبد کوچکی کہ ریسمان دران
نہند خان آرزو در سراج فرماید کہ سبد
کوچک کہ زنان پنبہ و ریسمان دران نہند
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بر ریسمان تنہا
خطاست مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب
جامع بہتر از ہمہ و تخصیص خان آرزو بازنان
خطاست و ریسمان را از باوین ہیچ تعلق
نیست بلکہ آن مخصوص است برای پنبہ و
چون رشتہ تیار شود آنرا در باوین نمی گذارند
و باوین مخصوص است برای پنبہ کہ پیش از
رشتن دران گذارند و این مبدل بافین
است یعنی منسوب بہ باف کہ بمعنی افزار
جلاہگان گذشت فا بدل شد بہ واو

چنانکه فرخج و ورخج و معنی لفظی این منسوب به افزار جلاهگان و کنایه از سبد کوچک که پنبه دران گذارند و کم کم از و گرفته بر چرخه می ریسند و رشته سازند (اردو) وہ چھوٹی سی ٹوکری جس مین جلاہے روئی یا روئی کی پونیان رکھتے ہین مؤنث.

باه بقول ضمیمه برهان شهوت را گویند که آب پشت و کمر است صاحب مؤید و شمس هم این را بذیل لغات فارسی جاداده صاحب انند فرماید که لغت عرب است بمعنی جماع و نکاح و شهوت پشت و شهوت افزائی و صاحب منتخب که محقق لغات عرب است بر جماع قانع مؤلف عرض کند که چنین نیست که محققین بالالغت عرب را بفارسی جاداده اند تسامح شان بیش نیست و فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) باه - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنث - شہوت - مردی -

باباها بقول ضمیمه برهان نوعی از طعام است که عربان باجه گویند و صاحبان مؤید و انند و هفت این را بذیل لغات فارسی جاداده فرمایند که پاچه نیز گویند (به باو جیم فارسی) و صاحب شمس هم این را لغت فارسی داند مؤلف عرض کند که اصل این (پاآهار) است به بای فارسی یعنی خورشی که از پای سازند پا بمعنی حقیقی اوست و آهار بمعنی خورش گذشت بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه تپ و تب و آسپ و اسب و الف ممدوده سوم و رای مهمله بکثرت استعمال حذف شده باها باقی ماند و طعامی خاص را بدین اسم موسوم کردند که پاچه نام دارد و پاچه خورشی است که از پای و کله گوسپندی پزند که بجای خودش می آید (کذا فی الانند) و (باجه) به موحده و جیم

عربی معرب پاچہ باشد ولبس (اردو) نہاری بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا ہے اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین نہاری اُس سالن کا نام ہے جو سری اور پایون کو رات بھر گلا کر پکاتے ہین اور ناشتہ صبح مین روٹی کے ساتھ کھاتے ہین۔ دکن کا استعمال پاچہ کا ترجمہ ہے۔

باہار اصطلاح۔ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بوزن ناہار پہلوی باشد کہ در قزوین رامندی گویند و بقول جہانگیری و برہان و جامع (۱) ظرف و آوند را مند (۲) روش گویندگی باشد کہ آن را پہلوی و رامندی نیز خوانند صاحبان رشیدی و ناصری بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل فرمایند کہ ظرف باطعام باشد نہ ظرف مطلق چہ باہار مخفف باآہار است مرکب از با بمعنی مع و آہار بمعنی خوراک و معنی ترکیبی آن با خوراک چنانکہ در لغت آہار گذشت۔ صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج گوید کہ از ذات کلمہ چنان مستفاد می شود کہ بمعنی ظرف خوراک و مرکب است از با و آہار ولیکن در فرہنگہا بمعنی مطلق ظرف نوشتہ و نسبت معنی دوم فرماید کہ نوعی از نغمات کہ آنرا بفرس جامہ و رومہ و الیوم در قزوین و صفاہان را وندی و رامندی خوانند (کذا فی القوسی) **مؤلف** عرض کند کہ محقق حقیقت جو یعنی خان آرزو بر نقل اقوال اکتفا کرد و تحقیق خود را بر خلاف عادت گذاشت ما عرض میکنیم کہ معنی اوّل مطلق است امّا مخصوص بظرف طعام نہ ظرف باطعام چنانکہ خیال سطحی رشیدی است

ماخذ این همانست که رشیدی ذکرش کرد ولیکن استعمالش برای مطلق ظرف طعام است خواه خالی باشد یا پر از طعام آنانکه مطلق ظرف نوشته اند و مخصوص بظرف طعام نکرده اند پی بحقیقت وضع لغت نبرده اند نسبت بمعنی دوم عرض می شود که در ان هم کلمهٔ با مفید معنی فاعلی است و هار بقول برهان بمعنی توالی و پی در پی آمده پس معنی لفظی این مرکب - توالی دارنده و کنایه از لهجه زبان پهلوی و راوندی که هر لفظ را کشیده گویند نه نوعی از نغمات که خان آرزو ذکرش کرده و حیف است ازو که جامه در آمه بجای خودش بدین معنی ذکر نکرده (اردو) (۱) ظرف غذا - کھانے کا برتن - مذکر (۲) زبان پہلوی و راوندی کا لہجہ جو ہر لفظ کو کھینچکر کہتے ہین - مذکر -

باهت بقول برهان وهفت بروزن آفت سنگی باشد سفید برنگ مرقشیشا قصی وچون نظر مردم بران افتد بی اختیار بخنده در آیند ومنبع آن دریاست وآنرا بعربی حجر الضحک خوانند صاحب جامع هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که بهت به قول محیط المحیط در عربی زبان سنگی را گویند که سفید و براق که بفارسی آنرا باهت گویند و نیز در عربی بحجر الضحک مشهور (الخ) بخیال ما باهت مفرس است که فارسیان در لب ولهجهٔ خود (بهت) را به کشش بای موحده گویند وهمین کشش آواز را باهار نام است که بر معنی دوم لغت گذشته گذشت دیگر هیچ (اردو) حجر الضحک - مذکر - ایک سفید اور چمکیلے پتھر کا نام ہے جسکو دیکھنے والا بے اختیار ہنستا ہے -

باهده اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح ها و دال ابجد لغت فارسی است

بمعنی راست و درست ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مؤلف عرض کنند کہ ہدی لغت عربست بقول منتخب باللغت بمعنی سیرت و سیرت نیکو داشتن عجبی نیست کہ فارسیان تحتانی آخر را بہ ہای ہوز بدل کردند چنانکہ بدری و بدرہ و کلمۂ با بمعنی ہمدہم اوست کہ افادت معنی فاعلی کند پس معنی لفظی این سیرت نیکو دارند کنایہ از راست و درست بای حالِ طالب سند استعمال باشیم کہ صاحبان آنند و فرہنگ فرنگ از اہل زبان نبودہ اند کہ مجرد قول شان قابل تسلیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) راست ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ سیدھا درست ۔ صحیح ۔

(۱) باہر دو پیش | استعمال ۔ صاحب
(۲) باہر دو زبر | فرہنگ فدائی

(۳) باہر دو زیر | ذکر این ہر سہ کردہ گوید کہ (۱) ترجمہ بضمتین است و (۲) ترجمہ بفتحتین و (۳) ترجمہ بکسرتین کہ دو حرف نخستین و دومین را مضموم و مفتوح و مکسور بخوانند مؤلف عرض کند کہ کلمہ با درین ہر سہ مرکب بمعنی معیت است و بس (اردو) (۱) بضمتین ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے ضمہ کے ساتھ (۲) بفتحتین ۔ ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے فتحہ کے ساتھ (۳) بکسرتین ۔ ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے کسرے کے ساتھ ۔

باہر کہ بند دکمر | مقولہ ۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ یعنی باہر کہ مقابل شود و مقابلہ کند ۔ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ کمر بستن بمعنی مقابلہ کردن بجای خودش می آید ۔ کم التفاتی

ہر سہ محققین بالا بیش نیست کہ این را بصورت مقولۂ نوشتہ اند فتامل (اردو) دیکھو کمر بستن بمعنی مقابلہ کرنا۔

باہر کہ خواہی استعمال۔ صاحب انند آن را مرادف (بہر کہ خواہ) نوشتہ حوالۂ بہار دہد وبر (بہر کہ خواہ) از ملا وحشی سندی آوردہ کہ بمعنی (باہر کہ خواہی) می آید مؤلف عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ (باہر کہ خواہی) را در لغت جا دہیم کہ بمعنی لفظی وحقیقی است محاورہ و اصطلاحی خاص نیست (اردو) توجیہ کے ساتھ چاہیے۔

(الف) باہر کہ راست آید از چپ وراست آید

(ب) باہر کہ مصیبت آید از چپ وراست آید

(الف) کردہ اند و صاحب محبوب الامثال ذکر (ب) کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت

مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون ترقی کسی را روز افزون بینند برای او استعمال (الف) کنند وچون کسی را پیاپی مبتلای مصیبت بینند بحق او مثل (ب) زنند اصل (الف) آنست کہ باہر کہ طالع راست آید دولت از چپ وراست آید (اردو) صاحب محبوب الامثال نے (الف) کے مقابل لکھا ہے کہ "خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے" خدا دیتا ہے تو نہین پوچھتا کون ہے" دکن مین اس موقع پر کہتے ہین "جسکی بن آتی ہے اُس کے پاس دولت سر سے جاتی ہے" صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "جب آوے برسن کا چاو پچھوا گنے نہ پُروا باو" یعنے جب خدای تعالے برساتا ہے تو پچھوا کی پَروا نہ پُروا کی" عام معنون مین یہ بھی قریب قریب (الف) کا ترجمہ ہے لیکن دکن کی کہاوت سب سے

بہتر ہے۔ (ب) کی نسبت دکن کی کہاوت ہے کہ "مصیبت ایک طرف سے نہیں آتی" یعنے جب برائی کا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے مصیبت آتی ہے۔ نیز دکن میں کہتے ہیں "برائی کا وقت خدا نہ لائے جو مصیبت پر مصیبت آئے"۔

باہک بقول جہانگیری و برہان و ناصری و سراج باہای مفتوح بکاف زدہ شکنجہ را گویند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی بمعنی عقاب و عذاب مستعمل مؤلف عرض کند کہ باہک در عربی بکاف مشدد بمعنی سائیدن و لاغر کردن و بیابی نیزہ زدن آمدہ فارسیان بترکیب خود کلمۂ باہ کہ بمعنی ہفدہم او و مفید معنی فاعلی است مرکب کردہ کاف مشدد را ساکن کردند معنی لفظی این سایندہ و لاغر کنندہ و مجازاً بمعنی صعوبت و عذاب دہندہ و کنایہ از شکنجہ کہ در عجم ذریعۂ تعذیب است پس مقرس باشد و اسم مصدر باہکیدن کہ می آید مخفی نیست کہ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم بہمین معنی می آید و اسم مرکب می دانیم کہ لفظ یار را باہک عربی مرکب کردہ اند و معنی لفظی آن صعوبت پاکہ تعزیر شکنجہ مخصوص بہ پاست (اردو) شکنجہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مجرموں کو سخت سزا دینے کی ایک کل کا نام جس میں انکی ٹانگیں کس دیجاتی ہیں۔ عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

باہکیدن بقول برہان و ہفت بر وزن واکشیدن بمعنی شکنجہ کردن و بقول بحر سالم التصرف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد فرماید کہ حاصل بالمصدرش باہک و مضارعش باہکد مؤلف عرض کند

کہ باصول ما مصدر اصلی است کہ از اسم جامد مقرس وضع شدہ و اسم مصدر و حاصل بالمصدرش باک است کہ گذشت (اردو) شکنجے مین کھینچنا۔ بقول آصفیہ۔ کولھو مین پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ آپ ہی نے (شکنجہ کرنے) پر فرمایا ہے دکھ دینا تکلیف دینا

باہم بقول ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی یکدیگر ولبقول مؤید و ہفت یکجا و (۲) باغم و ہم **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مخفف (باہمدیگر) یعنی باہمدیگر و بالاتفاق و فیمابین چنانکہ "من و او باہم رفتیم و میراث پدری را باہم تقسیم کردیم" و بمعنی دوم بلحاظ معنی لفظی آن ہم و غم دارندہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) باہم۔ بقول آصفیہ۔ مل جلکر۔ آپسمین۔ میل ملاپ سے۔ ایک دوسرے کے ساتھہ۔ باتفاق فیمابین (۲) غمگین۔

باہمان صاحب سروری بر بہمان فرماید کہ مرادف فلان است کہ شخص مجہول باشد و گوید کہ در فرہنگ باضافۂ الف باہمان ہم آوردہ (علی حسن باخرزی ؎) بہ چشم چرا گہ کند روی ساقی پناہ نہ گوشم بزند د حدیث نہانی پناہ ز مطرب سرود آرزو ہم نخواہم پناہ نگویم فلانی تو یا باہمانی پناہ صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ کلمۂ با در اینجا زائد است و بس (اردو) فلان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شخص فرضی۔ امکا ڈمکا۔ عمر۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید۔ للو۔ جگدر۔ حامد محمود۔

باہم باہن کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر کنایہ از بند و زنجیر کردن باشد **مؤلف** عرض کند کہ (باہن کشیدن) بہمین معنی گذشت پس بمعنی باہم

کجا رفت نمیدانیم که محققین با نام ونشان چرا
برمعنی حقیقی غور نمی کنند وخلاف قیاس می روند
به تحقیق ماکنایه از بند وزنجیر کردن دو
کس بایکدیگر است (اردو) ایک دوسرے
کو زنجیر مین جکڑنا۔

باهم بافته استعمال۔ بقول صاحب
بول چال بایکدیگر تاب داده شده مؤلف
عرض کند که ماخذ صاحب بول چال۔ زبان
معاصرین عجم است و بافتن بمعنی تاب
دادن گذشت و بافته اسم مفعول اوست
و (ماضی مطلق بزیادت های هوز) نیز پس
چیزی که باهم تاب داده شده است
آنرا معاصرین عجم (باهم بافته) گویند و
نیز بمعنی (باهم بافت) مستعمل است
چنانکه "زید دو تار ریشم را باهم بافته"
"(اردو) باهم بٹا ہوا۔ باهم بٹا۔

باهم درافتادن مصدر اصطلاحی۔

بریکدیگر افتادن است (ظهوری ۵)
عجب کز غمگشان باهم درافتند ۔ مگر باهم
برای غم درافتند ۔ دلی دارم که خوبان
برسراو ۔ گه تقسیم دل باهم درافتند ۔
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔

(الف) باهم شیر وشکر بودن مصادر
(ب) باهم شیر وشکر شدن اصطلاحی
(الف) بقول برهان وهفت وبحر کنایه از
غایت محبت ونهایت آمیزش و دوستی
باشد میان دو کس صاحبان (جهانگیری
در ضمیمه) ورشیدی وشمس ذکر (ب)
کرده اند بمعنی (الف) وسندی که از کلام
ظهوری پیش کرده اند ازان (شیر وشکر)
بمعنی موافقت ویکرنگی پیداست (۵)
در شکایت نیستم از بخت شور ۔ زهراو
باکام شیر وشکّر است ۔ مؤلف عرض کند
که (شیر وشکر) بمعنی اختلاط ومحبت بجای

(۲۲۹۹)

خودش می آید و این ہر دو مصادر مرکبہ خلافِ
قیاس نیست ولیکن سند پیش کردہ صاحب
جہانگیری برای (شیر و شکر) است نہ برای
این مصادر و این ہر دو از ہمان اصطلاح
شیر و شکر مرکب شدہ است و بس۔
(اردو) شیر و شکر ہونا۔ بقول آصفیہ
گھل مل جانا۔ (سوز ۵) دختر رز را تو
نذر ہو گئی پہ سوز سے مل شیر و شکر ہوگئی

باہم کلہ زدن مصدر اصطلاحی بقول
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ
قاچار با یکدیگر مناطحہ یعنی جنگ بسر و کلہ
کردن مؤلف عرض کند کہ فارسیان
مجرد (سر کلہ زدن) ہم گویند (کذا فی النسخ)
و کلہ بقول برہان بمعنی سر ہم آمدہ مطلقاً
اعم از سر انسان و حیوان و فرق سر را
نیز گفتہ اند (الخ) پس معنی لفظی این ہم
موافق قیاس است (اردو) ٹکر لڑنا
بقول آصفیہ۔ سر لڑانا۔ مستک بازی کرنا۔
ماتھے سے ماتھا لڑانا۔

(الف) **باہمہ بازی بکبیر ما ہم بازی** } مقولہ
(ب) **باہمہ کجکلاہ با ما ہم** } صاحب
ذخیرہ ذکر (الف و ب) کردہ و صاحب
امثال فارسی بر (ب) قانع و ہر دو از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند کہ (الف) مقولہ سوقیان عجم است چون
کسی را بینند حیلہ بازی و فریب و دغا میکنند
استعمال (الف) کنند مقصود آنست کہ تو با ما
حیلہ بازی و فریب و دغا می کنی و با کبیر ما
ہم یعنی بازی تو با ما نمی سزد الا با کبیر ما و ما از
بازی تو خبر داریم و فارسیان استعمال (ب)
برای متکبران می کنند یعنی بہ مخاطب متکبر
می گویند کہ با ہمہ تکبر می کنی و کلاہ خود را
کج می داری (چنانکہ عادت متکبران است)
ولیکن عجب است کہ با ما ہم مقصود آنست

که درجۂ ما برتر از تست و تراحقیہ سید انیم
کجکلاہی تو برای دیگران باشد و پیش ما
ہیچ (اردو) (الف) دکن مین بازاری
لوگ کہتے ہین "آپکی مکاری اور چالبازی
ہمارے لوڑے سے" (ب) کی نسبت دکن
کی کہاوت ہے "خدا کی قدرت استونپ
ہم سے بھی اکڑنے لگے" یعنے غرور کرنے لگے
باہمہ کہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ دبیر نگ
گوید کہ بمعنی باوجود کہ مؤلف عرض کند کہ
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب
سند استعمال باشیم (اردو) باوجودیکہ
باوصفیکہ۔ جیسے "باوجودیکہ آپ سمجھدار
ہو پھر ایسی بات کہتے ہو"
باہمہ ولی ہمہ استعمال۔ صاحب انند
بحوالۂ مظہر العجائب گوید کہ (۱) از صفات
حق سبحانہ تعالی است۔ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ خلاف قیاس نیست امامشتاق سند
استعمال میباشیم و (۲) معاصرین عجم کسی را
ہم گویند کہ دائما گوشہ نشین است وچون
مردم با او جمع شوند شریک حال شان
ہم می شود وچون تنہا باشد باز باشغال
خودش انہماک دارد (اردو) باہمہ و
بے ہمہ۔ انھین دو معنون مین اردو مین کہتے ہین
باہو بقول سروری وجہانگیری بضمّ ہا
(۱) چوب دستی کہ شتربانان بدست گیرند
(حکیم سوزنی ؎) ہر کہ از پشت دلش بار
ولای تو فگند ہا زخم باہو خورد از حادثہ
چرخ بلند ہا (استاد فرخی ؎) من چون
چنان بدیدم جستم زجای خواب ہا باہو
بدست کردہ باشتر شدم فراز ہا و بقول
برہان مطلق چوب دست بزرگی۔ صاحب
رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ از ینجاست کہ

در جاماسب نامہ تعبیر از حضرت موسیٰ بسرخ
شبان باہو دار کردہ بمعنی صاحب عصا چہ
عصا۔ باہوی درخت باشد مجازاً صاحب
ناصری و جامع بر چوب دستی و عصا قانع۔
(ناصری ۵) باہو چوشبان وادی ایمن ؎
نشگفت کہ اژدہا کنی باہو ؎ خان آرزو
در سراج گوید کہ بمعنی چوب دستی بمجاز است
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بہ چوب دستی
کہ شتربانان بدست دارند بحیاب است
کہ از خصوصیت مقام ناشی باشد مؤلف
عرض کند کہ باہ و باہنہ بقول ساطع لغت
سنسکرت است بمعنی بازو (الخ) پس
فارسیان واو نسبت در آخرش زیادہ
کردند کہ بمعنی منسوب بہ بازو است و کنایہ
گرفتند از چوبی کہ بوسیلہ آن چارپایان را
می رانند و برای تیز روی بدان اشارہ کنند
چنانکہ در عرب شتران را و در فارس خران را
و دربہندگاوان را مخفی مباد کہ بر سم ہند
بر سر این چوب خار آہنی ہم نصب کنند
و جادارد کہ با را بمعنی مفید ہمش گیریم کہ
افادۂ معنی فاعل کند و ہو بضم اوّل بقول
برہان کلمۂ الیست از برای آگاہیدن
و خبردار کردن مستعمل پس چوبی را باہو نام
کردند کہ اشارۂ خبرداری بوسیلۂ آن کنند
یعنی استعمال آن چوب اشارہ کند برای
تیز روی و جادارد کہ باہو را مبدل بازو
گیریم بمعنی چارمش کہ زای ہوز با ہای ہوز
بدل شود چنانکہ اشارۂ این بر باز و کردہ ایم
(اردو) وہ مختصر سی لکڑی جسکے ذریعہ سے
چارپایون کو جلد چلنے کا اشارہ کرتے ہین
اور اون کے پٹھے مین چبوتے ہین مؤنث
(۲) باہو۔ بقبول سروری و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع بمعنی بازو صاحب برہان
صراحت کند کہ از آرنج تا سر دوش باشد

مؤلف عرض کند کہ زای موزہ بہای ہوز بدل شد چنانکہ برآزو برآہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بازو کے پہلے معنے۔

(۳) باہو۔ بقول ناصری بمعنی یعون تعالی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند کہ باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبان است توانیم عرض کرد کہ با در اینجا بمعنی سیر و بس یعنی استعانت و ہو ضمیر راجع بسوی خدا چنانکہ او تعالی شانہ (اردو) یعونہ تعالی۔ اللہ کی مدد سے۔

باہوش و رشید اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار عقلمند و لائق۔ صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجرب و باہوش ہم بمعنی ہوش و عقل دارندہ درست باشد کہ کلمۂ با در اینجا بمعنی ہمدش۔ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) باہوش۔ باعقل و ہوش اردو میں بقاعدۂ فارسی مستعمل ہے۔

باہون بقول شمس لغت فارسی و مرادف باسبون کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ باسبون بہ موحدۂ چہارم لغتی نیست آما صاحب محیط بر باسیون بہ تحتانی چہارم نوشتہ کہ مرادف بافیون۔ سعدر اگویند و بر سعد فرماید کہ بضم اول و سکون ثانی و دال مہملہ بیونانی فینارس و اقرقون و بسریانی سعدا و فرجہ و برومی بروشن و فرفورون و بترکی تیلاق و طبلاق و در تنکابن استکو و بعربی قراح الجمل و بفارسی مشک زیر زمین و بہندی موہتہ گویند و آن نبیخ نباتی است و نوعی است از ان کہ بہ شیرازی سعدالزنگ نامند۔ گرم و خشک در اول سوم و گویند در آخر دوم و در ان قبض اندک و تجفیف قوی و تسخین بلا لذع

وتفتیح بالغ وحرافت است حتی کہ دہان را گہا
بکشاید واخراج دم نماید وریاح را پراگندہ
کند ومحرق خون است خواص بسیار دارد۔
(الخ) صاحب برہان ذکر مشک کردہ برگیاہ
خوشبو قانع وفرماید کہ اسم آن در عربی سعد
است مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ ما ذکر (باسیلون۔ بہ تحتانی چہارم) بجائش
نکردیم باآنکہ بر (باسبون۔ بموحدہ چہارم)
اشارہ آن کردہ ایم۔ ازینجاست کہ تلافی
مافات در ینجا می کنیم۔ بالجملہ باہون را بدین
معنی غیر از صاحب شمس دیگر کسی ننوشت
وفارسی این مشک است کہ بجای خودش
می آید۔ محققین فارسی زبان ومفردات
طب باہون را ترک کردہ اند ومتحقق نشد
کہ لغت کدام زبان است (اردو)
ناگرموتہہ۔ بقول جامع الادویہ سعد کوفی
۔مشک زمین ایک جڑہے گول اور لانبی

صاحب محیط نے ناگرموتہہ پر لکھا ہے کہ
موتھا کی ایک قسم اور موتھا پر سعد کا حوالہ
دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موتھا
پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ناگرموتھا۔ ایک
قسم کی گھاس۔ جس مین سے خوشبو
دار جڑین نکلتی ہین عربی مین اُسکو
سعد کہتے ہین۔ صاحب ساطع نے بھی موتھا
پر سعد کوفی لکھا ہے اور ناگرموتھا پر
مشک زیر زمین۔

باہہ بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ لغت فارسی است بمعنی (۱) دریای
شور و (۲) رود باری کہ پایاب نباشد
و (۳) اسپ قوی وتوانا صاحب کنز فرماید
کہ لغت فارسی است و در ترکی زبان برای
بحر و یم مستعمل مؤلف عرض کند کہ در عربی
زبان بہ بمعنی زیادہ شدن آمدہ پس
باہہ اسم فاعل اوست بمعنی زیادہ شونده

عجمی نیست کہ فارسیان این را مفرس کردہ برای دریای شور استعمال کردہ باشند کہ روز بروز زیادہ شود از مجرای آب زمین وجزر و مدّش ہم تعلّق دارد باین معنی ومعنی دوم مجازش کہ دریای بزرگ را ہم بہین نام موسوم کردند ومعنی سوم را ہم مجازگیریم کہ اسپ قوی وتوانا ہم مثل موج دریا برمی خیزد وجا دارد کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم ولیکن محقّقین فارسی زبان از ین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) سمندر دیکھو اسمندر (۲) بڑی ندی جو ہمیشہ بھرپور رہے اور پایاب نہو (مؤنث (۳) جاندار گھوڑا۔ زبردست گھوڑا۔ نر گھوڑا

باہیج دلاور سپہ تر قضا نیست مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کنند کہ فارسیان این مثل را در تعریف مرگ استعمال کنند کہ چون قضا آید ہیچ مانع رد نشود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "موت سات تالو نہین بھی نہین چھوڑتی" "دکن مین کہتے ہین "موت کبھی نہین ٹلتی"

بای بقول سفرنگ بای موحّدہ با الف ویای تحتانی (۱) بمعنی باشندہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این (۲) ہست و وجود و قیام و کائنات وہمین است اسم مصدر بائیدن وبودن کہ بجای خودش می آید۔ واستعمال فارسیان قدیم بمعنی باشندہ از ہمین است بمجاز (اردو) (۱) رہنے والا۔ قائم۔ (۲) ہست۔ بقول آصفیہ۔ فارسی جس کا سنسکرت اُست ہے۔ اسم مؤنث ہستی۔ بود۔ قیام۔ وجود۔ کائنات

بایا بقول سروری بمعنی در بالیست صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف بالیست وبالیستہ

بمعنی ضروری و بقول برهان بمعنی در بایست
و ضروری و آنچه در کار و محتاج الیه باشد
صاحب رشیدی گوید که بمعنی بایسته و ضروری
و برین قیاس است بایست و بایستن
و بحوالهٔ سامانی فرماید که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و بقول
جامع چیز ضرور و ضروری. و بقول ناصری
چیزی لازم و واجب و محتاج الیه و صاحب
نوادر بدیل بایستن ذکر این کرده فرماید
که بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس است
بایان و بایسته و بایست خان آرزو در
سراج گوید که بوزن آیا بمعنی بایسته و بایست
و فرماید که بعضی گفته اند که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و دور نیست
که در بعضی جاها نون اسم فاعل را حذف
نمایند چون پیران و پیرا (حکیم سوزنی)
از بهر تازه بودن دلهای خاص و عام

بایا تری لبی زنم ابر بر نبات

مؤلف عرض کند که آنچه صاحب رشیدی بایست
و بایستن را هم برین قیاس گوید از حقیقت
خبر ندارد و از قیاس سطحی کار میگیرد و سامانی و رشیدی
و خان آرزو که این را مخفف بایان خیال کرده اند هم
بحقیقت پی نبرده اند که بای بلغت زند و پازند بمعنی
باشنده و هستی دارنده و قائم آمده چنانکه بجایش گذشت
و هم بای امر حاضر است از مصدر بائیدن
که می آید و بایا بزیادت (الف) در آخرش
افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی. گویا و
از جوی. جویا ذکر این قاعدهٔ فارسی بر (الف
فاعل) گذشت. و بایان اسم حال است
که تعریفش بر (اسم حال) کرده ایم. پس
سامانی و رشیدی و خان آرزو و سکندری
خورده اند که این را مخفف بایان بحذف
نون گرفته اند اگرچه حذف نون آخر هم خلاف
قیاس نیست چنانکه ایشان و ایشا و این و

آی ولیکن بوجود قاعدهٔ خاص ضرورت اندر
که مخفف گیریم پس معنی حقیقی این باشنده و
قائم ومجازاً بمعنی ضروری ومحتاج الیه
(اردو) رہنے والا۔قائم۔ضروری۔
بایام برآمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بانجت بد
وروزگار خود جنگ کردن **مؤلف**
عرض کند که محققین صاحب زبان ازین سا
ومعاصرین عجم بر زبان ندارند ومعنی حقیقی
این تائید مقصود نمی کند۔طالب سند استعمال
می باشیم (اردو) بدقسمتی کے ساتھ جنگ کرنا
بایان صاحب نوادر ذکر این بذیل
مصدر بایستن کرده گوید که بایا بمعنی
ضروری وناگزیر است وبرین قیاس
بایان وبایسته وبایست ومی بای۔وفرماید
که نابای نبون نفی بمعنی محال وناممکن وسامانی
ورشیدی وخان آرزو بذیل بایا گویند که

بایان اصل است وبایا مخففش وبایان
اسم فاعل است از بایستن۔**مؤلف**
عرض کند که بای امر حاضر (بائیدن۔که می آید
وبایان اسم حالش یعنی بایندہ وهیچ تعلق
از بایستن ندارد وصاحب موارد این
را حاصل بالمصدر بایستن شمارد بتحقیق
ماده ومصدر است یکی بایستن ودیگری
بائیدن وبقول صاحب موارد (بذیل بایستن
چهار حاصل بالمصدرش (۱) بایست و
(۲) بایسته و(۳) بایا و(۴) بایان وهر
چهار بمعنی ضروری وناگزیر پس وجهی نیست
که سوم وچهارم را باوصف وجود مصدر
بائیدن متعلق به بایستن کنیم۔تسامح محققین
ازین است که از مصدر بائیدن بی خبرند
که بجایش می آید (اردو) ضروری۔ناگزیر
باید بقول صاحب مفیمهٔ برهان بمعنی شاید
باشد وصاحب مؤید بحوالهٔ شرفنامه همزبانش

وصاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و از طرز بیان محققین بالاظہر است کہ اسم جامد فارسی زبان دانستہ اند۔ بہ تحقیق **مؤلف** مضارع بائیدن است کہ می آید بمعنی ضروری باشد و ہست شود و (بود۔ بہ ضم موحدہ و فتح واو) چنانکہ "باید کہ این کار کنی" یعنی لازم است ترا کہ این کار کنی و از ہمین معنی حقیقی فارسیان بمجاز معنی لائق و سزاوار پیدا کردہ اند چنانکہ (باید و شاید) و شاید ہم مضارع شائیدن و شایان اسم حال او ست و شائے اسم مصدرش (بحث کامل این بجایش می آید) (سعدی شیرازی ؎) دوستان منع کنندم کہ چرا دل بتو دادم ؛ باید اول ز تو پرسید چنین خوب چرائی ؛ (اردو) چاہیئے۔ لازم ہے۔ صاحب آصفیہ نے (باید و شاید) پر فرمایا ہے کہ۔ فارسی۔ جیسا چاہیئے جیسا لائق ہے۔

بای دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول تحقیق الاصطلاحات بمعنی باختن (حکیم حاذق گیلانی ؎) لیلی ز عشوہ ہای تو دل بای دادہ ؛ شیرین ز جلوہ ہای تو خاطر فگارہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی ست و وجود و قیام و کائنات بجایش گذشت پس معنی حقیقی این مصدر مرکب۔ وجود و قیام را از دست دادن است و کنایہ از باختن (اردو) ہارنا۔

باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ہمین مثل را بہ تغیر خفیف (متاع نیک ہر دکان کہ باشد) بر زبان دارند و این بجائی زنند کہ مقصود از خوبی مال باشد کہ ہمیشہ مرکوز خاطر خریدار است و خریدار را ہیچ سروکار از دکاندار

نباشد کہ زید باشد یا بکر۔ بعض خریداران
کہ پابند خریداری مال از دکان خاص میباشند
نظر بر خوبی مال اوست کہ شہرت گرفتہ
فارسیان ہمین مثل را در غیر دکان و خریداری
ہم می زنند مثلاً مارا شخصی درکار است
کہ مہندس کامل باشد ولیکن این قسم
مہندس بدست نمی آید الا در ہیر ہمنان

فارسیان گویند بیار آنرا مسلمان باشد
یا برہمن "متاع نیک ہر دکان کہ باشد
" (اردو) دکن مین (متاع نیک ہر
دکان کہ باشد" مستعمل ہے نیز کہتے ہین
" چیز اچھی ہو یان سے ہو یا وان سے"
اسکا مطلب یہہ ہے کہ جس دکان سے چاہو
خرید کرو مگر مال اچھا رہے۔

بایر بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و فرماید کہ طاہر نصیر آبادی در احوال میرزا
ابو الحسن نوادۂ میر ابو المعانی نوشتہ کہ "میر ابو المعانی در خدمت شاہ الیاس
قاضی کمال اعتبار داشت رقمی باو عنایت کردہ بود کہ ہر زمین بایری کہ در ان
ولایت باشد آباد ان کند جہت خود چنانچہ شصت و دو تومان از مال او بسیورغال
مقرر بود" مؤلف عرض کند کہ للہ العجب محقق حاطب اللیل تمغہ تعریف این
ہا گذاشت نقص تحقیق خود را پروا نداشت۔ نمیداند کہ لغت عربی زبان است
و الا در تالیف خودش جا نمیداد و بخیال اینکہ شاید لغت فارسیان است عبارت
طاہر نصیر آبادی را نقل کرد و تصفیہ آن بذمۂ ما نہاد حقیقت اینست کہ بائرہ بزبان
عرب زمین خراب و نامزروع را گویند (کذا فی منتہی العرب) فارسیان بحذف ہای
تحقیر استعمالش کردہ اند (اردو) بنجر بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث وہ زمین

جودت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو۔ افتادہ۔ غیر فروعہ۔ بلا تردد۔

بایست بقول سروری بکسر بای حطی بمعنی (۱) حاجت و ضروری باشد (ابو المثل ؎) گفت من پاسخ تو باز دہم آنچہ بایست تست ساز دہم و صاحبان جہانگیری و جامع این را مرادف بایا گویند بمعنی ضرور و ضروری صاحب برہان فرماید کہ بمعنی در بایست و ضروری و محتاج الیہ و بمعنی چنانکہ می باید و می شاید ہم معمولست و صاحب رشیدی بذیل بایا فرماید کہ بمعنی بایستہ و ضروری و برین قیاس است بایست و بایستن و بقول ناصری مرادف بایا و بایستہ بمعنی چیزی لائق و واجب و محتاج الیہ و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر بایستن **مؤلف** عرض کند کہ بایستن مصدری می آید بمعنی ضرور شدن و لازم گردیدن و در کار گشتن و محتاج الیہ شدن و شک نیست کہ این حاصل بالمصدر است بمعنی ضرورت و لزوم و احتیاج و ہمین است معنی حقیقی این محققین بالاتحقیقت پی نبردند مخفی مباد کہ (۲) ماضی مطلق است از مصدر بایستن (**اردو**) (۱) ضرورت مؤنث۔ لزوم۔ مذکر۔ احتیاج۔ مؤنث۔ (۲) ضرور ہوا۔ لازم ہوا۔ درکار ہوا۔

بایستن بقول بحر بکسر بای حطی ضرور شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن و محتاج الیہ شدن (کامل التصریف) و مضارع این (باید) و صراحت فرماید کند کہ صیغہ مضارع و حال این مصدر قبول میم متکلم و یای خطاب و کلمات جمع حاضر و غائب بحذف دال ضمیر واحد غائب نمی کند و صیغہ اسم فاعل و امر و نہی نیز نیامدہ و بقول موارد۔ ضروری

وناگزیر بودن وگوید که بایست و بایسته
و بایا و بایان بمعنی ضروری و ناگزیر حاصل
بالمصدرش صاحب نوادر در معنی مصدری
همزبان موارد وگوید که بایا بمعنی ضروری
وناگزیر و برین قیاس بایان و بایسته و
بایست و می بای و فرماید که نا بای بنون
نفی بمعنی محال و ناممکن. صاحب کنز که محقق
ترکی زبانست می فرماید که مصدر فارسی
است و در ترکی بمعنی لزوم و اقتضا مستعمل
و بقول فرهنگ خدائی که از معاصرین عجم است بمعنی
لازم و ضرور و واجب بودن است
و بس مؤلف عرض کند که این مصدریست
باصول ماجعلی که اسم مصدر این بائس
لغت عرب است که بقول محققین لغات
عرب بمعنی حاجت مند و سخت. اسم
فاعل است از مادهٔ بائس که بمعنی شجاعت
و سختی و احتیاج و قوت آمده فارسیان بر

بائس علامت مصدر تن زیاده کرده مصدر
ساختند و بمعانی متذکرهٔ بالا استعمالش کردند
مضارع این نمی آید و آنچه باید را مضارع
این خیال کرده اند سکندری خورده اند که
باید مضارع مصدر بائیدن است و بائیدن
مرادف بایستن مقننین فارسی زبان گفته اند
که اگر ماقبل آخر ماضی سین غیر منقوطه و حرف
پیشینش الف بود. آن سین در مضارع
جائی به های مفتوح بدل گردد چنانکه خواهد از
خواست و جائی بیای مفتوح چنانکه آراید
از آراست و بصورتی که حرف پیشینش
غیر الف باشد در مضارع آن سین بیشتر
(بعد نقل فتحه بر حرف پیشین) حذف نموده
شود چنانکه باید از بایست و شاید از شایست
و تواند از توانست و داند از دانست و
زید از زیست و گرید از گریست (کذا
فی تحقیق القوانین) ما می گوئیم که مقننین نبی جبر

از ماخذ مصادر و اسم مصدرش این
همه جگر کاویها در تالیف قواعد کرده اند
ما این قاعده را در (بایستن) ضرور خیال
نمی کنیم و نسبت دیگر امثله بجای خودش
بحث کنیم و بایا و بایان و می بای و نابای
همه متعلق است بمصدر بائیدن - بی خبری
محققین بالا از وجود مصدر بائیدن اینها
را بتحقیقت نبرد - خان آرزو بتجاهل عارفانه
کند و بادم تحقیق این مصدر را ترک
می کند و بر بایا می فرماید که مخفف بایان
و اسم فاعل است از بایستن وای برو
که در بایستن و بائیدن فرقی نکرد - صاحب
بحر که این را کامل التصریف گوید تسامح
اوست و بلحاظ تعریفش که در دیباچه
کتابش گذشت سالم التصریف باشد و
صراحت فرمودش که بالا گذشت حالا
هیچ ضرورت ندارد که در (سالم التصریف)

بقولش غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید
(اردو) ضرور ہونا - لازم ہونا - درکار ہونا
بایستنی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی ضروری و واجب العمل و بقول فرہنگ
فدائی ہر چیز کہ درکار و بگونۂ ما یحتاج باشد
مؤلف عرض کند کہ چنین نیست کہ یای
لیاقت در آخر مصدر بایستن زیادہ کردہ اند
کہ گذشت چنانکہ خوردنی و دیدنی و شنیدنی
(اردو) اردو میں لفظ قابل کے ساتھ
استعمال ہوتا ہے جیسے "قابل دید" ہے
دیکھنے کے قابل ہے" "ہونے کے قابل ہے"
اور بایستنی کا ترجمہ - ضرورت کے مطابق
- لائق کار اور ضروری بھی ہو سکتا ہے -
ضروری بقول آصفیہ - واجبی - لازمی -
بایستہ بقول سروری آنچہ محتاج الیہ و
مطلوب باشد - (ابن یمین ۵) غرقۂ بحر
غم شدم بفرست یک سفینہ کہ ہست

بایسته ؛ صاحبان جهانگیری و ناصری و برهان این را مرادف بایا و بایست نوشته که بجایش گذشت (امیر خسرو) ساحل غربیز ترشده از آب تشنه را ؛ خواهندنم زخواسته بایسته تر لبی ؛ و بقول جامع چیز ضرور و ضروری مؤلف عرض کند که های مفعولی بر آخر بایست زیاده شده است وبس ـ فارسیان استعمال این بمعنی لائق هم کنند (اردو) ضروری مؤنث ـ لائق

بایستهٔ هستی اصطلاح ـ بقول برهان وبحر و جامع کنایه از واجب الوجود چنانکه شایستهٔ هستی هم واجب الوجود را گویند صاحب ناصری بحوالهٔ دساتیر گوید که این را ترجمهٔ واجب الوجود دانستن غلط صریح که شایستهٔ هستی ممکن الوجود است و آن را شایسته بود نیز گویند (انتهی) صاحب سفرنگ نقل بست و هشتمی فقره (نامهٔ شست حی اورام) کنند ؛ بایست هستی و ناگزیر باش هر آئینه بود بود ـ همیشه هست جاوید پای ناچار پای بیگمان مان بی آغاز و انجام الخ) و فرماید که بایست بمعنی واجب و هستی بمعنی وجود پس معنی ترکیبی اش واجب الوجود شد و آن موجودی بود که خرد وجود آنرا واجب و ضروری شمارد و این ترجمه بدری زفان است و به نقل چارمین فقره (نامهٔ شست ساسان نخست) کنندهٔ ایست بایستهٔ هستی شایستهٔ هستی را ؛ فرماید که یعنی واجب الوجود صانع و خالق ممکن الوجود و بحوالهٔ تفسیر ساسان پنجم می فرماید که (بایستهٔ هستی) بمعنی واجب الوجود و (شایستهٔ هستی) بمعنی ممکن الوجود (الخ) مؤلف عرض کند که در بایستن و شایستن فرق وجوب و امکان پیدا شد و در معنی بیان کرده محققین اول الذکر شبهی نیست الا اینکه صاحب برهان در معنی شایستهٔ هستی

غلط کردہ و مابحث این بجایش کنیم وقول صاحب ناصری را نسبت اصطلاح زیر بحث غلط دانیم (اردو) واجب الوجود بقول آصفیہ۔ عربی جسکی ذات اپنی ہستی یا وجود مین غیر کی محتاج نہو جسکی ذات اسکے وجود کی مقتضی ہو جیسے خدای تعالی کی ذات

بالیسک بقول برہان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف نام مردی۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی وجامع وسراج وناصری و انند ومؤید ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ صفات این مرد ہیچ معلوم نشد واگر مقصود محققین مجرد اظہار علم است این قسم لغات را حدے نیست باین حال ترک این بہتر بیانش تفوق داشت اتباع شان کردہ ایم کہ این را نگذاشتیم خیال ما اینست کہ فارسیان بر آخر لغت عربی بائس کہ بمعنی حاجت مند وسخت است کاف تحقیر یا ترحم یا نسبت یا تشبیہ یا تعظیم زیادہ کردہ باشند پس این مفرس باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بالیسک نام ایک شخص گزرا ہے جسکے حالات وصفات معلوم نہو سکے۔

بالیش بقول صاحب سفرنگ کہ شرح چار دہمی فقرہ (نامہ شت ساسان نخست) ربای ابجد با الف وکسر تحتانی وسکون سین معجمہ بمعنی قیام ووجود۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ لغت ژند و پازند است وباش کہ بمعنی قدیم گذشت مخفف وماخوذ از ہمین لغت باشد وجا دارد کہ این را مزید علیہ (بای) گیریم کہ بہمین معنی گذشت یا بای را مخفف این۔ (اردو) قیام۔ وجود۔ مذکر۔ دیکھو بای۔

بالیکان بقول سروری بکاف بروزن

بادیان حافظ وخازن وفرماید که (آذر بایگان) که اسم ناحیه ایست مشهور مرکب است از آذر و بایگان یعنی بیت النار وحافظ النار چه دران ناحیه آتشکده بسیار بود و بایگان معرب بایگان است کذا فی معجم البلدان صاحب برهان وجامع این را به کاف فارسی آورده اند صاحب ناصری معنی همزبان سروری وصراحت کاف نکره خان آرزو در سراج هم بکاف فارسی ذکر این کرده ماخذ (آذر بایگان) گوید مؤلف عرض کند که بای بمعنی وجود وقیام و باشنده بجای خودش گذشت وگان بقول برهان با کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی لفظی این سزاوار قیام و وجود وکنایه از محافظ وخازن پس به کاف فارسی است نه عربی (اردو) نگاهبان بقول آصفیه

فارسی۔ اسم مذکر۔ محافظ چوکیدار۔ پاسبان سنتری۔ پہرے دار۔

بایک چشم دیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف از یک چشم دیدن مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این همین قدر است که مشاهده به یک چشم وچشم دیگر را بند کردن ولیکن معنی اصطلاحی در انحال پیدا می شود که این را مضاف کنیم بسوی دوکس یا همه یعنی (بایک چشم دیدن دوکس را یا همه را) اے بنظر مساوات دیدن دوکس را یا همه را (تاثیر) مرا از فطرت خورشید تابان این پسند آمد که بایک چشم می بینند بزرگ وخرد دنیا را (فقره) ما همه موجودات دنیا را بایک چشم می بینیم۔ (اردو) دیکھو از یک چشم دیدن۔

بایکدیگر استعمال۔ بقول انند بجواله فرهنگ فرنگ بمعنی باهمدیگر و بایکدیگر و بهم مؤلف

عرض کند که معنی حقیقی است (اردو) دیکھو باہم۔

بایکدگر سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مساوی قرار دادن است (ظہوری) ؎ مہر و کین را در ازل بایکدگر سنجیدہ اند ۔ کین تو چندانست مہر من بامقدار ہست (اردو) باہم تولنا۔ دونوں کو ہم وزن کرنا۔ مساوی کرنا۔ ایک درجہ میں قرار دینا

بایگان ہمان بایکان است کہ بکاف عربی گذشت و ماخذ این ہمہ را آنجا مذکور (اردو) دیکھو بایکان۔

بایگیر بقول صاحب ضمیمہ برہان موجب را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی قیام و وجود بجایش گذشت و گر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ کہ افادۂ معنی فاعلی کند وقتی کہ بکلمہ دیگر ترکیب شود (الخ) پس بایگیر اسم فاعل ترکیبی است بمعنی وجود و قیام دارندہ و کنایہ از موجب و سبب و باعث و وجہ (اردو) موجب۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ سبب۔ باعث۔ وجہ۔

بایندان اصطلاح۔ بقول انند و ہفت بفتح تحتانی و سکون نون و دال ابجد بالف کشیدہ و نون زدہ لغت فارسی است کہ میانجی را گویند مخفی مباد کہ میانجی بمعنی قاصد است و بایندان بقول صاحب کنز بہ بای فارسی لغت فارسی کہ در ترکی بمعنی بغفیل و منین مستعمل و بقول برہان میانجی کنندہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مرکب از بائن و دان۔ بین لغت عربست بمعنی در میان فارسیان بزیادت الف بعد موحدہ مفرسش کردند و بقاعدۂ اسم فاعل ترکیبی مرکب کردند بلفظ

دآن کہ امر حاضر دانستن است پس معنی لفظی این درمیان دانندہ و مراد از آئین فیما بینی دانندہ و کنایہ از قاصد و پایندان کہ بہ بای فارسی می آید مبدل است کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ (اردو) دیکھو اسک۔

باین ریش وفش مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مثلی نیست بلکہ بمعنی حقیقی است فارسیان چون کسی را کہ بصورت نیک بختی می نماید مرتکب فعل ذمیمی بینند بحق او گویند کہ "سبحان اللہ باین ریش وفش این کار می کنی" و این مقولۂ عجم است یعنی باوجودیکہ بصورت آثار بزرگی داری و بسیرت خلاف آن مخفی مباد کہ موحدہ اول بمعنی (با وجود) است وفش بقول برہان آنچہ از سر دستار بمقدار یک وجب بطریق علاقہ گذارند۔ حاصل اینست کہ کسی کہ ریش دارد و عمامہ بر سر و عمامہ را فش در پس گذارد مردمان او را در بادی النظر صاحب علم و نیک بخت دانند بالجملہ باین ریش وفش) و بمحاورۂ فارسیان بمعنی (با این بزرگی) باشد و بس (اردو) دکن مین کہتے ہین "باین ریش وفش یہ افعال" اس کا مقصد یہہ ہے کہ باوجودے کہ چہرے سے بزرگی کے آثار نمایان ہین ایسے افعال کرتے ہو۔

بایونیستی اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان ضروری العدم و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فانی و نیستی پذیر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بایا نیستی بود بایا بمعنی ضروری گذشت

ونیستی بمعنی خودش که مقابل هستی باشد
پس (بابانیستی) بمعنی حقیقی ضروری العدم
ونیستی پذیر درست باشد الف چارم بدل
شده بواو چنانکه تاغ وتوغ (اردو)
فانی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ فنا ہونے والا
نیست ونابود ہونے والا (ذوق ؎)
کیا جانین ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
ہم کچھ ہوا سے اپنی کہ ہین فانیون مین ہم

بائیدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بروزن سائیدن (۱) بمعنی بایستن۔
صاحبان بحر وموارد ونوادر کہ محققین
مصادر فارسی زبانند ازین مصدر
ساکت وما این را مصدر اصلی دانیم
که اسم مصدر این بای لغت فارسی
است وبجای خودش گذشت ومعنی
لفظی این بلحاظ معنی اسم مصدر (۲) هست
شدن وبودن است وآنچه محققین بالا
این را مرادف بایستن گرفته اند مجاز باشد
ومحتاج سند استعمال مخفی مباد که بای امر حاضر
ونای نہی وباید مضارع این صاحب
نوادر می بأید ونبأید را بدیل
مصدر بایستن آورده بی خبری
اوست از ماخذ (سید حسن اشرفی ؎)
ای خوشا بنده ترا از زیبائی چشم بددور
چنین می بائی (اردو) (۱) دیکھو
بایستن (۲) دیکھو بودن۔

موحّده با موحّده

ببا بقول جہانگیری با اول مفتوح (۱) در خانہ گویند وبقول برہان وناصری وجامع
(۲) آشی را هم که از بن پزند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که
بمعنی دوم ظاہرا مرکب است از باد بن ونون بن را بنا بر تخفیف حذف کردند

(الخ) مؤلّف عرض کند که ماخذ معنی دوم ادرست بیان کرد که موافق قیاس است و با بمعنی آش بجایش گذشت و ماخذ معنی اوّل را برای ما گذاشت مخفی مباد که در خانه و سرا را در عربی باب گویند و بیا مفرّس است به قلب بعض چنانکه اسطخر و اسطرخ و افقار و افقاز و باسون و مابون (اردو) (۱) دروازه۔ گھر کا مذکّر (۲) آش بُن یعنی وہ آش جو قہوہ کے سفوف سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنّث۔

بباد بر دادن مصدر است اصطلاحی بر باد و ضائع کردن است و کلمهٔ بر زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کندش هم زمانه چون قارون ؎ بباد در دهدش هم زمانه چون قارن ؎ (اردو) برباد کرنا۔ بقول آصفیه۔ تباہ کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔

بباد چماق گرفتن مصدر است اصطلاحی خان آرزو در چراغ هدایت گوید که بزیر ضرب چماق گرفتن است و فرماید که این لفظ مخصوص چماق نیست بلکه (بباد دشنام گرفتن) و (بباد کره گرفتن) نیز آمده و لفظ چماق اگر بقاف باشد ترکی خواهد بود که قاف در فارسی نیست و اگر بدل بود موافق لهجهٔ عراقیان متأخّر مشکل است زیرا که در قوافی قاف واقع گشته و آن چوبی باشد سر کج بهیئت مخصوص (شفائی ؎) قوای ماسکه ات کوتهی نمود ترا ؎ گرفتم از سر اعراض چون بباد چماق ؎ مؤلّف عرض کند که بلحاظ تعمیم بیان کرده اشان آسان است که (بباد چیزی گرفتن) را قائم کنیم که از استعمال آن چیز حرکت هوا پیدا شود و مصادر خاص در تعمیمش داخل باشد مخفی مباد که چماق بقول خان آرزو در سراج

بحوالهٔ برهان گرز آهنین شش پره و درین زمان چوب دستی سرگره دار را گویند. و صاحب لغات ترکی گوید که عصای کلانرا سر را نام است (انتهی) بای حالِ باد در اینجا بمعنی صدمه و آسیب است که بر معنی پانزدهمش گذشت (اردو) صدمہ چماق پہنچانا۔

بباد دادن مصدر اصطلاحی بقول صاحب برهان و بحر و آنند کنایه از نیست و نابود کردن مؤلف عرض کند که مراد از برباد و ضایع کردن است (ظهوری ؎) در وام دیده گوش گرو کرده عقل و هوش ؛ طاقت بباد داده حسن تکلمست ؛ (وله ؎) آبرو در طلب بباد مده ؛ بعرق ریزی حیا سوگند ؛ (وله ؎) دل را نفسی نکرده طوفان ؛ ناموس غمش بباد دایم ؛ (وله ؎) طوفان آه ما دو جهان را بباد داد ؛ از بس ادب نقاب بران روگذاشتیم ؛ (صائب ؎) می دهد از پرفشانی خرمن گل را بباد ؛ بس که گل را خار پیش عندلیبان کرده ؛ (انوری ؎) دادم دو جهان بباد عشقش ؛ ما را بد و حبه بر گیرد ؛ (اردو) برباد کرنا۔ دیکھو بباد بر دادن۔

بباد دشنام گرفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر صدمهٔ دشنام رسانیدن مؤلف عرض کند که خان آرزو در چراغ بدیل (بباد چماق گرفتن) ذکر این کرده و نقط باد در اینجا هم بمعنی پانزدهم است یعنی صدمہ (اردو) گالیون سے چوٹ کرنا۔ گالیان دینا۔

بباد رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و آنند نابود شدن مؤلف عرض کند که لازم بباد دادن است (ظهوری

ے) شکیب وصبر و دل و دین بباد رفت
ہمہ ؛ چہا نکرد ہوایش ہنوز تا چہ کند ؛ (صائب
ے) بباد رفت سر غنچہ تا دہن وا کرد ؛
کہ خندۂ زتہ دل بمدعا زدہ است ؛ (اردو)
برباد ہونا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ ہونا۔ اجڑنا۔
نیست و نابود ہونا۔

بباد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و انند مرادف بباد دادن (اردو)
دیکھو بباد دادن۔

بباد نفس گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ و بحر و انند مرادف بباد
دشنام گرفتن یعنی صدمۂ دشنام رسانیدن
(شفیع اثر ے) گرفتہ است بباد نفس
خلائق را ؛ فقیہ شہر چو قصاب تا برارد
پوست ؛ و فرماید کہ باد بدین معنی مخصوص
نفس و دشنام نیست باد گرز و باد تیر و
باد سیلی وغیرہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند

کہ تعریف ہر یکی ازین اصطلاحات آخر الذکر
بجایش گذشت و نفس را درین مصدر
اصطلاحی بمعنی دشنام گرفتن محل غور است
و بخیال ما کنایہ از شور و غوغا توان گرفت
ازین ادعای ما در معنی شعر نقصانی پیدا
نمی شود و این مرادف (بہ باد دشنام گرفتن)
اصلا نیست بلکہ این مصدر کنایہ باشد
از ابتلای شور و غوغا کردن محققین با نام
و نشان غور نکردہ اند۔ فتامل (اردو)
دیکھو بباد دشنام گرفتن اور ہمارے مغنون
کے لحاظ سے شور و غوغا مین مبتلا کرنا آواز
کسنا۔ دہوم مچانا۔

بباد آوردن استعمال۔ یعنی مشمر کردن
است بمعنی حقیقی۔ (انوری ے) فتح باب
گفت بباد آورد ؛ قلب دی ماہ شناخ
بسد را ؛ (اردو) بار ور کرنا۔ بار دار کرنا

بباد آوردن مصدر اصطلاحی۔

(۴۰۰۴)

همان است که بر (آوردن ببازار) گذشت (صائب ؎) عیب صاحب هنران چند ببازار آری ؛ چند ازان گلبن پر گل کف پرخار آری ؛ (اردو) دیکھو آوردن ببازار۔

ببازار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند فاش و رسوا شدن مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که ذکر چیزے وکسی را نوبت به بازار رسیدن مراد از شهرت کامل باشد اگر آن راز است فاش می شود واگر ذکر شکایت است رسوائی است ازهمین نتیجه معنی کنایه پیدا شد خلاف قیاس نیست (مولانا سانی ؎) خواهی خبر از خانه ببازار نیفتد ؛ از بیخبران بگذر و در خانه ما باش ؛ از سند پیش کرده محققین معنی افشا پیدا می شود نه رسوائی۔ فتامل۔ (اردو) فاش ہونا۔ رسوا ہونا۔

ببازیچه درآمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر لهو لعب کردن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است وکنایه باشد شتاق سند استعمال باشیم (اردو) کھیل کود مین مشغول ہونا۔

بباطن کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند بدعای بد او سپردن (صائب ؎) دل کار خود بدامن پاک دعا گذاشت ؛ اغیار را بباطن مهر و وفا گذاشت ؛ مؤلف گوید که در استعمال فارسیان باطن بمعنی دعای بدبجای خودش گذشت پس ازین سند مصدر (کسی را بباطن کسی گذاشتن) پیدا است۔ (اردو) کسی کو کسی کے بددعاے دلی اور کوسے کے حوالہ کرنا۔

ببالا بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند بمعراج رساندن (عبدالرزاق فیاض ؎) رتبه افتادگی را خوش ببالا

بر دہ ایم ہا سایہ بر بالای خود می افگند دیوار
ما، مؤلف عرض کند کہ بلند کردن است
وبس (اردو) معراج کو پہنچانا۔ بلند کرنا
ببال دیگری پرواز می کند مثل (ببال
دیگری پرواز کردن) کنایہ باشد از کاری
بزور وحمایت کسی کردن کہ می آید وبہار
ہمین مصدر را در ردیف بای فارسی (پرواز
ببال دیگری کردن) نوشتہ وسندی کہ از
میرزا طاہر وحید در انجا آوردہ برائے
(پرواز بہ بال دیگر باشیدن) است صاحبان
خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند
وصاحب محبوب الامثال تحتانی بر لفظ دیگر
می افزاید مؤلف عرض کند کہ این مثل
است ماخوذ ومشتق از مصدر بالا وبر زبان
معاصرین یای حطی بعد لفظ دیگری باشد۔
فارسیان استعمال این بحق کسی کنند کہ کار
بقوت بازوی خود نکند وکارش بامداد

دیگری باشد وخصوصاً برای کسی می شود
کہ باغوای نہانی کسی کاری کند۔ می گویند کہ
خطای او نیست کہ ببال دیگری پرواز می کند
(اردو) دکن مین کہتے ہین "ہم خوب
جانتے ہین انکی اڑان اپنے پرون پر نہین
ہے" یعنی در پردہ کوئی اور شخص اسکو
مدد دیرہا ہے اور یہ کام کرا رہا ہے نیز
کہتے ہین کہ "کسی اور کے برتے پر کودتا ہے"
یعنے اور کے سہارے پر یہ کام کرتا ہے۔

(الف)	**ببال دیگری پرواز کردن**	مصادر
(ب)	**ببال دیگری پریدن**	اصطلاحی
(ج)	**ببال کسی پرواز کردن**	(الف)
(د)	**ببال کسی پریدن**	(ب)
(ہ)	**ببال کسی جولان کردن**	بقول
(و)	**ببال کسی رقص کردن**	بجز زور

وحمایت ومدد کسی کاری کردن۔ خان
آرزو در چراغ نسبت (الف) بذکر معنی بالا

گوید کہ جولان و رقص کردن نیز صاحب
انند ذکر (ب) بدون بای وحدت و ذکر
(ج - د - ہ - و) کردہ فرماید کہ بحمایت کسی
بزرگی فروختن۔ صاحب جہانگیری بذکر
(ب) گوید کنایہ از کارہا بحمایت پیش
بردن و صاحب سروری (در ملحقات)
بذکر (ب) فرماید کہ بحمایت دیگری کاری
کردن و صاحب رشیدی بر (ب) گوید کہ
بحمایت کسی کاری پیش بردن۔ صاحب
برہان ہمزبان سروری مؤلف عرض
کند کہ طرز بیان سروری و برہان بہتر از
دیگر محققین است و این کنایہ باشد از وجود
معطل بودن کسی و باختیار دیگری بودن
(ظہوری ؎) رخسار و رخ تو نازآن
زلف کشد ہ آری خوبی ببال آن می پرد
ہ (اردو) (الف تا د) کسی کی مدد سے
کام کرنا۔ (ہ و و) کسی کے بل پر اڑان مارنا
۔کودنا۔ کسی کے ہاتھہ پر کٹ پتلی بن کر ناچنا
یعنی خود وجود معطل رہنا اور دوسرے
کی مدد سے کام کرنا۔

(۴۰۴۰) **ببالین سر نہادن** مصدر اصطلاحی
۔کنایہ باشد از دراز کشیدن و خفتن (صائب
؎) برمی خیز دز شور حشر یار ب بخت من
ہ در کدامین ساعت سنگین ببالین سر
نہاد ہ (اردو) تکیہ پر سر رکھنا سونا۔

(۴۰۴۱) **ببالین فراز آمدن** مصدر اصطلاحی
۔قریب بستر آمدن و پرسش احوال و عیادت
کردن (انوری ؎) بصد لطیفہ ببالین
من فراز آمد ہ مرا چو در کف خواب و خمار
دید اسیر ہ (اردو) بستر کے پاس آنا
۔بچھونے کے پاس آنا۔ خیریت پرسی کرنا۔

(۴۰۴۲) **ببام برآمدن** استعمال۔ برآمدن بر بام
و جلوہ گر شدن بر بام باشد (ظہوری
؎) دوال کوس بنام نہیب کوب ظہوری

صدا بلند کنم چرخ را ببام برآیم (اردو) کوٹھے پر برآمد ہونا۔

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و بجای لفظ رسانید لفظ رساند استعمال کنند استعمال این بجای (اندازہ نگہدار) می شود یعنی بلند پروازی حدی دارد نباید کہ پا از حد اعتدال بیرون نہیم۔ کسی کہ در بلند پروازی حد اعتدال را نگاہ ندارد بحق او این مثل می زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین" سڑی لگا کر آسمان پر نہین جا سکتے" جو شخص اپنے حوصلہ اور حد سے بڑھکر بلند پروازی کرنا چاہتا ہو اسکے لئے کہتے ہین" واہ جناب آپ تو سڑی لگا کر آسمان پر جانا چاہتے ہو" چھت پر سے تارے پکڑنا چاہتے ہو" نیز کہتے ہین" یہ تو جنون اور خبط ہے کیا تاڑ پر چڑھ کر آسمان پر جاؤ گے" کیا اچک کر آسمان پر سوار ہو گے" اچک کر ستارے نہین توڑ سکتے"

ببتک بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور بتانی زدہ و تای فوقانی مفتوح پارہ از خوشۂ انگور و خرما بود کہ چند دانہ مانند خوشۂ کوچک یکجا جمع آمدہ باشد و آنرا بزبان قزوینی آزغ گویند خان آرزو در سراج بر ذکر قول رشیدی و برہان قانع صاحب برہان ہمین لغت را بہمین معنی بہای فارسی اول و دوم ہم آوردہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد گیریم یا مرکب از بوتہ و کاف تصغیر۔ بوتہ بقول برہان

رستنی و درخت پر شاخ و برگی کہ بسیار بلند نشود پس پارۂ از خوشۂ انگور و خرما
ہم کہ شاخ ہای خورد تر دارد بوتہ را ماند و او بموحدہ بدل شد چنانکہ آو و آب و
ہای ہوز بر کیب کاف تصغیر عذف شدہ۔ کسرۂ موحدۂ اول نتیجۂ لب و لہجۂ فارسیان
است و آنچہ بہای فارسی آید مبدلش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ اسب
و اسپ وجا دارد کہ این را مرکب از بب و تک گیریم و بب بالکسر بقول معاصرین
زردشت در ژند و پاژند دانہ را گویند حیف است کہ اہل لغت ازین ساکت
و تک بقول برہان با کاف عربی بمعنی اندک و قلیل و کم باشد پس معنی لفظی این دانہ ہای
قلیل و کنایہ از پارۂ از خوشۂ انگور و خرما (اردو) انگور کھجور کے خوشہ کا ایک حصہ مگر

بہ بجر چیزی رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بجر غور کردن در تہ کاری صاحب
انتند بذکر معنی بالا فرماید کہ گویند بہ بجر فکر
رفتیم یا بہ بجر فلان کار رفتیم۔ مؤلف
عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و در اینجا
بجر بمعنی تہ و عمق است بر سبیل مجاز و این
کنایہ باشد (اردو) تہ کو پہنچنا۔ بقول

آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت کو
پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت
کر لینا۔ مشکل کو پہچاننا۔

بد آوردن مصدر اصطلاحی۔ آمادہ کردن بر بدی
و ناخوش کردن (انوری ص) گوئی بد بیارم کرد
بد تر کنم من، من زین سخن تنگم تو باکہ در کجائی
(اردو) برائی پر آمادہ کرنا۔ ناخوش کرنا۔

(۴۰۷)

ببر بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع با اول و ثانی مفتوح (ا) نام
جانوریست صحرائی شبیہ بہ گربہ کہ دم ندارد و از پوستش پوستین سازند و آنرا ببر نیز

نامند و خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ما این را مبدل وبر دانیم که می آید و او بدل شد به موحده چنانکه آو و آب و وبر لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی پشم شتر و پشم ناک شدن و صاحب غیاث بحوالهٔ صراح گوید که وبر بالفتح جانوریست شبیه بگبر به و صاحب انند هم گوید که بالفتح لغت عربی است اسم جانور کی مانا بگبر به مگر خرد تر از ان و آنرا بفارسی ونک گویند و در ترکی سنعور و صاحب برهان بر ونک فرماید که بفتحتین همان جانور که بعربی وبر گویندش (الخ) پس متحقق شد که ببر بدین معنی مفرّس است و خود خان آرزو وبر را بدین معنی لغت عرب تسلیم کرده امّا به بیان ماخذ ببر خیال خود را بسوی وبر نبرده (اردو) ببر۔ ونک فارسی هین ایک صحرائی جانور کا نام ہے جو بلی سے مشابہ ہوتا ہے جسکو دم نہین ہوتی اس کے پوست سے پوستین بناتے ہین۔

(۲) ببر۔ با اوّل و ثانی مفتوح بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع نانی باشد که در میان روغن بریان کنند صاحب مؤیّد این را بالفتح گوید مؤلف عرض کند که ببّ به تشدید موحده دوم بقول انند لغت عرب است بمعنی روش و کودک و فربه جادارد که فارسیان به تخفیف موحّدهٔ ای نسبت در آخرش زیاده کرده باشند چنانکه انگشت و انگشتر پس معنی لفظی این منسوب بکودک فربه و کنایه از نانی معروف که به نسبت دیگر نانها بسبب روغن و خمیر بالیده می باشد۔ یکی از معاصرین عجم با ما گفت که وجه تسمیهٔ این خبز این نیست که فارسیان در میان گردهٔ ببر و از اطراف

بانگشت خود نقشی کنند کہ ہیئت مجموعیش آنرا مشابہ می کند بصورت شیر ببر و شکل نان
ہمچون صورت ببر می نماید۔ ما گوئیم کہ اگر ہمچنین است مجاز معنی سوم باشد و بصورت
اوّل مفرّس (اردو) ببر۔ فارسی مین ایک خمیر دار روٹی کا نام ہے جو گھی مین تلتے
ہین جیسے دکن کا پھلکہ اور اُس پر نقش و نگار ایسا ہوتا ہے کہ اُس روٹی کا گردہ ببر
کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ مؤنث۔

(۳) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اوّل مفتوح و ثانی زدہ
نام درندہ ایست معروف صاحب ناصری این را ہم بفتح اول و دوم آوردہ گوید
کہ درندہ ایست قوی ہیکل از امثال شیر۔ و فرماید کہ رستم یکی را از انہا کشتہ و برای
خود جامۂ خبگ دوختہ و آن را (ببربان) گویند و در شاہنامہ بسیار مذکور و بقول
منتخب بالفتح ببر لغت عرب است بمعنی درندۂ معروف از قسم شیر و ببور جمع آن
اما صاحب سواد السبیل گوید کہ ببر بسکون دوم معرّب است از (ببر فارسی بفتحتین)
کہ شیر نر باشد و محققین لغات عرب ہمزبانش معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ شیری کہ موی دارد
مؤلف عرض کند کہ بجد تحقیق مالغت فارسی است و در ہندوستان ببر شیریست
کہ طرف ہر دو گوش و اطراف سرش موی بلند باشد (اردو) ببر۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا شیر جو افریقہ کے بنون مین پایا جاتا ہے۔ بفتح ہر دو باغلط ہے
(۴) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اوّل مفتوح ثانی زدہ

جلیۂ جامہ بود از پوست درندہ کہ رستم آنرا ہنگام جنگ پوشیدی و صاحبان جہانگیری و برہان بقول بعض گویند کہ پوست اکوان دیو بودہ و آنرا ببر بیان نیز نامیدہ اند۔ (فردوسی ؎) چو من ببر بوشم بروز نبرد ۔ سر چرخ و مہ اندر آرم بگرد ۔ و خان آرزو در سراج نسبت معنی سوم و چہارم گوید کہ آنچہ معلوم می شود ہر دو یکی است و جامۂ مذکور از پوست درندہ مذکور بود و بہ تحریک و سکون دوم ہر دو درست است چنانکہ گرسنہ و گرسنہ و ترش و ترش و فرماید کہ جامۂ رستم را (ببر بیان) و ببر تنہا نیز گویند مؤلف عرض کند کہ محقق آخر الذکر کہ معنی سوم و چہارم را یکی می داند تسامح اوست اگر جامۂ رستم از پوست ببر باشد و بمجاز آن جامہ را ببر نام کردہ باشند اندرین صورت ہیچگاہ نتوانیم گفت کہ ہر دو یکی است۔ قتالؔ (اردو) ببر فارسیون نے اُس پوستین کو کہا ہے جو رستم نے اپنے لئے پوست ببر سے بنایا تھا۔ مذکر۔

(۵) ببر۔ بقول برہان و مؤید یکبر اول موش را گویند و بعربی فارہ خوانند مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین زباندان و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد دیگر ہیچ (اردو) چوہا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ موسا۔ موش۔ فار۔

(۶) ببر بروزن کمر بقول بہار نام دیوی کہ اکوان نیز گویندش و او را رستم در حدود شام کشتہ از پوست او زرہ ساختہ و آن زرہ از غرق و حرق ایمن بود و تیغ و تیر در و کارگر نمی کرد مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین

ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم خیال کرد کہ لقب باشد نظر بر شجاعت و تنومندی
این دیو کہ استعارۃً آن را ببر نام نہادہ باشند مجاز معنی سوم (اردو) ایک دیو کا
لقب ببر ہے جس کا نام اکوان تھا جو رستم کے ہاتھ حدود شام میں مارا گیا۔ مذکر
(۷) بیر بروزن کمر بقول بہار بحوالۂ متاخرین یعنی پہلوان مؤلف عرض کند کہ
محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ خلاف قیاس نیست کہ بیر را استعارہ
بمعنی پہلوان گیریم (اردو) پہلوان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت
بدن کا آدمی۔ توانا۔ قوی جثہ۔ دلاور۔ دلیر۔ بہادر۔

ببرالہ بقول برہان بضم اول بروزن برغالہ بلغت ژند و پازند دوائیست
کہ آنرا شجرۂ رستم گویند و آن زراوند طویلست بار و غن بر بدن مالند۔ شیش
را بکشد صاحب محیط فرماید کہ اسم زراوند طویل و برزراوند طویل فرماید کہ بعضے
گویند کہ نبات این را با فریقیہ شجرۂ رستم و بعجمی اندلس شجرۂ مصدر و سمقار
و سمقران و بیونانی ارسطولوخس و قسطولیطس نامند۔ بیخی است کہ طعم آن
تلخ باندک زہومت و آن را عطاران در تربیت روغن ہا استعمال می کنند و
بہترین آن سطبر زعفرانی است و آن گرم در سوم و خشک در دوم۔ در اثبات
لحم قروح و اصلاح قروح خبیثہ موافق تر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض
کند کہ ببرالہ۔ بکسر موحدۂ اول و سکون ثانی و تشدید لام و تای مدورہ۔ بقول
محیط المحیط لغت افریقی است زراوند طویل را گویند فارسیان بہ تخفیف لام و

تبدیل تای مدورہ بہ ہای ہوز و متصرف در اعراب استعمال این کردہ اند پس مفرس باشد (اردو) زراوند دراز وطویل بقول جامع الادویہ ایک درخت کی جڑ ہے جگر اور طحال کو مضر۔ رطوبت کو جذب کرتی ہے اور ورمون اور ریاح کو تحلیل سدون کو کھولتی ہے (الخ)

ببربیان اصطلاح۔ صاحب سروری گوید کہ (۱) جامہ بود از پوست پلنگ یا ببر کہ رستم پوشیدی و بعضی گویند کہ پوست اکوان دیو بود و بقول بعض از بہشت آوردہ بودند صاحبان بہانگیری و رشیدی فرمایند کہ بمعنی ببر است کذا (فردوسی ؎) یکی درع پوشم ز ببر بیان ۔ کہ کرآب و زر آتش نیابد زیان ۔ نہ نیزہ گذار آیدش ۔ نہ از ہیچ زخمی نگار آیدش ۔ ز خفتان و جوشن فزون دانمش ۔ ہمی نام ببربیان خواندمش ۔ صاحب برہان آوردہ کہ بکسر رائے قرشت ہمان جلیۂ جامہ کہ رستم روز ہای جنگ می پوشید خان آرزو در سراج بذیل ببر گوید کہ جامۂ رستم را ببر و ببربیان ہر دو گویند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی سوم است کہ این ملبوس جنگی را بنام جانوری موسوم کردند کہ از پوست آن ساختہ شد و وجہ تسمیہ ہمانجا مذکور مرکب اضافی است و ببر کہ بہمین معنی گذشت مخفف این (اردو) ببربیان۔ رستم کے اُس لباس کا نام ہے جو ایک شیر یا دیو یا کسی جانور کے پوست سے بنایا گیا تھا۔ مذکر۔

(۲) ببربیان۔ بقول برہان جانور یست دشمن شیر و شیر شرزہ ہمانست و او را رستم اندر کوہ ہای شام کشت و پوست آن را جلیۂ

جامهٔ ساخت خاصیتش آنست که در آتش
نسوزد و در آب غرق نشود و هیچ حربه بر آن
کار نکند و گویند وقتی در زمان انوشیروان
آن جانور بهم رسیده بود هزار سوار را بگشتن
او فرستادند و آن جانور در میان آن جماعت
افتاد و همه را مجروح ساخت و کشت و خود
صاحب مؤید گوید که نام جانوریست که ماوای
وی در کوه قاف است و گذر وی در کوه
البرز افتاد رستم او را در کوه شام کشت
مؤلف عرض کند که ببر جانوریست معروف
از اقسام شیر که ذکرش بمعنی سوم گذشت
و شمرزه بقول برهان بحوالهٔ مؤید درندهٔ ایست
غالب تر از شیر درنده و معاصرین عجم گویند
که اصلش شیرزاے بود بمعنی زاینده شیر
و پدر شیر و از معنی لفظی تفوق و تر جیحش شیر
ظاهر می شود بکثرت استعمال تحتانی آخره
حذف و الف به های هوز بدل شد و لب

و لهجهٔ مقامی تحتانی اول را هم حذف کرد
و شمرزه بروزن هرزه بر زبان ماند و
همین لغت بمعنی خشمگین و بر هنه دندان
و زورمند هم آمده و اطلاق این بغیر از
شیر و پلنگ بر سبع دیگر نکنند و همین را فارسیان
ببیان گویند. صاحب هفت بحوالهٔ قنیه گوید
که ببیان بفتح اول درنده ایست دشمن
شیر پس ببر ببیان بمعنی شیر زه باشد که ورا
شیر و دشمن شیر است و لفظ ببر درین
مرکب بمعنی نوع باشد و این مرکبی است
که ترکیب عام با خاص مقصود را ظاهر
کند چنانکه روز نیکشنبه و شهر حیدر آباد
بای حال. ببر ببیان درنده ایست از
اقسام شیر و قوی از شیر و دشمن شیر و مجرد
ببر و مجرد ببیان هم به همین معنی است
(اردو دیکھو ببر کے تیسرے معنے.
(۳) ببر ببیان بقول برهان دیبای نقش

رومی را نیز گفته اند که هر ساعت بزنگی نماید
وارسته و بحر گوید که دیبای معلم است
که در ارض روم بافند که آن بالوان مختلفه
در نظرها جلوه کند (طالب آملی ه) هزار
ولی ز املم اینک اینک ؛ به تن حلهٔ داغ
ببربیانم ؛ (زکی ندیم ه) پیرزال فلک
ببربیان پوش مرا ؛ شوهر دختر رزرستم
دستان ابراست ؛ صاحب مؤید هم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که از محققین
صاحب زبان کسی ذکر این معنی نکرده و از
هر دو اسناد بالا معنی اول پیداست اگر
سندی دیگر برای استعمال این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول است
نظر بر نقوش و صفاتش (اردو) ببربیان
فارسیون نے دیبای رومی کو کہا ہے۔ تذکر
(۴) ببربیان۔ بقول وارسته و بحر نام دیوست
که آن را اکوان نیز گویند و او را رستم در

حدود شام کشته از پوست وی زره
ساخت (الخ) مؤلف عرض کند که
بخیال ما نام نباشد بلکه لقب او یعنی نظر بر
خونخواری و شجاعت اکوان آنرا ببربیان
گفتند مجاز معنی دوم (اردو) ببربیان
فارسیون نے اس دیو کو کہا ہے جس کا نام
اکوان تھا دیکھو اکوان۔
(۵) ببربیان۔ وارسته گوید که شعرای متاخرین
بمعنی پهلوان آرند و از کلام محسن تاثیر سند
گیرد (ه) بجز یک سخن از طوطی نطقم نه تراود
؛ ابلق ز دو رنگی نزند ببربیانم ؛ مؤلف
عرض کند که درین شعر ببربیان مرکب اضافی
باشد که بیان خود را ببر تشبیه داده است
و ببر بمعنی همان شیر است که بجایش گذشت
بخیال ما لطفی ندارد که درین شعر (ببربیان)
را بمعنی پهلوان گیریم و بهتر از ان است
که بیان خود را نظر بر روز بیان تشبیه دهیم

بابر (اردو) پہلوان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت بدن کا آدمی درست اندام۔ سخت و توانا۔ قوی جثہ۔

(الف) ببر در کشیدن
(ب) ببر در گرفتن
(ج) ببر کشیدن

مصادر اصطلاحی صاحبان مؤید وانند و ہفت ذکر (ببر تنگ در کشید) کردہ گویند کہ ای محکم در کنار گرفت۔ مؤلف گوید کہ متعلق است بمصدر (الف) کہ بمعنی در کنار گرفتن است و (ب وج) مرادفش (انوری ۵) چو این بگفت ببر در گرفتمش گفتم کہ جان جان و قرار دلی و نور بصر (ظہوری ۵) دعوای اتحاد ظہوری خلاف نیست ببر کشم و اکنم بغل او را ببر کشم (ولہ ۵) نزدیک شد کہ جوشن غیرت ببر کشم ببر روی غیر تیغ دعای سحر کشم (ولہ ۵) تشریف زیب عشق ظہوری کہ ای

ببر کشد ہم جلوہ اندر شمال کس و پرنیان کس ہیچ مباد کہ از ہر دو اسناد آخر الذکر مصدر اصطلاحی

(د) ببر کشیدن ملبوس
(ہ) ببر گرفتن

بمعنی لباس پوشیدن پیدا نیست (۵) مراد ف ببر کشیدن باشد (ظہوری ۵) آغوش یگانگی کشودیم خود را و ترا ببر کشیدیم (اردو) الف و ب و ج و ہ۔ آغوش میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ کمال عنایت و محبت سے بغل میں لینا۔ نہایت شوق سے بغل گیر ہونا۔ گلے لگانا۔ (د) لباس پہننا۔

ببر گند نا بستن

مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی سست بستن مؤلف عرض کند کہ مقابل تنگ بستن باشد و این کنایہ است کہ از معنی حقیقی پیدا می شود صاحب مؤید ذکر (ببر گند نا بستہ) کردہ گوید کہ ای سست بستہ (الخ) و این ماضی مطلق

همین مصدر راست و بقول صاحب شمس (ببرگ گندنا مانده) بمعنی ست مانده و بجا مانده بخیال ما خطای اوست که بعوض بستن مصدر ماندن را استعمال کرده است یا متصرف کاتبش مخفی مباد که گندنا نوعی از سبزهٔ خوردنی است مثل سیر (کذا فی الغیاث) ماذکرش بر اخر یط کرده ایم پس چیزی را بعوض رسن از برگ نازکی بستن گویا نه بستن است که مقصود اصلی بستن ازان حاصل نمی شود و همین است وجه کنایه (اردو) ڈھیلا باندھنا۔ برائے نام باندھنا۔ دکن مین پھلپھلا باندھنا کہتے ہین۔

ببروج بقول ضمیمهٔ برهان (بحوالهٔ مؤید) بر وزن محلوج (۱) استرنگ که مردم گیاه باشد و بحوالهٔ کشف اللغات گوید که (۲) افشردن باشد صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بذکر معنی اول فرماید که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که ماذکر معنی اول بر استرنگ کرده ایم و همدرانجا نوشته ایم که آن را بتازی ببروح به تحتانی اول و حای حطی خوانند و ببروح الصنم هم و صاحب منتخب گوید که به تحتانی اول و موحده دوم مردم گیاه و بحوالهٔ قاموس فرماید که بتقدیم موحده بر تحتانی هم به همین معنی آید پس بخیال ما تسامح محققین بالا باشد که این را لغت فارسی قرار دادند اگر بر تصدیق استعمال این در فارسی بهرد و موحده شود توانیم عرض کرد که تحتانی اول بدل شد به موحده چنانکه بالیوس و بالبوس و حای حطی را بغلطی کتابت جیم عربی کردند و این تبدیل خلاف قیاس است اندرین صورت این را مفرس گیریم نسبت بمعنی دوم هیچ معلوم نشد که مقصودش چیست و صاحب مؤید ازین ساکت بغلطی صاحب ضمیمهٔ برهان

می نماید یا کاتبش (اردو) (۱) دیکھو استرنگ (۲) نچوڑنا۔

بلبس آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ترک دادن وبس کردن مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم (اردو) بس کرنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور (بس کرو) پر فرمایا ہے کہ (محاورہ) ختم کرو۔ جانے دو ٹھیرو۔ چپ رہو۔ موقوف کرو۔ صبر کرو۔ قانع ہو۔

بہ بستر افگندن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بیمار و رنجور کردن (ظہوری ؎) تا مسیحا را ز رشک خود بہ بستر افگنم ہ چشم دارم پرسشی از نرگس بیمار او ہم۔ (اردو) بیمار بنانا۔

بہ بستر فتادن استعمال۔ دراز کشیدن بر بستر (ظہوری ؎) بالین قبول نیست زگلہای باغ خلد ہ از خار کوی عشق بہ بستر فتادہ ایم ہا (اردو) بچھونے پر لیٹنا۔

(الف) بلبسودن (الف) بقول بحر بکسر اوّل وسکون ثانی و واو معروف (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن ومس نمودن و (۴) سوراخ کردن (کامل التصریف) ومضارع این ببساید۔ و فرماید کہ باید دانست کہ در اوّل مصدری کہ حرف بای مکسور یا کلمۂ دریا بر یا فرا یا فرود در آید پس اگر از حذف آنہا صورت ومعنی آن مصدر باقی ماند وصلی باشد والّا اصلی وجوہر کلمہ بود و (ب) بقول برہان وجامع بر وزن بیہودہ بمعنی (۱) دست زدہ و (۲) دست مالیدہ وسودہ و (۳) لمس کردہ

(ب) بلبسودہ

ومس نموده و (۴) سوراخ کرده صاحب
ناصری بمعنی دوم وسوم قانع مؤلف
عرض کند که بسودن بباء وصلی مصدری
بهمین معنی می آید وجزین نیست که موحدهٔ
زائد در اولش زیاده کرده اند وهمین
مصدر ببای فارسی دوم هم می آید وبسودن
به بای فارسی اول هم مخفی مباد که سا
بقول برهان بمعنی سائیدن وسودن (الخ)
طرز بیانش در معنی درست نیست و
مقصودش جزین نباشد که بمعنی لمس
است ومس که اسم مصدر سائیدن
وسودن باشد وخان آرزو هم برسا
گوید که بمعنی لمس ومس کننده وامر بدین
معنی نیز (الخ) بخیال ما او هم سکندری
خورد که معنی اسم مصدری را گذاشت
وبر اشتقاق سائیدن وسودن نظم
برگماشت بالجمله مصدر سودن که می آید

اصلست که از سا وضع شد تفصیلش بجای
خودش آید وبسودن مخفف برسودن بحذف
رای مهملهٔ دوم فارسیان بای زائد در اولش
زیاده کردند بیسودن شد وآنچه بسپودن
بهای فارسی اول وبسپودن به بای فارسی
دوم می آید مبدل این است که موحده
بپای فارسی بدل شود چنانکه تب وتپ
پس معنی سوم این بلحاظ اسم مصدر حقیقی
است ومعنی اول ودوم وچهارم مجاز
آن مخفی مباد که مضارع این بقاعدهٔ فارسی
بسود باشد بکسر موحدهٔ اول وسکون دوم
وضم سین مهمله وفتح واو - آنچه صاحب بحر
مضارع این را بسماید نوشته پی بحقیقت
نبرده اتکای او بر قاعدهٔ ایست که مقتنین
بی خبر از ماخذ مدون کرده اند وهو هذا "
اگر ماقبل آخر ماضی واو بود در مضارع
بیشتر آنرا بعد نقل فتحه بر حرف پیشین بالف

تبدیل داده یای وقایه مفتوح در آخرش
زیاده نمایند چنانکه رباید از ربود و بسباید
از بسود و ما این قاعده را در بنجایی ضرور
خیال می کنیم واگر استعمال بسباید بدین معنی بنظر
آید توانیم عرض کرد که از مصدر بسبائیدن
باشد که حالا متروک الاستعمال است

مقلّدین فارسی از اصل حقیقت خبر نداشته
تدوین قواعد کرده اند و مشتق یک مصدر
را با مصدر دیگر متعلق کرده اند و اختلاف مابا
ایشان اعتباری است و بر استعمال هیچ اثر ندارد
امّا از اصول صحیحه پای بیرون نباید داد (اردو)
ماتھہ مارنا (۲) ہاتھہ ملنا (۳) چھونا مس کرنا (۴) سورج گرہنا

ببلس بالقبول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی وضمّ لام وسین بی نقطه ساکن ترتیبی
باشد که از نان خشک با روغن و دوشاب کنند و ببای فارسی هم آمده وهم
او بر پیلس بهر دو بای فارسی بذکر معنی بالا فرماید که بقول بعض اشکنه باشد
که از روغن و پیاز بر روغن بریان کرده) و آب و نان خشک سازند صاحب
ناصری ذکر این کرده و بهر دو بای فارسی هم بمعنی آخر الذکر آورده صاحبان
هفت و انند متفق با برهان و ناصری مؤلف عرض کند که ببس بضمّتین بقول
منتهی الارب نرسک و نرسک بقول برهان نام غلّه که بعربی عدس گویند
پس جزین نباشد که فارسیان ازهمین لغت عرب بزیادت بای زائد در
اوّلش لغتی ساختند و برای نانی مخصوص کرده باشند که از غلّه عدس ساخته
می شد و پس ازان تخصیص عدس در ترتیبش باقی نماند و نشانش در اسم
بماند. لب و لهجهٔ مقامی در اعراب لغت هم تصرّف کرد پس این را مفرّس گوئیم

وآنچہ بہای فارسی می آید مبدّل این است ولبس چنانکہ اسب و اسپ وتب وتپ (اردو) ببلس۔ فارسی مین ایک غذا کا نام ہے جو خشک روٹی اور گھی اور شیرہ سے بناتے ہین۔ مذکر۔

بہ بنیاد آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی شروع شدن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین صاحب زبان ساکت ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) شروع ہونا

ببوی نفس مکن جان اصطلاح صاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح گوید کہ یعنی جان را تابع ومطیع نفس مگردان صاحب ہفت صراحت مزید فرماید کہ یعنی از برای لذّت نفس جان خود را مدہ مؤلف عرض کند کہ صراحت معانی لفظ بو بجایش وکردن بمعنی دادن بجای خودش می آید چنانکہ (داد کردن) بمعنی داد دادن و (جواب کردن) بمعنی جواب دادن و (ترجیح کردن) بمعنی ترجیح دادن حیف است کہ محققین بالا این فقرہ را اصطلاحی یا مقولہ قرار دادہ اند و (ببوی نفس جان کردن) را بر الصورت مصدری قائم نکردند و حق آنست کہ این بمعنی حقیقی است واستعمال مصدر (کردن) بجای خودش مذکور شود (اردو) لذّت نفس پر اپنی جان کو فدا کرنا

بہانۂ بچہ مادر می خورد مثل صاحبان خزینہ واحسن ذکر این کردہ از معنی ومحلّ استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ بہانۂ نفع خود حاصل می کند این مثل بحق او زنند۔ گویند کہ این مثل قرار یافت از حکایتی کہ "زنی

بابچهٔ خود بر دوکان شیرین فروشی رفت طفل شیرخوارش از حرکات طفلی دست بر طبق شیرینی زد شیرینی فروش بخندید و گفت که بچهٔ تو شیرینی می خواهد. مادرش دست دراز کرد و خوردن گرفت و گفت که به همین یک وسیله ذریعهٔ شیرخودم اورا شیرینی میخورانم (انتهی) ازهمین واقعه این مثل قرار یافت (اردو) دکن مین کہتے ہین "اما کو بچہ کے طفیل مین خوب چکت ملی" یعنی کہاوت اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے

به بیاض بردن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر مسوده را صاف کردن صاحب تحقیق الاصطلاحات بذیل (از سواد به بیاض بردن) ذکر این کرده که بجایش گذشت (حاجی قدسی ؎) سواد شعرم را خامه چون برد به بیاض ؛ زرشک آورد آب سیاه چشم حسود ؛ (فیضی ؎) سواد کلکت مرا آفتاب می داند ؛ که برده ام بیاض سحر مسوده را ؛ (صائب ؎) تا برد این غزل تازهٔ صائب به بیاض ؛ همچو خورشید بکف خامه زردار د صبح ؛ وارسته (بیاض و ورق و کاغذ بردن) را بوثیقهٔ اسناد ذیل بمعنی بالا گوید (طالب آملی ؎) نقل آن راز بر ورق بردند ؛ و ان ورق را بنزد حق بردند ؛ (ولہ ؎) حرف سخای تو چو بکاغذ برد دبیر ؛ از نوک خامه اش نقط زر فرو چکد ؛ صاحب انند نقل نگارش ؛ مؤلف عرض کند که ما باستناد کلام قدسی و فیضی و صائب با صاحب بحر اتفاق داریم و از مصدر وارسته اگر (به ورق بردن) قائم کنیم سند طالب آملی بکارش نمی خورد که از ان (نقل بر ورق بردن) بمعنی نقل نوشتن و نقل تحریری کردن پیداست و (حرف بکاغذ بردن) بوثیقهٔ سندش بمعنی

مطلق نوشتن است للہ العجب چہ مایہ
بی اعتنائی در تحقیق فارسی زبان بکار برد اند
وارستہ نگاہ بر تعمق نہ گمارد و نقل نگارش
عقل ندارد۔ مخفی مباد کہ (بیاض) بقول
منتخب بمعنی سپیدی است و بقول غیاث
کاغذ سادہ نانوشتہ پس معنی لفظی مصدر۔
(بیاض بردن سواد یا مسودہ یا غزل)
نقل کردنش بر کاغذ سادہ و کنایہ از
تبییض آنست کہ صاف کنند پس تحقیق
متقاضی آنست کہ مجرد (بیاض بردن)
را بغیر مفعولش مصدر اصطلاحی ندانیم
قتامل (اردو) صاف کرنا۔ بقول
آصفیہ۔ مسودہ کو ٹھیک کر کے لکھنا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ
نے غور نہین فرمایا۔ ہمکو ٹھیک کر کے
لکھنا پر اعتراض ہے۔ مسودہ کی صاف
نقل کرنا مقصود ہے اسی کو دکن مین

مبیضہ کرنا۔ کہتے ہین۔

ببیع کشیدن چیزی مصدر اصطلاحی
در معرض بیع آوردن چیزی و قابل بیع
قرار دادنش (ظہوری ۵) قیمتی نالہ
بہ بیع کشید ۔ نفس مایہ دار ما آخر (اردو)
معرض بیع مین لانا۔ فروخت کے قابل قرار دینا۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مثل۔ صاحبان
خزینۃ الامثال
و احسن ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ فارسیان چون در دو واقعہ فرقی
و اختلافی کامل بینند این مثل را زنند
مثلاً زید کتابی نوشت در علم نجوم و بکر
ہم و ہر دو مدعی فضیلت تالیف خود
بودند چون عالمان یکی را از ان ہر دو
پسندند و یکی را بر دیگری ترجیح دہند این
مثل را زنند و ہمچنین است کہ واقعہ مشہور
میشود و چون حقیقت حال در یافتند مخالف

شهرت یا مبالغه یافتند در ینجا هم استعمال
همین مثل می کنند مقصود ازین مثل آنست
که فرق بین دو چیز را بوسیله این ظاهر کنند
مخفی مباد که این مثل مال حافظ شیراز است
چنانکه گفته (ے) صلاح کار کجا و من
خراب کجا ؛ ببین تفاوت ره از کجاست
تا بکجا ؛ (اردو) زمین آسمان کا
فرق ؛ صاحب آصفیه نے اس کا ذکر
فرمایا ہے ۔ اسم مذکر ۔ نہایت فرق اور
بہت بڑا تفاوت ۔ اختلاف عظیم ۔ دکن
مین کہتے ہین " کہان یہہ اور کہان وہ
" زمین و آسمان کا فرق ہے " (رشک
ے) ہے زمین و آسمانکا فرق اصل و
نقل مین ؛ عارض جانان کہان روی
مہ کامل کہان ؛

بینی خط بر زمین کشیدن مصدر
اصطلاحی ۔ بقول انند در غیاث بکمال عجز

و فروتنی کردن ۔ صاحب بحر ہمین مصدر
مرکب را بہمین معنی (خط بینی کشیدن) آورده
و بہار (خط بر خاک یا بر زمین کشیدن) به
ہمین معنی قائم کرده حیف است که سند
استعمال پیش نه شد ۔ خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد که
کسی که اظہار عجز و فروتنی کند کورنش بجا آرد
و کورنش لغت ترکی زبان ۔ سلامی را گویند
که بر روی جبین افتاده همچون سجده جبین
بر زمین نهند که بر خاک خط بینی قائم شود و
بعضی در میان جبین و خاک کف دست
خود را نهند و بعضی رومال و ردای خود
را ۔ و سلام و کورنش الی الآن در اصطلاح
دکن مروج است که خدمتیان دیہی پیش
حاکم کنند که علامت بسیار فروتنی است
حیف است که صاحب لغات ترکی بر
تسلیم کردن قناعت کرد و ما تحقیق کامل

کورنش بجا آیش کنیم (اردو) ناک گھسنا۔ بقول آصفیہ۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت کرنا (انشاء) لگا دے یہاں دھیان کیا جوڑ توڑ ہو پڑے ناک گھستے پھرو ان سو کروڑ

بہ بینی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) قریب بمرگ شدن و (۲) از زیست تنگ آمدن صاحبان غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بہ زبان ندارند خیال ما این است کہ اصل این (بہ بینی رسیدن نفس) است کہ بوقت مرگ نفس اخیر در بینی باشد یعنی چون حرکت دل بند شود ہوای نازکی از بینی خارج می شود و معنی دوم مجاز آن اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان بحذف لفظ نفس استعمال این کردہ اند (اردو) (۱) قریب المرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا (۲) دم ناک میں آنا۔ ناک میں دم آنا بقول آصفیہ۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے بیزار ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا۔

بای موحدہ با بای فارسی

(الف) بیا آمدن **(ب) بیا آمدن طفل** مصادر اصطلاحی۔ بقول انند (الف) اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن چہ ممکن است شخصی بایستد یا خیزد امّا نہ بپای خود و برین قیاس بچشم دیدن و بگوش شنیدن و بزبان گفتن و بدست گرفتن و بر (ب) فرماید کہ بمعنی پا واشدن طفل را و آن را پا وا کردن طفل و پا باز کردن طفل نیز گویند کہ بمعنی نو برفتار آمدن طفل باشد و فرماید کہ حالا در محاورہ خصوصیت برفتار طفل نماندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند کہ سخن پیرائی معاصر فاضل برای (الف) بی محل است معاصرین

عجم (الف) را بمعنی پیادہ پا و بدون سواری آمدن استعمال کنند و بمعنی حقیقی است و (ب) بمعنی لفظی خودش مستعمل (اردو) (الف) پیدل آنا (ب) بچے کا چلنا چلنے لگنا جیسے "ماشاء اللہ ابتو بھیہ چلنے لگے ہین انکی کیا عمر ہے"

بپا اندر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ہفت کنایہ از لغزیدن و افتادن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) لغزش کرنا۔ گرنا۔

بپا ایستادن استعمال۔ بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن (غنی ۵) چو شیخ شہر ترا دید در نماز افتاد ۔ دمی اگرچہ بپا ایستاد باز افتاد ۔ مؤلف عرض کند کہ ازین سند معنی قیام پیدا ست مقابل رکوع و قعود و سجود (اردو) کھڑا ہونا۔

بپا برخاستن استعمال۔ بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (صائب ۵) پیش سائل چہ ضرور است بپا برخیزند ۔ از سر مال بہ تعظیم گدا برخیزند ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی پا شدن و برخاستن از جای نشست (اردو) اٹھ کھڑے ہونا

بپا داشتن استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی قائم داشتن است مؤلف عرض کند کہ مقصود ش بحالت استادگی داشتن است (ظہوری ۵) رسید قوت ضعف فتادہ تو بآن ۔ کز آہ خیمہ افلاک را بپا دارد (اردو) قائم رکھنا۔ کھڑا رکھنا

حالت قیام مین رکھنا۔

بپارۂ دست مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار معنی مالیدن بدست **مؤلف** عرض کند کہ کسی را بہ انگشت ہای دست سودن است تا بجواب در آید و درین مصدر انگشتہا را پارۂ دست گفتہ اند اگرچہ از مطلق مالیدن ہم ہمین معنی پیدا می شود ولیکن درین تعمیم مالش کف دست ہم داخل می شود و محاورۂ معاصرین عجم تخصیص انگشتان دست را از لفظ پارہ پیدا کردہ صاحب رنہما بسند این فقرۂ روزنامہ را پیش کردہ "بپارۂ دست مالیدنہا خوابانید" و صراحت کند کہ عامل مسمریزم برچہرۂ معمول دست خود را آہستہ آہستہ می مالد و او را بیہوش می کند و ذکر ہمین است در فقرۂ بالا (الخ) ما می گوئیم ومشاہدہ کردہ ایم کہ عامل مذکور مقابل معمول می نشیند و ہر دو پنجۂ دست خود را برچہرۂ معمول چنان حرکت می دہد کہ ہر پنج انگشتان ہر دو دست از بالای جبینش آغاز کردہ تا حصۂ زیرین رخسار می رسد دبار بار این قسم حرکت می کند تا بوسیلۂ آن معمول از ہوش می رود و پس ازان از معمول مدہوش سوالہا می کند و او در عالم بیہوشی جوابش می دہد پس معاصرین عجم بپارۂ دست مالیدن ہمین حرکت را گفتہ اند (اردو) انگلیون سے سہلانا۔

بپاشدن (مصدر اصطلاحی) صاحب ہفت ذکر (بپاشد) کردہ گوید کہ یعنی استادہ شد **مؤلف** عرض کند کہ ماضی مطلق است از مصدر بپاشدن (۱) بمعنی استادن۔ صاحب بحر مذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) بمعنی توقف کردن۔ معاصرین عجم معنی اول را بزبان

دارند و از معنی دوم ساکت حیف است که سند استعمال پیش نشد یعنی اول کنایہ باشد و معنی دوم خلاف قیاس۔

(اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ بقول آصفیہ اٹھنا۔ استادہ ہونا (۲) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔

بپاغر بای فارسی دوم و فتح غین معجمہ بقول شمس پیلپا را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ پاغرہ بمعنی داء الفیل بجایش می آید و مجرد پاغر بمعنی ستون خانہ آمدہ پس غلطی کتابت صاحب شمس است کہ این را بزیادت موحدہ قائم کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و حقیقت پاغرہ و پاغر بجایش مذکور شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ این مرکب است از بائے موحدہ کہ افادۂ معنی در کند و پا بمعنی حقیقی اوست و غر بقول برہان برآمدگی اعضا یعنی گلولہ در گردن یا پیشانی پس معنی لفظی این درم در پای و این کنایہ باشد از مرض فیلپا۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) فیلپا۔ بقول آصفیہ ایک مرض کا نام جو اکثر بارد اور مرطوب ملکون مین ہوتا ہے۔ اور اُس سے پاؤن ہاتھی کے مانند موٹا ہوتا جاتا ہے۔ داء الفیل۔ پاغر۔

بپاگرفتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بپا افگندن یعنی افگندن بر زمین بواسطہ پا یعنی حملہ کردن بر پای کسی کہ بسبب آن بر زمین آید (انوری ۵) شاہد جانم و دلم غم اوست کین بپاگیرد آن بسر گیرد ما۔

(اردو) پاؤن سے گرانا۔

بپامی بقول برہان و ہفت بکسر اول (۱) امر بہ ایستادن و (۲) توقف کردن باشد

یعنی بایست و توقف کن و (۳) امر در نظر
داشتن هم هست از پائیدن و هم او پائیدن
را بمعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن
و همیشه و پیوسته و جاوید و مدام بودن
آورده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی
بالا فرماید که (۴) بمعنی دعای پایندگی نیز آمده
یعنی بمان و پاینده باش (حکیم منوچهری
ه) خازنت را گو بسنج و رائضت را
گو بران ٭ شاعرت را گو بخوان و حاجبت
را گو بپای ٭ هر نشاطی را بخواه و هر مرادی
را بجوی ٭ هر وفائی را بیاب و هر بقائی
را بپای ٭ مؤلف گوید که پائیدن مصدر
است که بقول صاحب بحر بمعنی در نظر داشتن
و چشم بر نداشتن و همیشه و پیوسته ماندن
و جاوید بودن و ایستادن و جستجو کردن
بجای خودش می آید و صراحت ماخذ هم تحقیق
کنیم (پلے) امر حاضرش ۲ بپای بزیاد

موحده در اول مزید علیهش و شامل بر همه
معانی مصدری پس (۵) جستجو کن هم داخل
معنی این شود ـ ضرورت نداشت که ذکر
اشتقاقش کنیم که معنی خاص ندارد (اردو)
(۱) کھڑا رہ (۲) توقف کر (۳) نظر مین
رکھہ (۴) ہمیشہ رہ (۵) جستجو کر ـ

(الف) بپایان آمدن | استعمال (الف)
(ب) بپایان آوردن | بمعنی ختم شدن
و (ب) متعدی اوست یعنی ختم کردن
و باختتام آوردن (انوری ه) دور
ادبار تو تا چند بپایان آرم ٭ دور اقبالت
اگر هست بیارای و بیار ٭ (اردو)
(الف) ختم ہونا (ب) ختم کرنا ـ

بپای اندر آمدن | مصدر اصطلاحی
بقول صمیمه برهان و بحر و آنند کنایه از
لغزیدن و افتادن مؤلف عرض کند
که صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه ذکر (بپای اندر آمدن

(لم لم ۱) (لم لم ۱)

بمعنی انجامیدہ و افتادہ کند کہ ماضی ہمین مصدر است و (بہ پا اندر آمدن) بہ ہمین معنی گذشت است و (بہ پا اندر آمدن) بہ ہمین معنی گذشت تحتانی چہارم درین مصدر زائد است و بس (اردو) دیکھو بپا اندر آمدن۔

(الف) **بپایان رساندن** مصدر
(ب) **بپایان رسیدن** اصطلاحی

(الف) بحد انتہائی رسانیدن و باختتام رسانیدن است و (ب) لازمش یعنی ختم شدن و بحد انتہائی رسیدن (ظہوری الف ۵) زاول کردہ ام ختم عداوت بہ محبت را بہ پایان می رسانم ؎ (انوری (ب) ۵) در دم فرود و دست بہ سامان نمی رسد ؎ صبرم رسید و ہجر بپایان نمی رسد ؎ (ولہ ب ۵) راہی است بی کرانہ غم عشقش و مرا ؎ چون پای صبر نیست بہ پایان نمی رسم ؎ (اردو) (الف) اختتام کو پہنچانا ختم کرنا۔ (ب) اختتام کو پہنچنا۔ بقول امیر۔ پورا ہونا ختم ہوجانا۔

(الف) **بپای باش** استعمال۔ (الف) بقول
(ب) **بپای باشیدن** ہفت و مؤید ای استادہ باش مؤلف گوید کہ امر حاضر است از مصدر (ب) کہ بمعنی استادہ بودن و توقف کردن است۔ (اردو) (الف) کھڑا رہ۔ ٹھہر (ب) کھڑا رہنا۔ ٹھہرنا۔

بپای پیل می اصطلاح۔ بقول ہفت و مؤید بمعنی قرابہ پر می مؤلف عرض کند کہ پای پیل استعارہ باشد از قدح و پیالہ شراب خوری و تحقیقش بجای خودش می آید ہرگاہ این را مضاف کردند بسوی می معنی لفظی آن قدح می یا قرابہ می باشد و ای بر محققین بانام و نشان کہ این را در عبارتی بہ بای زائد یا معیت و غیر ذلک یافتہ باشند و داخل اصطلاح کردند موحدہ را ازین اصطلاح ہیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

(۱۷۱۲ (۱۷۱۲)

کہ لفظ می را ہم اندرین داخل کنیم (اردو) قرابہ شراب۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے قرابہ پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ عرق رکھنے کا بڑا شیشہ۔ بہت بڑی بوتل۔

بپای حساب آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند ماخوذ شدن بحساب (صائب ے) قدم شمردہ نہد حسن در قلمرو خط ؎ چو عاملی کہ بپای حساب می آید ؎ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گرفتار محاسبہ شدن (اردو) محاسبہ مین گھسنا۔ گرفتار ہونا۔ ماخوذ ہونا۔

بپای خود آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بکمال طوع و رغبت آمدن و آنرا ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست معاصرین عجم استعمال این بدون موحدۂ اوّل می کنند و گویند "ما او را نخواندیم پای خود آمدہ" پس معنی کمال طوع و رغبت بر سبیل کنایہ پیدا می شود ولیکن طالب سند می باشیم (اردو) اپنے پاؤن آنا۔ کہہ سکتے ہین یعنی بغیر طلب کے آنا۔ کمال رغبت سے آنا۔

بپای خود بگور آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند در آمدن بہلکہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از دست خود خود را بہ ہلاکت افگندن (نظامی ے) چو با گور گیران ندارند زور ؎ بپای خود آیند گوران بگور ؎ (اردو) اپنے ہاتون اپنی قبر کھودنا۔ بقول امیر۔ اپنے پاؤن مین آپ کلہاڑی مارنا۔ اپنے ہی قول و فعل سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اور بقول آصفیہ اپنی موت کا آپ سامان کرنا۔

بپای خود رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر بکمال طوع و رغبت رفتن (سلیم ے) شاہدان باغ از بس

شوخ چشم افتادہ اند ہ گل بپای خویش
از گلبن بدامان می رود ہ مؤلف عرض
کند کہ خود و خویش مرادف یکدیگر است
معنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن
و کمال رغبت ازین فعل پیدا می شود بر
سبیل کنایہ (اردو) اپنے پاؤن آپ
جانا۔ کہہ سکتے ہین یعنے۔ بے بلائے جانا۔
کمال رغبت سے جانا۔

بپای خود شان است مقولہ صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
ذکر این کردہ گوید کہ بر ذمۂ اوشان است
مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست
(اردو) انھین کے ذمہ ہے۔

بپای خود گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و وارستہ در حصۂ خود گرفتن۔
(پیام ع) بسکہ بیباک است جانان
منکر قتلم نشد ہ چون حنا خون مرا آخر بپای
خود گرفت ہ خان آرزو در چراغ ہدایت
فرماید کہ در حصۂ خود گرفتن چیزی راست
و از زاہد علیخان سخا سندی آوردہ کہ در
عہد سلطان حسین میرزا صفوی کہ سلطنت
صفویہ بر وختم شدہ شاہ بندر لار بود
(ع) میان ما و مجنون شد چو اقلیم جنون قسمت
بپای خود گرفتم سر بسر خار بیابان را ہ۔
مؤلف عرض کند کہ در استعمال معاصرین
عجم بر ذمہ خود گرفتن است چنانکہ بقولہ گذشتہ
ذکرش کردہ ایم و از سند اوّل الذکر ہم تصدیق
آن می شود پس عیبی ندارد کہ معنی این (۱)
بر ذمۂ خود گرفتن قائم کنیم و (۲) در حصۂ
خود گرفتن (اردو) (۱) اپنے ذمے لینا
(۲) اپنے حصہ مین لینا۔

بپای دادن مصدر اصطلاحی بقول
آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی انداختن و
افگندن مؤلف عرض کند کہ حیف است

کہ سند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست معاصرین عجم تصدیق کنند کہ محاورہ سوقیان است (اردو) ڈالنا۔

بپای شدن مصدر اصطلاحی بقول استند جوال فرہنگ فرنگ (۱) راست ایستادن و بقول غیاث برہان (۲) ایستادہ شدن و توقف کردن صاحبان مؤید و شمس ذکر ماضی مطلق ہمین مصدر کردہ گویند کہ یعنی استادہ شد مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص ست در معنی اول درست نیست معاصرین عجم استعمال (پا شدن) بمعنی برخاستن می کنند و موحدہ اقل را مخل فصاحت دانند و ایستادن را بمعنی توقف کردن استعمال کنند و از (پا شدن) معنی توقف کردن نمی گیرند پس از برای معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) اٹھنا۔ کھڑا ہونا سیدھا کھڑا ہونا (۲) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بپای غیر سپردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بہار و انند بحصہ او دادن (طالب آملی ؎) از دور چو بینند سران طرف کلاہت ہا بوسند و بپای تو سپارند سری را ہا مؤلف عرض کند کہ از سند طالب آملی مصدر (سر بپای کسی سپردن) بمعنی بر پای کسی سر نہادن پیدا ست کہ اظہار عاجزی است و معنی بیان کردہ محققین بالا از سند پیدا نیست و خلاف قیاس ہم مدعی سست است و گواہش چیست (اردو) کسی کے حصہ میں دینا۔ کسی کے سپرد کرنا۔

بپای فلانی است مقولہ بقول صاحب بول چال۔ بدستہ فلان است مؤلف عرض کند کہ ہمین اصطلاح بر (بپای خود شان است) گذشت و در ینجا انحصار

نیست چنانکہ در مقولہ گذشتہ بود بای حالی اضافت
قیاس نباشد (اردو) اُنکے ذمہ ہے۔

بپای کسی چیزی نہادن مصدر اصطلاحی

صاحب انند گوید کہ ادب آنست کہ چون علامت
بزرگی مشرف شوند چیزی بطریق نیاز بگذرانند
پس اگر آن چیز مناسب شان آن بزرگ
است بر ملا والا خفیۃً در پای او گذارند۔
تعظیماً (خواجہ شیراز ؒ) رسید موسم آن
کز طرب چو نرگس مست ؒ نہد بپای قدح
ہر کہ شش درم دارد ؒ **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی نذرانہ پیش کشیدن است پیش بزرگان
(اردو) نذرانہ پیش کرنا۔ دکن مین کہتے
ہین "تلوون سے لگانا" یعنے نذرانہ پیش
کرنا۔ پچھلے زمانہ مین بزرگون کے روبرو
جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ اُنکے قدمون
کے پاس رکھدیا جاتا تھا اس طرز عمل سے
اُنکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔

اسکو محاورہ دکن مین "تلوون سے لگانا"
کہا جاتا تھا اب یہ طریقہ مرعی نہین رہا لیکن
اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنے
"قاضی جی جیب سنبھالئے۔ کیا کرون تلوون
سے لگی ہے" اس کہاوت کی ایک داستان
چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور
جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی
دونون فریق قاضی صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے
اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس
عرض مدت مین قصاب روزانہ گاے
کی جیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا آتا تھا
اور آپ اُسکو نوش جان فرماتے رہے
جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو برسر اجلاس
دوسرے فریق نے آپ کے قدم بوسی کی
اور روپیون کی ایک تھیلی اُن کے قدمون
کے پاس چھوڑ دی جس کو قاضی صاحب نے

دیکھ لیا اور اُس نذرانہ کی سنگینی کو بھی معلوم فرمالیا۔ جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے لگے تو تمہید ہی سے قصّاب نے معلوم کرلیا کہ فیصلہ اُسکے خلاف ہوگا تو اُسنے جرأت کرکے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعات کیا فرمارہے ہین ذرا جیب سنبھالئے تو آپ اس کے جواب مین کہنے لگے کہ بھائی مین کیا کرون مجبور ہون مجھکو تو تلوون سے لگی ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورۂ دکن مین جیب سنبھالنا بمعنی زبان درازی نکرنا مستعمل ہے اور محاورۂ اردو مین (تلوون سے لگنا) بمعنی غصّہ ہونا پیروی کرنا۔ سر ہونا۔ پس قصّاب کا اشارہ بھی ذو معنی تھا۔ اور آپ کا جواب بھی ذو معنی تھا اسی قصّہ کے متعلق دکن مین وہ کہاوت قائم ہوئی جس کا ذکر اوپر ہوا۔

بپای کسی رفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وانند بمعنی دراز رفتن (صائب) می روم چون لغزش مستان بپای بیخودی ؛ تا کجا سر برکنم زین سیری پرکار خویش ؛ صاحب انند فرمادیکہ باستعانت پای دیگری رفتن (ولہ) رو دچگونہ باین ضعف کار من از پیش ؛ کہ من بپای نسیم سحر روم از خویش ؛ (ولہ) بپای قافلہ رفتن زمن نمی آید ؛ چو آفتاب تنہا روی سر آمدہ ام ؛ مؤلّف عرض کند کہ از ہر سہ سند بالا بہ پیروی کسی رفتن و بر نقش پای کسی رفتن پیداست نہ بمدد کسی رفتن قتیل (اردو) کسی کی مدد سے جانا ہماری تحقیق کے لحاظ سے کسی کی پیروی کرنا۔

بپای کسی گریختن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبحر بمعنی دراز گریختن وبقول انند باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہروی

ے) معلوم شد چو صبر بپای خرد گریخت
کز فوج حسن عشوہ بآورد می رسد (مؤلف)
عرض کند کہ بہ نشان پای کسی و در پس
کسی گریختن نہ بمعنی او قتال (اردو) کسی
کی مدد سے بھاگنا۔ کسی کے پیچھے بھاگنا۔
(الف) بپائین تخت تو بندد کمر (مقولہ
(ب) بپائین تو تخت بندد کمر (صاحبان
ہفت و اند ذکر (الف) کردہ گویند کہ
یعنی بپای تخت تو بخدمت ایستد و اطاعت
تو نماید صاحب مؤید ذکر (ب) کردہ معنیً
متفق با صاحب ہفت مؤلف عرض
کند کہ (الف) درست است و تصرف
مؤید در (ب) تسامح اوست بخیال ما
ذکر مصدر (بپائین تخت کمر بستن) یعنی
اطاعت کردن و بخدمت ایستادن
و آمادۂ خدمت شدن بہتر است از ینکہ
این را مقولہ قرار دہیم و مصرع کسی را

بسندش گیریم و عام را خاص کنیم (اردو)
(الف و ب) تیرے تخت کے آگے اطاعت
کرتا ہے، اور آمادۂ خدمت ہے۔

بپائین داشتن مصدر اصطلاحی
۔بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین
شاہ قاچار نظر زیرین داشتن مؤلف
عرض کند کہ باوجودی کہ لفظ نظر درین مصدر
اصطلاحی داخل نیست معاصرین عجم آنمعنی
را ازین مصدر پیدا کردہ اند چنانکہ "
او بپائین دارد" یعنی نظر زیرین دارد
و نظر بنی بر دارد (اردو) نگہ نیچے رکھنا
سر نہ دیکھنا۔

بپر آمدن استعمال۔ پر پیدا کردن
و لائق پرواز شدن (انوری ے)
پر کندہ شدم ز آشیان تو
یک مرغ وفا بپر نیامد (اردو) پر نکالنا۔ بقول
آصفیہ نئے پر لانا۔ اڑنے کے قابل ہونا

(۱۱۲۵)

بپرداز اصطلاح۔ صاحب مؤید گوید کہ ای خالی کن و بساز (کذا فی الادات) و اقول این امر پرداختن است پس آنہمہ معانی درین ہم باشد صاحب ہفت بر امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند کہ موحدہ اول زائد است و مجرد پرداز امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدرش ہم محققین بانام ونشان را اضافہ حجم تالیف مقصود است کہ مشتقات را تنویع وبخیال ما تحصیل حاصل (اردو) پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی

(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعدہ وقانون بودن۔ صاحب غیاث ہم ذکر (۱) بہمین معنی کردہ و وارستہ و انند (۲) را باستناد کلام صائب آوردہ (ے)

نکو نامی بزرگان را بپرکار از اثر ماند ہ
ز فیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را

مؤلف عرض کند کہ وای بر محققین بانام ونشان کہ ماند را متعلق بہ پرکار کردہ اند وغور نکردند کہ تعلق ماند بہ نکو نامی است مقصود شاعر حزبین نباشد کہ نکو نامی بزرگان از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکہ ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران است۔ حاصل اینست کہ نہ این مصدر ازین شعر قائم میشود و نہ معنی بیان کردہ محققین بالا پیدا ست فتامل (اردو) باقاعدہ ہونا ہمارے خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

بپرواز آمدن استعمال۔ پریدن در ہوا و بلند شدن (انوری ے) باز تمکین تو ہر جا کہ بپرواز آید ہ سرفرو ورزد بدخواہ تو چون بوتیمار (اردو) اڑنا۔ پرواز کرنا۔

(۱۲۳۰)

بپریشید اصطلاح - بقول برهان وهفت واند بکسر اول وسکون ثانی وراي بی نقطه بتحتانی رسیده وشین نقطه دار مفتوح بدال ابجد زده یعنی پریشان کند وپراگنده سازد صاحب ناصری بذکر این گوید که آن را بپیشیدن وبسودن وبسپودن نیز گفته اند وبسپود بحذف بای عربی بهمان معنی بسپودن یعنی لامسه کردن وچیز نرم راگویند مؤلف عرض کند که پریشیدن بقول بحر بمعنی پریشان گردانیدن وشدن می آید که مضارعش پریشد است وهم او ذکر پریشانیدن به همان معنی کرده بحث هردو ماخذش همذا کنیم درینجا همین قدر کافی است که بپریشید مضارع همان پریشیدن است بزیادت موحده در اولش ولازم ومتعدی هردو نمیدانیم که محققین نازک خیال ذکر این چرا کرده اند وبدون اشارهٔ مصدرش همچون اسم جامد آورده وحیف از صاحب ناصری که حقیقت جویان را بذکر بپسا ویدن وبسبودن وبسپودن چرا در غلطی می اندازد ونمی داند که این هرسه مصدر را با پریشید چه تعلق است که لفظاً ومعنیً هیچ تعلق ندارد وچرا بسپود را بمعنی بسپودن می گیرد خلاصه اینست که محقق اهل زبان از اشتقاق مصادر فرس خبر ندارد ودر فرق لفظی ومعنوی امتیازی نمی فرماید (اردو) پریشیدن کا مضارع - پریشان کرے - پریشان ہو

بپس آمدن استعمال - واپس آمدن ومراجعت کردن است (صائب ۵) کاملانی که درین ره به هوس می آیند ۴ دو قدم راه نه پیموده به پس می آیند ۴ (اردو) واپس ہونا - پلٹ آنا - پیچھے ہٹنا

بپسا ویدن بقول برهان با واو بر وزن خیسانیدن بمعنی سودن وساویدن

باشد و بقول رشیدی مرادف بپسودن بمعنی سودن دست یا عضوی را بچیزی (ابو الفرج ؎) بعون عدل تو صیاد عقل بپساود همی مروی آهو و نخچیر بی وسیله دام ؛ خان آرزو در سراج به نقل قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که بای اول جزو کلمه نیست بلکه بائیست که در اوائل مصادر و افعال زیاده می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسودن مخفف برسودن که مبدل آن فرسودن است باشد. صاحب بحر گوید که بمعنی سودن و ساویدن است کامل التصریف و مضارع این بپساود و سودن بقولش بمعنی (۱) مساس کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و (۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و شدن و (۵) بدست و پای مالیدن و (۶) صلایه نمودن عطر و گیاه و ساویدن بقول بحر مرادف سودن صاحب نوادر فرماید که بمعنی سودن دست یا عضوی دیگر بچیزی صاحب موارد همزبانش و فرماید که بپسودن بمعنی لمس و لامسه حاصل بالمصدر و بپساود مضارع این مؤلف عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر بزیادت کلمه بر (برساویدن) شد و ازین زیادت هیچ اثر در معنی پیدا نشد و پس ازان بحذف رای مهمله بساویدن و بزیادت موحده در اولش بپساویدن شد و پس ازان به تبدیل موحدهٔ دوم به بای فارسی بپساویدن قرار یافت بهر شش معانی بالا. حالا عرض می شود نسبت ماخذ که اسم این مصدر ساباشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن بر (بسودن) گذشت بای زائد در آخرش زیاده کرده سای کردند و بقاعدهٔ مصادر بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری ساختند (سائیدن) شد

وپس از آن تحتانی اوّل به واو بدل شده
ساویدن شد چنانکه انگبیر و انگور و این است
حقیقت وضع بپسا ویدن پس معنی اوّل
بلحاظ ماخذ اصل است و دیگر همه معانی مجاز
آن مخفی مباد که در سائیدن و آس کردن
و ریزه کردن و بدست و پای مالیدن
وصلایه نمودن لمس حقیقی موجود است
ولیکن بمعنی چهارم خلاف قیاس است و مبنی
بر قول مجرّد صاحب بحر طالب سند استعمال
می باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که
درمیان محقّقین واقع است بجای خودش
می آید و دریجا بر قول مجرّد صاحب بحر اکتفا
کرده ایم (اردو) (۱) چھونا۔ (۲) پسینا۔
(۳) ریزہ ریزہ کرنا (۴) پرانا کرنا پرانا
ہونا۔ (۵) ہاتھ سے ملنا۔ پاؤن سے ملنا اور
کھندلنا (۶) کوٹنا۔ (ہاون مین) یا صل کرنا۔

بپیودان القبول برهان بادال ابجد بروزن
دلسوزان بمعنی لمس ولامسه یعنی دست
یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن
صاحب جامع این را مرادف بپسودن نوشته
بمعنی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن
و صاحب جهانگیری همزبانش و لقول نوادر
فرید علیه بپسودن و لقول موارد حاصل بالمصدر
بپسودن و بپسا ویدن بمعنی لمس و لامسه
مؤلّف عرض کند که طرز بیان صاحب
برهان در غلط انداز د که بمعنی مصدری می
و صاحب جامع و جهانگیری تسامح کرده که
مرادف مصدر شمرده و صاحب نوادر
سکندری خورده که این را مزید علیه بپسودن
آورده و صاحب موارد از حقیقت این
خبر ندارد که حاصل بالمصدر می پندارد
حقیقت آنست که بپسود بروزن ماضی مطلق
حاصل بالمصدر بپسودن است و بپسودان
مزید علیه آن بمعنی لمس و مس (اردو)

مس بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - لمس کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا - قوت لامسہ - وہ قوت جس سے نرمی سختی - سردی گرمی وغیرہ کو محسوس کرسکیں -

بپسودن بقول برہان بروزن برفودن بمعنی بسودان کہ لمس ولامسہ کردن است

مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ این مصدر است وبپسودان مزید علیہ حاصل بالمصدرش چنانکہ بجایش گذشت صاحب جہانگیری گوید کہ بمعنی سودن یعنی دست یا عضوی را بچیزی مالیدن وبقول بحر (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) لامسہ کردن ومس نمودن و (۴) سوراخ کردن ومضارع این بپساید وبقول رشیدی وخان آرزو در سراج مرادف بپساویدن کہ گذشت - صاحب مواردین را بپساویدن نوشتہ فرماید کہ سودن ومالیدن دست یا عضوی بچیزی است وبپسودان بمعنی لامسہ حاصل بالمصدر این وبپساود مضارعش وصاحب نوادر ہزبانش مؤلف عرض کند کہ سودن کہ بجایش می آید اصل این است و (برسودن) بزیادت کلمہ برفرمد علیہش و بحذف رای مہملہ بسودن مخففش وبزیادت موحدہ ببسودن فرمد علیہش وبقاعدہ تبدیل بپسودن مبدلش کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب وتپ واسم مصدر سودن ہمان لغت سا باشد کہ بمعنی لمس ومس می آید - الف آخر بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ وتوغ وعلامت مصدر دن در آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ در معانیش اختلاف است چنانکہ بالا مذکور شد وہر چہار معنی بیان کردہ صاحب بحر واضح تر از بیان دیگر محققین وبتحقیق ما مضارع این بپسود بکسر موحدہ وسکون بای فارسی وضم

سین مهمله و فتح واو ـ صاحب بحر مضارع
این بسپاید نوشته که مضارع بسپائیدن
است و بسپائیدن مصدری نیامده و صاحب
سوار و مضارع این را بسپاود گفت که
مضارع بسپاویدن است ولے بر
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنا می کنند
قول صاحب بحر و موارد در انسبت
مضارع این بدون سند تسلیم نمی کنیم
و اگر استعمال بسپاود بنظر آید توانیم عرض
کرد که از مصدر بسپاویدن است و اگر
استعمال بسپاید پیش شود بوثیقهٔ آن مصدر
(بسپائیدن) بهر دو گمانی پنجم و ششم قائم
کنیم و نمی شود که آنرا مضارع بسپودن
خلاف قیاس قرار دهیم حاصل انیست
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی
مجاز آن (حکیم سوزنی ۵۲) بخاک وادی
آن چهره که آبله کرد ۴ بآستین حریر ارچه
نرم بسپودم ۴ (ابو الفرج ۵۳) کوه بسپود
زخم تیرش گفت ۴ صاعقه است این نه
تیر و اغوثاه ۴ (امیر معزی ۵۴) سینهٔ نرمش
چو بسپودم بزیر پرنیان ۴ گفتم این سینه
بزمی پرنیان دیگر است ۴ (کمال اسمعیل ۵۵)
لعل تر اشبی بسپودم من و هنوز ۴ می لیسم
از حلاوت آن گربه وار دست ۴ (اردو)
دیکھو بسپودن ـ

به‌شت خوابیدن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته بآرام خواب کردن (اشرف
۵۶) کنون که همچو تو مردی برای خود دیده
۴ عروس دهر ز شادی به‌شت خوابیده
۴ مؤلف عرض کند که از معنی لغوی و استعمال
اشرف ثابت است که معنی این روبه‌شتان
خوابیدن و ستان افتادن است و معنی
بیان کرده وارسته اصلا در محاورهٔ فارسی
زبان نیست و خواب پشت خواب آرام

ہم نہ باشد (اردو) چت سونا چت پڑنا۔

بہ پشت سر فتادن خار مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از تکلیف دادن و در پی ایذا شدن کہ خار زیر سر می خلد و مانع راحت و آرام است (صائب ؎) می کشد آخر بہ خجلت کامجوئیہای دہر خار خار آرزو خواہد بہ پشت سر فتاد (اردو) کانٹو پر لوٹنا بقول آصفیہ مضطرب رہنا۔ تڑپنا۔ تلملانا۔ بے قرار رہنا (امانت ؎) عمر بھر کانٹوں پہ لوٹا گلرخوں کی یاد میں ہے جا ہستی مجھے صحرا کا دامن ہو گیا۔

بہ پشت کمان گرفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و خان آرزو (در چراغ) تیر باران کردن بر کسی (تاثیر ؎) تاثیر با اشارۂ ابرو ز ہر طرف بہ سنگین دلان بہ پشت کمانم گرفتہ اند۔ صاحب انند گوید کہ کنایہ از تیر برون انداختن (صائب ؎) زلفش بہر دو دست عنانم گرفتہ است بہ ابروے او بہ پشت کمانم گرفتہ است۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل الذکر بہتر است از آخر الذکر (اردو) تیر برسانا۔

بہ پشت ہم رفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و غیاث (۱) بمدد ہم کار کردن و (۲) مجازاً مفاعلہ را گویند (شفائی ؎) رفتند بہ پشت ہم و زاد ندسہ و چار بہ زان نکبتی از نسل شما گشت فراوان۔ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود از معنی دوم آنست کہ فعلی را بمقابل یکدیگر کردن چنانکہ در بلاد عجم و بعض بلاد عرب۔ زید با بکر مواطات کند و بکر با زید و ہمین است مفاعلہ و بخیال ما معنی دوم معنی حقیقی این مصدر است و معنی اوّل مجازش حیف است کہ دیگر محققین فارسی زبان

ازین مصدر ساکت و معاین عجم متصدیق
خیال ماکنند (اردو) (۱) ایکدوسرے کی
مدد سے کام کرنا (۲) باہم لواطت کرنا
یعنے اُسکے ساتھہ اور وہ اِسکے ساتھہ۔

بیغا بقول برہان وجامع باغین نقطہ دار بروزن طمغا طوطی را گویند وآن پرندہ
ایست مشہور ومعروف صاحب غیاث برطوطی گوید کہ معرب توتی از رشیدی و
آن طائریست سبز کہ بعرف آنرا طوطا نامند وصاحب رشیدی بر (توتی بہر دو فوقانی
گوید کہ مرغ معروف کہ طوطی می گویند (الخ) مخفی مباد کہ بیغا در عربی بقول منتہی الارب
طوطی سبز پر لغت عرب است وبقول صاحب محیط المحیط طوطی سبز رنگ با منقار
سرخ کہ زبانش مثل انسان باشد ونقل کلام انسان کند وما تحقیق کامل این بجایش
کنیم۔ صاحب ناصری فرماید کہ بیغا لغت عربی است ودر لغت فرس بیغا را بیغا
خواندہ اند وبای فارسی را بای تحتانی دانستہ اند وآن را بمعنی طوطی یا مرغ دیگر
شمردہ اند (حکیم قطران تبریزی ؎) ہوا چون پشت شاہین وزمین چون سینۂ بیغا
زصلصل ساختہ غلغل زبلبل ساختہ غنغا؛ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان
گوید کہ این بچند وجہ غلط است یکی آنکہ با ہر دو بای تازی است دوم آنکہ بای
دوم مشدد است نہ مخفف سوم آنکہ لفظ عربی است نہ فارسی وجمیع این مراتب
از حیوۃ الحیوان دمیری بوضوح می پیوندد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ مقصود صاحب
ناصری ہمین قدر است کہ بہ تحتانی دوم ہم بہمین معنی می آید واعتراض خان آرزو غلط است
وقول برہان صحیح باشد ازینکہ محققین اہل زبان بیغا بہ بای دوم فارسی وبیغا بہ تحتانی دوم

را بمعنی طوطی تسلیم میکنند و استعمال حکیم قطران هم سند اوست و معاصرین عجم هم ازین استعمال خبردارند پس عیبی نیست که این هر دو را مبدل بفای عربی گیریم که موحدهٔ اول و دوم لغت عربست به همین معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی و تحتانی چنانکه تب و تپ و بالبوس و بالیوس پس توانیم گفت که هر دو مفرس است. خان آرزو غور و تحقیق را اختیار نکرد (اردو) مٹھو۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بقول آصفیہ لغوی معنی میٹھا بولا شیریں گفتار۔ اصطلاحی توتا۔ طوطی ہندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب ہر دلعزیز ہے

بپفی در بند مقوله۔ بقول صاحب ضمیمهٔ برهان کنایه از آنست که باندک چیزی موقوف است صاحب بحر این را (به پفی در بند است بضم باء فارسی آورده۔ صاحب انند باتفاق بحر گوید که از زبان دانان (پف کاسه گری وابسته است) نیز شنیده شد و هم بدین معنی (بموی بند است) و (بهیچ در بند است) و (بحرفی و نسیمی بند است) **مؤلف** عرض کند که پف بقول انند لغت فارسی است بمعنی بادیکه از دهان بر چیزی زنند۔ معنی لفظی این همین است که منحصر باشارهٔ پف تست و کنایه ازین که باندک توجه تو کار من می برآید فارسیان گویند "بامداد ما در یغ مکن که کارم به پفی در بند است" (اردو) ادنی توجہ پر موقوف ہے

(الف) بیکندن
(ب) بپکن

بقول نوادر (الف) لغتی است در آپکندن بالف و هم برین قیاس (ب) (بپکن) بصیغهٔ امر۔ خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان نسبت (ب) فرماید که (۱) بوزن و معنی بفکن که امر است از فکندن و (۲) کنایه از طعام سر باز زدن و کسی را گویند

که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرماید
که تحقیق آنست که بمعنی سر باز زدن از
طعام تبکن است بتای قرشت چنانکه
در جهانگیری آمده نه بای فارسی و نیز نگفته
اوّل است مخفف بیکن که مبدلش بنگین
است پس بای آن جزو کلمه بنا شد (انتهی)
صاحب برهان (ب) را آورده چنانکه
خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری
همزبان برهان مؤلف عرض کند که افکندن
اصل است به کاف عربی و مزید علیه آن
افکندن با الف وصلی - وحقیقت ماخذ
و معانی این بر افکندن مذکور شد و (الف)
مبدل بفکندن باشد که موحده در اوّلش
زائد است و فا بدل شد به بای فارسی
چنانکه فیل و پیل و سفید و سپید و (ب)
امر حاضرش - محققین بانام و نشان تحقیق
را از دست داده اند که حقیقت مصدر را

گذاشته ذکر امرش کردند - صاحب نوادر
خوب کرد که (الف) را در مصادر قائم
کرد ولیکن او هم از اصلش بیخبر بود و بدون
صحبت بسوی آبگندن رفت و بخیال مالف
و ب هر دو بکاف عربی است که ماخذ
افکندن فک لغت عربست و ما اشاره
این بر افکندن کرده ایم بنسبت معنی دوم
(ب) عرض می شود که خان آرزو درست
گوید که بدین معنی به تای فوقانی عوض بای
فارسی بجایش می آید پس اگر (ب) را بمعنی
دوم مبدل تبکن گیریم که به فوقانی دوم
می آید - نمی شود که موحده به فوقانی یا بالعکس
آن بدل نمی شود پس جزین نباشد که تسامح
برهان خیال کنیم و صاحب ناصری در
اکثر لغات نقل برهان برداشته و تحقیق
خود را بر عالم بالا گماشته (اردو) (الف)
دیکھو افکندن (ب) (۱) افکندن کا امر

یعنی دُال۔ گرا (۲) کھانے کے طرف نگاہ نہ کرنا

پوست افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر عیب جوئی و غیبت و بدگوئی کردن صاحب غیاث بر عیب جوئی کردن قانع و صاحب انند هم ذکر این کرده صاحب برهان (پوست کسی افتادن) را به همین معنی آورده و خان آرزو در سراج گوید که کنایه از عیب کردن است مؤلف عرض کند که پوست بقول برهان بمعنی غیبت هم آمده که بدگوئی و مذمت باشد خلاف آنیکه نیست مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) غیبت کرنا۔ بقول آصفیه۔ بدی کرنا پیٹھ پیچھے برا کہنا۔ بدگوئی کرنا۔

پوست گفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و غیاث و انند سخن در پرده گفتن یعنی بر فرو ایما گفتن مؤلف عرض کند که پوست در اینجا استعارۃً بمعنی پرده مستعمل و بپرده گفتن کنایه باشد به رمز و ایما گفتن (اردو) اشارۃً کنایتہً کہنا کسی بات کو صاف نہ کہنا۔ در پرده کہنا۔ صاحب آصفیہ نے (در پرده) پر فرمایا ہے کہ خفیہ۔ پوشیدہ۔ اشارۃً کنایتہً

پوست بین مردم افتاده مقوله صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان چون بینند که کسی غیبت مردم می کند بحق او استعمال این مقوله کنند و این مشتق و مزید علیه است از مصدر (پوست افتادن) که گذشت (اردو) لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "پیٹھ پیچھے کہنے کا عادی ہے"

به پهلو رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند نوعی از رفتار کودکان که در مبادی حال می باشد (ملا آثار بخاری)

عاشقان را در طلب مشق ریاضی کردن است بہ طفل نو آموز اول رہ بہ پہلو میرود مؤلف عرض کند کہ بہ پہلو خفتن و بہ پہلو آمدن و بہ پہلو رفتن ہر سہ مرادف یکدیگر است و خصوصیت با اطفال ندارد و وجہ طفل در سند این مصدر را مخصوص باو نمی کند (اردو) کروٹ لینا۔ بقول آصفیہ اس پہلو سے اُس پہلو پر ہونا۔

بہ پیغام راست نیاید مثل صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بہ بینند کہ پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید

این مثل را بجز اوزبند و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) نامہ و پیام سے مانتا نہین ہے

بہ پیمانہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقالب ریختن است مخفی مباد کہ پیمانہ بمعنی قالب آمدہ و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی) دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند ۔ گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند ۔ معاصرین در معنی این شعر پیمانہ را بمعنی جام شراب میگیرند و معنی بمعنی شراب اند ر ینصورت معنی شعر آنچنان لطیف نمیشود کہ بمعنی قالب۔ (اردو) سانچے مین ڈہالنا۔ بقول آصفیہ قالب مین ڈالکر بنانا۔

بای موحدہ باتای فوقانی

بت (۱) بقول سروری و جامع و ناصری بفتح با۔ آہار جولاہگان باشد و فرماید کہ بیای فارسی ہم آمدہ و غالباً کہ بیای فارسی اصح باشد و بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی آشی کہ جولاہگان بر روی کار مالند و فرماید کہ در عربی نیز ہمین معنی دارد۔ مؤلف عرض کند کہ ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و توانیم عرض کرد

(۲۳۳)

کفار سیان این را از لغت بہات کہ در سنسکرت بمعنی خشکہ آمدہ بہ تخفیف ہا و الف وضع کردہ مخصوص کردند برای آشی کہ جولاہگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج ہم بذیل لغت (بتہ) اشارۂ این یعنی بت کردہ است (استاد عمارہ ؎) ریشی چگونہ ریشی چمن مالۂ بت آلود ؛ گوئی کہ دوش تا روز آن ریش گوہ پالود ؛ (اردو) وہ آہار اور کلف جو جلاہے کپڑا بنتے وقت استعمال کرتے ہین ۔ مذکر ۔

(۲) بت ۔ بقول برہان و ناصری بالفتح بمعنی لیف جولاہگان صاحب جامع فرماید کہ بتارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب انند بحوالۂ قوسی برلیف گوید کہ دستہ گیاہی باشد کہ جولاہ پیشکار خود را بدان تر کند و آب زند (اردو) جولاہون کا وہ بُرش (مذکر) یا (کونچی) مؤنث جس کو وہ گھانس سے بناتے ہین اور پانی مین بھگو کر اپنی نبوٹ پر چھڑکتے جاتے ہین ۔

(۳) بت ۔ بقول برہان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بط است صاحب ناصری فرماید کہ از ہمین است ضربت کہ بط بزرگ را گویند صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہم اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مرغابی ۔ دیکھو اردک ۔

(۴) بت ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل معبود و مسجود کافران باشد کہ بعربی صنم خوانند (سعدی ؎) بتی دیدم از عاج در سومنات ؛ مرصّع چو در جاہلیت منات ؛ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند کہ آنچہ پرستند

صورت نگاشته و ساخته از چوب و گل وغیر آن بهار بر مطلق صنم قانع. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است فرماید که هرچه از سنگ و چوب تراشیده آنرا پرستش کنند ترجمهٔ صنم. صاحب سخندان گوید که همین را در سنسکرت بُد. بدال مهمله گویند خان آرزو در سراج گوید که مطلق معبود و مسجود کافران بت نباشد چه آفتاب و گنگ و آتش را هم بعضی از ایشان پرستند و بت نگویند مؤلف عرض کند که صاحب ساطع ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را به همین معنی لغت ترکی گوید. اگر بد را بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این مبدل آنست که دال مهمله را بفوقانی بدل کرده اند چنانکه تنبوره و دنبوره و اگر بقول صاحب کنز لغت ترکی دانیم جزین نیست که فارسیان استعمال این کرده اند و معنی حقیقی این صنم و صورتی که از مس و طلا و نقره و سنگ و چوب و گل وغیر ذلک درست کنند و بمجاز همین صورت که پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی مباد که بقول بعض بت مخفف (باوتا) ست که بهمین معنی لغت زند و پاژند است چنانکه اشارهٔ این بر (باوتاشکن) کرده ایم (اردو) بُت بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر مورتی. مورت. پُتلا. لعبت. پرتما. صنم. وہ صورت جو پتھر اور پیتل وغیرہ کی بنا کر پوجیں.

(۵) بت. بقول برهان و جامع و ناصری و مؤید بالضم کنایه از معشوق (ظهوری)

۵) باغ گو جیب می دراز اشکم ☆ سینه چاک بت گل اندامم ☆ مؤلف عرض

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت۔ بقول آصفیه اسم مذکر۔ معشوق (از آصفیه ۵) بت بنایا یہ بتون نے کہ قیامت مین بھی ہے داد مانگی نہ خدا سے یون ہی خاموش رہے ۶) بت۔ بقول ضمیمۂ برہان وخان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از مظہر ہستی مطلق است کہ آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد نہ باطل مؤلف عرض کند کہ بت پرستان ہمین مظہر ہستی مطلق را می پرستند و این مجاز معنی چہارم است (اردو) ہستی مطلق کا مظہر۔ مذکر۔

بتا بقول سروری وجہانگیری وجامع بہ تای قرشت بعد از با بر وزن بیا (بمعنی بگذار (ابوشکور ۵) بتا روزگاری برآید برین ہے کنم پیش ہر کس ہزار آفرین ۶) بمعنی ۵) بگفتا نہ آخر دہان ترکنم ہے بتا جان شیرینش در سر کنم ہے صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اوّل است۔ صاحب رشیدی گوید کہ بتائیدن بمعنی گذاشتن مصدری می آید و این امر حاضرش صاحب ناصری گوید کہ اصل این (بھل تا) بودہ یعنی بگذار چیزی را تا چنین وچنان شود۔ بلی در فارس بسیار استعمال کنند چنانکہ سعدی گفتہ (۵) بتا ہلاک شود دوست در محبت دوست ہے کہ زندگانی او در ہلاک بودن اوست ہے و فرماید کہ آنرا (بل تا) نیز گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ سخن آصفی صاحب ناصری است کہ این را مخفف (بہل تا) قرار می دہد و از اشتقاق مصدر (بتائیدن خبر ندارد بہ تحقیق ما (الف) اسم مصدر بتائیدن است کہ می آید ما خود از بتا کہ بقول منتخب بالفتح وتشدید تای فوقانی بمعنی بریدن است فارسیان بہ تخفیف

وبزیادت الف در آخرش بمعنی قطع گرفتند و (ب) امر حاضر از مصدر بتائیدن که می آید پس بفتح اوّل است که موحّدهٔ اوّل اصلی است ومصدر این هم بفتح اوّل می آید آنانکه این را بکسر اوّل آورده اند بی تحقیقت نبرده (اردو) (الف) قطع۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیونت (ب) چھوڑ۔ چھوڑنا کا امر۔

(۴) بتا۔ بقول سروری بحوالهٔ فرهنگ وبقول جهانگیری وجامع بفتح با۔ نوعی از طعام را گویند صاحب برهان گوید که عربان بهط وبتات گویند وباین معنی با تشدید ثانی هم آمده صاحب منتهی الارب بهط را به تحریک ثانی وتشدید طای حطی فرماید که معرّب بهتا نوعی از طعام که برنج را با شیر وروغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتا وبته بفتح با خشکه پلاؤ۔ مؤلّف گوید که اصل این بته با های هوز آخر است که بدل شد بالف چنانکه خاره وخارا خان آرزو در سراج بربته گوید که بقول رشیدی خشکه وبقول برهان نوعی از طعام که بهطه گویند وبدین معنی به تشدید ثانی هم آمده ولیکن تحقیق آنست که این لفظ مشترک است در فارسی وهندی۔ غائیش در هندی با را به تغییر لهجه مخلوط بها خوانند وآن تلفظ مخصوص هندیان است وبته اعم است از خشکه چه اگر خشکه همان برنج را گویند که بعد از پختن آب آن را دور کنند وبته مطلق است خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند واین غذای مردم بنگاله وکشمیر است بنا بر کثرت شالی درین ملک ومؤیّد اینست که در برهان بت بفتح وسکون فوقانی بمعنی آهار جولاهگان وآشی که بر روی کار مالند آورده واغلب که بهطه معرّب بهته هندی است (۵)

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بهات در سنسکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد و بهتا بقول آصفیه لغت هندی است مرادفش و آنچه خان آرزو در خشکه و بته فرقی پیدا کرده است کمی معلومات اوست اهل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای برنج پخته اعم ازینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کثرت آب آن را دور کنند و بهات بزبان سنسکرت ترجمهٔ خشکه یعنی برنج پخته باشد و بس فارسیان بحذف الف سوم بهت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعض فیرنی باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوای برنج را گفته اند و معرب آن بهط است باتشدید طای حطی (کذا فی البرهان) و بقلب بعض همین بهت را بته کردند و بمعنی خشکه پلاو مستعمل شد و به تبدیل ها به الف بتا مبدل اوست که زیر بحث است و مقصود از خشکه پلاو - پلاو با روغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاو یعنی پلاؤ - برنج با گوشت و روغن باشد و چلاو برنج با روغن و بته و بتا - مرادف پلاؤ پس در تعریف این خشکه را داخل کردن خطاست که در لفظ پلاؤ خشکه داخل است (اردو) پلاؤ - بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاتے ہین -

تاب رفتن مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ و تاب خوردن و خشمگین شدن که تاب بمعنی پیچ و تاب و قهر و غضب بجایش می آید - (ظهوری) ۵ شگاف جیب مراد و خندهٔ

اگر بستم؛ چرا تاب روم رشتهٔ رفو خام است؛ (اردو) پیچ و تاب کھانا - بقول آصفیه دل ہی دل مین غم و غصه سے گھٹنا -

تاب شدن مصدر اصطلاحی - بمعنی

پیچ و تاب خوردن و سوختن کہ تاب بمعنی پیچ و تاب و حرارت می آید (انوری ۵) اے رخت رشک آفتاب شدہ ہا آفتاب از رخت بتاب شدہ ہا (اردو) پیچ و تاب کھانا جلنا

بتابیدن بقول مؤید (بحوالۂ قنیہ) بمعنی بگذاشتن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردو جزین نیست کہ تسامح اوست کہ بجای تحتانی چہارم موحدہ را نقل کردو جا دارد کہ دست تصرف نقل نویسش دراز شد بای حال حقیقت این بر (بتائیدن) بیان کنیم کہ بہ تحتانی چہارم و پنجم می آید (اردو) دیکھو بتائیدن۔

بتات صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است بمعنی (۱) بریدہ (۲) توشہ و (۳) رخت خانہ و (۴) طیلسان و خز و سوف و فرماید کہ با ہمہ معنی بت نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و بحث بت بجایش گذشت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ مجرد بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید مخفی مباد کہ بت بدون الف در عربی زبان بمعنی طیلسان آمدہ کذا فی محیط المحیط و بتات بقول منتہی الارب بزبان عرب بمعنی توشہ و رخت عروس و مسافر و مردہ و متاع خانہ (انتہی) پس جزین نیست کہ محقق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفت و در معنی ہم تصرف کردہ مردہ را بریدہ نوشت۔ خدایش بیامرزد (اردو) (۱) کاٹا ہوا (۲) توشہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ زاد راہ۔ وہ کھانا جو مسافر اپنے ساتھ لیجائے (۳) گھر کا سامان۔ مذکر (۴) طیلسان بقول غیاث تالسان کا معرب۔ وہ چادر جو عرب میں خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہیں۔ مونث۔ خز ایک ریشمی کپڑے کا

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ۔

بناتہ بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو وسیب زمینی صاحب لغات جدیدہ عرب در تالیف خود (الدلیل علی المولد والدخیل) فرماید کہ در محاورۂ معاصرین عرب ہمین لفظ بہ ہمین معنی مستعمل وصراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ از پتیتو کہ بباے فارسی اول وتای ہندی دوم وتحتانی سوم وتای ہندی چہارم وواو لغت انگلیسی است بای فارسی را بعربی چنانکہ تپ وتب وتحتانی را بالف بدل کردند چنانکہ بر مغان وارمغان وہر دو تای ہندی را بہ فوقانی وواو را بہ ہاے ہوز چنانکہ اوسو واوسہ وبازو وبازہ۔ صاحب محیط بر آلوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر ودر مقدار برابر آلہ تا سیب ودر ہند بذریعۂ اہل فرنگ رسیدہ کشتکار آن می شود واکثر آنرا با گوشت یا تنہا پختہ بطریق نان خورش می خورند ومثل اروی لعابیت ندارد وخستہ باشد۔ دیر ہضم ومقوی باہ وظاہر اد رمزاجش گرمی وخشکی محسوس می شود وسوداویت ہم دارد چراکہ از کثرت خوردنش خارش پیدا می شود وقابض طبع است (انتہی) حاصل آنیست کہ بر زبان معاصرین عجم بضم اول وفتح فوقانی دوم است (اردو) آلو۔ بقول آنہ مذکر۔ زبان سنسکرت مین آلہ جس کا مادہ اول بمعنی جڑ ہے پس آلہ کی معنی جڑ والی ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھہ یکا کر اور طرح سے بھی کہاتے ہین۔

بتاراج آمدن استعمال۔ صاحب انند بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تاراج شدن است و تاراج بمعنی غارت و ازہم جدا کردن کہ بجای خودش می آید۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔

بتاراج دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ تاراج کردن و صرف کردن و بہ یغما بردن (سعدی شیرازی ؒ) بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد ہ بدرویش و مسکین و محتاج داد ہ (ظہوری ؒ) یغما یہ گنجہا

بتارہ بقول برہان بروزن شرارہ لیف جولاہگان و شوماالان و آن جاروب مانند لیست کہ بدان آش و آہار بر تار مالند۔ صاحبان مؤید و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ اول زائد و تار بمعنی حقیقیش کہ مقابل

کہ نہ بریکدگر نہند ہ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند ہ (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔ تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔

بتاربرگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی برداشتن و بدون دقت برداشتن و کشیدن و حاصل کردن مرادف (بموکشیدن چیزی) کہ می آید (ظہوری ؒ) مشک صد تا تار ریزم از نفس ہ زلف آہم را بتار برگرفت ہ (اردو) دکن مین کہتے ہین کچے تاگے پر کھینچ لانا۔ کچے تاگے پر اٹہانا۔ آسانی سے حاصل کرنا (کچے تاگے سے باندہ لانا) بھی کہہ سکتے ہین مصحفی نے اس مصدر کے لازم کا استعمال کیا ہی دیکھو (آمدہ را بموکشیدن)

(۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲)

پود باشد و های ہوز در آخرش برای نسبت یعنی چیزی کہ منسوب است بہ تار و کنایہ از آلہ کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) جولاہون کی وہ کونچی جس سے آش اور آہار تانے پر لگاتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) **بتازگی** (الف) بقول انند بمعنی درحال و از سر نو و (ب) بقولش مرادف (الف) (والہ ہروی ص) بفر و خیتم بغم دل از غم خریدہ را ۔ رفتم بتازہ این رہ صد رہ بریدہ را ۔ (سلیم ص) خطش بتازہ باعث ناز و نیاز شد ۔ کوتاہ کرد زلف و شکایت دراز شد ۔ صاحب بحر و وارستہ ہم (ب) را مرادف (الف) قرار دادہ اند مؤلف عرض کند کہ تازہ بمعنی نو نقیض کہنہ و بمعنی حادث و ضد پژمردہ بجای خودش می آید و چون خواستند کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را حذف کردہ کاف فارسی بجایش آوردند و تازگی بمعنی نوی ضد کہنگی است پس بای مفید معنی معیت در اولش آوردہ بمعنی از سر نو استعمال کردند و بہمین معنی (ب) را در محاورہ مرادف (الف) استعمال کردند و معنی در حال بیان کردۂ صاحب انند درست نیست دیگر ہیچ (اردو) (الف و ب) از سر نو نئے سرے سے۔

(ب) **بتازہ** بحوالہ فرہنگ فرنگ

(الف) **بتازیانہ گرم داشتن** مصادر اصطلاحی

(ب) **بتازیانہ گرم کردن**

صاحب بحر نسبت ہر دو گوید کہ بہ تندی و خشونت بر سر کاری آوردن و فرماید کہ ماخذ آنکہ اسپ را ساعتی قبل از سواری یک میدان جولان دہند و بتازیانہ گرم کنند

تادرسواری سرکشی نہ کند و در تاختن نفس گرفتہ نہ شود۔ وارستہ بر ذکر (ب) قانع و برائے آں ذکر ہمیں معنی کند (شاپور ۵) آہم بتازیانہ مرا گرم داشتہ تادر کدام معرکہ سر سپید ہد مرا؟ (غنائی ۵) تا کے دہد عنان مرادم فلک بدست؟ حالا بتازیانہ مرا گرم کردہ است؟ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف ماخذ آنچہ بیان کردہ اند تعلق ازیں اصطلاح ندارد

ایں ہر دو مصادر بمعنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن اسپ است ذریعۂ تادیانہ و کنایہ از آمادہ کردن کسی بکاری بر سبیل جبر از اسناد پیش شدہ ہم ہمیں معنی پیدا است و آنچہ قبل از سواری اسپ تندرا در حلقۂ دور می دہند تا تندیش کم شود و بسواری مطیع عنان باشد آنرا ازیں مصدر اصطلاحی تعلقے نیست۔

اردو کسی کام پر سختی سے آمادہ کرنا۔

بتاسانید صاحب انند بحوالۂ لطائف فرماید کہ یعنی بترسانید و صاحب غیاث ہم ذکر ایں کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر سہ محققین بالا از مصدر تاسانیدن بے خبر اند کہ بمعنی گلو فشردن می آید و ہیچ تعلق از معنی ترسانیدن ندارد۔ پس موحدۂ اول زائد است و تاسانید ماضی مطلق ہماں و معنی ایں گلو فشرد دیگر ہیچ (**اردو**) گلا گھونٹا۔

بت اشرفی اصطلاح بقول بحر صورتیکہ بر اشرفی مسکوک کنند خان آرزو در چراغ دہبار گوید کہ در عہد اکبری و جہانگیری یک روی اشرفی بصورت گاو و امثال آں نقش می کردند و ظاہرا مراد از اشرفی ہون است کہ در دکن رواج دارد یا مطلق طلای مسکوک (سعید اشرف ۵)

اشرف از حرص چہ چسپی بزر و سیم مگر؟ چوں بت اشرفی از بہر زر ست ساختہ اند؟ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بدون اضافت اشرفی را گویند کہ بر اں نقش بتے باشد و دریں وزہا سکہ را کہ مسلوک برطانیہ باشد ہمیں نام توان کرد و ایں قلب اضافت است و برائے مطلق

طلای مسکوک که غیر بت مسکوکه باشد نتوان استعمال کرد خان آرزو غور نه کرد (اردو) وہ مورت	جو اشرفی پر مسکوک ہو اور بلحاظ معنی آخر مورت دار اشرفی۔ مؤنث۔

بتاشه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح شین معجمه لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت وبقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنسکرت است بسین مهمله وشین معجمه هر دو ودر آخرش الف - گردهٔ را گویند که از شکر سازند وبمعنی حباب نیز **مؤلف** عرض کند که معنی آخر الذکر حقیقی است ومجازاً بمعنی شیرینی خاص مستعمل شد نظر بر شباهت حباب اگر سند استعمال پیش شود تو ایم عرض کرد که مفرّس است که الف آخر بدل شد به هائی هوّز - چنانکه یاسا ویاسه (اردو) بتاسا وبتاشا بقول آصفیه - هندی - اسم مذکّر - حباب بلبله ایک قسم کی شیرینی جو بشکل حباب هوا بهر کر بنائی جاتی ہے -

بتاوار بقول سروری وجهانگیری ورشیدی وبرهان وناصری وجامع بروزن هوادار بمعنی عاقبت وانجام وآخر کار (عنصری ؎) من خوب مکافات شما باز گذارم تو حسن حق شما نیز گذارم به بتاوار (حکیم سوزنی ؎) گل شد وبرد به کوی دارغ وورروش گیرم تو از پے ماند ازاں داغ بتاوار مرا (مؤلف) عرض کند که جزیں نیست که مرکّب باشد از بتا وآر - بتا بکسر اول لغت سنسکرت است بمعنی واقعه وحادثه وصراحت ایں بر مصدر (بتائیدن) می آید وآر کلمهٔ فارسی زبان است بمعنی صاحب وخداوند - پس صاحب واقعه وحادثه کنایه باشد از انجام کار که بعد از واقعه هار رو دهد - از قبیل راهوار که اسپ را گویند وجا دارد که کلمهٔ وآر را بمعنی لائق وشائسته گیریم چنانکه شاهوار پس اندریں صورت معنی لفظی ایں لائق وسزاوار واقعه وحادثه باشد

وکنایہ از انجام کار فتاتل (اردو) عاقبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ پایان۔ آخرکار

بتائیدن بقول سروری ورشیدی بتاے فوقانی وشت و دو یاے حطی بوزن دمانیدن بمعنی بگذاشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرائیدن بمعنی گذاشتن وگزرانیدن (کامل التصریف) مضارع ایں بتاید۔ صاحبان موادر ونوادر ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بکسر اول باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اصلی است وماخذ ایں بت بکسر اول کہ بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت ودستگاہ آمدہ وبقولش بتنا مصدر ریست بمعنی گذشتن حالتی یا حادثہ برکسی ومرادفش بیتنا بزیادت تحتانی دوم وبتانا متعدی آں بمعنی گذرانیدن پس فارسیان ہمین بتانا را کہ بمعنی واقعہ وحادثہ اسم جا مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدۂ خود بتاے کردند۔ چنانکہ پا وپای وجا وجای پس ازاں بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی مکسور۔ وعلامت مصدر (دن) در آخرش مرکب کردہ مصدری ساختند بمعنی گذاشتن وگزرانیدن آنانکہ ایں را بفتح اول گرفتہ اند بے تحقیقت ماخذ نبردہ اند مقننین فرس ایں را مصدر سماعی گفتہ اند وما منکر ازاں مطلقا ایں را ہم مثل دیگر مصادر قیاسی دانیم وقیاس ما ہماں کہ ذکرش بالا گذاشت وبتا بمعنی بگذار امر حاضر ایں وسند ایں بر بتا گذشت (اردو) گزارنا بقول آصفیہ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا۔ واگذاشت کرنا۔ بسر کرنا۔

بت پرست استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ صنم پرست۔ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ ہر کہ بت را بپرستد وپیش آں نماز برد وبرابرش پیشانی برخاک نہد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بت پرست بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مورتی کو پوجنے والا۔

بت پرست را در کعبہ دیو گیرد مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر ایں کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیاں در مذمت بت پرستی ایں مثل زنند۔ مقصود آنست کہ بت پرستاں را در کعبہ ہم خدا حاصل نہ شود بلکہ دیو گیرد۔ زیرا کہ عمل شان بد است حاصل اینست کہ عمل نیک باید بد عملاں را از مقام مقدس نتیجۂ خوبی بدست نیاید (اردو) دکن میں کہتے ہیں "اندھوں کو کعبے میں بھی خدا نہیں ملتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ کور باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا شناس اور خدا طلبوں کا عمل اُن کو ہر جگہ رہبری کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے خانۂ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز اصطلاح صاحب رشیدی ایرا مرادف بتفوز و بدپوز و بدپوس و بدفوز آوردہ گوید کہ (۱) پیرامون دہاں کہ پوز نیز گویند و صاحب سروری بر بتفوز بہ فا عوض بای فارسی فرماید کہ بروزن فغفور (۲) منقار مرغ را ہم گویند و بجوالۂ تحفہ آوردہ کہ مرغان را منقار را باشد و چہار پایاں و مردم را پیرامن دہان۔ خان آرزو در سراج ذکر بتفوز و بتپوز و بدپوس و بدپوز و بدفوز کردہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ پوز بہ بای فارسی و زای ہوز اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پیرامون دگرد اگرد دہاں حیوانات و منقار مرغاں کہ بجائے خودش می آید و بت بمعنی مرغابی است کہ گذشت پس ایں مرکب قلب اضافت است بمعنی منقار بت بمعنی خاص و بر سبیل مجاز عام شد برای مطلق مرغاں و پس اناں ناواقفین ماخذ برای حیوانات ہم استعمال ایں کردند و ہمین است اصل و بدپوز مبدلش کہ فوقانی بہ دال بدل شود چنانکہ تنبورہ و دنبورہ و بدپوس ہم مبدل آں کہ زای ہوز بہ سین مہملہ بدل شد۔ چنانکہ ایاز و ایاس و در بدفوز ہم بای فارسی بہ فا مبدل شد۔ چنانکہ سپید و سفید

(اردو) (۱) انسان کے لئے منہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے منہ مذکر۔ (۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا منہ۔

بت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۱) معروف وحاشیہ نگارش گوید کہ ضم تراش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) مجازاً لقب آذر پدر ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم است (اردو) (۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آذر تھا۔ مگر اسکا استعمال بدون قرینہ نہیں دیکھا گیا۔

بتحفہ بقول وارستہ بمعنی بہ تحفگی۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد **مؤلف** گوید کہ از قبیل بتازگی وبتازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشم۔ موحدہ اول زائد است بمعنی معیت (اردو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے تحفگی پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔

بتخ بقول ضمیمہ برہان بفتح اول وسکون ثانی وخاے شخدہ بمعنی (۱) افشردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است وبذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی کتاب مغان وقیل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر شدند۔ دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افشردن جامد بالمصدر ش باشد یعنی افشردگی۔ امّا طالب سند استعمال باشم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین ومعاصرین عجم کافی نیست ومصدر بتخیدن نیامدہ بخیال ما تسامح محقق است کہ (بتخ) را کہ بہ موحدہ وفوقانی ونون و جیم عربی بمعنی اول می آید تصحیف کرد ونسبت معنی دوم معاصرین زردشت گویند کہ مخفف

(بتخدا) است بفتح اول وضم سوم مرکب از بت وخدا کہ بزبان سنسکرت بت مخفف بات بمعنی سخن است (ہکذا فی السّاطع) ومعنی لفظی این سخن خدا وکنایہ از کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند باشد۔ بائی حال از برای این ہم طالب سند استعمال باشم (اردو) (ا) (دیکھو بتنج (۲)، کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند کو پارسیوں نے بتنج کہا ہے۔

بتخاک | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بروزن دنبال وبقول برہان وناصری و جامع وسراج نام موضعی است۔ نزدیک بکابل **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این جزین نباشد کہ خاک این موضع برائے بت سازی موصوف شد یا واقعہ بتے متعلق ازین باشد واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (اردو) بتخاک ایک موضع کا نام ہے جو کابل کے قریب ہے۔ مذکر۔

بتخال | بقول برہان وہفت واسند بضم اول وسکون آخر کہ لام باشد نام بتخانہ ایست وبتخالہ بروزن بزغالہ ہم گویند صاحب جامع فرماید کہ بمعنی بتخانہ وبتکدہ خان آرزو در سراج گوید کہ غالباً تصحیف بتخاک باشد کہ نام موضعی است نہ نام بتخانہ **مؤلف** عرض کند کہ تسامح محققین اوّل الذکر است کہ بتخانۂ خاص را بتخال گفتند صاحب جامع کہ از اہل زبانست این را بمعنی بتخانہ وبتکدہ آوردہ وخال بقول برہان در فارسی زبان علَم را گویند بہ فتح عین وعلَم بقول منتخب بمعنی کوہ ونشان ونام کہ مردمان معروف بود پس معنی لفظی این کہ قلب اضافت است نشان بت وکوہ بت وکنایہ از بت خانہ تواں گرفت ونظر بر اعتماد صاحب جامع باور کنیم کہ فارسیان بتخانہ را بتخال وبتخالہ ہم گویند وجا دارد کہ بتخالہ مبدل بتخانہ گیریم خلاف قیاس وبتخال مخفف بتخالہ (اردو) بتخانہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ مورت گھر

بتخانہ استعمال - بقول انند و بہار معروف صاحب فرہنگ فدائی صراحت کند کہ نمازگاہ بت پرستاں کہ جای نہادن بت ہاست **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ بت یعنی خانۂ کہ بت راوران قائم کنند - معبد بت پرستان (ظہوری ؎) بیفزائی اگر قدر حرم گرد حرم گردم تو گر بتخانہ را زیور شوی بتخانہ را نازم (اردو) بتخانہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - مندر - شوالہ - مورت گھر

بتر بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین مخفف بدتر است (شیخ شیراز ؎) بترانم کہ خواہی گفت آنی تو کہ دانم عیب من چوں من ندانی تو (انوری ؎) نیک نامانو نیک میدانی تو کہ زبد حال من بسے تبر است تو **مؤلف** عرض کند کہ اگر بفتحتین گیریم دال مہملہ را مخذوف دانیم واگر فوقانی مشدد گیریم - مبدل کہ دال مہملہ بہ فوقانی بدل شود چنانکہ زر دشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بدتر و بتر را ہم بسند ایں تبدیل آوردہ صاحب کنز ایں را بدوں تشدید بمعنی بدتر لغت ترکی گفتہ (اردو) بدتر بقول آصفیہ فارسی - نہایت خراب - ادنی درجہ کا -

بترازو کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند وزن کردن بہ ترازو - سید حسین خالص ؎) آب انگور سبکتر بود از ہر آبے تو ماکشیدیم مکرر بترازوی قدح تو **مؤلف** عرض کند کہ چیزے را کشیدن و آوردن و نہادن بہ ترازو کنایہ باشد از وزن کردن (اردو) تولنا

بتراوش آمدن مصدر اصطلاحی - چکیدن باشد (ظہوری ؎) جوی خون از رگ ایماں بتراوش آمد تو خلش غمزۂ ہندو بسری در کار است تو (اردو) تراوش کرنا تراوش ہونا - بقول آصفیہ - ٹپکنا -

بت راہ اصطلاح بہ بقول بحر مانع راہ

صاحب غیاث گوید کہ بالضم و اضافت مانع راہ است **مؤلف** عرض کند کہ مرادف سنگ راہ یعنی ہر گاہ سنگے یا بتے در راہ باشد مانع و حائل راہ رواں می شود و ایں کنایہ باشد بترکیب اضافی (اردو) سنگ راہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا آنے جانے والوں کا تکلیف دہ ہو۔ سد راہ۔ مانع۔ مزاحم (میر ۵) بے لطف تیرے کینوکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم تو ہیں سنگ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک

بتر جا اصطلاح بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از قُبل و دُبر باشد و آں را بتازی عورتین گویند۔ (سراج الدین سکوائی ۵) غنچہ گر پیش آں دہن خندد تو بر بتر جای خویشتن خندد تو (کمال اسمٰعیل ۵) پیش روی تو گر بخندد گل تو بہتر جای گلستاں خندد تو (خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ عبارت است از قبل و دُبر زن و دُبر مرد آلت تناسل۔ صاحبان رشیدی و ناصری ہم ذکر ایں کردہ اند صاحبان برہان و جامع بذکر معنی اوّل فرمایند کہ (۲) فرجہ مابین ناخن و گوشت را ہم گفتہ اند کہ چرک دراں جمع می شود **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بتر باشد کہ معنی لفظی ایں جائے کہ بسیار بد است و کنایہ از ہر دو معنی بالا صاحبان بحر و بہار عجم ذکر ایں بزیادت تحتانی در آخر کردہ اند و بر معنی اوّل قانع و صاحب موید بر معنی حقیقی اکتفا کردہ کنایہ را بگذاشت (اردو) (۱) فرج۔ دیکھو اوک۔ دُبر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ مقعد۔ مبرز۔ گانڈ (۲) ناخن اور گوشت کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے۔ مذکر۔

(الف بترک صاحب شمس بحوالۂ تنجری نسبت (الف) گوید کہ در فارسی گلیم

(ب) بترکان باریک را گویند که از پشم سازند و (ب) هم بقولش لغت فارسی و بکسر یکم و سوم بمعنی پیدا آرنده **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین هر دو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که اسم جامد باشد یا مرکب از پتر و گان - صاحب ساطع گوید که پتر به بای فارسی لغت سنسکرت است که بکسر اول وسکون ثانی بمعنی پدر داب و بضم اول وسکون فوقانی بمعنی پسر باشد و گان بقول برهان به کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی لفظی این لائق وسزاوار پسر و کنایه از پیدا آرنده - بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه تپ و تب و کاف فارسی به عربی چنانکه گند و کند - اعراب بیان کرده صاحب شمس برخلاف این است و مجرد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که بے تحقیقیش اظهر من الشمس (اردو) (الف) باریک کمبل - مذکر (ب) پیدا کرنیوالا - مذکر -

بت رویان اصطلاح - بالضم بقول مؤید بمعنی خوبرویان - صاحب هفت گوید که (۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این روی بت دارندگان و کنایه از خوبرویان مخفی نماند که (بت روی) اسم فاعل ترکیبی است واگر الف ونون آخر را زائد گیریم و (بت رویان) را مزید علیه (بت رو) قرار دهیم بر سبیل کنایه معنی اول پیدا می شود وبرای معنی دوم الف ونون آخر را برای جمع گیریم - طالب سندی باشیم (اردو) (۱) خوب بقول آصفیه - فارسی - زشت کا نقیض عمده - اچھا - (۲) خوبرویان - حسینان کہہ سکتے ہیں -

بتره بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اول وثالث لغت فارسی (۱) تمرد و گردن کشی و سرکشی (۲) مجروح **مؤلف** عرض کند که اگر

سند استعمال برای ہر دو معانی پیش شود توانیم
عرض کرد کہ برای معنی اول ہای نسبت بر لفظ
بتر زیادہ کردہ اند یعنی چیزے کہ منسوب بہ بتر
باشد تمرد و سرکشی است و سکون فوقانی تصرف
محاورہ و برای معنی دوم بتر را بالفتح لغت
عرب گیریم کہ بمعنی بریدن آمدہ (کذا فی المنتخب) پس
ہای ہوز در آخر ماضی بقاعدۂ فارسی افادہ معنی
مفعولی کند چنانکہ بالیدہ از بالیدن و عجب آنست
کہ بر ماضی زبان عربی قاعدۂ فارسی را جاری
کردہ اند و ہیچ عجب نیست کہ این قسم تصرفات
فارسیان در لغات عرب بسیار واقع و تصرف
در اعراب ہم تصرف شائست و بس۔ (اردو)
(۱) تمرد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ سرکشی
نافرمانی (۲) مجروح بقول آصفیہ۔ عربی۔ گھائل
زخمی۔ وہ شخص جس کے زخم لگا ہو۔

بت زر (اصطلاح) بقول وارستہ و بحر و بہار
مرادف (بت اشرفی) است کہ بجایش گذشت

(طغرا) رخسار بت زر کہ نبودش مژہ کیمو
تا گشتہ نظر کردہ آن رو مژہ دارد ۔ **مؤلف** گوید
کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بت اشرفی

بتستان استعمال۔ بقول بہار و انند معروف
مؤلف عرض کند کہ از قبیل گلستان یعنی جائی
کہ بت ہای بسیار قائم بود (حکیم رودگی)
تا باد گذر کرد بہ گلزار و بہ بستان ۔ گلزار ز بویش
شدہ بستان چو بتستان ۔ (اردو) وہ مندر
جہاں بہت سے بت قائم کئے گئے ہوں۔ مذکر

بت سرخاب زای اصطلاح۔ بقول
رشیدی بمعنی صراحی۔ خان آرزو در سراج گوید
اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواہد بود
مطلقاً و اگر بفتح باشد بمناسبت سرخاب پس
بمعنی ظرف مقرری شراب خواہد بود کہ آن را
بط و بطک نیز خوانند **مؤلف** عرض کند کہ
در این اصطلاح بت بالفتح باشد قطعاً بمعنی مرغابی
کہ معرب آن بط بہ طای حطی است ذکر این بمعنی

سوم بت گذشت و (سرخاب ز ا) صفت آں کہ سرخاب ہم نام پرندہ ایست وہم (شراب را گویند قلب اضافت آب سرخ) پس بت سرخاب زای کنایہ از صراحی شراب است نہ مطلق صراحی نمی دانیم کہ خان آرزو بت را بالضم چگونہ بمعنی صراحی مطلق نوشت فتأمل (اردو) شراب کی صراحی مؤنث

بت شکن اصطلاح - بقول بہار معروف ومقصودش جزوین نہ باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی شکنندہ بت و (۲) صفت ابراہیم علیہ السلام قریب بہ لقبش کہ بت ہا را می شکست (صائب ۵۲)

زبت چون پاک سازد بت شکن بت خانۂ ما را
کہ میروید بت از دیوار و در کاشانۂ ما را (اردو)

(۱) بت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے لئے جو بتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بت شکن ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آذر بت تراش کے فرزند تھے۔

بتع بقول برہان وہفت بکسر اول وسکون ثانی وعین بے نقطہ بلغت اہل بربر شراب است مست کنندہ بعضی گویند از عسل وبقول بعضی از خرمای ترسازند **مؤلف** عرض کند لغت عرب است وبقول منتخب بالکسر شراب ونبیذ عسل کہ آتشدا کند وجوش زند وبدینمعنی بکسر با وفتح تا نیز آمدہ (الخ) پس تسامح برہان است کہ این را لغت فارسی زبان خیال کردہ (اردو) شراب اور نبیذ جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمائے تر سے۔ مؤنث۔

بتغور بقول ہفت بفتح اول وسکون ثالثہ فوقانی وضم غین معجمہ بواو رسیدہ وراے مہملہ زدہ بمعنی (۱) گرداگرد وکلاہ (۲) منقار مرغان (۳) پیرامون دہان مطلقا خواہ انسان باشد خواہ حیوان

و فرماید کہ بجای غین منقوطہ فاہم بنظر آمدہ و صاحب دری و پہلوی بعوض رای مہملہ آخر زای ہوز نوشتہ بمعنی دوم وسوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان بتپوز است کہ بہ بای

فارسی سوم وزای هوّز در آخر گذشت - بای فارسی بدل شد به غین معجمه چنانکه پرویزن و غرویزن وزای مهملهٔ آخر را بدل کردند به زای هوز چنانکه آیزان و آنیزان ومعنی اول درینجا زائد است که بتپوز صرف بمعنی دوم وسوم شامل وبرای معنی اوّل مشتاق سند استعمال می باشیم - (**اردو**) (۱) ٹوپی کی دیوار جو چندوے کے اطراف ہوتی ہے - نذکر - (۲) و (۳) دیکھو (بت پوز)

بت فریب | اصطلاح - بقول جهانگیری بتان بتاں وکنایه باشد از معشوق ومعنی اوّل هم کنایه باشد که تاریخ معینهٔ ماه ملکی را بت فریب گفتند ازینکه مجمع حسینان دراں تاریخ به تفرّج وتفریح از خانه های خود بیرون می آید وبه مقامات خاص جمع می شود چنانکه یکی از معاصرین عجم باما ذکرش کرده ونسبت اختلاف تاریخ چهارم وبست وچهارم قول صاحب جامع را معتبر دانیم که از اهل زبان مخفی مباد که ماه های ملکی همان است که آں را ملک شاهی نام است وجلالی هم ومبدا ایں تاریخ عهد جلال الدّین ملک شاه سلجوقی است که بحث کاملش بر (سال ملک شاهی) می آید (**اردو**) (۱) فارسیوں نے ماہ ہائے ملکی کی چوتھی تاریخ کو (بت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں حسینوں کا مجمع تفرّج وتفریح کے لئے باغات میں جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال - نذکر

بتفوز | بقول سروری مرادف بتپوز بهردو معنی (سوزنی ۵) نهاده اند زن وبچهٔ من از سر ما

بسان سگ بچه بتفوز بر در سوراخ ؛ صاحب جهانگیری گوید که حکیم ازرقی در صفت زمستان گفته (ه) بند پولاد بر دهن باید ؛ آهوار برشمر نهد بتفوز ؛ (حکیم سوزنی ه) عاریت داده پدر سبلت و ریش و بتفوز ؛ به بخارا شده هنگام صبی علم آموز ؛ صاحب برهان این را بهر سه معنی (بتغوز) آورده که به غین معجمه عوض فای سوم گذشت و فرماید که به غین نقطه دار عوض فا هم بنظر آمده صاحب ناصری این را مبدل (بتپوز) گفته صاحب جامع متفق با برهان خان آرزو در سراج فرماید که غالباً غین تصحیف باشد و صحیح بفاست بدل بای فارسی و صاحب مؤید بحوالهٔ فرهنگ فخرخواجه گوید که با طای مطبقه هم آمده **مؤلف** عرض می کند که ماحقیقت تبدیل این بر (بتپوز) بیان کرده ایم که بای فارسی سوم عوض فا گذشت و ذکر هر سه معنی بر (بتغور) گذشت حیف است از خان آرزو که (بتغوز) به غین معجمه سوم را تصحیف خیال کرده و ما بجای خودش تبدیل را ثابت کرده ایم آنانکه بغور و فکر و تلاش کار نمی گیرند رجوع به تصحیف کنند و این بعید است ازشان تحقیق (**اردو**) دیکھو تبپوز و تبغوز۔

بتک بقول جهانگیری و جامع (۱) خط و کتابت و نامه را گویند۔ صاحب برهان گوید که بکسر اول و ثانی و سکون کاف در ترکی نیز همین معنی دارد صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید که (۲) بمعنی پروانه و امثالش که برای خروج و دخول شهری از کارگذاران گیرند و دریں ایام بجای کاف های هوز مشهور و مستعمل و مباشر این کار را ترکان بتکچی گویند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید که بفتح اول و دوم (۳) ظرف شراب که بصورت بط سازند و آنرا بطر هم گویند که معرّب است۔ و بطک مصغّر آن صاحب لغات ترکی این را بمعنی اوّل لغت

ترکی گفته فرماید که در فارسی هم مستعمل - **مؤلف** عرض کند که متحقق است که لغت زبان ترکی است بمعنی اوّل و معنی دوم مجاز آن در استعمال فارسیان و بمعنی سوم لغت فارسی است که کاف تصغیر بر لغت بت زیاده کرده اند و لیکن برای معنی سوم طالب سند باشیم که مجرّد قول خان آرزو کفایت نمی کند (**اردو**) (۱) خط - مذکّر (۲) پروانه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکّر - اجازت نامه - فرمان شاهی وغیره - لیسنس - پاس (۳) بطمے - وہ جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے - مذکّر -

بتکچی صاحب ضمیمه برهان گوید که بکسر اوّل و ثانی نویسنده و این لغت می باید که ترکی باشد چه ترکان نوشته را بتک گویند - صاحب مؤیّد این را بذیل لغات فارسی آورده و به تحت لغات ترکی جانداده خان آرزو در سراج - بصراحت نویسد که لغت ترکی است صاحبان شمس و هفت این را بفتح اوّل و ثانی لغت فارسی گفته اند **مؤلف** عرض کند که آنانکه این را لغت فارسی دانسته اند تسامح شان است که برماخذ غور نه کرده اند ما بر لفظ بتک صراحت کرده ایم که لغت ترکی است و وکلمه چی هم مال ترکی زبان است - چنانکه بورچی و باورچی و صاحب لغات ترکی خود بتکچی را بمعنی نویسنده می نویسد - پس شک نیست که لغت مرکب ترکی زبانست (**اردو**) نویسنده بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکّر - لکھنے والا محرّر - منشی -

بتکده بقول برهان و ناصری و بهار بالضم بمعنی بتخانه باشد چه کده بمعنی خانه آمده (عرفی ۵) کس عنان گیر نشد ورنه من از بیستون غرم تا در بتکده در سایهٔ ایمان رفتم ۵ **مؤلف** عرض کند که کده بالفتح بمعنی خانه

وبزیادت های هوز هم به همین معنی می آید پس قلب اضافت است بمعنی حقیقی (اردو) بتکده بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - مندر شوالہ - مورت گھر -

بتکن صاحب سروری بحوالۂ نسخه میرزا گوید که بکسر با و سکون تا و فتح کاف (۱) از طعام سر باز زدن است و بحوالۂ موید فرماید که (۲) امر است از مصادر بتکیدن و بتکندن که به همین معنی می آید - صاحب جهانگیری این را بکاف عجمی آورده بذکر معنی اوّل فرماید که (۳) تخته که بزرگران آنرا بر زمین شدیار کرده بکشند تا کلوخها شکسته گردد و آنرا ماله نیز گویند صاحبان ناصری و رشیدی متفق با جهانگیری و صراحت کاف نمی کنند که فارسی است یا عربی - صاحب موید بحوالۂ ادات بصراحت کاف فارسی فرماید که نوعی از ساز زرگری است مامی گوئیم که غلطی کتابت بزرگری را - زرگری کرده باشد و صاحب جامع بصراحت کاف فارسی ذکر این کرده و صاحب هفت گوید که بجای موحدۂ ستحتانی - بای پارسی هم دیده شد **مؤلف** عرض کند که بتکند به موحدۂ مفتوح و کاف فارسی مفتوح و دال مهملۂ آخر بقول زردشتیان معاصر بمعنی نفرت از طعام است بوجه سیری و مرکب از بت که بمعنی آش گذشت و گند که بمعنی بوی بد می آید - قلب اضافت بمعنی بوی بد طعام که بوجه سیری نفرت پیدا کند و این مرکب اسم جامد فارسی قدیم است بمعنی مطلق تنفر از طعام و بتکن بحذف دال مهملۂ مخففش - انچه محققین بالا این را بالکسر نوشته اند - نظر بر لب و لهجه سوقیان باشد که از ماخذ بے خبر و از صحت لفظ کار ندارند - پس همین است اسم مصدر بتکندن که بمعنی سیر از طعام باز زدن می آید و امر حاضرش هم و اصل این مخفف که بتکند است

اسم مصدر بتگندیدن کہ مصدر دیگر و مرادف بتگندن است این است حقیقت معنی اوّل و دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد و نسبت معنی سوم ہیچ ماخذ بفہم ما نیامد جز ایں کہ ایں را مرکب از بت و کن گیریم کہ بت بہ بای فارسی بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کندن پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ ہا وصاف و پاک کنندۂ کشت و کنایہ از تختہ کہ بوسیلۂ آں زمین شدیار شدہ را صاف و پاک کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تب و تب وجا وارد کہ ایں را اسم جامد فارسی زبان گیریم۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(اردو) (۱) غذا سے منہ پھر جانا۔ حاصل بالمصدر۔ سیری۔ مؤنث (۲) غذا سے منہ پھیر (۳) وہ تختہ جو ہل چلانے کے بعد زمین پر چلاتے ہیں جس سے زمین ہموار اور خس و خاشاک سے صاف و پاک ہوتی ہے۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے پٹیلا پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر ٹیرا۔ زمین صاف کرنے کا تختہ۔ بعض اہل ہند نے اُس کو سراون کہا ہے۔ لیکن صاحب آصفیہ نے اُس کو ترک فرمایا ہے۔

الف بتگندن (الف) بقول برہان بکسر اول بروزن بفکندن

ب بتگندیدن از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن و (ب) بقولش بروزن دل رنجیدن مرادف (الف) کہ سرباززدن و میل بطعام نکردن است۔ صاحب سروری بذیل بتگن اشارہ بہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرمایدکہ سرباززدن از طعام از غایت سیری است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ معنیً یا برہان متفق و فرمایدکہ (الف) کامل التصرف و مضارعش بتگند و (ب) سالم التصریف کہ بعد حذف نون مصدر بنای ماضی اور مشتقات

سالم باشد وتبدیل وحذف در حروف اصلی
آن راه نیابد وغیر ماضی ومستقبل واسم مفعول
نیاید. صاحب موارد بذکر هر دو گوید که مضارع
(الف) بتگند ومضارع (ب) بتگند واسم
فاعل وامر وحاصل بالمصدر هر دو بتگن وصراحت
کاف فارسی نمی کند. صاحب نوادر نسبت هر دو
فرماید که بالفتح وبالکسر هر دو آمده خان آرزو در
سراج فرماید که بفتح اوّل وکاف است وبتگن
اسم فاعل آن وفرماید که بتگن در بعض فرهنگها
بمعنی مصدر نیز آمده. **مؤلف** عرض کند
که هر دو بالفتح است وصاحب نوادر که بالکسر
گفته غور بر ماخذ نکرده باصول مقننین فرس
(الف) اصلی و(ب) جعلی وهر دو سماعی و
باصول ما هر دو جعلی وقیاسی است که وضع
شد از بتگن وبتگند که اسم مصدر هر دو ست
صراحت این بر بتگن گذشت وهمدر انجا
تصفیهٔ این کرده ایم که هر دو بکاف فارسی

است ومعنی هر دو بوجه سیری سر از طعام باز
زدن ونفرت کردن وهر دو (کامل التصاریف
تسامح صاحب بحر است که (ب) را سالم
التصاریف نوشت وبتگن اسم مصدر وحاصل
بالمصدر وامر حاضر (الف) وبتگند بسکون نون
اسم مصدر وحاصل بالمصدر وامر حاضر
(ب) وتسامح صاحب موارد وخان آرزو
که بتگن را اسم فاعل گفته وانچه خان آرزو
بتگن را در بعض فرهنگها بمعنی مصدر دیده
است فرق مصدر وحاصل بالمصدر نفهمیده
این است حقیقت این هر دو (صاحب نوادر و)
سیری کی وجه سے کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا۔
نفرت کرنا۔

بتکوب اصطلاح جدلیون سر دی بتای
قرشت وکاف بوزن مجوب ریچالی است
که از مغز گردگان وشیر وماست درست کنند
(شمس فخری ۵) برزشمن مراورشدم زنیره وزغم

لوزینه در مذاقش بتکوب می نماید۔ صاحب جهانگیری فرماید که این را از مغز جوز و ماست و شبت سازند و صراحت مزید کند که با اول مفتوح و شبانی زده و کاف مضموم و واو مجهول است۔ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان گوید که بجاے موحدهٔ آخر تای قرشت با هم گفته اند یعنی (بتکوت) بروزن فرتوت و بجای کاف لام هم می آید یعنی بتلوب۔ صاحب سروری ذکر بتکوت کرده فرماید که مرادف همان بتکوب است۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا گفته که مربائی است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که (بتکوت) و (بتلوب) اغلب که از تصحیفات و بتکوب تحقیق است

مؤلف عرض کند که بت بمعنی آش بجایش گذشت و مجازاً بمعنی خورش و کوب امر حاضر مصدر۔ کوبیدن که می آید و این مرکب اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خورش کوبیده و کنایه از مربائی که ذکرش بالا گذشت۔ دیگر هیچ و بتکوت به فوقانی آخره مبدل آن که موحده با تاے قرشت بدل شده باشد۔ خلاف قیاس و بتلوب بلام سوم هم مبدل باشد که کاف عربی به لام بدل شود۔ چنانکه الکماک و المالک هیچ ضرورت ندارد که تصحیف گوئیم (اردو) ایک خاص مربا کو فارسیوں نے (بت کوب) کہا ہے جو اخروٹ کو کوٹ کر دودہ اور دہی سے بناتے ہیں۔ مذکر۔

بتکوت (اصطلاح) همان بتکوب که به کاف عربی سوم و موحده آخر گذشت و این مبدل آنست ما اشاره تبدیل همدرانجا کرده ایم صاحب سروری ذکر این کرده و خان آرزو در سراج بذیل بتکوب این را تصحیف دانسته و ما با او اتفاق نداریم و تبدیل خلاف قیاس گفته ایم۔ از آنکه مثالی دیگر برای تبدیل موحده با فوقانی الی الآن نیافته ایم و جا دارد که

همدرین تالیف تلاش ما این را موافق قیاس
کند. مقنّنین فارسی زبان تبدیل حروف را بر
وجود سند قائم کرده اند و بس و بدون وجود سند
تصحیف گویند و ما همیں تصحیف را تبدیل خلاف
قیاس گوئیم و هر دو اعتباری است اگر وجود
این لغت بقول سروری ثابت نمی شد مجرّد
بیان برهان را که بذیل بتکوب آمده کافی نمیدانستیم
صاحب سروری از اهل زبان است و ذکر
این کرده ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبان
معتبر ندانیم - خان آرزو که قیاس تصحیف می کند
از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (اردو)
دیکھو بتکوب -

بتکیش اصطلاح - بقول سروری بحوالهٔ
تحفه بتای قرشت و کاف و یای حطّی تیردان
باشد و بقول برهان و ناصری بروزن درویش
تیردان پر از تیر و فرماید که معنی ترکیبی این بت
مانند چه بت لیف جولاهگان و کیش مانند را گو
صاحب جامع همزبانش و فرماید که تیردان
پر از تیر مانند جاروب می نماید - خان آرزو
در سراج بذکر قول برهان گوید که محلّ نظر است
چرا که لیف بتاره است نه بت و نیز بت بمعنی
اهار یست که لیف را دران ترکرده برتار مالند و
وبمجاز اگر گفته اند چنانکه او آورده کیش بمعنی دین
است نه مانند - آری تمام کلمهٔ مرکّب افاده
تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چرا که
اطلاق کیش در محلّی باشد که صاحب آن آدمی
است (انتهی) **مؤلّف** عرض کند که بت
بمعنی لیف جولاهگان بجایش گذشت - خان
آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت و خصلت
هم آمده نه مجرّد دین چنانکه بدکیش - بدخو را
گویند - پس اگر بتکیش را بمعنی خوے بت دارنده
گیریم و نظر بر شباهت تیردان و ترکش که تیرها
در خود دارد (همچنانکه بت تارها در خود دارد)
آنرا بتکیش نام نهیم چه عیب است - خان آرزو

که کیش را مخصوص به ذوی العقول کند ایں تخصیص خبری دهد از ینکه ذوق ماخذ ندارد و نمیداند که برای ماخذ اسما اینگونه موشگافی ضرورت ندارد مخفی مباد که مجرد کیش هم بمعنی تیردان آمده - پس ایں لطف ماخذ است که برای تیردان تبکیش نام کردند و ایں فک اضافت باشد که اصل ایں باضافت بت بسوی کیش بود اضافت را افگندند معنی لفظی ایں لیفے که تیردان است - اضافت تشبیهی چنانکه آئینهٔ دل - پس ترکش را بطور عام لیف گفتن و اضافت آں بسوی تیردان کردن برای ترکشے که پر از تیر باشد عیبے ندارد و شک نیست که ہمین است ماخذ ایں اصطلاح که خان آرزو را محل نظر است و نمی فرماید که اگر ایں ماخذ درست نباشد و دیگر چه باشد (اردو) ترکش بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - تیردان - تیر رکھنے کا لوہے کا لون (انتہی) پس اس اصطلاح فارسی کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے - مذکر

بتگر | استعمال بقول بہار عجم مذکر بت تراش **مؤلف** عرض کند کہ کلمهٔ گر بقول برہان بمعنی کننده و سازنده که افاده معنی فاعلیت کند و قتیکه با کلمهٔ دیگر ترکیب شود ہمچو کوزه گر و کاسه گر و امثال آں (ظہوری ۵) از تیشهٔ ملامت عشق تو گشته ریش ریش پائے سلامت بت و بتگر درین چه بحث (اردو) دیکھو بت تراش -

بتگن | ہماں بتکن که بکاف عربی گذشت و بحث ایں ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بتکن -

بتگندن | بحث ایں بر بتکندن و

بتگندیدن | بتکندیدن بکاف عربی گذشت (اردو) دیکھو بتکندن و بتکندیدن -

بتلاب بقول جهانگیری ورشیدی با اوّل مکسور ثبانی زده غلاف گل خرما را گویند (آنرا (کوزهٔ مخ) نیز خوانند صاحبان برهان وناصری وجامع وسراج ذکر این کرده اند - **مؤلّف** عرض کند که بت بالکسر بقول ساطع در سنسکرت بمعنی قدرت و دستگاه و (لابهه) بقولش بمعنی نفع پس اگر فارسیان ترکیب این برد ولغت سنسکرت وحذف های هوز اسم فاعل ترکیبی ساخته باشند معنی لفظی این قدرت نفع دارنده و قادر بر نفع باشد وکنایه از غلاف گل خرما که نفع نخله منحصر بروست و جادارد که بت را بالفتح بمعنی صوف گیریم که لغت عربست ولاب هم عربی است بمعنی سنگلاخ - پس معنی لفظی این صوف سنگ لاخ دارنده وکنایه از غلاف گل خرما و تصرّف در اعراب که فتح اول را بکسره بدل کردند تصرّف فارسیان است بهر صورت مقرّس باشد والله اعلم بالجمله می توانیم که این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (**اردو**) درخت خرما کے پھول کا غلاف - مذکر -

(**الف**) **بتلخ وترش راضی بودن**	مصادر	به محنت ومشقّت روزگار (حکیم خاقانی ۵)
(**ب**) **بتلخ وترش رضا دادن**	اصطلاحی	بتلخ وترش رضا ده بخوان گیتی بر تو کنیشتر خوری
(**ج**) **بتلخ وترش رضا ده**	خان آرزو	از بشیر خوری حلوا (صاحب برهان نسبت (ب)

در سراج ذکر (الف) کرده گوید که کنایه از رضا بودن برنج ومحنت زمانه و (ب) بقول جهانگیری در ضمیمه کنایه از راضی شدن است بذکر معنی بیان کردهٔ جهانگیری فرماید که راضی شدن به قسمت رزق از قلیل وکثیر وقناعت وسیری وگرسنگی وفقر وفاقه وسختی ونرمی روزگار

صاحب بحر تعریفے مختصر و مفید کند و ما
با تعریفش اتفاق داریم کہ متحمل رنج و محنت
شدن است و بس صاحب شمس ذکر (ج)
کردہ کہ امر حاضر (الف) است دیگر ہیچ۔
مؤلف عرض کند کہ نظر بر سند خاقانی باید
کہ مصدر (بتلخ و ترش خوان رضا دادن)
قائم شود محققینی کہ لفظ خوان را ازیں مصدر
اصطلاحی ترک کردہ اند ذوق زبان ندارند
(**اردو**) (الف وب) گرم و سرد سہنا
بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا
(ج) اسی مصدر کا امر حاضر۔

بتلنگ دائرہ بدر کردن مصدر اصطلاحی
وارستہ گوید کہ لوطیان ایران نوائی دارند کہ
برای دفع مخل مجلس خوانند چون از سر و اشود
گویند بہ تلنگ دائرہ بدر کردیم و تلنگ دائرہ
وف را بانگشتان زنست تا صدا برآید (طغرا
در رسالہ وحیدیہ) حرمت مشغولی سازہا را بتلنگ

بدر کردہ است۔ صاحب بحر بہ نقل تعریف
وارستہ گوید کہ تلنگ بکسر تین آوازیکہ از
نواختن دائرہ برآید و نیز تلنگ دائرہ نام
بازئی است کہ طفلان خطی کشیدہ مہرہ بازی
کنند و مہرۂ ہر کہ ازان دائرہ برآید بردارد
(**اردو**) خاص قسم کی آوازوں سے
مخل مجلس کو مجلس سے اٹھانا لوطیان ایران جب
کسی شخص کو اپنی محفل میں مخل خیال کرتے
ہیں تو اس کو مجلس سے اٹھانے کے لئے خاص
قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جن کو پہچان کر وہ
مجلس سے اٹھ جاتا ہے۔

بتمنای گشت مردن بہ کہ تقاضای زشت قصابان مقولہ صائب
خزینہ و گلدستہ
واحسن ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ ایں شعر مال سعدی شیراز
است فارسیان ایں را در مذمت دام و قرض
استعمال کنند و بس (**اردو**) اُدھار کھانے سے

بھوکا پڑا رہنا اچھا ہے" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر فارسی مثل کے مقابلہ میں کیا ہے دکن میں کہتے ہیں "بھوکوں مرے اُدھار نہ کھائے"

بت نا رسیدہ اصطلاح۔ صاحب انند بحوالہ مظہر العجائب گوید کہ بمعنی معشوق کم سن است مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست وایں کنایہ باشد۔ (اردو) کم سن معشوق۔ مذکر۔

بتناسب استعمال۔ صاحب وزنا بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار نوشتہ کہ بقدر اعتدال مؤلف عرض کند کہ تناسب بقول منتخب لغت عرب است بمعنی باہمدیگر پیوند شدن۔ پس استعمال فارسیان مجاز است وبہ معنی این را مفرس گریم (اردو) تناسب کے ساتھ۔ اعتدال کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے اعتدال پر لکھا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ برابر۔ یکسان۔ تناسب اعضا۔ کم نہ زیادہ۔ آپ ہی نے معتدل پر لکھا ہے کہ مساوی المزاج جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔ اوسط درجہ کا۔

بتن برداشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبحر تحمل کردن ناملائم و مکروہ۔ بہار گوید کہ سخن کسی را متحمل شدن (رضی دانش ۵) بتن حرف لباس از خود نمایان برنمیدارم ؎ چو صحرا جامۂ عریانی من دامنی دارد ؎ (حسن رفیع ۵) بہیچکس گلہ از بوریای فقر مکن ؎ اگر از و بتو رنجی رسد بتن بردار ؎ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد وبس (اردو) ناملائم باتوں کا تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔

بتن برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر و بہار مرادف (بتن برداشتن) کہ گذشت (ظہوری ۵)

آورده خوش معامله هجر در میان ☆ جان داده ایم و مرگ بتن برگرفته ایم (اردو) دیکھو بتن برداشتن -

بتنپک بقول شمس بابای فارسی بمعنی دریچه باشد صاحب برهان بر (بتنک) گوید که بای فارسی هم آمده دریچهٔ زرگری وصفاری باشد و آن قالبی است که چیزها از طلا و نقره و امثال آن دران ریزند **مؤلف** عرض کند که تعریف کاملش بجای خودش آید درینجا همین قدر کافی است که صاحب شمس غلط کرده است که این را بزیادت موحده اوّل آورده و آنرا اصلی گرفته - معاصرین عجم ازین ساکت و محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و سند استعمال پیش نه شد (اردو) دیکھو بتنک -

بتنج بقول سروری بفتح با و تای قرشت وسکون نون (۱) افشردن باشد صاحب برهان بهمزبانی سروری گوید که بکسر اوّل (۲) امر است از تنجیدن یعنی درهم پیچ و بیفشار و ازپی درای وصاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع همزبانش خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی بالا گوید که ظاهرا از اصل کلمه نیست **مؤلف** عرض کند که می پرسیم از وکه اگر از اصل کلمه نیست بفرماید که چیست این است حقیقت تحقیق محققین با نام و نشان مخفی مباد که تنجیدن بروزن رنجیدن بمعنی پیچیدن و درهم افشردن و درهم کشیدن و ازپی درآمدن و فراهم نشاندن و تنج بدون موحده اسم مصدر و بدینمعنی با موحده نمی آید و نیز امر حاضر است بهمه معانی بالا و بدینمعنی با موحده مکسور می آید که زائد باشد حیف است که محققین بالا موحده را مفتوح گرفته اند و برای معنی اول هم آورده اند و در تعریفش معنی مصدری بیان کرده و طرز بیان شان موحده اول را

اصلی ظاہر می کند وحقیقت آنست کہ زائد باشد وبمعنی اوّل زائد ہم نمی آید کہ اسم جامد است (اردو) (۱) پنجوڑ بقول آصفیہ - اسم مذکر - رس - عصارہ - افشرہ - (۲) تنجیدن کا امر حاضر بمعنی پنجوڑنا وغیرہ دیکھو تنجیدن -

بتنگ آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر عاجز آمدن وبیزار شدن صاحب اند (بتنگ آمدن از چیزی) را بمعنی عاجز وملول شدن نوشتہ صائب ؎

بتنگ آمد دل از بی ہمدمی ہا رو بکوہ آرم ؎
مگر اینجا کنم پیوند فریادی بہ فریادی ؎

مؤلف عرض کند کہ تنگ آمدن ہم بہ ہمیں معنی می آید چنانکہ ؎ تنگ آمد بجنگ آمد ؎ پس موحدہ در اوّل ایں زائد باشد (اردو) تنگ ہونا کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے بتنگ پر فرمایا ہے کہ عوام تنگ کی جگہ بولتے ہیں - بمعنی عاجز - پس بتنگ ہونا بھی کہہ سکتے ہیں - بمعنی عاجز ہونا - بیزار ہونا -

بتنگ آوردن مصدر اصطلاحی متعدی بتنگ آمدن است کہ گذشت بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظہوری ؎)

در دلم آوردہ تنگی را بتنگ ؎ از بزرگی خویش را جامید ہ ؎ (اردو) تنگ کرنا بتنگ کرنا -

بت نگار اصطلاح - بقول ضیاء برہان وبحر وانند کنایہ از نقاش ومصوّر مؤلف عرض کند کہ بت در اینجا مجازاً بمعنی نقش وصورت است وبس اسم فاعل ترکیبی باشد (اردو) مصوّر - تصویر اتارنے والا -

بتنوز بقول شمس بالفتح (۱) کلہ گردا گرد دہان وقیل (۲) منقار رد (۳) آزار دہان وفرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ مؤلف

عرض کند که همیں لغت به بای فارسی سوم عوض نون بهرد و معنی اوّل الذکر بجای خویش گذشت نون به بای فارسی یا بالعکس آں بدل نمی شود۔ محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرده اند و معنی سوم هم اختراع صاحب شمس با شد معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که بی تحقیقی صاحب شمس اظهر من الشمس (اردو) (۱ و ۲) دیکھو بتپوز (۳) منہ کی بیماری۔ مؤنث۔

بتو صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا فرماید که بکسر و فتح با و ضمّ تا (۱) بمعنی قبّه مانندی که بر سر عصا و دستهٔ تازیانه و امثال آں نهند۔ صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است صاحبان برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج هم ذکر ایں بفتح اوّل و ضمّ دوم کرده اند **مؤلف** عرض کند که بخیال ما مفرّس است که واو نسبت بر لغت (بت۔ بالکسر و بالضم) زیاده کرده اند که بقول ساطع بمعنی مشت زنی و قدرت و دستگاه آمده (اردو) مُٹھ بقول آصفیه هندی۔ اسم مؤنث۔ قبضه۔ دسته۔

(۲) بتو۔ بقول سروری و برهان بکسر و فتح با و ضمّ تا سنگ دراز که بآں دار و کوبند و آنرا بتّه نیز گویند و بعربی مقمع خوانند۔ صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری هم ذکر ایں کرده اند و خان آرزو در سراج فرماید که ایں هماں بتا است که الف به واو بدل شد **مؤلف** عرض کند که هیچ تعلق از بتا ندارد که به الف آخره گذشت نمیدانیم که خان آرزو چه طور

حوالۂ آں کردہ بہ تحقیق ما مبدّل بتہ باشد کہ ہای ہوز آخرہ بفتح اول وثانی می آید ہای ہوز بدل شد بہ واو چنانکہ آوسہ واوسو و ماخذ بتہ بجایش عرض کنیم (اردو) دستہ مذکر۔ دکن میں اُس دراز اور مدوّر پتھر کا نام ہے جو ہاون کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ہاون میں دوائیں کوٹی جاتی ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (ہاون دستہ) کا ذکر فرمایا ہے اور مجرّد دستہ کو ان معنوں میں نہیں لکھا۔ نیز دکن میں بتہ اُس دراز اور گول پتھر کا نام ہے جس سے سل پر مصالحہ پیسا جاتا ہے جس کو محاورۂ ہند میں بٹّا کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے بٹّا پر فرمایا ہے کہ مصالحہ پیسنے کا وہ کھڑا ہوا پتھر جس کو سل پر رگڑتے ہیں۔ ہماری راے میں لغت زیر تعریف کا ترجمہ۔ دستہ ہے۔

(۳) بتو۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر و فتح با و ضمّ تا بمعنی قیف کہ ازاں گلاب و عرق وغیرہما در شیشہ کنند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ہم ذکر ایں بفتح اوّل و ضمّ دوم کردہ اند۔ صاحب برہان گوید کہ بائینعنی بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں عام است خواہ برای شیشہ باشد خواہ برای دبّہ کہ روغن دراں کنند و فرماید کہ تخصیص رشیدی و جہانگیری و برہان بہ شیشہ خطاست **مؤلّف** عرض کند کہ تخصیص روغن برای دبّہ ہم درست نیست و بہ تحقیق ما (از معاصرین عجم) مخفّف (بتوکن) کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی داخل کنندہ کہ تو بالضم بقول برہان بمعنی درون است مقابل بیرون یعنی ایں را اسم جامد فارسی زبان دانند واللہ اعلم۔ صاحب نفائس بر قیف گوید کہ

لغت ترکی است و بفارسی تنگاب بہ کاف فارسی و صاحب برہان بر تنگاب قیف را عربی گفتہ (اردو) قیف بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں بہ آسانی بھری جاتی ہے۔ کیف۔ پیک۔

(۴) بتو۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ و بقول جہانگیری و جامع و برہان بفتح باو تا بمعنی جائیکہ ہمیشہ آفتاب بران تابد صاحب جہانگیری فرماید کہ ایں ضد نسا باشد۔ صاحب ناصری گوید کہ در اصل بتاب بلکہ باتاب بود یعنی گرمی و پرتو آفتاب آنجا را می گرفتہ خان آرزو در سراج فرماید کہ صاحب رشیدی ایں معنی را حقیقی پنداشتہ حقیقۃً مجاز است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود خان آرزو جزیں نباشد و ما ہم با او اتفاق داریم کہ ایں معنی مجاز معنی پنجم است کہ می آید یعنی بتو کہ بمعنی مشرق آمدہ مجازاً برای جای ہم مستعمل شد کہ آفتاب دائما بران تابد گویا آں مقام دائما مشرق است و ماخذ بیان کردہ صاحب ناصری درست نیست کہ بتو را مخفف باتاب گیریم حقیقت ماخذ این بر معنی پنجم می آید (اردو) وہ مقام جہاں آفتاب ہمیشہ طلوع رہتا ہے اور غروب نہیں ہوتا۔ نسار کا ضد جہاں ہمیشہ رات رہتی ہے اور آفتاب طلوع نہیں ہوتا یا پہاڑوں کی بلندی کی وجہ سے دھوپ کم آتی ہے یا نہیں آتی۔

(۵) بتو۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اول و ثانی مفتوح بمعنی مشرق و بقول برہان مقابل مغرب۔ **مؤلف** عرض کند کہ تو با لفتح بقول

برہان بمعنی تابستہ کہ تابش آفتاب و امثال آں باشد۔ پس فارسیان بای مصاحبت در اولش آوردند و برای مشرق استعمال کردند بمعنی لفظی ایں باتاب و تاب دارندہ و کنایہ از مشرق دیگر ہیچ (اردو) مشرق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ جای شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ طلوع ہونے کا مقام۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ مغرب کا نقیض۔ دیکھو بابل کے دوسرے معنی۔

(۶) بتو۔ بقول جامع۔ بفتح اول وضم ثانی دبہ روغن صاحب مؤید نسبت ایں گوید کہ بالفتح والکسر است۔ صاحب برہان متفق با مؤید۔ صاحب غیاث بر دبہ گوید کہ صحیح بالفتح است و بالضم خطاست بمعنی ظرف چرمین کہ اکثر دراں روغن پر کنند صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ فرماید کہ ظرف روغن است مرکب عرض کند کہ مجاز بمعنی سوم باشد کہ دبہ ہای چرمی در عجم و عرب و ہند مشابہ قیف باشد بالعکس یعنی حصہ بالائی آں تنگ و حصہ پائینش فراخ۔ پس فارسیان مجازاً دبہ روغن را ہم بتو گفتند (اردو) کُپّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا پھولا ہوا چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں اور اُسے اونٹ کے چمڑے سے بناتے ہیں۔ دبہ۔

بتوارک بقول جہانگیری چاہی باشد کہ غلہ دراں مدفون سازند۔ صاحبان برہان و سروری وغیرہما ہمیں معنی بر (بتوراک) نوشتہ اند کہ بتقدیم و تاخیر رای مہملہ والف می آید و ما تحقیق ایں ہمدر انجا کنیم۔ (اردو) دیکھو بتوراک۔

بتواز بقول برهان بروزن شهباز آرامگاه و نشیمن باز و شاهین و امثال آن صاحب ناصری گوید که بدواز بدال مهمله عوض فوقانی هم آمده که بمعنی نشیمن کبوتر و باز باشد که دو چوب برزمین فرو برند و چوبی برز بر آن نهند و آنرا آزاده نیز گویند و (۲) بمعنی مطلق آرامگاه هم (شمس فخری ۵۲) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ۵ که بهست اهل جهان را جناب او بتواز صاحب مؤید بحواله رفاتگو یا ذکر معنی اول کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که مشهور ببای فارسی است و هم او در بتواز به بای فارسی فرماید که آنرا آزاده نیز گویند و فرق کند که بتواز برای جانوران شکاری و آزاده برای کبوتران بیشتر مستعمل و فرماید که بعضی به بای تازی و بعضی به رای مهمله نوشته اند و هر تصحیف است و نیز گوید که بعضی بمعنی مطلق آرام گاه و جای نشستن گفته اند و این غیر متعارف و مشهور است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت بمعنی مرغابی بجایش گذشت و واو به رای مهمله بقول برهان بمعنی لیاقت چنانکه شاهوار و گوشوار (الخ) پس بتوار به موحده اول و رای مهمله در آخر بمعنی جای که لائق مرغابی است و مجازاً لائق مرغان و کنایه از آزاده - پس رای مهمله بدل شده به زای هوز چنانکه انیران و انیزان این است حقیقت بتواز که خان آرزو تصحیفش شمارد و کار از تحقیق ندارد چیزی که اصل است آن را تصحیف گفت و حقیقت ماخذ را نهفت و بتواز ببای فارسی که می آید مبدل این (چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ) و هر چه تفریق در بتواز و آزاده کند عکس حقیقت است که آزاده برای جانوران شکاری است و بتواز مرادفش و آزاده برای کبوتران اصلا مخصوص نیست و آنچه

معنی دوم را غیر متعارف فرمایند شمس فخری چشمش کشاید معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و بس مخفی مباد که بدّ واز که به دال مهمله عوض فوقانی می آید مبدّل اینست چنانکه تنبوره و دنبوره و زرتشت و زردشت (اردو) (۱) اڈا بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - وہ بیٹھک جو ایک آڑی اور سیدھی لکڑی باندھکر دست آموز جانوروں کے واسطے بنا دیتے ہیں (۲) آرام اور راحت کا مقام - مذکر -

بتوخت بقول برہان بروزن بسوخت ماضی توختن است یعنی جمع کرد و بیندوخت و اداکرد و گذارد - اعم ازینکه نماز باشد یا قرض و دین و امانت و بمعنی کشید و فرو برد و کاز کشیدن انتقام و فرو بردن چیزی در جای باشد - صاحب ناصری به نقل برہان فرماید که توختن بمعنی کشیدن و آں را توزیدن نیز گفته اند و بر وزن قیاس توخت و توخته خان آرزو در سراج بنقل قول برہان گوید که تحقیق آنست که بای موحده زائد است که در اوائل افعال و مصادر زیاده کنند و ایں لفظ را از لغات اضداد شمرده اند **مؤلف** عرض کند که ماضی توختن را با بای زائده ضرورت نداشت که در ردیف بای موحده جا دهند ذکر مصدر برای همه مشتقاتش کافی بود - صاحب برہان توخت را هم بجای خودش نوشته و توختن را هم نمیدانیم که دریں تکرار چه مصلحت اندیشید - اکنوں ناگزیر است که ماخذ و معانی مصدر ایں را همدریجا بیان کنیم - ماخذ ایں توز است که بضم اوّل بمعنی تاخت و تاراج می آید و ازهمیں اسم مصدر سه تا مصادر وضع شد (۱) توزیدن و (۲) مخففش تزیدن بضم اول و کسره دوم و (۳) توختن که زای هوز توز را به خای معجمه بدل کردند چنانکه فراز و فراخ و پس ازاں بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساختند

ومعنی حقیقی این هر سه مصدر (۱) تاخت وتاراج کردن است - صاحب موارد ذکر این معنی کرده وصاحبان بحر وبرهان اینمعنی را در توختن ترک کردند و (۲) بمعنی فراهم آوردن و اندوختن وایں مجاز معنی اول ست (حکیم نزاری قهستانی ؎) خلقی زبذل شاملت ارزاق توخته ژ جوقی زعدل کاملت آرام یافته ژ صاحبان موارد وبحر وبرهان ذکر این معنی کرده اند و (۳) برکشیدن وکشیدن چوں - کینه توختن - وایں هم مجاز معنی اوّل است وهر سه محققین بالا ذکر این کرده اند (حکیم خاقانی ؎) از پی کیں توختن از خصم تو ژ آب زره دارد وآتش سنان ژ و (۴) فروکردن وفروبردن چوں خار توختن وایں هم مجاز معنی اوّل است که در تاخت وتاراج اینهمه صعوبتها واقع شود وهوا دارد که این را به معنی هشتم متعلق کنیم (حکیم سنائی ؎) خلق اگر در تو توخت ناگه خار ژ تو گل خویش از و در یغ مدار ژ هر سه محققین بالا ذکر این کرده اند و (۵) گذاردن وواپس دادن وادا کردن چوں وام توختن ونماز توختن - شک نیست که این را از معنی اوّل هیچ تعلق نیست ودر اینجا توختن مبدّل دوختن است که بمعنی ادا کردن می آید - اعم از اینکه قرض و وام باشد یا نماز وال مهمله بدل شده به فوقانی چنانکه زردشت وزرتشت (رضی الدّین نیشاپوری ؎) ایا ستوده بزرگی که وام شکر ترا ژ زبان بنده تو توختن نمی داند ژ (حکیم سوزنی ؎) خوش بخندید ومرا گفت بدین زر نشود ژ نه ترا ساخته کار ونه مرا توخته وام ژ و (۶) بقول برهان وبحر وموارد خواستن - صاحب موارد سندی که از اسدی پیش کرده ازان بوضوح می پیوندد که اینمعنی متعلق بمعنی سوم است وهو هذا (؎) به تیغ وسنان هر کجا کینه توخت ژ

گہی دل دریدو گہی سینہ دوخت (۷) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی جستن بالضم و ایہم مجاز معنی اوّل است و (۸) بقول ہر سہ محققین بالا بمعنی دوختن و ماخذ ایں بر معنی پنجم گذشت کہ مبدّل است و (۹) بقول موارد بمعنی فرارسانیدن و ایں من وجہ متعلّق بمعنی پنجم باشد بالجملہ ہر قدر معانی کہ دریں مصدر است در ماضی مطلقش ہم کہ زیر بحث است۔ باشد (اردو) توختن کا ماضی مطلق اس کے تمام مضمون پر شامل یعنی (۱) تاخت و تاراج کیا۔ لوٹا (۲) فراہم کیا۔ جمع کیا (۳) کھینچا۔ لیا (۴) چھویا (۵) ادا کیا۔ واپس دیا (۶) چاہا (۷) ڈھونڈا (۸) سیا (۹) پہنچایا۔

بتوراک بقول سروری بحوالہ فرہنگ و بقول رشیدی (۱) بمعنی چاہی باشد کہ غلّہ دراں پنہاں کنند و مدفون سازند۔ صاحب جہانگیری ہمیں لغت را بقلب بعض بتوارک نوشتہ و لیکن حوالہ سروری دلیل آنست کہ غلطی کتابت جہانگیری باشد کہ جہانگیری و فرہنگ ہر دو یکی است صاحب برہان صراحت کند کہ بفتح اوّل و ثانی مضموم بواو رسیدہ و رای بی نقطہ بالف کشیدہ و بکاف زدہ چاہی باشد کہ غلّہ و امثال آں دراں کنند و خلاشہ و خاک بربالای آں ریزند و (۲) بمعنی دف و دائرہ ہم آمدہ و فرماید کہ بمعنی آخر بتقدیم تای قرشت بر بای ابجد ہم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ این را بفارسی گوری نیز گویند بکاف فارسی زیرا کہ بگور ماند کہ قبر باشد و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت دوم فرماید کہ ایں خطاست و تصحیف در لفظ و معنی و بتوراک بتقدیم فوقانی بمعنی طبلے کہ مزارعان دارند برای رمانیدن مرغان **مؤلّف** عرض کند کہ وضع لغت ترکی نماست ولیکن محققین ترک ادیں ساکت و بعض محققین صراحت فارسی کردہ اند مرکب یافتہ می شود ولیکن اجزای ترکیبش

متحقق نمی شود چارہ نیست جزین کہ اسم جامد گیریم دمعنی دوم متحقق است بہ سند قول محققین اہل زبان ہمچون صاحبان جامع و ناصری قول خان آرزو نسبت تصحیف لفظ خطای اوست اگر بتوراک بہ موحدہ اوّل اصل گیریم تبوراک بفوقانی اوّل قلب بعض است واگر ثانی الذکر را اصل گیریم اوّل الذکر را قلب بعض گیریم چنانکہ بامون و مابون و انباخون و ابناخون و انغلدہ و وانغدہ و افزار وافراز واسطخر و اسطرخ مخفی مباد کہ بوک بمعنی اوّل لغتی است کہ می آید۔

(اردو) (۱) دکن میں کہو بالفتح اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں اناج اس غرض سے دفن کرتے ہیں کہ اس میں کہنگی پیدا ہو۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کہو پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ غار۔ گڑھا۔ قصبات الہ آباد میں اسی کہو کو کہون کہتے ہیں اور عموماً اردو میں کھتا۔ صاحب آصفیہ نے کھتا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر۔ وہ گڑھا جس میں غلہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں گراں ہو کر بیچے زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔ کھتی۔ نہان خانہ مطمورہ۔ (۲) ف۔ دائرہ۔ مذکر دیکھو بانچ

بتوک بقول سروری بہ الف نسخہ حسین وفائی بتای قرشت اوزن قبول طبقی چوبین برمثال دف کہ بقالان دارند و اجناس دراں کنند (استاد منجیک ؎ ... فراموش نکردستم وکی خواہم کرد ... آں بتوک جو وآں تاپہ افشان ترا ... فرماید کہ بتقدیم آوردہ نیز بنظر رسیدہ صاحبان برہان وجامع ہم ذکر ایں بفتح اوّل وثانی مضمر کردہ اند مؤلف

گوید کہ مرکب است از بت و واو نسبت و کاف زائد چنانکہ زکو وزلوک و پرستو و پرستوک معنی لفظی این منسوب بہ مرغابی وبط وکنایہ از صبیح و کشتی مذکورہ بالا و انچہ بہ فوقانی اوّل و ثانی بعد دوم بہ ہمین معنی می آید قلب بعض است چنانکہ بامون و مابون و اسطخر و اسطرخ (اردو) ... مذکر یا کشتی مونث جسمیں بقال اجناس فروختنی کو

بتوہ بقول شمس لغت فارسی است بفتح واو فارسی ہبزہ ایست ترش ہندش چوکہ گویند وبجوالۂ ابراہیمی بفتح یکم وضمّ دوم (۲) ابنوہ و در سکندری (۳) بمعنی خرمن **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و در ترکی زبان ولغات عرب وسنسکرت ہم یافتہ نمی شود نمیدانیم کہ لغت کدام زبان است ومقصود از واو فارسی چیست صاحب شمس دائما بہ تحقیقی کار گیر و اعتبار را نشاید۔ فارسیان این را بمعنی اوّل سرخ پای و بعضی ترشہ و تروشہ و ترشک خوانند (کذا فی النفائس) وتعریف ایں بجای خودش آید **(اردو)** (۱) دیکھو سرخ پاے (۲) ابنوہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہنگامہ۔ ہجوم۔ جمگھٹ۔ بھیڑ۔ (۳) خرمن۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کھلیان۔ انبار غلّہ۔ وہ غلّہ کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نہ نکالا ہو۔

بتّہ بقول سروری بروزن پشّہ سنگی باشد کہ بر روی آں چیزی صلایہ کنند وآں را بتّو نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ با اوّل وثانی مفتوح (۱) مرادف بتّو بمعنی دوم و (۲) خشکہ پلاو۔ وآنرا بدہ نیز گویند صاحب رشیدی ہمزبانش وصاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بمعنی اوّل با ثانی مشدّد نیز آمدہ وصاحب جامع بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) بتشدید ثانی بمعنی علامت و نشانہ نیز آمدہ صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں لفظ مشترک است در فارسی و ہندی غایتش در ہندی بارا بہ تغییر لہجہ مخلوط بہ با خوانند وآں تلفّظ مخصوص ہند یا نیست وبتہ اعم است از خشکہ چرا کہ خشکہ ہماں برنج را گویند کہ بعد از پختن آب را دور کنند وبتہ مطلق است خواہ آب آں را دور کنند خواہ نکنند وبتہ غذای مردم بنگالہ وکشمیر است بنا بر کثرت نخل دریں دو ملک و اغلب کہ بہ بتہ معرب بہتہ ہندی است و بمعنی سنگی کہ بداں دارو وغیرہ سایند و بدہ بمعنی

مشترک است در فارسی و هندی (الخ) صاحب سخندان می فرماید که بمعنی دوم در سنسکرت بهکت باشد و بزبان برج بهات و بهته بمعنی خشکه مؤلف عرض کند که بمعنی اول به تخفیف مفرس دانیم که فارسیان به تخفیف تشدید فوقانی آورده اند و بته لغت سنسکرت است که در فارسی متصل شد نسبت معنی دوم عرض می شود که ترجمه خشکه در سنسکرت بقول ساطع بهات است و بهاتا روزینه که به لشکریان دهند و بهته مراد خشک - فارسیان بهات را مفرس کرده به تخفیف های دوم و الف سوم و بزبر قاف های هوز در آخر بته و برای خشکه پلاو استعمال کردند که مقصودشان از برنج با گوشت و روغن پخته و مخلوط است نه خشکه خالص انچه خان آرزو در تعریف خشکه و بته فرق ظاهر کرده هر دو را برنج پخته محض قرار می دهد تسامح و کم عزوی اوست بته و مبدل این بتا که بجایش گذشت پلاو با گوشت و روغن باشد نه خشکه و بهات نسبت معنی سوم عرض می شود که

این هم مفرس است که فارسیان لغت هندی پتا را که بقول ساطع بفتح اول و تخفیف دوم بمعنی سراغ و نشان بود به تبدیل های فارسی بعربی (چنانکه تپ و تب) و تبدیل الف با های هوز (چنانکه باسا و یاسه) و تشدید فوقانی مفرس کرده بهمان معنی استعمال کردند (اردو) (۱) دیکھو بتو (۲) دیکھو بتا (۲) پتا بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - نشان سراغ - ٹھکوج -

بته کار وارسیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر دریافت حقیقت کار و ادراک نفس الامر مؤلف عرض کند که این کنایه باشد - محقق محترم معنی حاصل بالمصدر بیان کرد مقصودش معنی مصدریست یعنی دریافت حقیقت کار کردن و از حقائق کار واقف شدن (اردو) ہر کام کی تہ کو پہنچنا - صاحب آصفیه نے (تہ کو پہنچنا) کا ذکر فرمایا ہے - کسی بات کے مغز کو پہنچنا اصل مطلب دریافت کر لینا حقیقت کو پہنچنا - منشاء کو پہنچانا -

بتیا بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی و تحتانی بالف کشیده بمعنی سینه باشد و آنرا بعربی صدر گویند و بکسر اول هم آمده صاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع وخان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مفرّس است که بتیا بکسر اوّل و دوم بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی مرد خورد اندام وآنکه قامتش بقدر یک وجب بود فارسیان بتصرّف خفیف در اعراب برای سینه استعمال کردند وجا دارد که اسم جامد فارسی زبان گیریم ولیکن وضع لغت متقاضی آن نیست والله اعلم بحقیقة الحال **(اردو)** سینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر چھاتی صدر۔ دیکھو اسپا

بتیار بقول سروری بتای فرشت بروزن اسرار (۱) بمعنی رنج ومشقّت باشد (ابوالفوح ۵) بوزن عدلش میزانهای ظلم سبک ز بعون رایش بتیارهای دهر سلیم ز صاحب برهان گوید که بالکسر بمعنی اوّل ونیز (۲) بمعنی شیشه قارورهٔ بیمار را نیز گویند وبفتح اوّل (۳) هر چیز که در نظر زشت و قبیح نماید۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحب جامع این را مرادف بتیاره بزیادت های هوز در آخر گوید وبذکر معنی اوّل ودوم وسوم فرماید که (۴) بمعنی غول بیابانی ودیو نیز **مؤلف** عرض کند که بتها در سنسکرت بقول ساطع بکسر اوّل وفتح دوم بمعنی درد وغم آمده وهای هوز در فارسی زبان به تحتانی بدل شود چنانکه شاهگان وشایگان وبای اهمله در آخر زائد هم آید چنانکه شناو وشنار پس جا دارد که این را مفرّس گیریم بمعنی اوّل ودیگر همه معانی مجازآن وجا دارد که اسم جامد فارسی قدیم گیریم به همه معانی تصرّف در اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ فارسیان است وبس **(اردو)** (۱) رنج بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دُکھ۔ درد۔ غم۔ محنت۔ بیماری (۲) قارورہ کا شیشہ۔ مذکّر (۳) ہر ایک چیز جو نظر میں بُری معلوم ہو۔ بری صورت۔ بدصورت۔ مونّث (۴) غول بیابان بقول آصفیہ

فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان - آتش ۵) میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ۔ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں بن گیا ۔

بتیارہ بقول برہان بکسر اوّل و فتح خامس (۱) رنج و محنت (۲) بلا و آفت و بفتح اوّل (۳) ہر چیز کہ مردمان آنرا دشمن دانند (۴) ہر صورتی کہ در نظرہا زشت و قبیح نماید (۵) غول بیابانی و دیو را نیز گویند صاحب جامع این را مرادف بتیار گوید کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی بتیار و ہر چیزی مہیب و مکروہ کہ دلپسند و بی اختیار بر کسی آید خواہ حادثہ زمانہ و خواہ بلیّہ فلک و حکم قدر و خواہ جانور (انوری ۵) چو لطفش آید بتیارہ زمانہ ہباست ۔ چو قہرش آید اقبال آسمان ہباست ۔ (سید و افتخار شروانی ۵) ای خواجہ کہ سرعت ساعی عزم تو ز بتیارہ متحرک باد برزان دہد (ولہ ۵) گردش افلاک با بتیارہ حکمش خجل ۔ صورت تقدیر در آئینہ علمش عیان ۔ و فرماید کہ بمعنی زشت و مہیب آمدہ (فردوسی ۵ و ۳) جہانی بران جنگ نظارہ بود ۔ کہ آن اژدہا جنگ بتیارہ بود ۔ باز فرماید کہ بہمہ این معانی صحیح است و در پارسی متداول و این لغت در اصل (بدیارہ) بود یعنی رفیق بد و زشت و مکروہ دال و تا بیکدیگر تبدیل یابند (چنانکہ زردشت و زرتشت و گویند کہ بمعنی غول بیابانی در برہان آورد و این نیز ازاں قبیل است و اینقدر را فزاید کہ پتیرہ نیز بمعنی مکروہ طبیعت است (کہ بجایش می آید) و بخیال مؤلف منحرف و بدل این صاحب مؤید بذکر معنی اوّل و دوم بجوالہ لسان الشعرا فرماید کہ بتقدیم تحتانی بر فوقانی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ تقلب بعض باشد چنانکہ مابون و بامون و بہ تحقیق مؤلف (۶) بمعنی فکر و تردد ہم آمدہ کہ مجاز معنی اوّل است (فردوسی ۵) نیاید زما با قضا چارہ ۔ نہ سودی کند ہیچ بتیارہ ۔ بخیال ما اگر ماخذ بتیار را کہ گذشت صحیح دانیم ہای ہوز در آخر این زائد است و اگر ماخذ این را بیان کردہ صاحب ناصری

گیریم بتیار کہ گذشت بتخفیف ہا مخفف ایں باشد والاول اقوی من الثانی بالجملہ۔ معنی اول اصل است ودیگر ہمہ معانی مجاز آں وآنکہ در بعض معانی ایں وبتیار اختلاف است نتیجہ مذکور ہ باشد (اردو) (۱) دیکھو بتیار کے پہلے معنی (۲) بلا و آفت۔ مونث (۳) ہر بری چیز جس کو انسان اپنا دشمن خیال کرتا ہے۔ مونث (۴) دیکھو بتیار کے تیسرے معنے۔ مذکر صورت مونث (۵) غول بیابان دیکھو بتیار کے چوتھے معنے۔ نکر۔ مذکر و مونث۔ تردد۔ مذکر۔

بتیرا بقول صاحب شمس بضم اول وفتح دوم لغت فارسی) است بمعنی آفتاب مؤلف عرض کند کہ تسامح ادست کہ لغت عرب را فارسی گفت وایں بقول محیط المحیط لغت عرب است بہ ہمیں معنی (اردو) دیکھو آفتاب۔

بتیغ چیدن مصدر (اصطلاحی)۔ بقول بحر و انند بمعنی بریدن است (ناظم ہروی) گر بتیغ شدم بخون کشیدند مرا ور شمع شدم بہ تیغ چیدند مرا ور سیلی خور زہر خشک دستم گوئی ور از خاک تیمم آفریدند مرا مؤلف گوید کہ بریدن بمقراض نہ محض بریدن و چیدن تقاضای ایں معنی می کند وایں کنایہ باشد مرادف مقراض زدن وکردن کہ بقول نفائس بہمیں معنی آمدہ (اردو) کترنا۔

بتیغ درآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر کشتہ شدن مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) مارا جانا۔

بتیغ وکفن بزیر علم رفتن مصدر اصطلاحی بقول انند ترم برگ دادن (میر خسرو) جاں دید چو خونریزی سلطان خیالش ور بستہ کفن وتیغ بزیر علمش شد ور مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و سند پیش کردہ محقق ہندنژاد معنوی است نہ بلفظی اگر از ہمیں سند مصدر لفظی معنوی پیدا کنیم (تیغ وکفن بستہ بزیر علم شدن) باشد (اردو) موت پر آمادہ ہونا۔

بتیلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی تیلہ وہم او بر تیلہ گوید کہ لغت عرب است

ماخوذ از فتل بالفتح که بمعنی تافتن و تابیدن و بتقدیم لام خطاست و غنچه از تشبیهات اوست و با لفظ تافتن و سوختن و کردن و نهادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که مبدل است که فا بموحده بدل شود چنانکه زفان در زبان صاحب برهان پر پلپیته که به بای فارسی و لام و تحتانی و فوقانی و های هوز می آید گوید که معرب آن فتیله است (الخ) بخیال ما فتیله اصل است که ماخوذ است از فتل و بتیله مبدل و مفرس که زیر تعریف است و پلپیته که می آید مبدل و قلب بعض فتیله که فا به بای فارسی بدل شد چنانکه فیل و پیل و لام و تحتانی را مقدم کردند بر فوقانی - دیگر هیچ -

موحده با جیم عربی

بج بقول سروری بحوالهٔ تحفه بفتح با (ا) اندرون دهان (شمس فخری) بی مدحت تو هرکه زبان را بکشاید (؟) دندانش کند چرخ بروں یک بیک از بج (؟) و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بضم با و بجیم فارسی هم بهمین معنی آمده - صاحبان رشیدی و مؤید و جامع و ناصری و برهان و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بج بقول منتخب بفتح و تشدید جیم شگافتن ریش - و جادارد که فارسیان به تخفیف برای گوشت گرداگرد دندان استعمال کرده باشند که اندرون شگاف دهان است و همین را در فارسی جای دندان گویند و بلغت عرب لثه که بدندان چسپیده باشد و صاحب منتخب بر لثه فرماید که گوشت گرداگرد دندان است اندرینصورت بالفتح و مفرس باشد و جادارد که مبدل بز گیریم که به زای هوز آخر بالفتح بمعنی زمین و پشته بلند می آید فارسیان زای هوز را به جیم عربی بدل کرده بمعنی لثه استعمال کردند که مانند پشته بلند است در دهن چنانکه سوز و سوج و الله اعلم بحقیقة الحال ولیکن محققینی که به تعریف این اندرون دهان را آورده اند پی بحقیقت نبرده اند که سند شمس فخری هم

متقاضی معنی بیان کردہ ماست (اردو) مسوڑا بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - وہ گوشت جس میں سے دانت نکلتے ہیں - دانتوں سے اوپر کا گوشت - لثہ - جاے دنداں - گوشت بن دنداں -

(۲) بج - بقول سروری بمعنی پیش سر دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کردہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول است و باعتبار محقق صاحب زبان بدون سند ہم اینمعنی را تسلیم توان کرد و مقصودش از پیش سر غیر از جبین نباشد کہ آنہم مثل پیشانی بلند باشد و من وجہ متعلق از ماتھا کہ بر معنی اول گذشت (اردو) پیشانی - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - ناصیہ - ماتھا - جبین -

(۳) بج - بقول سروری بحوالہ سامی و بقول برہان و جامع گوشت روی باشد نزدیک بہ کنارہ لب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد طرز تعریف محققین بالا حقیقت معنی را در خفا دارد معلوم می شود کہ ہماں لثہ را کہ بر معنی اول گذشت بیان کردن می خواہند و قوت بیان ندارند اگر چنین نہ باشد پس گوشت روی نزدیک کنارہ لب چہ باشد خصوصاً یا گوشتی کہ دنداں در و قائم است یعنی ہماں لثہ - ہر چہ پیش ماست سند استعمال شمس فخری است کہ بر معنی اول نقل کردہ ایم و ازاں معنی لثہ بخوبی پیدا می شود و ای بر سروری و جامع کہ از ہماں کہ حقیقت معنی را بآئینی بیان نہ کردند کہ خوانندہ خوش بفہمد و تحقیق ما ہمیں قدر است کہ در بیان معنی اول سکندری خوردہ اند (اردو) دیکھو بج کے پہلے معنے -

(۴) بج - بقول سروری بمعنی آب و زہاب و ہم او بحوالہ فرہنگ گوید کہ پالایش آب و شراب و امثال آں و صاحب برہان بر زہاب فرماید کہ تراوش آب باشد از کنار رود خانہ و چشمہ و تالاب و امثال آں و موضع چشمہ یعنی جائیکہ آب از انجا می جوشد خواہ زمین باشد خواہ شگاف سنگ

و آبی که قعرش پیدا نباشد و چشمهٔ که هرگز نه ایستد و پیوسته رواں باشد و هم او بر بحج گوید که بمعنی زہاب و پالایش آب و شراب و امثال آں و ماخذ برہان فرہنگ جہانگیری است و صاحب ناصری نقل نگار برہان و صاحبان جامع و رشیدی و سراج بر پالایش آب و شراب قناعت کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی بلندی آب از کنار رود خانه و چشمه و تالاب و امثال آں یا بلندی شراب از شیشه و غیر ذلک باشد که از جوش آب و شراب پیدا شود. طرز بیان سروری درست نیست تراوش غیر از پالایش باشد که پالایش بلندی آب است از کنار رود و چشمه و تالاب و دیگر ظرف آں چنانکه می از قدح و شیشه و تراوش نتیجه آں یعنی چوں آب و شراب پالایش کند می چکد. پس در معنی پالایش تراوش را داخل کردن دور از نازک خیالی است و ماخذ این که بایشته بلند تعلّق دارد چنانکه بر معنی اوّل گذشت متقاضی پالایش است نه تراوش و انچه صاحب سروری در معنی این مجرد آب را داخل کرده است هیچ تعلّق از پالایش ندارد اگر باعتبار قولش که صاحب زبان است این معنی را معتبر دانیم جزیں نیست که مجاز معنی پالایش گیریم **(اردو)** ابال بقول آصفیه - ہندی - اسم مذکر - جوش - ابہان (رائج) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ وہ ابال جو تالاب یا ندی یا چشمہ وغیرہ سے پانی بوجہ کثرت ابلتا ہے یا شراب قدح اور شیشہ وغیرہ سے جوش کی وجہ سے ابلتی ہے اور بلحاظ معنی آخر الذکر دیکھو - آب -

(۵) بحج - بقول جہانگیری با اوّل مضموم بزرا گویند که برادر گوسفند است و بعربی معز خوانند. صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج فرماید که مبدل برا است که جیم بدل زای آید **مؤلف** عرض کند که با خیال خان آرزو اتفاق داریم که زای ہوز

بدل می شود به جیم عربی چنانکه سوز و سوج (اردو) بکرا - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - برزبوک

(۲) بج - بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اول مکسور برنج است که بعربی ارزگویند مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است یا مخفف برنج که رای مهمله ونون را حذف کردند (اردو) چاول - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - برنج - ایک قسم غله کا نام

بجا بقول بهار - ترجمه بموقع چوں حرف بجا و بوسهٔ بجا است (صائب ۵) کی ره بوسه بآں کنج دهن خواهد برد ؛ سرگرانی که زمن حرف بجا نشنید است (ولہ ۵) دیوان ما و خود را مفگن بروز محشر ؛ در عذر خشم بیجا یک بوسهٔ بجا ده ؛ (ظهوری ۵) بیجا است التفات تو با غیر و بما نیست ؛ بر خیرگی مشور و زطعن بجا بترس ؛ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی بر جا درست است خلاف بیجا و مزید علیه همین است بجای که بزیادت تحتانی در آخری آید و تکمیل این همه نماییم (اردو) بجا - بقول آصفیه - فارسی - جاسے - ٹھیک - درست - سچ - بے شک - راست - صحیح

بجا آمدن مصدر اصطلاحی - بجای خویش رسیدن و برجای مناسب رسیدن و فعل درست کردن (صائب ۵) نکشی پای خود از کلبهٔ صائب برگرد گر بدانی که چه مقدار بجا می آئی ؛ (اردو) موقع پر آنا - مناسب مقام پر آنا - درست کام کرنا - اچھا کام کرنا

بجا آوردن مصدر اصطلاحی - بقول سراج و انند و بجر (۱) شناختن و دانستن و (۲) بفعل آوردن

(۲۳۲۹)

چیزی چوں تسلیمات و بندگی و جز آن - صاحب شمس ذکر (بجا آورد) بمعنی معلوم کرد - کرده - مؤلف گوید که ماضی مطلق همین مصدر است بمعنی اول و بمعنی دوم نیز مستعمل - صاحب هفت همین مصدر را بزیادت تحتانی زائد بعد الف سوم یعنی (بجای آوردن) به همین دو معنے آورده طالب سپند میخ آتش دل می باشم (انوری ۵) طاعت بادشاه وقت

ہرکہ دربندگی بجا آرد (اردو) (۱) پہچاننا۔ جاننا (۲) بجالانا۔ بجانا۔ بقول آصفیہ۔ فعل متعدی تعمیل حکم کرنا۔ انجام دینا۔ انصرام کرنا۔

(الف) بجا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) از ناتوانی از پا افتادن عموماً و (۲) بازگشت بیماری خصوصاً (وحشی ۵) در ہوای گلشن صدرہ چو مرغ بستہ بال تو کردہ ام آہنگ پرواز بجا افتادہ ام تو (شفائی ۵) خستہ درد محبت را سر بہبود نیست تو بار۔ ہا بہ گشتہ و دیگر بجا افتادہ است (دولہ ۵) خستہ جانی کہ بتدبیر تغافل بہ شدہ باز پرہیز نکردست و بجا افتادہ است (صاحب بحر بذکر معنے اوّل نسبت معنے دوم بازگشت بیماری گوید۔ بہار ہمیں سند آخر شفائی را بر۔۔۔۔۔۔

(ب) بجا افتادن بیمار آوردہ از معنی سابق

مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنے اوّل درست است و (ب) صاحب فراش شدن پس از (الف) معنی دوم پیدا کردن قابل نظر است و جا در بجایش (۲) معنے بجای خود آمدن قائم کنیم کہ بر (بجا افتادن عضو) ہم می آید۔ و نیز معنی حاصل بالمصدر را بر مصدر آوردن شعار قانون دانان زبان نباشد و بیمار را در معنے دوم (الف) شریک کردن صحیح نباشد

فتاد (اردو) (الف) (۱) گر پڑنا (۲) اپنی جگہ پر آجانا (ب) صاحب فراش ہونا۔ یعنی بیمار کو ناتوانی سے اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے (صاحب فراش) پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر وہ بیمار جو بستر سے نہ اُٹھ سکے وہ مریض جس کی بستر سے کمر لگ گئی ہو۔

بجا افتادن عضو از جارفتہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند۔ بجا آمدن عضو مذکور **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (از جارفتہ) را در مصدر اصطلاحی داخل کنیم مجرد (بجا افتادن عضو) برای ایں معنے کفایت کند (اشرف ۵) رود از حب وطن آدم خاکی سو خاک تو عاقبت عضو ز جارفتہ بجائی افتد (اردو) سرکے ہوئے عضو کا جم جانا

بجاخالی فلاں رفتن مصدر اصطلاحی صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر ایں کردہ فرماید کہ در ولایت ایران رسم است کہ ہرگاہ عزیزی بسفر می رود ہماں روز یارانش باہم اتفاق کردہ می گویند کہ بجاخالی فلاں رویم پس بمسکن او می روند و جای او را معمور میدارند (واقف بٹالوی ۹)

گر نہ پیکان یار فرماید ؎ کہ بجاخالی دلم آید ؎

و گوید کہ لفظ (فرماید) دریں بیت بمعنی (آید) باشد کہ در فرمودن می آید **مؤلف** عرض کند کہ کم التفاتی محقق بلگرامی است کہ (بجاخالی آمدن) را (رفتن) قائم کردہ اند و بر خلاف ادعای اوست و تسامح اوست کہ فرمودن را بمعنی آمدن گرفتہ آنانکہ بسند اشعار ایں معنی را گرفتہ اند بر محاورۂ زبان فرس غور نکردہ اند کہ لفظ ارادہ محذوف است و بحث کامل ایں بر (فرمودن) کنیم کہ محل آنست مخفی مباد کہ دریں مصدر را اصطلاحی یای اضافت حذف شدہ است و ایں محاورۂ فارسیان است یعنی اصل ایں (بجای خالی آمدن) بود (اردو) خالی شدہ جگہ پر آنا۔ فروکش ہونا۔

بجاگذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطہ وبحر و انند بمعنی گذاشتن و رفتن (فغانی ۹)

فرہاد رفت و کوہ ملامت بجاگذاشت ؎ کار تمام ناشدہ در پیش ماگذاشت ؎

مؤلف عرض کند کہ معنی رفتن اصلا نیست بلکہ بمعنی گذاشتہ رفتن و جانشین خود کردن است۔ تسامح واسطہ بود دیگراں پیروی او کردند۔ فتامل (اردو) جانشین کرنا۔ اپنی جگہ پر چھوڑ جانا۔

بجال بقول سروری بجیم تازی بروزن و معانی (۱) زگال آمدہ کہ انگشت باشد و بقول رشیدی و جہانگیری با اول مضموم (۲) اخگر صاحب برہان صراحت فرماید کہ اخگر کشتہ یعنی زغال و زغال افروختہ یعنی اخگر صاحب ناصری ہمزبانش صاحب جامع بر اخگر کشتہ قانع خان آرزو در

سراج معنی زگال را صحیح داند مؤلف عرض کند که وضع لغت متقاضی آنست که سنسکرت باشد اما صاحب ساطع ذکر این نه کرد و عجبی نیست که از همین مادہ مصدر ہندی (بجھانا) متعلق باشد اگر ماخذ این همین باشد تائید محققینی می شود که بمعنی اخگر گشته و زگال نوشته اند و اگر سند معنی دوم هم بدست آید توانیم که مجاز معنی اول گیریم و جا دارد که اسم جامد فارسی زبان گیریم والله اعلم- انچه صاحب برهان زغال افروخته را اخگر گفته بحث آن بر اخگر گذشت که در هر دو فرق است (اردو) (۱) کوئلا- بقول آصفیه- ہندی- اسم مذکر- دیکھو اشتو (۲) دیکھو اخگر-

بجا ماندن مصدر اصطلاحی- بقول وارسته و بحر لازم بجا گذاشتن که گذشت (مخلص کاشی ۵)

نخواهم که چیزی بجا ماند از من ؎ که دیگر رجوعی بدنیا ندارم ؎ (محتشم کاشی ۵) باز مارا جان باستقبال ہجراں می رود ؎ تن بجای ماند و دل ہمره جان می رود ؎ (صائب ۵) زحیرانی بجا ماند است دل و سینه اعم ورنه ؎ کجا با تا به تفسیده هرگز دانه نماند ؎ مؤلف عرض کند که ما بجایش تصفیه منقش کرده ایم (اردو) اپنی جگہ پر قائم رہنا-

بجا عدل دادن مصدر اصطلاحی- بقول برہان و بحر و ہفت واند کنایه از منصف و کم

ندادن و باعتدال دادن- صاحبان سوند و شمس ذکر امر حاضر ہمین مصدر کرده اند (حافظ شیراز ۵)

ساقی بجام عدل بده باده تا گدا ؎ غیرت نیاورد که جہاں پر بلا کند ؎ مؤلف عرض کند که باید که (بعدل دادن چیزی) بدنیمعنی قائم کنیم که بجائش می آید و سند حافظ متقاضی آنست- لفظ جام در مصرع اولش بضرورت باده باشد و اگر تخصیص را بر تعمیم پسند کنیم باید که (باده بجام عدل دادن) قائم کنیم- بخیال ما تعمیم بہتر است از تخصیص- (اردو) اعتدال سے دینا- کم نہ زیادہ-

بجان آمدن مصدر اصطلاحی- بقول بحر (۱)

ناخوش و بیدماغ شدن مرکب عرض کند کہ مقصودش از تبنگ و بیزار شدن است (وحشی) ازانم کس نمی پرسد اگر پرسد کسی حالم ☆ باو گویم غم خود آن قدر کز من بجان آید ☆ (ظہوری) قسم بجان تو و جان ہر کہ زندہ تست ☆ کہ بے رخ تو ظہوری ز جان بجان آمد ☆ و (۲) بقول انند آمادہ مرگ و قریب مرگ شدن (انوری) جانان دلم از غمت بجان آمد ☆ جانم ز تو بر سر جہان آمد ☆ و سند دوم انیمعنی بر بجان آمدہ می آید کہ اسم مفعول ازین مصدر است و بہ تحقیق ما (۳) کنایہ از مقبول جان شدن از قبیل بدل آمدن (ظہوری) در حشر بروں گر بدر آیند زدلہا ☆ آنہا کہ بجا نہا بنظر می آیند ☆ حیف است از صاحب انند کہ (بجان آمدن) را بمعنی کشتن و بقتل آوردن نوشتہ و این فی الحقیقت معنی (بجان آوردن) است کہ می آید (اردو) (۱) ناخوش ہونا۔ بیزار ہونا۔ (۲) جان سے بیزار ہونا۔ آمادہ مرگ۔ قریب المرگ ہونا (۳) جان کے برابر سمجھا جانا۔

بجان آمدہ اصطلاح۔ بقول بحر و انند ناخوش و بے دماغ مرکب عرض کند کہ اسم مفعول مصدر گذشتہ شامل بر ہمہ معانیش (نظامی) چہ پرسی ز جان بجان آمدہ ☆ گلی در سموم خزان آمدہ ☆ (اردو) (۱) بیزار۔ ناخوش (۲) جان پر سے اٹھا ہوا جان سے بیزار۔ قریب المرگ (۳) وہ شخص جس کو جان کے برابر سمجھیں۔

بجان آوردن مصدر اصطلاحی بقول (سروری و جہانگیری و ضیمہ) و بقول رشیدی و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از کشتن (امیر خسرو) گر صنی از خصم بجان آوری ☆ مردنہ گریزان آوری ☆ صاحب انند بذکر ہمیں سند گوید کہ دریں شعر بمعنی زبون و مغلوب کردن است مرکب عرض کند کہ بہ اعتبار صاحبان سروری و جامع کہ از اہل دہلی اند معنی کشتن را بہتر دانیم و بقول انند متعلق می شود بمعنی سوم و بلحاظ معنی مصرع دوم تعلق ایں

بمعنی اوّل خوش می نماید که بعد از کشتن اظهار
مردی داخل خودستائی است از بنجاست که
حکم می دهد که بر زبان میار و (۲) بمعنی بتنگ آمدن
نیز۔ صاحب بحر گوید که ناخوش و بیدماغ کردن
(صائب ۵) گلعذار من بروں از پرده بوی
خود میار تا بی قراراں را بجاں از آرزوی خود
میار تا **مؤلف** عرض کند که ذوق محاورہ ما
واتفاق معاصرین اہل زبان بریں است (۳)
بمعنی آمادہ مرگ واز جان بیزار و بتنگ کردن
متعدی بمعنی دوم بجان آمدن که گذشت (صائب ۵)
آور د بجان ما را ہجراں ستمگارش تا ای مرگ
نمردستی آخر چہ بلا داری تا (اردو) (۱) قتل کرنا
جان لینا (۲) بیزار کرنا۔ بتنگ کرنا (۳) جان سے
بیزار کرنا۔ مرنے پر آمادہ کرنا۔

بجان تو مقولہ۔ موحدہ اوّل برای قسم
است بمعنی قسم بجان تو (ظہوری ۵) با گفتگوی
غیر زہاں مرا چہ کار تا پروای جان خویش ندارم

بجان تو تا (اردو) تیری جان کی قسم۔

بجان خواستن مصدر اصطلاحی۔ از قبیل بدل اشتمال
وبجان ودل خواستن یعنی رغبت بجان کردن (انوری ۵)
بالله که بجاں خدمت میمون تو خواہم تا وز لطف تو
دانم که مرا نیز تو خواہی (اردو) دل سے چاہنا

بجان رسانیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر دانند مرادف بجان آوردن (صائب ۵)
برسانید بخاک قدم یار مرا تا که رسانید بجان این
دل بیمار مرا تا (اردو) دیکھو بجان آوردن۔

بجان رستن مصدر اصطلاحی۔ بفتح رای
مہملہ محفوظ داشتن جان وحفاظت جان کردن
وجان بر شدن (انوری ۵) از چنیں صید بر
مکش دنداں تا ز انتقامش بجان نخواہی رست تا
(ولہ ۵) نان وآبش مخور که ہر که خورد تا ہرگز
از دست او بجاں نرہد تا (اردو) جان بچانا
جاں بر ہونا۔

بجان رسیدن مصدر اصطلاحی بقول

بحر مرادف بجاں آمدن مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل و دوم است و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال باشیم اگرچہ خلاف قیاس نیست (ظہوری ۵) بجاں رسیدہ ام از زاہدان افسونی ؛ سری بصحبت رندان بادہ نوش کشم ؛ یعنی بتنگ بیزار شدم (انوری ۵) در کوی غمت بجاں رسیدیم ؛ گفتم تو بکجا و در چہ کوئی ؛ یعنی بیدماغ شدم (ظہوری ۵) شکایتیم ز نامہربانی او نیست ؛ بجاں رسیدہ ام از دست مہربانی خویش ؛ (صائب ۵) اگرچہ ہر نفسم گرد کاروان غم است ؛ بجاں رسیدہ ام از وضع بیمحابۂ خویش ؛ (اردو) دیکھو بجان آمدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بجان رنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بسیار رنجیدہ شدن و بدل رنجیدہ شدن و رنج مخفی داشتن (ظہوری ۵) بجان رنجیدہ و دل می کند اثبات ؛ نفی این ؛ نمی آید مرا ہم ہیچ با ودتازگی (اردو) بہت رنجیدہ ہونا۔ دل میں ناخوش ہونا۔

بجان زینہار یافتن مصدر اصطلاحی۔ پناہ جان یافتن و جان را بسلامت بردن (انوری ۵) با دام تو بخون دلم سعی کرد لیک ؛ از لطف پشۂ تو بجان زینہار یافت (اردو) جان کو پناہ ملنا۔ جان بچانا۔

بجان کسی افتادن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بجرو اند در صدد قتل او بودن (سالک یزدی ۵) خلق عالم خوش بجاں یکدگر افتادہ اند ؛ برخ خود می کشند از کینہ ہا شمشیرہا ؛ (اردو) جان کا لاگو ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جان کا خواہاں ہونا۔ دشمن جان ہونا۔ قتل کے درپے ہونا۔

بجان کوشیدن استعمال۔ بدل و جان کوشش کردن و سعی بلیغ نمودن (ظہوری ۵) روز و شب در پاس دل ہا آنکہ می کوشم بجان ؛ شاہ دزد زلفش آخر شاہکاری می زند (اردو) دل و جان سے کوشش کرنا۔ سعی بلیغ کرنا۔

بجان لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بسیار ترسیدن

وخوف جان کردن (صائب ۵) چوں چراغ صبحدم خورشیدمی لرزد بجان ۵ تا بیاض گردن سیمین اوشد آشکار (ولہ ۵) بر نہال توصبا دوش بجان می لرزید ۵ ایں زماں بار ور از میوۂ ایوان شدہ (اردو) بہت ڈرنا خوف جان کرنا۔ خوف سے کانپنا

بجان واحد اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ۔ تنہا و بنفسہ و منفرداً مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ مشتاق شد استعمال می باشیم (اردو) تنہا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اکیلا۔ فرد۔ جدا۔ جریدہ مجرد۔ اکانت۔

بجای (۱) ہمان بجا کہ بجایش گذشت۔ تحتانی آخر زائد است ہمچوں پا و پائی ۵ بمعنی بحق (شیخ شیراز ۵) تو بجای بسر چہ کردی خیر ۵ تا ہماں چشم داری از پسرت و (۳) بمقام (ولہ ۵) عروس خاوری از شرم رای روش او ۵ بجای خود بداز راہ قیرواں گیرد ۵ (۳) بعوض (کاتبی ۵) دل کہ تراست جائگہ پاک زغیر رفتہ امر ۵ ہم تو بیا کہ ہیچکس نیست مرا بجای تو (صائب ۵) سپردہ جای تو ہر کس ز بزم پیروں رفت ۵ تو ئی بجای ہمہ ہیچکس بجای تو نیست (اردو (۱) دیکھو بجا (۲) حق میں (۳) جگہ پر (۴) معاوضہ میں

بجای آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سرور وجہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از کردن و بفعل آوردن و (۲) بمعنی شناختن و دانستن (گلستان سعدی حکایت ۲ دوم) سائر حکما از تاویل آں فرو ماندند مگر درویشی کہ بجای آورد و گفت ۵ صاحبان برہان و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ ہماں (بجا آوردن) کہ بدون تحتانی چارم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بجا آوردن

(الف) بجای خود اصطلاح۔ بقول بحر۔ مرادف بجای خویشتن بمعنی لائق و در خور گویا ترجمہ وضع الشی فی محلہ است صاحب شمس .....

(ب) بجای خود است را بمعنی وضع الشی فی محلہ آوردہ و صاحب موید ذکر .....

(ج) بجای خود بود کردہ فرماید کہ یعنی وضع الشی

فی محلّہ باشد وصاحبان ہفت و اند گویند کہ یعنی (بر وضع و آئین خود بود) وصاحبان ضمیمہ برہان بحر بذکر مصدرش .....

(د) بجای خود بودن می فرمایند کہ یعنی وضع الشئی فی محلہ مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (د) و(ب) مرادف و مخفف ہمنی قریب (د) و(ج) مضارع و ماضی مطلقش - پس تسامح محققین بالاست کہ در معنی ہر یکی فرق نکردہ اند بالجملہ الف بمعنی (۱) برجای خود و (۲) فی محلہ یعنی بر موقع و بر محل و(ب) (۱) برجای خود است و (۲) فی محلہ است یعنی بر محل و بر موقع است و (ج) (۱) برجای خودی باشد یا برجای خود بود و (۲) بر موقع و بر محل باشد و بود و (د) (۱) برجای خود بودن و (۲) وضع الشئی فی محلہ یعنی بر موقع و بر محل و در خود مقام خود بودن این است نزاکت فرق ہر یکی کہ بیک چابک راندہ اند (اردو) الف (۱) اپنی جگہ پر (۲) موقع اور محل پر (ب) (۱) اپنی جگہ پر ہے (۲) بر محل اور موقع پر ہے (ج) (۱) اپنی جگہ پر ہو اور اپنی جگہ پر تھا (۲) موقع اور محل پر ہے ہو اور موقع محل پر تھا (د) (۱) اپنی جگہ پر ہونا (۲) بر محل ہونا موقع پر ہونا -

(الف) بجای خویش (اصطلاح - (الف))

(ب) بجای خویش آمدن بکسر اوّل وسکون دال و معدولہ مرادف (بجای خود) کہ گذشت و (ب) بمعنی حقیقی است یعنی بجای خود رسیدن و بمقام خود آمدن (ظہوری ؎) کردیم سعی ہا و نیامد بجای خویش ہیچ سر را بہمنشینی ز انو گذاشتیم (اردو) (الف - دیکھو بجای خود و (ب) اپنی جگہ پر آنا -

بجای خویشتن اصطلاح - بقول بحر مرادف بجای خود مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (بجای خویش) است کہ خویش و خویشتن ہر دو بیک معنی می آید (اردو) دیکھو بجای خود -

بجای رسانیدن استعمال - بمعنی حقیقی است یعنی رسانیدن بمقامی و بجدّی رسانیدن (ظہوری ؎) بہمت رفیقند ہا موس نوردان تو کہ آوارگی را

بجائی رسانم (اردو) جگہ پر پہنچانا۔ مقام پر پہنچانا

بجای رسیدن استعمال۔ صاحب انند ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بمقام و منزل رسیدن (نظیری) آزادگان بجای رسیدند و ما ہمہ زاں رہروان کہ گرد پس کارواں خورند (اردو) جگہ پر پہنچنا مقام پر پہنچنا۔ منزل پر پہنچنا۔

بجای کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ در حق کسی کار کردن سند ایں از کلام سعدی بر معنی دوم لفظ (بجای) گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ (بجای) بمعنی (بجق) بجای خودش گذشت (اردو) کسی کے حق میں کچھ کرنا

بجای نگنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کمال شادمانی نمودن مؤلف عرض کند کہ فارسیان گویند کہ او از شادمانی (در خود نمی گنجد) یا (در جامہ نمی گنجد) و نمی گویند کہ در خانہ نمی گنجد۔ پس مصادر خاص (در خود نگنجیدن) و (در جامہ نگنجیدن) را کہ بجای خودش می آید بہ تعمیم جای آوردن درست نباشد (اردو) جامہ میں پھولا نہ سمانا۔ دیکھو استخوان در پوست نہ گنجیدن۔

بجز بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بغیر و بدون مؤلف عرض کند کہ جز بمعنی سوا و سوا و غیر بجای خودش می آید و در بجا موقعہ اول زائد است و بس (اردو) بجز بقول آصفیہ فارسی۔ حرف ربط۔ جز۔ سوائے علاوہ۔ بن۔ بغیر

بجس بقول برہان و جامع و مہذب بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطہ (۱) نرمہ بینی کہ آن پرہای بینی باشد و (۲) بمعنی نرمی و سستی ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ صاحب رشیدی بہ جیم فارسی و شین معجمہ بہ ہمین معنی آوردہ و قوسی بہ سین مہملہ بمعنی سستی و پیری نوشتہ و در جہانگیری مشقت و رنج نیز گفتہ و ہیچ یک ازیں سند نیاوردہ و اغلب کہ در نرمہ بینی و نرمی و سستی تصحیف واقع شدہ لیکن تعین تصحیف ہیچ یکی ازیں ہر دو نتواں کرد۔ صاحب ناصری ذکر آں

می کند و گوید که بچش به شین معجمه مبدّل است **مؤلف** عرض کند که صاحب جهانگیری مشقت را بر (بچش) می آرد که به جیم فارسی و شین معجمه می آید مخفی مباد که بجس بقول محیط المحیط به فتح موحده و سکون جیم عربی لغت عرب است بمعنی رواں شونده و آب جاری درداں کننده لازم و متعدی هر دو پس فارسیان به تصرّف در اعراب و معنی پرده بینی را که رواں کننده نزله دماغ است بدیں اسم موسوم کردند و ایں مغرّس باشد و معنی دوم را بر سبیل مجاز گیریم که نرمه بینی هم نرم است و خیال خود نسبت معنی مشقّت بر بچش ظاهر کنیم که ازین جا تعلّق ندارد قول صاحب جامع که از اهل زبانست برای معنی دوم معتبر و انیم و بر خلاف محقّق تصحیف پسند می گوئیم که ایں قسم تحقیق چنانکه ادی کند شان محقّقین نباشد (اردو) (۱) انتھنا۔ بقول آصفیّه هندی اسم مذکّر سوراخ بینی۔ منخره۔ دکن میں نکپوڑی کہتے ہیں۔ (۲) نرمی سیتی مؤنث

بجست بقول سروری بحوالهٔ زفانگر یا و بقول برهان بفتح با و جیم و سکون مهمله (۱) آواز هر چیز باشد و فرمایند که بجای معجمه نیز با بمعنی آمده صاحب برهان گوید که (۲) بکسر اوّل ماضی جستن و تفحّص کردن نیز صاحبان جامع و ناصری و مویّد و اند هم ذکر هر دو معنی کرده اند **مؤلف** عرض کند که ایں را بمعنی اسم جامد فارسی زبان گفته اند و ما هم اتّفاق داریم و ایں قدر صراحت مزید کنیم که باجا بقول ساطع لغت سنسکرت بمعنی نای که می نوازند و هیں است اسم مصدر باجنا و بجنا که مصادر سنسکرت است و معلوم می شود که اهل هر دو زبان اسم جامد بجست و باجا را از مادّه واحد وضع کرده اند و عجبی نیست که بجت بمعنی صدا لغت سنسکرت باشد و فارسیان ناواقف از ماخذ در کتابت ایں سین مهمله زائد کردند و سوقیان استعمالش کردند و محاورهٔ خاص عام شد

واللہ اعلم بحقیقة الحال که قیاس ما بیشتر ازیں راه نمی یابد نسبت معنی دوم عرض میشود که موحده اوّل زائد است وجست بالفتح و بالضّم ماضی مطلق جستن باشد که بالفتح و بالضّم می آید بحث کامل معنی ایں بر مصدرش کنیم (اردو) (۱) آواز بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث شد - الاپ - بانگ - هانک - پکار - صدا - الخ (۲) مصدر جستن کا ماضی مطلق بای زائد

بجشاک بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بکسر اوّل و فتح دوم وشین معجمه بالف کشیده و کاف تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) نعلبند و (۲) آهنگر و (۳) غلّه فروش - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است که سند استعمال پیش نشد ماخذ ایں جزوین نباشد که پرّاخ لغت فارسی قدیم است بمعنی گداز معاصرین عجم تصدیق ایں کنند که مادّه آں پز باشد و بجاش مبدّل آں که زای هوّز بدل شد به جیم عربی چنانکه چوزه و چوجه و سوز و سوج وشین معجمه مبدّل خای معجمه چنانکه فراختن و فراشتن و سارخک و سارشک پس بجشا به بای فارسی و جیم عربی قلب بعض بجاش است و بجشا به بای عربی عوض فارسی مبدّلش چنانکه تپ و تب کاف آخر برای نسبت یعنی کسی که بگداز نسبت دارد - آهنگر است من وجه نعل بند هم و غلّه فروش را بدیں اسم موسوم کردن بلحاظ ماخذ البته خلاف قیاس باشد وجا دارد که ایں را مفرّس گیریم از هر دو لغات عرب که بجّ بقول منتخب بالتشدید بمعنی زدن آمده و شاک بقول انند بمعنی مرد تیز و چالاک پس مرد تیز و چالاک ورزدن آهن - آهنگر است من وجه نعلبند و غلّه فروش را هم تواں گفت که غلّه را کوبیده صاف و پاک کند و ایں هر سه معنی کنایه باشد (فالاخر اولی من الاوّل) و عیبی ندارد که ایں را بهر سه معنی اسم جامد گیریم

(اردو) (۱) نعلبند مذکر بقول آصفیہ۔ چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانے والا (۲) لوہار بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ آہنگر۔ حداد۔ لوہے کی چیزیں بنانے والا (۳) غلہ فروش۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بنیا۔ بقال۔ اناج بیچنے والا۔

بجشک بقول برہان وجامع بکسر اوّل بروزن سرشک (۱) بمعنی حکیم و دانشمند بود و (۲) مخفف بنجشک ہم کہ گنجشک باشد و بعربی عصفور خوانند۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل گوید کہ بدیں معنی پزشک ہم آمدہ بہ بای فارسی و زای ہوّز۔ صاحب برہان پزشک را بہ کسر بای فارسی و کسر زای ہوّز بمعنی اوّل نوشتہ کہ می آید۔ خان آرزو در سراج بجشک بہ کسرہ موحدہ و جیم فارسی بمعنی طبیب و گیاہ فروش۔ آوردہ گوید کہ پزشک بہ بای فارسی و زای ہوّز مبدّل آنست و ہم او بر بزشک بہ موحدہ و زای ہوز گوید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آں بہ جیم دلالت دارد بریں و صاحب برہان گنجشک را بہ کاف فارسی بضمّ اوّل و کسر ثالث آوردہ و صاحب غیاث بہ کاف عربی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل پزشک اصل است و اسم جامد فارسی زبان بہ بای فارسی و زای ہوّز مکسور و بزشک کہ بہ بای موحدہ و زای ہوّز مکسر ہر دو می آید مبدّلش کہ بای فارسی بہ موحدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب و انچہ خان آرزو بر (بزشک۔ بموحدہ) تحقیق خود بہ زای فارسی ظاہر کند مجرّد طبع آزمائی اوست کہ کسی از اہل لغت ذکر (بزشک یا پزشک) بہ زای فارسی نکرد و خود او ہم بجایش تجاہل کردہ و توجیہی کہ پیش کردہ مسئلہ تبدیل جیم عربی است دنی داند کہ جیم عربی بہ زای ہوّز و بالعکس آں ہم بدل شود چنانکہ درہمین بحث ذکرش کردہ ایم۔ بالجملہ بجشک مبدّل بزشک است کہ زای ہوّز بہ جیم بدل شد چنانکہ

چوزه و چوجه و سوز و سوج و بچشک که با بای موحده و جیم فارسی بکسر تین به همین معنی می آید مبدل پزشک گیریم که زای هوز به جیم فارسی هم بدل شود۔ صاحب قانون دستگیری ذکر این تبدیل بوثیقه همین سند کرده و جا دارد که بچشک را که به جیم فارسی می آید مبدل همین بجشک گیریم که جیم عربی بفارسی بدل شود چنانکه کاج و کاژ این است حقیقت معنی اول۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که اصل این گنجشک است به ضم کاف فارسی و کسره جیم عربی و مبدل آن بنجشک بکسر موحده و کسر جیم عربی که کاف فارسی بموحده بدل شود چنانکه گاله و بالله اما بر کسر اول بنجشک اعتراض داریم که چرا بضم اول نگیریم و مخفف همین بنجشک۔ بجشک است که بحذف نون آمده چنانکه ایشان و ایشا و این و ای و اگر گنجشک را به کاف عربی معتبر دانیم چنانکه بعض محققین خیال کرده اند (که تصفیه آن بجا یش کنیم) اندرین صورت هم تبدیل کاف عربی به موحده موافق قیاس است چنانکه کوشاسپ و بوشاسب خلاصه این است که تغیر حرکات در تبدیل نتیجه محاوره سویان است که از حقیقت لفظ خبر ندارند و میز بن اتباع زبان شان کنند و دیگر هیچ۔ (**اردو**) (۱) حکیم بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دانا۔ عقلمند۔ ہوشیار۔ فیلسوف۔ طبیب۔ بید (۲) گنجشک بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ چڑیا۔ گوریا۔

بجحق حق آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شور و غوغا نمودن۔ مخفی نباد که (جحق جحق) بقول انند بکسر هر دو جیم عربی لغت عرب است مخفف (جیقه و جیقه) جحقه بمعنی فریاد زدن (سالک بنی دی)

تا توانی هنر خویش نهان ساز چو عیب ۔ سالک از بے هنرانی که بجحق آیند ۔ **مؤلف** عرض کند که ما بحذیکه در لغات عرب جستیم (جحق جحق) و (جیقه جیقه) را نیافتیم۔ صاحب انند و مه دار قول خود است

اما جخ جخ بہ خای معجمہ عوض قاف در عربی زبان بمعنی شور و غوغا کردن و بانگ زدن آمدہ (کذا فی المحیط المحیط) پس جزیں نیست کہ فارسیان خای معجمہ را بقاف بدل کردہ مفترس کردہ اند چنانکہ چخماق و چقماق و برخ و برق (اردو) جھک جھک کرنا۔ ہندی۔ بکواس کرنا۔ یا وہ گوئی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (جھک جھک) کا ذکر فرمایا ہے۔ ہندی اسم مؤنث بکبک۔ جک جک۔ بکواس۔ یا وہ گوئی۔ ہرزہ سرائی" جیسے ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا"

بجکم بقول سروری بجیم و کاف تازی بوزن شبنم خانۂ تابستانی باشد (رودکی ۵) از تو خالی نگارخانہ جم ز فرش دیبا کشیدہ بر بجکم ز صاحب برہان این را بہ ہمین معنی بہ جیم فارسی آوردہ و خان آرزو در سراج بر (بچکم بہ جیم فارسی) گوید کہ بشکم بہ شین معجمہ عوض جیم فارسی ہم آمدہ و فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اول و بای فارسی (بچکم) آوردہ و صحیح ہمان است کہ بالا مذکور شد و قول قوسی ہم ہمان و باز فرماید کہ بعضی (بتکم۔ بہای فارسی و تای قرشت) خواندہ اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست (انتہی کلامہ) و بشکم بہ بای فارسی بالکسر و بالفتح و شین معجمہ بمعنی مطلق ایوان و بارگاہ آمدہ (کذا فی البرہان) **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بشکم است مرکب از بشک و میم تخصیص بشک بقول برہان بالفتح بمعنی شبنم است و بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی آمدہ (الخ) و میم تخصیص ہمچوں پنجم و چارم پس معنی لفظی این مخصوص بہ شبنم و کنایہ از شبنم خانہ و سرتابۂ تابستانی و بجکم مبدل آں کہ شین معجمہ بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ کاشش و کاج و بچکم بہ جیم فارسی) ہم مبدلش کہ شین معجمہ بہ جیم فارسی بدل شود چنانکہ کاشی و کاجی و اگر سند استعمال پیش شود (بتکم بہ فوقانی دوم) ہم مبدل بشکم کہ شین معجمہ بہ فوقانی ہم تبدیل یابد چنانکہ خشت

ورخت و (بچکم بہ بای فارسی وجیم فارسی) مبدل بچکم باشد کہ موحدہ را بہ بای فارسی بدل کنند چنانکہ آسب واسپ وتب وتپ ولحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد نہ کسرہ (فتامل) (اردو) سردی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو باختہ کے چوتھے معنے۔

بجگر شیشہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (شیشہ در جگر شکستن) است کہ می آید۔ کہ بقول صاحب بحر (۱) مجروح کردن جگر و (۲) بی قرار ساختن است وایں کنایہ باشد (ظہوری ۹) ہمدم بردکہ تحفۂ مرہم نمی شود ۔ ساقی شکستہ ام بجگر شیشۂ خالی (اردو) (۱) جگر کو زخمی کرنا (۲) بے قرار کرنا۔

(۱۱۳۳)

بجگلہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث ورابع لغت فارسی است بمعنی خم یا صراحی کہ دراں شراب نہند و فرماید کہ باجیم فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است امّا وضع لغت متقاضی آنست کہ این را مرکب دانیم از لفظ بج وگل وہای نسبت۔ بج بالفتح بمعنی پالایش آب وتراوش آں بجایش گذشت و گل بالضم بمعنی مطلق سرخ می آید وایں مجاز باشد۔ پس معنی لفظی ایں منسوب بہ پالایش آب سرخ وکنایہ از خم یا صراحی شراب باشد دیگر ہیچ اندریں صورت باید کہ بضم کاف فارسی خوانیم (اردو) خُم بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ شراب کا مٹکا۔ مذکر۔ شراب کی صراحی۔ مؤنث۔ صراحی کی تعریف بابوتہ پر گزری رہے۔

بجل بقول برہان بضم اوّل وثانی بروزن دہل استخواں شتالنگ است وآں درمیان بندگاہ ساق پای می باشد وبتازی کعب خوانند صاحب رشیدی بجل وبجول وبزل وبزول ہر چہار بفتحتین مرادف یکدیگر گفتہ فرماید کہ استخوان کعب کہ بداں بازی کنند صاحبان ناصری وہفت وانند

ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب جامع ہمزبان رشیدی خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف بجول واصل ایں بزول کہ زا بہ جیم بدل شد معنی با صاحب رشیدی متفق **مؤلف** عرض کند کہ بزول بہ موحدہ وزای ہوز نیامدہ و بجول بہ بای فارسی وجیم عربی بہ ہمین معنی آمدہ واصل لغت فارسی بژول است بہ بای فارسی وزای فارسی صاحب کنز ہم کہ محقق ترکی زبان است ایں را لغت فارسی گفتہ پس بژول بہ موحدہ وزای فارسی مبدلش کہ بای فارسی بموحدہ بدل شود چنانکہ تپ وتب وبجول بہ موحدہ وجیم عربی مبدل بژول کہ زای فارسی بجیم عربی بدل شد چنانکہ کژنگ وکجک وبژول مخفف بژول کہ واو حذف شد چنانکہ خاموش وخامش وہمچنین بجل مخفف بجول۔ این است حقیقت ماخذ این۔ اسم جامد فارسی زبان گوئیم محققین نازک خیال در تعریف ایں صراحت کافی نہ کردہ اند (۱) بمعنی حقیقی کعب است (۲) بر سبیل مجاز استخوانی چہار گوشہ و دراز کہ بداں بازی کنند و بعربی قرعہ نامند (اردو) (۱) ٹخنے کی ہڈی مؤنث صاحب آصفیہ نے کعب پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر استخوان پا (۲) وہ چوپہل ہڈی جسے نردبازی میں پھینکتے ہیں اور ہار جیت کرتے ہیں۔ پاسہ۔ آپ ہی نے پاسا اور پانسا پر فرمایا ہندی اسم مذکر۔ قرعہ کعب۔ لیکن بقول صاحب ساطع یہ دونوں لغات سنسکرت کے ہیں۔

بجلا آمدن مصدر اصطلاحی۔ جلا گرفتن و روشن شدن (صائب ۵) روی چوں آئینہ پنہاں مکن از خستگان کہ زخاکستر دلہا بجلا می آئی (اردو) جلا پانا۔ مجلی ہونا۔

بجلا زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و وارستہ وبجر بفتح جیم (۱) از حجاب برآمدن و بیرون شدن (میرزا جلال اسیر ۵) زاہد از دست تو آخر بجلا خواہم زد مستی کوچہ و بازار سلامت باشد مؤلف عرض کند کہ جلا بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و بالمد از خانہ بیرون کردن و چیزی روشن و آشکارا صاحب ہند بحوالہ منتہی الارب بمعنی اوّل را لازم ہم گیرد۔ پس بجلا زدن (۲) بمعنی جلا وطن شدن و کردن باشد واز سند میرزا جلال اسیر ہم معنی جلا وطن شدن پیداست

(۲۳۵۰)

پس معنی اوّل را مشتاق سند دیگر باشیم و شک نیست که (برجلا زدن) بمعنی برآمدن می آید ولیکن (بجلا زدن) را برای معنی اوّل سند دیگر باید (اردو) (۱) باہر آنا۔ بے پردہ ہونا (۲) جلاوطن ہونا۔ جلا وطن کرنا۔

(الف) بجلد چیزی مصدر اصطلاحی۔

(ب) بجلد چیزی رفتن (الف) مرادف بلباس چیزی باشد و (ب) بقول وارستہ و بحر و اند بشکل او متشکل شدن (سالک یزدی الف) پریزادان بجلد آہوان در جلوہ می آیند ؎ اگر چشم تو صیاد انہ در فکر شکار افتد ؎ (محسن تاثیر ب ۹) ہر جا حدیث طرّہ جانانہ می رود ؎ موج ہوا بجلد پرستخانہ می رود ؎ (ولہ ب ۹) سحر بدیدن آئینہ یاد گلشن کرد ؎ صبا بجلد پری رفت و از چمن برخاست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ او قبیل (بلباس کسی رفتن) است و مقصودش ہماں باشد کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف) کسی کے لباس میں (ب) کسی کے لباس میں جانا کسی کی شکل اختیار کرنا۔

بجم بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و میم کزمازک است کہ میوۂ درخت گز باشد و بعربی ثمر الطرفا خوانند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ صاحب محیط بر بجم گوید کہ بفتحتین بدیار مصر اسم کزمازج است و گویند عصی الراعی و برکزمازج فرماید کہ کزمارق و کزمازک و کزمازد ثمر اثل و طرفا را گویند و بر طرفا می فرماید کہ بفتح طا و سکون را و فتح فا و الف اسم عربی است۔ ہیونانی آریقا یوشا و آثلا و طس و برومی موریقا و بسریانی عرا و بفارسی گز و بہندی جہاؤ گویند۔ دو نوع می باشد بزرگ آں را اثل نامند و بستانی است و ثمر آں مدوّر و غدہ بہ نام دار و بہندی (چھوٹی مائیں) و کوچک آں صحرائی و مخصوص باسم طرفا و ثمر آں مثلّث و بعربی جوز الطرفا و ثمرۃ الطرفا و کزمازج و بفارسی کزمازو و بہندی (بڑی مائیں)

گویند و درخت آں مثل اثل است الا کوچکتر سرد و خشک در اول و گویند خشک در دوم و شیخ سرد و خشک در دوم گفتہ و دران جلا و تحلیل و قبض و تقطیع و تجفیف است و منافع بیشمار دارد الخ) مؤلف عرض کند کہ ایں لغت دیار مصر است عربی باشد (اردو) مائیں۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے۔ مائیں کی دو قسم ہیں (۱) بڑی مائیں (۲) دوسری چھوٹی مائیں۔

بجنگ بودن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تیز تیز دیدن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند۔ ولیکن خلاف قیاس نیست کہ تیز دیدن بسوی کسی بجنگ نگاہ باشد۔ مشتاق سند استعمال باشم (اردو) تیز نگاہ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے لفظ تیز پر تیز نظر۔ تیز نگاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ہی نے گھورنا پر فرمایا ہے تیز نگاہ سے دیکھنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا

بجنود صاحب ہفت بحوالۂ قنیہ گوید کہ بضم اول و سکون جیم و ضم و نون بو اور سیدہ و دال مہملہ زدہ (ا) بمعنی تذرو پرندہ آمدہ۔ صاحب شمس ہمین لغت را بمعنی (۲) تندرو غرندہ گوید و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و بخنور بہ موحدہ اول و خای معجمہ و تحتانی سوم و راے مہملہ در آخر بمعنی رعد و شیر غرندہ و بخنوہ بہ ہای ہوز آخرہ ہم بہ ہمین معنی می آید و تحقیقش ہمدرانجا کنیم در ینجا قیاس ہمین قدر می خواہد کہ صاحب ہفت نظر بر التباس لفظی بخنور را بجنود نوشت و صاحب شمس پیروی او کرد و گرد در معنی تصرفی زائد نکرد چنانکہ کاتب ہفت تندرو غرندہ را (تذرو پرندہ) نوشت حیف است کہ محققین از احتیاط کار نمی گیرند۔ اگر معنی بیان کردہ

صاحب ہفت را سندی پیش شود تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و معنی دوم ہم ایں لغت را بدون سند تسلیم نہ کنیم کہ پایہ صاحب شمس کمتر است از ہمہ محققین (اردو) (۱) تذرو ایک جنگلی مرغ کا نام ہے۔ مذکر (۲) رعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بجلی کی کڑک گرج۔ گڑگڑاہٹ۔

بجو بقول مؤید بالفتح وضم دوم خرمن باشد و صراحت کند کہ لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد باشد مخفی مباد کہ بتوہ بہ فوقانی دوم عوض موحدہ و ہای ہوز در آخر بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بتوہ۔

بجوار حق پیوستن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردن است **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس است (اردو) جوار حق میں جگہ پانا۔ مرنا۔ دکن میں مستعمل ہے۔

بجوال رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند کنایہ از دغا و فریب خوردن (ظہوری ؎

تا بکی ریش گاو باشد کس ز چندچوں ابلہان رسم بجوال ز **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان میدانند کہ در جوال باسگ بند کردن عقوبتی است از آئین سیاست ملک شان۔ پس کسی کہ بجوال رفت۔ دغا و فریب خورد۔ از ہمین رسم ایں مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) دھوکا کھانا۔ فریب میں آنا۔

بجوج بقول وارستہ و بہار بہر دو جیم تازی بروزن لجوج نام شخصی از مشاہیر قرمسافان (ناظم تبریزی ؎) در ہند اگر کسا دشود جنس کون کشتی ز رد ہمرہ بجوج و بملک عراق نہ ز

مؤلف عرض کند کہ لغت زند پازندی نماید کہ فارسیان قدیم بجوجیا مادۂ حیوان و فرج زنان را گویند و جا دارد کہ ایں اسم از ہمین لغت وضع شدہ (اردو) بجوج قرمساقون کے ایک نامی شخص کا نام تھا۔ مذکر۔

بجوجیا بقول برہان و ناصری و (جہانگیری ضمیمہ) باجیم بروزن فلونیا بلغت زند و پازند (۱) مادہ ہر حیوانی و (۲) فرج زنان را گویند و در فرہنگ فدائی نوشتہ کہ ہر کہ نشان مادگی داشتہ باشد بتازی مؤنث **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین زروشتان گوید کہ بجوج بلغت قدیم فرج زنان را می گفتند (انتہی کلامہ) حیف است کہ کتب لغات ایں لغت را ترک کردہ اند۔ پس معلوم می شود کہ در فارسی قدیم کلمۂ یا در آخر کلمہ افادۂ معنی فاعلی و اتصاف و نسبت می کرد چنانکہ در سنسکرت۔ صاحب ساطع کہ محقق لغات سنسکرت است ذکرش کردہ چنانکہ کپڑیا بزاز را گویند پس معنی لفظی ایں فرج دارندہ و در محاورہ مخصوص بہ مادہ حیوان و معنی دوم بر سبیل مجاز از بی خبری ماخذ محاورہ شد واللہ اعلم (اردو) (۱) مادہ حیوان۔ مذکر (۲) فرج مؤنث۔ دیکھو اوک۔

بجور بقول برہان و ناصری و جامع بکسر اول بروزن کشور نام ولایتی است مابین کابل و ہندوستان۔ صاحب ہفت این قدر اضافہ کند کہ ایں ولایت نزدیک سوادتیراہ است و بکسر اول و سکون جیم و فتح واو و رای مہملہ زدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از جغرافیۂ زمانۂ حال ہیچ نشان ایں ولایت بدست نمی آید الا بجنور بزیادت نون بعد جیم مقامی است در شمال مشرق دہلی (اردو) بجور ایک ولایت کا نام تھا جو کابل اور ہندوستان کے درمیان واقع تھی جغرافیہ حال سے اس کا پتا نہیں چلتا البتہ بجنور ایک مقام ہے جو دہلی کے شمال مشرق میں واقع ہے

(۲۳۵۱) **بجوش آمدن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی زیادہ تر گرم شدن مائعات وجوش زدن چنانکہ بجوش آمدن آب وشیر ومی وخون ودیگر امثال آں از گرمی آتش یا حرارت وتمازت سند ایں از مصرع اوّل صائب بر معنی دوم می آید۔ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ کھد بدانا۔ ابلنا۔ ابلنا

(۲۳۵۲) (۲) بالیدن وشگفتہ شدن چیزی وسوز پیدا کردن چوں اضافت ایں بسوی غیر مائعات کنند چنانکہ بجوش آمدن خاک ایں مجاز معنی اوّل است (صائب ؎) خون ما از روی آتشناک می آید بجوش ز ازدم گرم بہاراں خاک می آید بجوش ز (اردو) بالیدہ ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۲۳۵۳) (۳) وذوق یافتن وولولہ پیدا شدن چنانکہ (بجوش آمدن دل) (صائب ؎) زہر نوا دل عشاق کی بجوش آید ز عندلیب مگر نالہ بگوش آید ز (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ ولولہ اٹھنا (ذوق پانا۔ ولولہ پیدا ہونا۔ متاثر ہونا کہہ سکتے ہیں)

(۲۳۵۴) (۴) بخشم آمدن وبجذبہ آمدن چنانکہ بجوش آمد کسی (ظہوری ؎) گفتم کہ بجوش آمدہ ام از ہمہ برترز پختست دلم خامتر از من ہوسی چند ز وبرای غیر ذی روح ہم بر سبیل مجاز چنانکہ بجوش آمدن لب (ظہوری ؎) لب از تلخی شہد آمد بجوش ز بشیرینی زہر خوکردہ ایم ز (اردو) جوش میں آنا بقول آصفیہ۔ غصہ میں آنا۔ جذبہ میں آنا۔

(۲۳۵۵) مست ہونا کے معنوں میں مستعمل ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ آپ ہی نے لفظ جوش پر مستی کے معنے لکھے ہیں

(۵) مست وبیخود شدن چنانکہ بجوش آمدن کسی ومجازاً برای چیزی ہم (صائب ؎) اگرچہ دیر بجوش آمدم بایں شادم ز کہ ہرچہ دیر شود گرم دیر گردد سرد ز (ظہوری ؎) بہار است از ہوای سرد قوی درخروش آمد ز دو بیتی خواند در نوروز بلبل گل بجوش آمد (ولہ ؎) بجوش آمد و مرگم ز شوق مرگ حلال ز ستادہ وشنہ بکف عشق گرم قصاب ست ز (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ جذبہ میں آنا۔ واضح ہو کہ اس کے معنے (مست ہونا) بھی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے کہ صاحب آصفیہ نے لفظ جوش پر مستی کے معنے بھی لکھے ہیں۔

بجوش آوردن مصدر اصطلاحی۔ متعدی مصدر گذشتہ وشامل ہر پنج معانیش (ظہوری ۵) بجوش آورم باز دیگ ہوس را ز پس از پختگیہا دگر خام گردم ز (صائب ۵) چناں ز سردی عالم فسردہ دل شدہ ام ز کہ روی گرم نمی آورد بجوش مرا ز (اردو) (۱) جوش میں لانا۔ جیسے دیگ یا پانی کو جوش میں لاو (۲) بالیدہ کرنا۔ شگفتہ کرنا (۳) ذوق دلانا ولولہ پیدا کرنا (۴) جوش میں لانا۔ بقول آصفیہ۔ برانگیختہ کرنا۔ طیش میں لانا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔ (۵) مست کرنا۔

بجوش افتادن (مصدر اصطلاحی) یعنی بجوش آمدن است و بمعنای جوش شدن در کاری یعنی غلو کردن (ظہوری ۵) دلم بجوش ہوسہای خام می افتد ز فشاندہ دانہ کہ عنقا بدام می افتد ز (ولہ ۵) کسی کہ در ہوس لعل بادہ نوش افتد ز زناب مستی حسرت چو من بجوش افتد ز (اردو) مبتلای جوش ہونا۔

بجول بقول برہان بضم اول بروزن اصول استخواں شتا لنگ۔ صاحبان رشیدی وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ماخذ و صراحت معانی ایں بر بجل کردہ ایم (اردو) دیکھو بجل۔

(الف) بجولان آمدن مصادر اصطلاحی۔
(ب) بجولان آوردن جولان۔ بقول منتخب بفتحتین لغت عرب است بمعنی گردیدن و گردانیدن در کارزار فارسیان بسکون واو استعمال کردند بمعنی حاصل بالمصدر دویدن و مخصوص است برای اسپ پس (الف) دویدن اسپ باشد و (ب) متعدی آں یعنی دوانیدنش و مجازاً برای غیر اسپ ہم مستعمل و بحث کامل جولان بجای خود خواہد کنیم۔ (انوری الف ۵) نادہ خورشید در تابست از رخسار تو ز تا چرا از لغت بران گلگوں بجولان آمدہ است ز (صائب ۵) (ظفر بیگ چوں بجولان

آوردآں راہ را مردمی باید نگہدارد عنان آہ را تا (اردو) (الف) دوڑنا (ب) دوڑانا۔

بجبّہ بقول سروری وسراج بوزن پشّہ نام مدینہ ایست میان فارس واصفہان وصاحب برہان گوید کہ نام جائی ومقامی صاحب رشیدی باتّفاق سروری صراحت مزید کند کہ بفتح با وجیم تازی مشدّد باشد وصاحب جامع متّفق بابرہان صاحب انند ایں را لغت فارسی گفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ بز بالفتح زمین وپشتۂ بلند را گویند (کذا فی البرہان) پس بخیال ما بز اصل است بمعنی بالا و بج مبدّلش کہ زای ہوّز بہ جیم بدل شد چنانکہ چوزہ وچوجہ۔ فارسیان ہای نسبت در آخرش آوردہ نام مدینۂ نہادند کہ بر پشتۂ بلند واقع باشد ومعنی لفظی ایں منسوب بہ پشتۂ بلند (اردو) بجبّہ ایک شہر کا نام ہے جو فارس اور اصفہان کے درمیان واقع ہے مذکّر۔

بجہت بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی بسبب وبعلّت **مؤلّف** عرض کند کہ موحّدہ اوّل زائد است وبمعنی از مستعمل (اردو) سبب سے وجہ سے۔

بجیحون نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان وبحر (۱) کنایہ از جیحون گذشتن (۲) کنایہ کشتی جیحون نشستن و (۳) گریہ بسیار کردن صاحب مؤیّد ذکر ماضی مطلق ایں بحوالۂ قنیہ کردہ گوید کہ ای جیحون را عبور کرد وبحوالۂ ادات فرماید کہ در جیحون بکشتی سوار شد وقیل کنایہ از گریۂ بسیار **مؤلّف** عرض کند کہ معنی اوّل خلاف قیاس است ومخالف معنی لفظی۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ مجرّد قول محقّقین بالا کافی نیست ومعنی دوم موافق قیاس باشد۔ مقصود معنی سوم ہمین قدر است کہ از کثرت گریہ در پای اشک رواں می شود گویا باکی در جیحون می نشیند مبالغۂ شاعری است دیگر ہیچ مخفی مباد کہ در ینجا از جیحون بر سبیل مجاز معنی عام

گیریم نہ رود خاص وحق آنست کہ ایں مصدر اصطلاحی را (بدریا نشستن) قائم کنیم کہ بجای خودش مذکور شود	(اردو) (۱) ندی پار ہونا (۲) کشتی میں بیٹھنا (۳) بہت رونا۔ آنکھوں سے دریا بہانا۔

موحدہ با جیم فارسی

بیج بقول جہانگیری وجامع (۱) اندرون لبنوس وآنرا اکب وکب نیز گویند (بلور بہای جای ۵) تاسیلیت زنیم پراز باد کن بیچت تا کزبہ تپانچہ باز خوری تو زما بہ پک تا (۲) موی پیش سر صاحب برہان صراحت کند کہ بضم اوّل وسکون ثانی است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ در سروری بہ فتح جیم عربی است واین درست تر است چہ قافیہ شعر بر فتح جیم تازی است نیز فرماید کہ صاحب فرہنگ جہانگیری ایں بیت را از قطعہ پنداشتہ کہ قافیہ اش بر ضمّ وجیم فارسی است وقافیہ شعر پور بہا بر کاف تازیست نہ بر جیم چنانکہ صاحب فرہنگ گمان بردہ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بذکر قول برہان گوید کہ بدیں معنی بجیم تازی گذشت ونسبت معنی دوم فرماید کہ بالفتح باشد وبفارسی لبنوس ہم **مؤلف** عرض کند کہ جزیں نیست کہ بمعنی اوّل مبدّل بیج بمعنی اوّلش کہ بجیم عربی گذشت وصراحت ماخذ ہمدر انجا کردہ ایم۔ جیم عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کاج وکاچ وبمعنی دوم ہم مبدّل معنی دوم بیج است واختلاف در معنی ایں نتیجۂ محاورہ باشد کہ پیش سر را موی پیش سر کردند بر سبیل مجاز وحرکت اوّل ایں بملاحظہ ماخذ کہ ذکرش بر بیج۔ بجیم عربی) کردہ ایم فتح باشد۔ صاحب رشیدی بحثی کہ بر قافیہ شعر می کند بی حاصل محض (اردو) (۱) دیکھو بیج کے پہلے معنے (۲) کاکل بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بلدار بال۔ زلف۔ گیسو۔ لٹ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف درست نہیں ہے فارسیوں نے کاکل

کو غیر زلف کہا ہے کاکل وہ بال ہیں جو پیشانی سے اوپر ہوتے ہیں اور زلف سے بلند (عباس قلی خان
سے) زلف از کاکل پریشان خاطر است ؎ زیر دست چوں خودی بودن بلاست ؎۔

بچّاق بقول وارستہ بحوالۂ نصاب ترکی بہ بای فارسی وجیم فارسی مشدد لغت ترکی است بمعنی کارد (فوقی یزدی سے) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ؎ خوش آں زمان کہ سرش را بہ بر بچاق ؎ صاحب غیاث بہ موحدہ آوردہ گوید کہ بعضی بنون نوشتہ اند و فرماید کہ در مصطلحات بہ تشدید جیم فارسی آمدہ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز ایں را بہ موحدہ وتخفیف آخر۔ لغت ترکی گفتہ وصاحب لغات ترکی ہم بکسر موحدہ آوردہ۔ جزیں نیست کہ فارسیان بہ تشدید جیم فارسی استعمال لغت ترکی کردہ اند۔ مفترس باشد وبس۔ اگر عوض موحدہ بای فارسی متحقق شود چنانکہ وارستہ ذکرش کردہ توانیم عرض کرد کہ مبدلش باشد کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود ہمچوں تب وتپ۔ کلام فوقی یزدی برای تصفیہ حرف اوّل کافی نیست۔ مشتاق سند دیگر باشیم۔ (اردو) چھری بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ کٹاری۔ لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکے چھوٹا چھرا

بچاہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ بذلت رسانیدن است دیگر محققین ازیں ساکت وسند استعمال پیش نہ شد

خلاف قیاس نیست کہ از قبیل بزیر آوردن باشد کہ می آید (اردو) نیچا دکھانا۔ بقول آصفیہ۔ زک دینا خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔

بچ بچ بقول سروری بضم وکسر ہر دو با وجیم اوّل نیز فارسی (۱) سخنی باشد کہ پوشیدہ از مردم گویند و (۲) لفظیست کہ شبانان بر بزرا بدان خوانند (شمس فخری سے) در رستۂ انصاف جمال الحق والدین ہرگز سخن ظلم نہ گویند بہ بچ بچ ؎ آواز دہد گرگ شباں ہمچو شبانان ؎ خوانند شبانان گلہ را جملہ بچ بچ ؎ حصاکی

بصراحت هر دو جیم فارسی نسبت معنی اوّل فرماید که حرف زدن باشد در نهایت آهستگی - و سرگوشی را نیز گویند و لفظیست که شبانان بزرا بداں نوازش کنند و پیش خود خوانند و آرسته بذکر معنی اوّل از ظاهر نصیر آبادی سند آورده (ص) بفریاد و افغان بزم شراب ۔ پیچ پیچ آهسته در رخت خواب ۔ صاحب بحر هم ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و فرماید که بچ مبدّل بز یا بر عکس آں **مؤلف** عرض کند که سرگوشی بهترین تعریف معنی اوّل است و این بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مبدّل بز بز چنانکه خان آرزو اشارهٔ آں کرده (اردو) (۱) سرگوشی بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - کهسر پهسر - کاناپهوسی - کاناباتی - آپ ہی نے کهس پهس - بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے - اسم مؤنث (۲) ایک خاص قسم کی آواز جس سے چرواہے اپنے بکروں کو بلاتے ہیں (یہ ہر ملک میں جدا جدا ہے - دکن میں اوہ - اوہ)

بچراغ رسیدن مصدر اصطلاحی - بقول جهانگیری در ضمیمه (۱) کنایه از رسیدن بخدمت بزرگی و (۲) رسیدن بدولتی صاحبان برہان و بحر فرمایند که رسیدن بدولتی یا بخدمت دولتمندی صاحب مؤیّد نسبت معنی اوّل رسیدن بدانش گوید خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع صاحب سروری در ملحقات خود همین مصدر را به تحتانی ششم به همین دو معنی آورده و برای معنی اوّل از کلام نظامی

استناد کرده (ص) روزی از انجا که فراغی رسید تا باد سلیمان بچراغی رسیدی و صاحب رشیدی همزبانش و صاحب شمس ذکر این و ماضی مطلق این بهر دو معنی کرده **مؤلف** عرض کند که صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند ازین ساکت خلاف قیاس نیست بلحاظ فروغ چراغ یعنی به روشنی واصل شدن کنایه باشد از حضوری بخدمت و تمندی یا بزرگی و حصول دولت هم سند نظامی بکار این نمی خورد

که متعلق به رسیدن با و بچراغ) است - طالب سند دیگر باشیم - معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) دولتمند - تونگر یا کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا (۲) دولت مند ہونا -

بچراغ گذشتن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مؤلف ومؤید وہفت رسیدن بخدمت کاملی وعارفی عرض کند که گذشتن بمعنی رفتن آمده (کذا فی الموارد) وچراغ دریں جا بلحاظ فروغش استعاره باشد از عارف کامل بوجه روشنائیش ومعنی ایں مصدر را بر سبیل کنایه گیریم - طالب سند استعمال باشیم که محققین اہل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت (اردو) کسی عارف کامل کی خدمت میں حاضر ہونا -

بچرگ بقول سروری بحوالهٔ شرف نامه بجیم فارسی بوزن مرغ سخرد - وفریب خورده وبحوالهٔ ادات الفضلا بکسر با وجیم وسکون را هم آمده صاحبان برهان وجامع ومؤید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که بمیم وفتح جیم وکاف فارسی است

مؤلف عرض کند که مچرگ بقول جهانگیری بهمین معنی می آید وصاحب برهان بمعنی بیکار نوشته وچیم فارسی هم آورده حیف است که خان آرزو بحجت صحت مچرگ پیش نه کرد وما عرض کنیم که (بُزرگ) به ضم موحده وسکون زای هوز وفتح رای مهمله وسکون کاف فارسی اصل است معنی لفظی این رگ بُزدارنده وکنایه از فریب خورده وسخره وبیکار - زای هوز بدل شده بجیم فارسی چنانکه پزشک وبچشک وکاف فارسی بدل شده بکاف عربی چنانکه گنر وکند - اختلاف اعراب نتیجهٔ بے خبری از ماخذ باشد که در محاوره واستعمال واقع شد وانچه مچرگ ومچرگ به میم اوّل وجیم عربی وفارسی می آید آن هم مبدّل بزرگ است که موحّده به میم هم بدل شود چنانکه عزب وعزم وزای هوز به جیم عربی وفارسی چنانکه بسوز وسوج وپزشک وبچشک پس صحت مچرگ وغیر صحت بچرگ کجا باقی ماند چنانکه خیال خان آرزو است بلکه خلاف خیالش بتحقیق ماکه مبنی بر قیاس صحیح است بچرگ اصل است ومچرگ مبدّلش وچوں اہل زبان

یعنی صاحبان سروری وجامع بچرک را بهمین معنی لغت فارسی تسلیم کرده اند خان آرزو را نمیرسد که باهند نژادی حکم صحیح وغیر صحیح بدون حجت وبرهان دهد چنانکه عادت اوست (اردو) فریب کھایا ہوا احمق۔

بچرم خام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند تعذیب کردن وآن نوعی از سیاست می باشد **مؤلف** عرض کند که مقصود محقق هند نژاد جزین نباشد که مجرم را در پوست بز یا گاو وغیر ذلک تعذیباً بندکنند استعمال این مصدر از نظر ما نگذشت ومحققین اهل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت۔ بدون سند استعمال تسلیم نتوان کرد (اردو) جانوروں کی کھال میں بند کرنا۔ یہ تعذیر کی ایک قسم ہے جو مجرم کو کھال میں داخل کرتے ہیں۔

بچز بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی کمینه **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ومعاصرین عجم بر زبان ندارند بخیال ما رای مهمله در آخر باشد عوض زای هوز اندرین صورت این را ماخذ بچرک دانیم که بکاف گذشت وجا دارد که این را مخفف بچرک گیریم والآخر اولی من الاول۔ باتی مدار بدون وجود سند استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) کمینه بقول آصفیه۔ فارسی۔ اوچھا۔ کم ظرف۔ دون ہمت۔ سفلہ۔ فرومایہ۔ آپ ہی نے بچر پر فرمایا ہے (اردو) اناڑی۔ بیوقوف احمق

بچش بقول جهانگیری درشیدی وبرهان بااول وثانی مفتوح (۱) نرمه بینی (۲) هستی (۳) بخ ومشقت **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که این را مبدل بچس دانیم که بجیم عربی وسین مهمله بهر دو معنی اول الذکر گذشت۔ چنانکه کاج وکاچ وکستی وکشتی صراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم ومعنی سوم هم مجاز ولیکن بهیچ تعلق ازما خذ یافته نمی شود چاره نیست جزین که این را بمعنی اسم جامد گیریم طالب سند استعمال باشیم که محققین اهل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) دیکھو بچس کے پہلے معنے (۲) ہستی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث کاہلی۔ الکسی۔ جیسی کا نقیض (۳) مشقت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ محنت۔ تکلیف۔ دکھ۔

بچشک بقول جہانگیری ورشیدی با اوّل وثانی مکسور (۱) طبیب را گویند وآں را پزشک نیز خوانند (خاقانی ؎) ہمرنگ زرشک شد سرشکم ز بکنادر مجر بچشکم ز صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) گیاہ فروش را ہم گویند صاحب جامع ہمزبانش صاحب مؤید گوید کہ بضمتین وقیل بکسر دوم وایضاً بفتح اوّل در ادات با بای فارسی صحیح است بمعنی (۳) رگ زن وطبیب کذا فی الشرفنامہ وبحوالۂ ادات گوید کہ طبیب و فرماید کہ صحیح بہ بای عربی است کہ در لسان الشعرا ہم کہ مرجع ادات انفضلاست در باب بای تازی آوردہ خان آرزو در سراج با برہان بہر دو معنی متقفن وگوید کہ پزشک مبدّل ایں مؤلف عرض کند کہ ما بر (بچشک) کہ بموجدہ وجیم عربی گذشت حقیقت ایں بیان کردہ ایم کہ اسم جامد فارسی زبان پزشک است بہ بای فارسی وزای ہنوز خان آرزو وغورنکر دہ بالجملہ مرادف است بمعنی اوّل (بچشک - بہ بای عربی وجیم عربی) ومعنی دوم مجازآں کہ گیاہ فروشان ہم دم طبابت میزنند وجہلا را گیاہ مخصوص برای علاج امراض می دہند کہ در دکن آنرا (کچے گاندی) نامند ومعنی سوم ہم مجاز باشد کہ جرّاح ورگ زن را بدیں اسم موسوم کردند کہ معالجۂ زخم می کند ہمچوں طبیب مخفی مباد کہ بلحاظ ماخذ ایں بکسر اوّل ودوم صحیح است (اردو) (۱) دیکھو بچشک کے پہلے معنے (۲) کچے گندھی - دکن میں اُس سبزی فروش کو کہتے ہیں جو کسی قدر خواص نباتات سے واقف ہوتا ہے اور علاج الامراض میں خاص خاص پتوں کا استعمال کرتا ہے جو نیم حکیم کا مصداق ہے ممالک مغربی وشمالی اودہ میں بوٹی فروش کہتے ہیں (۳) رگ زن - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر فصّاد - فصد کھولنے والا - جرّاح -

بچشم صاحب انند بہ فتح اوّل فرماید کہ این کلمہ را در وقت قبول کردن امری بر زبان رانند تعظیماً لامرہ (خواجہ بشیر از ؎) گفتم کیم دہان دلبر کامراں کنند ؟ گفتا بچشم ہر چہ تو گوئی ہماں کنند ؟

ونیز فرماید کہ ربط بین المصرعین درین بیت تاویلی وتوجیہی می خواہد و اغلب کہ معنی قولہ کیم برسبیل استفہام انکاری باشد وسوال از زمان نباشد فتامل **مؤلف** عرض کند کہ از کلام خواجہ شیراز مصدر (بچشم کردن) پیدا است کہ بجای خودش می آید درینجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان استعمال ایں بدون موحدہ بیشتر می کنند باظہار امتثال امر یعنی زید گوید کہ "زود برو وبیا" ومخاطب جواب می دہد کہ "بچشم" یعنی بالرأس والعین وبسر وچشم تعمیل حکم می کنم پس درینجا (چشم) مخفف (بچشم) است و(بچشم) مخفف (بسر وچشم تعمیل حکم می کنم) ومعنی لفظی ایں بالای چشم وبا چشم وبوسیلۂ چشم۔ مابعد ذوق زبان گوئیم کہ مجرد (چشم) داخل محاورہ باشد نہ (بچشم) (اردو) بسر وچشم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ سر آنکھوں سے۔ بطیب خاطر۔ خوشی سے **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بہت خوب۔ جو حکم۔ جی اچھا یہ حاکم کے حکم کا جواب ہے جو محکوم دیتا ہے اور اسی موقع پر حاکم کی تعظیم کے لئے بسر وچشم کہتے ہیں

۰ بچشم آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) چشم زخم را گویند یعنی آزاری بکسی رسیدن وبقول بحر (۲) بزرگ نمودن در نظر کسی ہم صاحبان مؤید وجامع بر معنی اوّل قانع وخان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر معنی اوّل ودر چراغ ہدایت ذکر معنی دوم کند (سلیم ۵۲) ہرگز مرا بچشم نیاید فلک سلیم ؒ در حیرتم کہ از چہ بود چشم من کبود ؒ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی ایں (۳) بنظر آمدن چنانکہ "مکتوب تو الی الآن بچشم من نیامد" یعنی ندیدم اورا ومعنی اوّل ودوم برسبیل کنایہ باشد (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں آنکھوں میں پڑنا یعنی نظر لگنا جیسے "ناحق آنکھوں میں پڑ گیا" یعنی اس کو نظر لگ گئی (۲) آنکھوں میں آنا۔ بقول امیر نظروں میں سمانا۔ (اسیر ۵) مری آنکھوں میں آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو ؒ شجر رہتا ہے اکثر سبز دریا کی ترائی سے ؒ دکن میں کہتے ہیں "

آنکھوں میں بھرنا۔ آنکھوں میں جچنا۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں سمانا) پر فرمایا ہے۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا (برق ۵) تو نے جس روز سے بے پردہ دکھائی صورت ؎ پھر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سمایا کوئی ؎ (۳) نظر آنا۔ دکنا۔ دکن میں کہتے ہیں "آنکھوں سے گزرنا"

بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول انند مراد ف بچشم کردن یعنی اعتنا بہ شان چیزی کردن و برگزیدن (افضلی جربادخانی ۵) غم تو در دل من ہمچو درد خانگی است ؎ کہ ہر چہ روز بچشم آورد بشب دزدد ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی ایں دیدن است و در نگاہ داشتن و برگزیدن حاصل آں (اردو) دیکھنا۔ دیکھ رکھنا۔ منتخب کرنا۔

بچشم خریداری دیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بتوجہ تمام دیدن مؤلف عرض کند کہ مراد ف (بچشم خریداری دیدن) آنست کہ گذشت موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و بلحاظ معنی حقیقی ظاہر است کہ خریدار متاع را برای خریداری بتوجہ تمام می بیند۔ (اردو) خریداری کی نگاہ سے دیکھنا۔ کہہ سکتے ہیں۔ توجہ کامل سے دیکھنا۔

بچشم خود دیدن استعمال یعنی حقیقی است و (بچشم خویش دیدن) مراد فش۔ بحث ایں باستعمال بر (بچشم دیدن) می آید (اردو) دیکھو بچشم دیدن۔

بچشم خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ بمعنی چشم زخم رسانیدن (صائب ۵) ترسم از دور بچشمش سخورند اہل نظر ؎ بسکہ چوں خواب بہاراں لب او شیرین است ؎ صاحب بحر فرماید کہ بجسد دیدن و چشم زخم رسانیدن۔ خان آرزو در (چراغ ہدایت) گوید کہ بجسد۔ دیدن و چشم زخم رسانیدن و بآفت عین الکمال خراب ساختن مؤلف عرض کند کہ مراد ف (بچشم خوردن) است کہ بجای خویش گذشت و صراحت معنی ہمدرانجا کردہ ایم ضرورت ندارد کہ سدرا در معنے داخل کنیم (اردو) دیکھو بچشم خوردن۔

(۱۱۴۰)

بچشم داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول واژسته و بحر و انند نظر بند کردن (حسن بیک رفیع ۵)
چوں کسی از چرخ بگریزد کہ مردم را بچشم ۔ ہمچو ابروی
تباں پیوستہ می دارد نگاہ ۔ مؤلف عرض کند کہ از سند
پیش کردہ محققین بالا مصدر (بچشم نگاہ داشتن)
پیدا است طالب سند دیگر باشیم و گوئیم کہ این مصدر
ہم بر زبان معاصرین عجم است بمعنی (نظر داشتن)
و نگران بودن ۔ صاحب بحر بر (نظر بند) فرماید کہ
بمعنی محبوس است ۔ پس نظر بند کردن بمعنی محبوس
و مقید کردن باشد اندریصورت در معنی این استعمال
(نظر بند) را داخل کردن خلاف مقصود است کہ
نگرانی محض ورای قید و بند باشد (اردو) آنکھوں میں
رکھنا بقول امیر نظر حفاظت سے رکھنا ۔ نگرانی کرنا
(ہلال ۵) رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں
عاشق ان کو ۔ پیک نظارہ نگہبان رہا کرتے ہیں ۔

بچشم در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر
وقع و وقار داشتن و اعتبار پیدا نمودن مؤلف
عرض کند کہ مرادف معنی دوم و سوم (بچشم آمدن)
باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و لیکن
خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بچشم آمدن کے
دوسرے اور تیسرے معنے ۔

بچشم دیدن استعمال صاحب انند گوید کہ خبر
احتمال صدق و کذب ہر دو دارد اما وقتی کہ گفتہ شود
بچشم خود دیدہ ام یا بگوش خود شنیدہ ام ۔ اصلا
کذب را دراں دخلی نباشد و بر ینقیاس بپا ایستادن
و بپا رفتن (میر خسرو ۵) رفتن جانرا بچشم خود ندیدہ
ہیچکس ۔ من بچشم خویش می بینم کہ جانم می رود ۔
(سعدی ۵) بچشم خویش دیدم در بیابان ۔ کہ
آہستہ سبق بردازشتابان ۔ مؤلف عرض کند
کہ از ہر دو سند بالا مصدر (بچشم خود یا بچشم خویش دیدن)
پیدا است کہ بجای خود ش گذشت و بچشم دیدن ہم
ہمان مقصد پیدا کند کہ مخفف آں است یعنی لفظ
خود و خویش درین محذوف است و این ترجمہ
(در ای العین) است (اردو) اپنی آنکھ سے دیکھنا ۔

بچشم روشنی کسی رفتن مصدر اصطلاحی. خان آرزو در چراغ هدایت گوید که برای مبارکباد کسی رفتن که چشم روشنی مبارکباد است (تاثیر) حرف از فروغ روی تو هر گاه می رود ☆ خجلت بچشم روشنی ماه می رود ☆ (مرزا جلال اسیر) برق نگاه گرم تو آئینه را گداخت ☆ آتش بچشم روشنی خاره می رود ☆ (ابو طالب کلیم) بچشم روشنی داغهای کهنه روم ☆ تبسمش نمک تازه در نمکدان کرد ☆ صاحبان بحر انند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که اصل این (روشنی چشم) و نور نظر و قلب اضافتش (چشم روشنی) و این مرکب وضع شد برای مژده میلاد که مولود را نور دیده پدر گویند و مجازاً برای هر یک مژده مستعمل شد یعنی برای غیر مولود هم پس (بچشم روشنی کسی رفتن) مصدر اصطلاحی قرار یافت برای مبارکباد یعنی رفتن برای تهنیت (اردو) مبارکباد کے لئے جانا۔ تہنیت کے لئے جانا۔

بچشم شنیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند و بحر و انند و کنایه از دیدن (رو حید) روشن گهر بود ز نسب نامه بے نیاز ☆ بشنو بچشم دعوی درّ یتیم را مؤلف عرض کند که صاحب موارد شنیدن را بمعنی دیدن باستناد همین شعر آورده و صراحت ماخذش همدر انجا کنیم (اردو) دیکھنا۔

بچشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری و جهانگیری و ملحقات (۱) کنایه از انتخاب کردن۔ (خاقانی) مارا بچشم کرد که تا صید او شدیم ☆ زان پس بچشم رحمت بر ما نظر نداشت ☆ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۲) چشم رسانیدن (که چشم زخم رسانیدن است) صاحب برهان بذکر معنی اوّل و دوم فرماید که (۳) تند و تیز نگریستن صاحب جامع همزبانش و وارسته بذکر معنی اوّل گوید که (۴) وقع و وقار گذاشتن (طغرا) جام جم خویش را بچشم کند ☆ چون در آید بچشم جانانه ☆ صاحب بحر ذکر هر چهار معنی بالا کرده و صاحب مؤیّد بر معنی دوم و سوم قانع و خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم به نقل الفاظ

رشیدی کند و گوید کہ بعضی بمعنی تند و تیز نگریستن نوشتہ اند و این مصدر اصطلاحی را بذیل استعارات جادادہ مؤلف عرض کند کہ تعریف استعارہ را فراموش کردہ تا کنایہ را استعارہ پنداشتہ و بہ تحقیق ما (۵) عزیز داشتن و محبت و توقیر کردن (حافظ شیراز ۵) بچشم کردہ ام ابروی ماہ سیما را ز خیال سبز خطی نقش بستہ ایم جائی ز مخفی مباد کہ مقصود وارستہ از معنی چہارم جزین نباشد کہ چیزی را بی توقیر کنند و سبک دانند و این کنایہ ایست از معنی لفظی داخل چشم کردن یعنی پنہان و مخفی کردن چنانکہ از سند طغرامی کشاید (اردو) (۱) منتخب کرنا نگاہ میں رکھنا (۲) نظر لگانا (۳) گھور کر دیکھنا (۴) ذلیل کرنا (۵) آنکھوں میں رکھنا۔ بقول امیر عزیز رکھنا (صبا ۵) ہوں عزیز دشت میں سودای چشم یار ہیں مجھے وہ رکھتے ہیں آنکھوں میں مردم کی طرح آہو مجھے

بچشم کسی شیریں کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند خوش آئندہ کردن۔ (صائب ۵) گوشہ گیران را بچشم خلق شیرین کردہ است ز خال مشکینی کہ در کنج دہان یار ماست ز مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت ازسند کلام صائب بہ چشم بینندگان مقبول کردن پیداست (اردو) آنکھوں میں مقبول بنانا۔

بچشم کم دیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند و غیاث حقیر و بیقدر دانستن بہار گوید کہ بچشم حقارت دیدن است مؤلف عرض کند کہ با ضافت توصیفی چشم باشد و کم در بنجا بمعنی حقارت۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) آنکھوں سے گرا دینا بقول امیر بیقدر اور حقیر کرنا۔ (آتش ۵) شمعون کو تو نے دل سے پروانو کے اتارا ز آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دے ہیں۔ (حقارت کی نگاہ سے دیکھنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بچشم کنندۂ مردم اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ صراح آنکہ چشم زخم بمردم رساند۔

مؤلف عرض کند که مصدر (بچشم کردن) بمعنی چشم زخم رسانیدن گذشت و این مشتق از همان است دیگر (هیچ) (اردو) نظر لگانے والا چشم زخم پہنچانیوالا

بچشم گران شدن مصدر اصطلاحی - ناگوار و بار شدن در چشم (از قبیل بر دل گران شدن) صائب ۵) اول ز رشک محرمیم سرمه داغ بود ؛ چون خواب رفته رفته بچشمش گران شدم (اردو) آنکھوں میں کھٹکنا بقول اسیر - آنکھ میں چبھنا - ناگوار ہونا -

بچشم گفتن مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱) قبول کردن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (بچشم) بجای خودش گذشت و این معنی در محاورهٔ فارسیان از (چشم گفتن) پیدا می شود که چون حکم را قبول کنند گویند "چشم" حیف است که سند استعمال پیش نه شد و به تحقیق ما (۲) اشاره چشم کردن هم سند این از کلام حافظ شیراز بر لفظ (بچشم گذشت (اردو) (۱) قبول کرنا بہت خوب کہنا (۲) چشم دکھانا (۳) آنکھ سے اشارہ کرنا - امیر مینائی ؎ آنکھوں میں باتیں کرنا ہیں فرمایا ہے اشارہ نہیں باتیں کرنا (انشا ۵) غیر سے کرتی تھے اشکھوں ابھی باتیں تم تو ہم بھی آپہونچے ہیں کیا عین اشارات کو

بچشم نگاه داشتن مصدر اصطلاحی - بحث این بر (بچشم داشتن) گذشت (اردو) دیکھو بچشم داشتن

بچک بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح نام یکی از اسلحه صاحب برهان فرماید که اسلحه که غیر معلوم است و بقول جامع سلاح غیر معلوم - صاحب شمس فرماید که نام یکی از صلحا (وای بر نقل نویس مطبع که اسلحه را صلحا نقل کرد) خان آرزو در سراج گوید که اغلب که بنجک به نون است و هم او بر بنجک به نون اول و جیم عربی مفتوح گوید که نوعی از تیر مرادف تبرزین و تبرکی بنجق و اغلب که هر دو یکی است چون قاف در فارسی نیست فارسیان بکاف خوانده اند - صاحب برهان بر بنجک گوید که با جیم فارسی هم آمده و ترکمانان بنجق خوانند و تبرزین به فوقانی اول مفتوح و موحدهٔ ثانی مفتوح بقول برهان نوعی از تبرکه سپاهیان در پهلوی زین اسپ بندند صاحبان لغات ترکی گفته از بنجق بنون اول ساکت - صاحب لغات ترکی بچاق را بکسرهٔ موحده و فتح جیم فارسی بمعنی کارد آورده

وخان آرزو در چراغ هدایت سنجاق را به نون اول وجیم عربی دوم نام سلاحی نوشته وصاحب کنز بر بچقی بموحدهٔ اول وجیم فارسی دوم وقاف وتحتانی آخر فرماید که بترکی سکین را گویند وصاحب انند برنجک به نون وجیم عربی مفتوح فرماید که مبدل ومخفف ناجخ که بترزین باشد وگوید که بترکی سنجق بقاف باشد. صاحب برهان هم ذکر ایں کرده **مؤلف** عرض کند که سنجق به نون اول وجیم فارسی وقاف در لغات ترکی یافته نشد نمیدانیم که خان آرزو ودیگر بعض محققین چطور ایں را لغت ترکی قرار داده اند وسنجاق را به موحدهٔ اول وجیم فارسی والف وقاف بمعنی کارد معتبر دانیم که صاحب لغات ترکی تصدیق ایں کرده. پس بچک مبدل ومخفف ہمین باشد که فارسیان الف را تخفیف کردند وقاف را به کاف بدل کردند چنانکه باق وباک وقند وکند. پس بچک بمعنی کارد باشد واگر مبدل سنجک بمعنی تبرزین گیریم تبدیل نون به موحده یا بالعکس آں خلاف قیاس است واگر معنی بچک بمعنی تبرزین تحقق می بود ہمین تبدیل را خلاف قیاس وسند اول ایں قسم تبدیل قرار می دادیم اکنون چارهٔ جز ہمین نیست که سلاح نامعلوم را کارد قرار دہیم وسنجاق را ماخذ (**اردو**) چھری مؤنث دیکھو بچاق

بچکیم بقول برہان. بفتح اول وکاف بروزن شبنم (۱) خانهٔ تابستانی و (۲) خانه که اطراف آنرا شبکه کرده باشند و (۳) ایوان وصفه وبارگاه را ہم گویند و (۴) بمعنی گرگ ہم آمده که بعربی ذئب خوانند وبکسر اول ہم درست است. صاحب جامع بذکر معنی سوم وچہارم معنی اول ودوم را واحد پندارد وفرماید که خانه تابستانی که اطراف آں را شبکه کنند. خان آرزو در سراج ایں را مرادف بشکم بشین معجمه دوم گفته **مؤلف** عرض کند که بحث کامل ایں بر بجکم به جیم عربی دوم گذشت بمعنی اول ومعنی دوم داخل معنی اول است چنانکه صاحب جامع نوشته طرز بیان برہان در ہر دو فرق پیدا کند دیگر ہیچ معنی سوم

مجاز معنی اوّل کہ خانہ تابستانی را مطلقاً برای ایوان و صفہ و بارگاہ استعمال کردند نسبت معنی چنار
عرض می شود کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم آنرا گرگ گویند و آں درندہ ایست معروف مذکو
صاحب محیط برگرگ فرماید کہ بضمّ کاف فارسی و سکون رای مہملہ و کاف فارسی لغت فارسی زبان است یقین ما
بعربی ذئب و خطائف و ذوالہ و سرحان و سلق و قسام و شدمان و قلوب و قلیب و عسار و عساس
و عسار و عساس و عسعس و عسعاس و تبرکی خورد و ہندی بھیڑیا و بلغتی بک نامند آں حیوانی است
معروف خاکستری رنگ۔ حبری النفس۔ و ندانش متخلل یعنی بعضی در بعضی میمند و بر گرسنگی صبر
می کند و باخذ ہوا گاہی زندگانی می کند و در شکم آں حرارتی است کہ بدان استخوان مصمت ہضم می کند
مگر خستۂ خرما۔ و مثل سگ جفتی کند بالتہام ولہذا گفتہ اند کہ در حالت جفتی کشتن آں با مادہ سہل باشد
واز عجیب امر آنست کہ بیک چشم خواب کند و بچشم دیگر بیداری می باشد و چون آنرا بچوب و شمشیر بزنند
و زخمی شود ازاں آواز نیاید تا آنکہ بمیرد و حاسہ شمّ آں قوی می باشد حتی کہ مشموم را از یک فرسخ
ادراک می نماید و گویند تا گرگ دیوانہ نہ شود گوشت آدمی نمی خورد و چون بوی خون بشمد و یا بوی
آدمی خون آلودہ شمہ نگذارد او را تا ندرد ہر چند آں آدمی قوی و زور آور و سلاح پوش باشد و اکثر
آنرا وقت صبح خواب می آید مثل سگ و گویند چوں برگ عنصل خورد فی الحال بمیرد و گرگ گیاہ
نخورد مگر وقتیکہ رنجور گردد مانند سگ و گربہ و قصیب جمیع حیوانات از عضلہ و عصب است بغیر
روباہ و ذکر گرگ کہ استخوان است بالای آں عروق و رباطات پیچیدہ در پوست کشیدہ۔ بالجملہ
طبع آں گرم و خشک در سوم و گیلانی گوید کہ آں گرم مزاج است و سرگین آں شدید الحرارت
و قوی التحلیل و جہت ہمہ امراض ظاہری و باطنی حادث از سردی مفید و چوں تعلیق آں بر سر نیزہ کردہ

در مزرع نہنند کبوتران وغیر آنہا نیایند وکسی کہ تعلیق چشم راست آں بر خود نماید از درندگان خوف نکند بلکہ ہیچ درندہ بر اں ظفر نیابد وچوں از جلد آں طبل سازند و میان طبلہای دیگر بنوازند از آواز آں جملہ طبلہا شق گردد وچوں بسر گین آں در جای بجور نمایند موشان از انجا بگریزند واگر چشم آں بر طفل آویزند در خواب نترسد و دندان آں وقطعہ جلد آں ہمین عمل دارد وچوں دم آں در سکن بزہا اندازند از خوف آں ہلاک شوند وچوں در جراگاہ گاو بیاویزند ہر چند کہ گاو گرسنہ باشد اصلا دراں داخل نہ شود۔ وچوں آنرا در دروازہ قریہ دفن کنند گرگان قریب آں نیایند واگر تعویذ عداوت و وشخص باہم آں چنانچہ رسم اہل تکسیر است بر جلد بزکہ آنرا گرگ خوردہ باشد بنویسند میاں آنہا اصلا محبت باقی نماند وچوں آں جلد را صاحب خارش بپوشد صحت یابد ومنافع بیشمار دارد (الخ) (اردو) ۱ و ۲ - دیکھو بجکم (۳) ایوان بقول امیر - فارسی - مذکر - محل - مکان (ظفر ۵) رہا نہ آکے وہ ایوان چشم میں سیر کرتا مژہ سے میں نے عبث سائباں بنایا تھا (۴) دیکھو اویس کے پہلے معنے۔

بچگان بقول انند بالفتح بتخفیف وتشدید جیم فارسی کودکان وطفلان وشیر خواران (خاقانی ۵) ابر از ہوا بر گل چکان ماند بزنگی دایگان در کام رومی بچگان پستان نوپرداختہ (مؤلف عرض کند کہ جمع بچہ بقاعدہ فارسی کہ بحذف ہای ہوز آخرہ کاف فارسی بعوض آں زیادہ کردند و الف ونون جمع در آخرش باشد وبس (اردو) بچے مذکر۔ بچہ کی جمع بحالت اضافت بچوں جیسے "بچوں کا کھیل۔ صاحب آصفیہ نے بچی پر لکھا ہے اسم مؤنث۔ چھوٹی لڑکی۔ دختر (الخ) اس کی جمع بچیاں اور بحالت اضافت بچیوں جیسے "بچیوں کی آواز"

بچگان افگندہ اصطلاح بقول مؤید بحوالۂ مؤید الفوائد (۱) مظلوم و (۲) خوار شدہ وخوار کردہ

و(۳) برزمین افگنده صاحب اهنت هم ذکر هر سه معنی کرده - دیگر معاصرین عجم و محققین اهل زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که (افگندن بچگان) یا (بچگان افگندن) مصادر اصطلاحی نیست که این را اسم مفعولش گیریم و اگر سند استعمال این اصطلاح پیش شود توانیم گفت که چون بر حامله ظلم شود حمل را می افگنند یعنی سقوط حملش می شود پس ازین نتیجه هر سه معانی بالا را بر سبیل کنایه پیدا توان کرد و از معنی سوم مقصود محققین غیر از خوار کرده شده نباشد طرز بیان شان بغلط انداز د بالجمله تا آنکه سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) مظلوم - ظلم کیا ہوا - گرفتار ظلم (۲) خوار - ذلیل کیا ہوا (۳) زمین پر گرایا ہوا -

(الف) بچگان چشم اصطلاح - بقول بحر هر دو مرادف **(ب) بچگان دیده** مردمک چشم **مؤلف** عرض کند که هر دو معنی کنایه باشد و موافق قیاس فارسیان طفل اشک هم گفته اند و برای معنی دوم مشتاق سند باشیم - صاحبان مؤید و ضمیمه برهان و هفت و انند (ب) ذکر معنی اول کرده اند (اردو) (۱) دیکھو اشک (۲) مردمک دیکھو انگور -

بچگان رز اصطلاح - بقول بحر شاخهای تاک بهار گوید که کنایه باشد (استاد فرخی ؎) رز بان زبچگان زنان باز کرد پوست ترنا مهربانی از چه قبل کرد مهربگان تا **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) درخت انگور کی شاخیں مؤنث -

بچیل بقول برهان و جامع و هفت و سراج و انند بروزن کجیل شخصی را گویند که پیوسته لباس خود را ضائع کند و چرکین و ملوث گرداند **مؤلف** عرض کند که به بای فارسی هم می آید - اسم جامد فارسی زبان باشد به بای فارسی و این مبدل آن که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب (اردو) وہ شخص جو ہمیشہ اپنے لباس کو ضائع کرے اور میلا کچیلا رکھے -

بچم بقول سروری و برهان و جامع و سراج - بکسر با و فتح جیم فارسی (۱) کاری بنظام (شاکر بخاری ؎)

بچرانه شکر کنم نعمت تراشب و روز ؛ که از تو اختر من سعد گشت و کار بچم ؛ و فرماید که چم بمعنی نظام و رونق است و (۲) امر چمیدن (شیخ سعدی ؎) یکی سر برارد از گریبان غم ؛ بآرام دل با جوانان بچم ؛ صاحب مؤید بمعنی دوم قانع مؤلف عرض کند که چم به جیم فارسی مفتوح بمعنی خرام و آراسته می آید پس بچم بمعنی اوّل مزید علیه چم باشد به موحده زائده در اولش اندرین صورت باید که بفتح اوّل خوانیم و کسره اوّل را غیر از تصرف محاوره ندانیم و بمعنی دوم امر حاضر چمیدن است به بای زائده مکسور و از سند اوّل مصدر مرکب (بچم کشتن کار) بمعنی آراسته شدن و نظام پذیرفتن کار پیدا است پس معنی اوّل آراستگی و نظام باشد و معنی دوم خرامان شو و صراحت کامل چمیدن بجای خودش می آید صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار (۳) بچم را بمعنی بچه من نوشته و این بفتح اوّل مخفّف بچه من بحذف های هوز و نون آخر باشد تصرف محاورهٔ فارسیانست و بس (اردو) (۱) آراستگی بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - زیبایش - سجاوٹ - نظام - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر ترتیب انتظام - آراستگی (۲) دیکھو چمیدن کا امر حاضر (۳) میرا بچہ -

بچند بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بچقدر و بچه قیمت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است و موحدهٔ اوّل زیاده کرده اند بر لفظ چند که برای کمیت باشد و موحده بمعنی معاوضه چنانکه بر معنی یازدهم گذشت پس معنی این (بمعاوضه چقدر) و تخصیص با قیمت ندارد (اردو) کس قدر - بقول آصفیه اردو - استفهام مقداری - کتنا - کس اندازہ - کس وزن اور تعداد کے موافق

بچنگ افتادن مصدر اصطلاحی - کنایه باشد از گرفتار بچه کسی شدن و بقبضه در آمدن (ظهوری ؎) کنجشک دل فتاده بچنگ عقاب عشق ؛ گلبانگ بلبلان همه تحسین زاغ ماست ؛ و بخفی مبناء که از سند ظهوری (بچنگ فتادن) پیدا است نه از افتادن

عیبی ندارد که فتادن مخفف افتادن است (اردو) گرفتار ہونا کسی کے قبضہ میں آنا کسی کے پنجہ میں گرفتار ہونا۔

بچنگ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقبضہ کسی دادن است (صائب ۵) نہیدادم بچنگ عشق آتش دست اگر دلرا؛ من عاجز چہ باایں بیضۂ فولاد می کردم؛ (اردو) کسی کے قبضہ میں دینا کسی کے پنجہ میں گرفتار کرادینا۔

(۲۳۹۵)

بچنگ و دنداں راہ یافتن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ بصعوبت راہ یافتن۔ مؤلف عرض کند کہ بچنگ و دنداں عقدہ کشائی کنند واز ہمین عمل بر سبیل کنایہ معنی صعوبت و دقت حاصل می شود۔ موافق قیاس باشد۔ حیف است از صاحب انند کہ کلام نظامی را نقل نہ کرد (اردو) مشکل اور صعوبت اور دقت کے ساتھ راہ پانا۔

(الف) بچواک
(ب) بچوہ

(الف) بقول انند۔ بفتح اوّل وسکون دوم لغت فارسی است بمعنی کسیکہ زبانی بزبانی ترجمہ کند وفرماید کہ آں ترجمہ را (ب) بالفتح بچوہ گویند صاحب شمس بر ذکر (ب) قانع مؤلف عرض کند کہ ہمین دو لغت بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید وبقول معاصرین رزدشت (ب) اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند وپاژند بمعنی ترجمہ۔ وایں بدل آں کہ بای فارسی بعربی بدل شود چنانکہ اسپ واسب پس ہای ہوز آخر (ب) را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ وخارا وکاف نسبت در آخرش زیادہ کردند چنانکہ سنگ پس معنی لفظی (الف) منسوب بہ ترجمہ باشد وکنایہ از مترجم۔ خان آرزو بر (بچواک بہ بای فارسی وجیم فارسی) بذکر ہر دو معانی فرماید کہ در سروری لغت اوّل ہم بمعنی ترجمہ آمدہ ولیکن بدیں معنی بچواک صحیح باشد ومیتواند کہ ایں لفظ ماخوذ از بچو باشد کہ مخفف آں بچ بمعنی آہستہ گفتن بود وکلمہ اک برای نسبت باشد پس

معنی ترکیبی آں چنیں بود کہ حرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بہمدیگر بود و آں ترجمہ است و بریں تقدیر بضم اوّل خواہد بود نہ فتح (الف) ما گوئیم کہ نمیدانیم کہ بچ و بچور ا بمعنی آہستہ گفتن از کجا پیدا کرد و قطع نظر از دیگر محققین خود خان آرزو ہم بچ و بچور ا بجای خودش نہ نوشت (بچ بچ) البتہ بمعنی سرگوشی آمدہ ولیکن ہیچ تعلق بلغت بچہ اک ندارد و محقق باخبر تصنیف لغات ہم می کند۔ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ **(اردو)** (الف) مترجم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ دوبھاشیا دب) ترجمہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ اُلتہا۔

بچہ بقول بہار بتشدید و تخفیف (۱) طفل و بچہ سائر حیوانات (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آں مانند پیادہ بود (محمد قلی سلیم ۵۲) افگندہ بساط عشرتی دوّاریم ذ ہر یک بچہ ببر چو شطرنج کبیر ز صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب انند نقش نگار د واز حقیقت معنی دوم خبر ندارد آفرین بر وکہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ معنی سوم ہم پیدا کرد یعنی (۳) بچہ بفتح اوّل و کسر جیم فارسی بمعنی چرا و برای چہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بر (بچۂ کبیر) می آید۔ نسبت معنی سوم عرض میشود کہ بای معیت در اوّل کلمہ چہ باشد و بس **(اردو)** (۱) بچہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھوٹی عمر کا۔ پالک۔ ننّا۔ طفل شیر خوار۔ دودھ پیتا۔ بال۔ کودک۔ چھوٹی عمر کا جانور۔ (۲) شطرنج کبیر کے مہروں کی ایک قسم جو پیادوں کے مانند ہوتی ہے (دیکھو بچہ کبیر) (۳) کس لئے۔ کس واسطے۔ کیوں۔ کس وجہ سے۔

بچہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر	مرادف بچہ کشیدن بمعنی بچہ زادن صاحب آصفی

ذکر این کرده (خسرو) سگ آورد بچه گرگ هفت
دهشت کس نخورد ؛ دوسه بچیله بود در دهی و
در کوئی ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) بچہ جننا۔

بچه امّی اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱)
خون سرخ و (۲) آنچه منسوب باشد بشیر بحرین۔
مؤلف عرض کند که امّی بقول منتخب بالضم و
تشدید میم و یا آنکه خواندن و نوشتن بتواند یا آنکه
بخلقت امی باشد که کتاب نخوانده باشد و بقول
غیاث مانند منسوب به اُم یعنی مادر یعنی کسی که پدرش
در ایام طفلی او ببیرد و از تربیت پدر محروم بوده در
کنف مادر یا دایه پرورش یابد۔ پس خون سرخ را
بچه امّی گفتن کنایه باشد غیر لطیف و نمیدانیم که
از معنی دوم مقصود صاحب شمس چیست و خود
او هم تعریف شیر بحرین بجای خودش نکرد و معاصرین عجم
ازین اصطلاح ساکت و محققین فارسی زبان ذکر
این نکرده اند مجرد قول صاحب شمس بدون سند
استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) خون سرخ
مذکر (۲) بحرین کے شیر سے نسبت رکھنے والا (بی معنی)

بچه انگور اصطلاح۔ بقول بهار و بحر و انند
کنایه از شراب انگور (میر معزی) آراسته بزم تو
پر از بچه حور است ؛ از بچه حور ابستان بچه انگور ؛
مؤلف عرض کند که کنایه باشد از قبیل دختر رز
که شراب از انگور پیدا شود (اردو) انگوری شراب
مؤنث۔

بچه باز اصطلاح۔ بقول وارسته و بهار و بحر
امرد پرست (رفوقی یزدی) مابنکی و رند و بچه بازیم تو
دیوانه کون خوش قماشیم ؛ مؤلف عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی با بچه بازی کننده و کنایه
از لوطی و مغلم (اردو) لونڈے باز بقول آصفیه
(اردو) اسم مذکر۔ امرد پرست۔ شاہد باز۔ بچہ باز۔
کودک باز۔ لوطی۔ مغلم۔

بچه بر آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار
و انند بمعنی بچه زادن و بسند این کلام خسرو را پیش می کنند

که بر بچه آوردن) گذشت **مؤلف** عرض کند که این مخصوص باشد برای جانور اینکه از بیضه خود بچه می برارند و (بچه آوردن) عام باشد که گذشت اگرچه سند استعمال پیش نه شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بچے نکالنا (انڈوں سے).

بچهٔ پیر اصطلاح - بقول خان آرزو در چراغ هدایت به تشدید و تخفیف (ا) معروف و (۲) قسمی از مهرهای شطرنج کبیر مثل پیاده - صاحب نفائس برداشت (سلیم ۵) افگنده بساط عشرتی دواریم تو هریک بچهٔ پیر چو فرزند کبیر تو زآله برداریش ٹیک چند بهار بر (بچه) می فرماید که مجرد بچه به تشدید و تخفیف قسمی از مهرهای شطرنج کبیر و آن مانند پیاده بود و در شطرنج متعارف وبند قول خود همان شعر سلیم را به الفاظ حقیقی حسب ذیل نقل کند (۵) افگنده بساط عشرتی دو واریم تو هریک بچه ببر چو شطرنج کبیر **مؤلف** عرض کند که معنی اول حقیقی است بترکیب اضافی و معنی دوم - پیدا کردهٔ خان آرزوست که (بچهٔ ببر) را که به هر دو موحده بود به بای فارسی اول و تحتانی دوم عوض بای دوم (بچه پیر) کرد حالا ضرورت معنی شعر پیش آمد برای آنکه معنی اصطلاحی (بچه پیر) قائم کند - پس در مصرع اول (دو واریم) را به تبدیل دال مهمله بواو و واو دوم به دال (دو داریم) نوشت و خیال بحر شعر نکرد و روح سلیم را پریشان کرد - پس ازاں (بچهٔ پیر) را بمعنی (قسمی از مهره های شطرنج کبیر مثل پیاده) قائم کرد و غور نه کرد که اندرین صورت بعد تصرفات مکروهٔ بالا هم معنی شعر درست نمی شود و تلمیذش (بهار) همین معنی دوم را از (لفظ) بچه پیدا کرد یعنی باستناد همین شعر بر لفظ (بچه) نقل معنی دوم کرد و جرأت نکرد که بچو استاد خود دست تصرف بر هر دو مصرع بالا دراز کند و همین احتیاط او را مجبور کرد که معنی دوم پیدا کردهٔ استاد خود را بر مجرد لفظ (بچه) قائم کند زیرا که در سند او (بچه پیر) نبود و رای بر محققین مابعد که نظر بر اعتبار

خان آرزو و بہار نقلش برداشتند و با وراق تالیف
خود ہا گماشتند ۔ حقیقت این است کہ (بچہ پیر)
نام مہرہ شطرنج کبیر نیست و (شطرنج کبیر) شطرنجی
دیگر غیر از شطرنج متعارف نیامدہ و ہیچ محقق مصطلحات
ذکرش نکردہ تا آنکہ خود خان آرزو و بہار ہم ذکر
مستقل (شطرنج کبیر) بجای خودش نکرد مخفی مباد کہ
فارسیان شطرنج کبیر مہرہ ہای صف اول شطرنج
متعارف را گویند یعنی ہرو فیل و شتر و اسپ و شاہ
و وزیر کہ قد و قامت شان بزرگ از مہرہ ہای صف
دوم است ۔ مہرہ ہای صف دوم را شطرنج صغیر
نامند کہ پیادہ ہای کوچک قد درست معاصرین عجم ہم
تصدیق این می کنند ۔ پس شاعر گوید کہ بساط عرصہ
انگندہ و دوار و سیاری می باشیم و ہر یکی را از ما بچہ در بر است
چنانکہ شطرنج کبیر را پیادہ در بر اوست یعنی پیش
ہر یک مہرہ کلاں صف اول پیادہ کوچک قامت
در صف دوم بچہ را ماند در بر ۔ این است حقیقت یعنی
شعر و تصرفات خان آرزو در لفظ و معنی و پیروی محققین

ما بعد بدون غور و تعمق ۔ حاصل اینست کہ معنی دوم
(بچہ پیر) بیان کردہ خان آرزو ایجاد بندہ را ماند اگرچہ
گفتہ باشد و سندی ندارد ۔ معاصرین عجم ازین معنی
بی خبر اند و محققین زبانداں ہمچوں سروری و ناصری
و جامع و برہان ذکر این نکردہ اند ۔ جاوارد کہ بہتر کیب
توصیفی (۳) بچہ پیر را بمعنی پیر نابالغ گیریم کہ ہمچون
بچگان حرف می زند و عقل ندارد و کار از تحقیق
نگیرد ۔ نتائل (اردو) (۱) بوڑھے کا بچہ ۔ مذکر ۔
(۲) بقول خان آرزو جس کی ہمنے تردید کی ہے
مہرہ ہای شطرنج کبیر کی ایک قسم جو پیدلوں کی
مانند ہے (۳) پیر نابالغ ۔ بقول آصفیہ ۔ بوڑھا
بیوقوف ۔ بوبک ۔ وہ بوڑھا جو ناسمجھ بچوں کی سی
باتیں کرے ۔ مذکر ۔

بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد مثل صاحبان خزینہ
و امثال فارسی ذکر این کردہ اند صاحب محبوب الامثال
شین معجمہ بر آخر (مادر) زیادہ می کند و ہر سہ محققین از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ

فارسیان این مثل را بضرورت سعی و تدبیری زنند۔ گویند کہ در ہر کار سعی و طلب شرط است گریۂ بچہ ہم سعی را ماند کہ بی آں مادر شیر نمی دہد (اردو) بن مانگے ماں بچہ کو دودھ نہیں دیتی" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بچۂ حورا اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از ساقی محبوب کہ گویا از حور زادہ است۔ سند ایں بر (بچۂ انگور) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ الف آخر در حورا زائد است و بس چنانکہ دانی و دانیا۔ مخفی مباد کہ حورا بالفتح لغت عرب است بقول منتخب زن سپید چہ سپید و سیاہ چشم کہ سپیدی و سیاہیش بکمال باشد پس جا دارد کہ درین اصطلاح ہمین لغت عرب را مضاف الیہ دانیم کہ ضرورت الف زائد بقاعدۂ فارسی باقی نماند فالاخر اولی من الاول۔ (اردو) ساقی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شراب پلانے والا۔

بچۂ خور اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ۔ مرادف بچۂ خورشید۔ (۱) کنایہ از لعل و یاقوت و زر و نقرہ و دیگر جواہر و فلزات (حکیم خاقانی ع) سنگ را بچۂ خور در شکم است" و صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب جامع فرماید کہ (۲) علتی را نام است کہ در بچہ دان طفل را تلف کند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب اضافی است و حاصل معادن را بچۂ خور ازاں نام کردند کہ جواہر و فلزات در معادن پیدا می شود از گرمی آفتاب و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بعض اطبای معاصر گویند کہ این مرض در رحم واقع می شود بسبب امراض خبائث صاحب نطفہ کہ جنین را نقصان رساند و پیش از وقت سقوط حمل شود (اردو) (۱) جواہر اور فلزات کو فارسی میں بچۂ خور کہا ہے۔ مذکر (۲) ایک مرض کا نام خاری میں بچہ خور ہے جو رحم میں بچے کو تلف کر دیتا ہے۔ آشنایک کہا جاتا ہے کہ اس کا سبب جنین کے باپ کا مرض میں مبتلا رہنا ہے۔

بچۂ خورشید اصطلاح - صاحب سروری در ملحقات گوید کہ کنایہ از جواہر و فلزات است و صاحب جہانگیری در ضمیمہ ایں را مرادف بچہ خور گفتہ صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند و ما صراحت کامل بر (بچۂ خور) کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بچۂ خور۔

(الف) بچہ خونی
(ب) بچہ خونین اصطلاح - بقول جامع و (جہانگیری در ضمیمہ) (ب) کنایہ از اشک باشد (حکیم خاقانی ؎) ہر دم ہزار بچۂ خونین کنم بخاک ز چوں لعبتان دیدہ بزادن در ادرم ز و بقول برہان و سراج کنایہ از اشک گلگون - صاحبان مؤید و رشیدی و ہفت ذکر (الف) ہم کردہ اند بمعنی اشک سرخ کہ عاشقان و غمدیدگان را باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است - بمعنی حقیقی اشک منسوب بخون - یای نسبت در آخر اول است و یا و نون در آخر دوم - معنی بیان کردۂ جامع و جہانگیری کہ عام است از تخصیص خون دست نمی شود - پس اتفاق داریم با محققین آخر الذکر (اردو) دیکھو اشک خونین -

بچہ دار اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) زنی کہ بچہ دارد و (۲) زن حاملہ ہم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں اصطلاح نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست (اردو) (۱) بچے والی عورت مؤنث (۲) حاملہ بقول آصفیہ - عربی پیٹ والی زن باردار - وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو مؤنث

بچہ دان اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی زہدان و رحم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست معاصرین ما بر زبان دارند (اردو) بچہ دان بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر - رحم - کوکھ - وہ جگہ جہاں بچہ رہتا ہے

بچہ در شکم و نامش مظفر مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان

چوں شہرت چیزی پیش از وقت بینند این مثل را زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "پیت پڑی بوندا ور نام رکھا محمود"

بچہ ریش اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ از موہای زیر لب فرودین (ملا ابو البرکات منیر) بچہ بازی اگر نمیدانی بچہ ریش را نہادہ چرا؟ مؤلف عرض کند کہ این موی چند متصل باریش بر بلندی لب زیرین بچہ را ماند بمقابلہ ریش دیگر ہیچ مرکب اضافی است (اردو) بچی - بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث - ریش بچہ - داڑھی کا امام - وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں

بچہ زادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این بحوالہ بہار کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) زائیدن زن بچہ را و (۲) پیدا شدن بچہ - لازم معنی اول کہ زادن بقول سوار دلازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) بچہ جننا (۲) بچہ پیدا ہونا۔

بچہ طاؤس اصطلاح بقول رشیدی و شمس (۱) آتش (۲) آفتاب (۳) لعل و یاقوت - مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد ولیکن وجہ کنایہ پیدا نیست و معاصرین عجم ازین ساکت و محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است (اردو) (۱) دیکھو آتش (۲) دیکھو آفتاب (۳) دیکھو باکند۔

بچہ طاؤس علوی اصطلاح - بقول (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از (۱) آفتاب و (۲) آتش و (۳) یاقوت و لعل باشد - صاحب برہان بذکر ہر سہ معنی بالا (۴) روز روشن ہم گفتہ - صاحبان بحر و بہار عجم و سراج و (مؤید بہ حوالہ قنیہ) و (ناصری در ملحقات) ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (طاؤس علوی) کنایہ از آفتاب گرفتہ اند و اضافت بچہ بسوی او کردہ اند پس قیاس متقاضی آنست کہ آتش و یاقوت و روز روشن را (بچہ طاؤس علوی) گوئیم کہ این ہر سہ از آفتاب

پیدا شده اند چنانکه (بچهٔ خورشید) وخود آفتاب را بدین نام موسوم کردن خلاف قیاس باشد مقابل طالب سند استعمال باشیم خصوصاً برای معنی اوّل صاحب ناصری که از اهل زبانست بر نقل برهان قناعت کرد وحق تحقیق زبان خود را ادا نه کرد مخفی مباد که اگر (طاوس علوی) کنایتهٔ فلک را گوئیم اندراں صورت معنی اوّل درست می شود که بچهٔ فلک آفتاب را تواں گفت ولیکن فارسیان (طاؤس علوی) فلک را نه گفته اند وتحقیق کاملش بجای خودش کنیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) دیکھو آتش (۳) دیکھو باکند (۴) دن - مذکّر۔

بچهٔ طاؤس علوی آشیان اصطلاح۔ بقول موئید وهفت واند کنایه از اخگر است که (طاؤس علوی آشیاں) آتش باشد چراکه عنصر اعلی است **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است زیراکه اخگر بچهٔ آتش است۔ حیف است که سند استعمال پیش نه شد۔ صاحب جهانگیری بر (بچهٔ طاؤس علوی) از حکیم خاقانی سندی آورده که بکار ایں می خورد (ص) دفع سرما را قفس کردند زاهن پس در وی بچهٔ طاوس علوی آشیان افشانده اند (اردو) دیکھو اخگر۔

بچّه طنّازی اصطلاح۔ بقول صاحب روز نامه بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدّین شاه قاچار بمعنی طفل عشوه گر **مؤلّف** عرض کند که به تحتانی آخره مجهول که برای وحدت است۔ مرکّب اضافی باشد بمعنی خودش (اردو) عشوه گر لڑکا۔ مذکّر۔

بچّه کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار وبحر وانند بمعنی بچه زادن (میر خسرو ص) خرسندی است دارو استروئی حرص تر کاذوبنار بچه همی تواماں کشد **مؤلّف** عرض کند که زادن بمعنی لازم ومتعدّی هر دو آمده وبخیال ما ایں مخصوص است برای متعدّی (اردو) بچّه جننا۔

بچہ کو اصطلاح بقول سروری (۱) حرامزادہ گویند و آنرا خشوک و سند و سندرہ و فغاک نیز خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ (۲) کنایہ از شخصی کہ در طفولیت از کوچہ برداشتہ باشند و در عربی لقیط خوانند۔ صاحبان برہان و جامع و بحر بہ نقل عبارت جہانگیری کنایہ را ترک کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بچہ کہ از کوچہ برداشتہ پرورش دہند **مؤلف** عرض کند کہ فک اضافت (بچہ کو) باشد کہ معنی لفظی این بچہ کہ در کوچہ یافتہ شد و این معنی حقیقی است صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی حقیقی را کنایہ نوشت اگر ازین معنی کنایہ پیدا کنیم معنی اول حاصل می شود کہ در بلاد عجم بچہ حرامزادہ را مادرش در کوچہ می اندازد و عمال سرکار او را بر میدارند و پرورش کنند۔ صاحب موید ہین را بچہ کوی بزیادت تحتانی در آخر نوشتہ و صاحب شمس بزیادت موحدۂ ثانی برای نسبت بچہ کوئی آوردہ۔ انہم تصرفات موافق قیاس و فضول است۔ (اردو) (۱) حرامزادہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر ولد الزنا۔ دنازادہ (وہ بچہ جو بے نکاح پیدا ہوا ہو) (۲) گلی کوچہ میں پڑا ہوا بچہ جس کو اسکی ماں نے جن کو کوچہ میں پھینکدیا ہو۔ مذکر۔

بچہ مچہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار تابع مہمل باشد **مؤلف** عرض کند کہ استعمال معاصرین عجم است دیگر ہیچ (اردو) بچہ کچہ۔ بچہ وچہ۔ دکن میں مستعمل ہے جیسے "ان کو بچہ وچہ نہیں ہے"

بچہ مینا اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر میم و سکون تحتانی و نون بالف کشیدہ کنایہ باشد از شراب **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ شراب در شکم مینا باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ابن العنب۔

بچہ نو اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و سراج بفتح نون و سکون واو (۱) حادثہ

گویند کہ تازہ بہم رسیدہ باشد و (۲) نتیجۂ ہر چیز و (۳) شاخہای تازہ و شگوفہ ہای نو رسیدہ۔ بہار معنی دوم را ترک کرد۔ جادارد کہ داخل معنی اوّل کردہ باشد۔ صاحبان مؤیّد و ہفت بر (بچۂ نو برآورد) می فرمایند کہ یعنی نتیجۂ نو پیدا کرد **مؤلّف** عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو) (۱) نیا حادثہ۔ مذکّر (۲) ہر کام کا نتیجہ۔ مذکّر (۳) نئی شاخیں۔ مؤنّث۔ نئے شگوفے مذکّر۔

بچہ ہای یک وجبی اصطلاح بقول رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدّین شاہ قاچار۔ بچۂ خرد باشد **مؤلّف** گوید کہ کہن سالان عجم استعمال این بجائی کنند کہ تحقیر مقصود باشد گویند بچہ ہای یک وجبی۔ دعوی ہمسری ما دارند (اردو) ایک بالشت کے بچے۔ دکن میں کہتے ہیں "خدا کی شان ہے کل ہمارے سامنے کے ایک بالشت کے بچے آج ہم سے برابری کا دعوے کرتے ہیں" (بالشت بھر کے بچے) بھی کہتے ہیں۔

پیچیز اصطلاح۔ بقول برہان و مؤیّد بکسر اوّل بروزن ستیز کہین و کوچک ترین و کمینہ و کمترین ہر چیز را گویند خان آرزو در سراج نقل ایں برداشت و تحقیق را بما گذاشت صاحب جامع فرماید کہ مخفف بی چیز است۔ صاحب ہفت بفتح اوّل آوردہ گوید کہ بکسر ہم می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف ناچیز باشد کہ ناکارہ و نابکار و ناکس و بیقدر و ہیچ را گویند۔ صاحب بحر بر ناچیز گوید کہ محقّر و فرومایہ باشد پس جزین نیست کہ محقّقین بالا در تعریف لغت الفاظ غیر مناسب استعمال کردہ و معنی حقیقی را از قیاس دور کردہ اند۔ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیۂ آخری کردیم ولیکن معاصرین عجم با ما اتّفاق دارند و حالا بر زبان شان بچیز متروک است و ناچیز مستعمل۔ صاحب ہفت بر ما خذ غور نکرد کہ بالفتح نوشت (اردو) ناچیز بقول آصفیہ

فارسی - بے حقیقت ناکارہ - نابکار - بیقدر - ناکس - ہیچکارہ - نکمّا - ہیچ پوچ - ذلیل و خوار -

بیچیزی برآوردن مصدر اصطلاحی - صاحب آنند گوید کہ بادر و آہ و مانند آں مضاف کنند بمعنی (۱) بند کردن در و غیر آں و ازیں ماخوذ است (۲) بمعنی پوشیدن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین برزبان ندارند و متقدمین و متاخرین ازین ساکت (اردو) (۱) بند کرنا (۲) چھپانا -

بیچیزی بہادادن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و انند قدر و مقدار گذاشتن - صاحب ہمین مصدر را بزیادت یای زائد و وحدت (بیچیزی بہائی دادن) قائم کردہ معنی با وارستہ متفق (مومن استرآبادی ۵) پر بہائی مدہ بہر رقیب دل قیمت طاعت ریا معلوم **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند - مصدر دیگر بہا بیچیزی دادن پیدا است کہ بمعنی بہای چیزی دادن است معنی بیان کردہ وارستہ و انند اصلا پیدا نمی شود فتا مل (اردو) کسی چیز کی قیمت دینا -

بیچیزی پرداختن مصدر اصطلاحی - رجوع شدن و رغبت کردن بہ چیزی (ظہوری ۵) خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد مدعائیست کو دعا چون بلب تر پردازد جمع گردید دل و سینہ براحت افتاد وقت آنست کہ داغت بہ جگر پردازد زخمی تو زدل اندیشہ مرہم راند ہر کہ زہر تو خورد کی بشکر پردازد چیست سامان کہ بدل رخت کشد از رویش پابنہ بر سر آنکس کہ بسر پردازد ای خوشا حال خیال تو بخاطر پرداخت - زین خوشتر کہ جمالت بنظر پردازد لب خود از بوسہ تہی بر قدم قاصد شد حق دہد ہوش کہ گوشم بخبر پردازد رفتہ بیرونقی کار ظہوری از حد عیب شاید کہ باحوال ہنر پردازد (اردو) کسی چیز کی جانب رجوع ہونا - رغبت کرنا -

بیچیزی رسیدن مصدر اصطلاحی (۱) آگاہ شدن

از چیزی و اصل شدن بدان و راه یافتن با چیز (انوری ۵) آخر پس ازان ازان بچیزی نرسد چیزی نبود هر که نداند چیزی (۲) برتبهٔ رسیدن (سعدی ۵) آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید تا دوس بتکین و بزرگی بگذشت از همه چیز (اردو) (۱) آگاه ہونا۔ کسی چیز تک پہنچنا (۲) مرتبہ پر پہنچنا

بچیزی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند میل کردن بچیزی (گرگین بیک رزمی ۵) چشمت گراند کی بکبودی زند چه باک در بوستان حسن ز بادام نورس است (حافظ شیراز ۵) فرصت نگر که فتنه چو در عالم اوفتاد عارف بجام می زدو از غم کران گرفت (اردو) کسی چیز کی جانب میل کرنا۔

بچیزی سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند چیز را برابر شمردن (شاعر ۵) بارها با تا سنجیدیم خود را در وقار اورز تمکین بر زمین نشست ما برخاستیم (اردو) کسی چیز کے مساوی سمجھنا۔

بچیزی لرزیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) کنایہ از رحم آوردن بر چیزی و (۲) باک داشتن از چیزی (صائب ۵) دلم بپاکی دامان غنچه می لرزد که بلبلان همه مستند و باغبان تنها مؤلف عرض کند که معنی دوم حقیقی است حیف است که بهار این را داخل کنایه کرد و معنی اول کنایه باشد مگر طالب سند استعمال باشیم که غیر از بهار دیگر کسی محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) رحم کرنا (۲) ڈرنا۔

بچیزی نگرفتن مصدر اصطلاحی بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ در حساب و شمار نیاوردن چیزی را یعنی حقیر پنداشتن آنرا مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست ولیکن۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) حقیر سمجھنا۔ دکن میں کہتے ہیں گنتی شمار میں نہ لانا۔ یعنی حقیر سمجھنا۔

بچین گاو زادن مصدر اصطلاحی۔ بقول

انند و بهار کنایه از نعمت غیر مترقبه یافتن -
(نظامی ۵) بهندوستان پیری از خر فتاد ؛ پدر مرده را بچین گاو زاد ؛ مؤلف عرض کند
که سبحان الله محققین با نام و نشان چه خوش -
اصطلاحی ازین شعر پیدا کرده اند حیف است
ازیشان که از مصرع اول بهرهٔ حاصل نکردند و چرا
(بهندوستان از خر فتادن) را مصدری قرار
ندادند حقیقت اینست که (گاو زادن) اصطلاحی است
بمعنی میراث و نفع کثیر یافتن که بجای خودش می آید
و از (خر افتادن) مصدری است اصطلاحی بمعنی
مُردن که بجایش گذشت ملک چین را داخل
اصطلاح کردن خبر می دهد از طرز تحقیق شان
(اردو) دیکھو گاو زادن بمعنی میراث یا نافع کثیر
حاصل کرنا -

موحده با های حطی

بحاصل شدن مصدر اصطلاحی - بقول
انند و بهار بمعنی حاصل شدن مؤلف عرض کند
که جزین نباشد که موحدهٔ اول زائد است (استاد
فرخی ۵) ای شگفت آنکه بی کینهٔ خوارزم کشتم ؛
تا بحاصل شود ش نام بچنگ آید نیک ؛ (اردو)
حاصل کرنا -

بحاصل کردن مصدر اصطلاحی - بقول
انند بمعنی حاصل کردن مؤلف عرض کند
که جزین نباشد که موحدهٔ اول زائد است -
(استاد فرخی ۵) چه کار بود که تو سوی آن
نهادی روی ؛ که کام خویش بحاصل نکردی
آخر کار ؛ (اردو) حاصل کرنا -

بحال آمدن مصدر اصطلاحی - بقول
انند بحالت اصلی آمدن (اثر ۵) صبحدم
قرص تبا شیر آورد از آفتاب ؛ تا بحال از
حکمتت آید مزاج روزگار ؛ مؤلف عرض کند
که لفظ خود در پنجا محذوف است مقابل بحال
شدن صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه
قاچار این را بمعنی صحت یافتن نوشته - درست گویگه

عود بر حالت خود صحت و اعتدال مزاج است (اردو) حالت اصلی پر عود کرنا۔ اصلی حالت پر آنا۔ صحت پانا۔

بحال خویشتن افتادن استعمال بمعنی بحال خود بودن است۔ بدون مداخلت کسی لازم (بحال خویش گذاشتن) کہ می آید و سند آں بر (بحال کسی افتادن) می آید (اردو) اپنے حال پر پڑا رہنا۔ (۲۳۶۸)

بحال خویش گذاشتن استعمال۔ مداخلت نکردن۔ معنی حقیقی باشد (ظہوری ؎) بہ صبر عزلتے دادم قرار کنج تنہائی ز بحال خویش اگر بگذاردم شوق تقاضائی ز (اردو) اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ کوئی مداخلت نکرنا۔ (۲۳۶۹)

بحال کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول دارستہ و بحر و اند متوجہ بحال او شدن (بدیع سمرقندی ؎) چوں نمی افتد بحال من کسی آں بہ کہ من ز بعد ازیں در گوشۂ افتم بحال خویشتن ز

مؤلف عرض کند کہ مرادف (با حال کسی افتادن) است کہ گذشت و (افتادن بحال کسی) ہم بجائش مذکور شد (اردو) دیکھو افتادن بحال کسی۔ (۲۳۶۰)

بحال کسی نگریستن مصدر اصطلاحی۔ توجہ کردن بحال کسی باشد (انوری ؎) بحق آنکہ دادہ بت جمالت ز بحال بندہ بنگر یکدم امروز (اردو) کسی کے حال پر توجہ کرنا۔ کسی پر متوجہ ہونا

(الف) بجبوبہ آبادی اصطلاح۔ (الف)

(ب) بجبوحہ آبادی بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کثرت آبادی صاحب رہنما (ب) (را بہ حای حطی عوض موحدہ) پنجم نوشتہ گوید کہ بمعنی ہیئت شہر است۔ صاحب بول چال لفظاً متفق با صاحب روزنامہ و فرماید کہ جسم آبادی و حلقہ آبادی و ہیئت مجموعی شہر۔ **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتہی الارب بجبوحہ بہ ضم اول و سکون حای حطی و ضم موحدہ و واو ساکن و فتح حای حطی با ہای ہوز ساکن لغت عربی است

بمعنی اصل ومیان چیزی و وسط آں صاحب محیط المحیط بمعنی کشادگی ہم آوردہ پس تسامح صاحب روزنامہ باشد کہ بہ موحدۂ پنجم نوشت

مرکب اضافی است ومعنی لفظی ایں کشادگی و وسعت آبادی۔ پس کثرت آبادی را ہم تواں گفت (اردو) آبادی کی کثرت وسعت (مؤلف)

بحث بقول بہار بالفتح واکاویدن سخن ومجازاً (ا) بمعنی جنگ ونزاع۔ بالفظ دراز کردن ورفتن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ با حای حطی ساکن وثای مثلثہ لغت عرب است بمعنی واکاویدن سخن وزمین (کذا فی المنتخب) فارسیان این را بمعنی نزاع لفظی بامقابل استعمال کنند و (۲) گفتگو ومذاکرہ وبامصادر فارسی مرکب می شود کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) بحث بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی کھودنا مجازاً بات کی چھان بین۔ نزاع لفظی۔ تکرار۔ مباحثہ۔ جھگڑا (۲) گفتگو۔ مؤنث۔ تذکرہ۔ مذکر۔

بحثیات اصطلاح۔ بقول برہان۔ بفتح اوّل وسکون ثانی وثای مثلثہ مفتوح وجیم بالف کشیدہ وبفوقانی زدہ لغت یونانی است بفارسی مستعمل۔ سرخ مرد را گویند کہ بعربی عصا الراعی وآں رستنی باشد۔ سرخ بسیاہی مائل۔ تقطیر البول را نافع۔ صاحب محیط بر سرخ مرد فزاید کہ اسم فارسی است وبہندی لال ساگ وآں از بقول معروفہ۔ با لحم وسادہ پختہ می خورند۔ بہتر نانخورش بانان در بلاد ہند است۔ سرد خشک در دوم وگویند گرم خشک دراں وبہتر آں تازہ ودراں اندکی قبض۔ التیام جراحات تازہ کند وضماد آں نافع رمد است وچوں آب آں با کافور در بینی چکانند۔ رعاف را قطع کند وخوردن آں نزف الدم رحم ونفث الدم را بند سازد ومعدہ وامعا را پاک کند وادرار حیض نماید ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو)

لال ساگ - بقول آصفیہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں -

بحث رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بحث شدن است لازم بحث کردن (صائب ؎) زخار زار تعلق کشیدہ دامن را کہ بحث بر سر یک سوزن مسیحا رفتہ (امیر شاہی سبزواری ؎) گفتمش جان داد شاہی بیتو گفت بحث در خضر و مسیحا میرود (اردو) بحث ہونا

بحث شدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بحث واقع شدن باشد (عالی شیرازی ؎) از مقولات عشر شد بحث داماد عروس را این زکم و کیف می گفت او متی می گفت او این را (اردو) دیکھو بحث رفتن -

بحث کردن استعمال - بقول بحر و آنند راج (در چراغ ہدایت) (۱) معروف و (۲) بمجاز نزاع و جنگ کردن (سلیم ؎) مستند اہل مدرسہ زاں می کنند بحث را ورنہ چرا کنند کسی ہوشیار بحث مستاں کنند در سر مستی بہم نزاع من می کنم ہمیشہ بوقت خمار بحث را (ظہوری ؎) آنکہ صد بحث در اثبات قبولم کرد ست را باور نیست کہ رد ساختہ یکبار مرا مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این مجرد گفتگوی باہمی و ہمین است معنی اول کہ خان آرزو معروفش گفت - چنانکہ (حافظ ؎) بحث بلبل بر حافظ مکن از خوش سخنی پیش طوطی نتوان نام ہزاراں بردن را (صائب ؎) بر سنگ خارہ زد گہر آبدار خویش را ہر کاملی کہ کرد بنا ناقص عیار بحث را و معنی دوم نزاع لفظی است کہ سندش بالا گذشت (اردو) (۱) گفتگو کرنا - ذکر کرنا (۲) بحث کرنا - نزاع لفظی کرنا -

بحث یافتن استعمال - صاحب آصفی صراحت معنی این کرد و سندی پیش کرد (جمال اصفہانی ؎) ہم کمر گرد میانت پیک گمرہ آمدہ را

ہم سخن راہ دہانت بحث مشکل یافتہ ؛ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی خیال کردن بحث (اردو) بحث خیال کرنا جیسے "ہم اس کو وقت طلب بحث خیال کرتے ہیں یا پاتے ہیں"

بحجّت برنیامدن | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی قاصر شدن بدلیل و حجت واز عہدۂ آں برنیامدن ۔ مؤلف عرض کند کہ بحجت غالب نہ شدن است و بس سند استعمال پیش نہ شد خلاف قیاس نیست ۔ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) حجت میں غالب نہ ہونا ۔

بحدّی | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمرتبہ و بغایتی مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخر یای وحدت است یا موصول و موحدۂ اوّل

بمعنی بست و دوم کہ گذشت (اردو) ایک حد تک ۔ جس حد تک ۔

(الف) **بحدیث آمدن** | مصدر اصطلاحی تقریر کردن و سخن کردن باشد (انوری ۵) تا زبان زخمہ بود چوں بحدیث آید عود ؛ تا دہاں نغمہ بود چوں بحروش آیدنی ؛ محفی مباد کہ ...

(ب) **بحدیث آمدن عود** | کنایہ باشد از آواز دادن ساز (اردو) (الف) بات کرنا (ب) ساز کا آواز کرنا ۔ بجنا ۔

بحذر بودن | استعمال ۔ خوف کردن و کنارہ کشیدن و احتراز کردن (صائب ۵) از صحبت افسردہ دلان بحذر باش ؛ جویای جگر سوختگاں ہمچو شرر باش ؛ (اردو) خوف کرنا ۔ احتراز کرنا ۔

بحر | بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) بمعنی غور و فکر (مفید بلخی ۵۲) ہر چند قطرہ ایست بظاہر دل کباب ؛ بحرش زدہ ببین کہ چہ عمّان آتش است ؛ (زکی ندیم ۵۲) دل بشوق طلب گوہر ناپیدائی ؛ زورق افگن شدہ در بحر عجب دریائی ؛ می فرماید کہ در محاورہ گویند "در بحر کاریم یعنی بغور کار رفتیم" خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی دریا شہرت دارد و (۳) ظاہرا بمعنی کاروان

(۲۳۶۲)
(۲۳۶۳)

کشتی و جهاز که مصطلح اهل بنگاله است نیز آمده (فرح الله شوستری ۵) بغیر سینهٔ دریا دلان نگنجد عشق تا
برای بحر خدا آفرید دریا را؛ و فرماید که اگر مراد از دریا رودهای کلان باشد بحر عبارت از محیط بود و الله اعلم
وهم او ذکر معنی دوم هم کرده - صاحب جامع فرماید که در عربی بمعنی دریای آب وغیره - بهار نسبت
معنی اوّل گوید که بالفتح دریا و جوی بزرگ - ابحر و بحار جمع آن و بے پایان - بیکران - پر آشوب -
تلخ رو - سبکروح - گران لنگر - گوهر بار - گوهر خیز - گوهرزای هر یک از صفات اوست و ذکر
معنی دوم و سوم هم کرده **مؤلف** عرض کند که بحر لغت عرب است بمعنی اوّل یعنی دریا و
وجوی بزرگ (کذا فی المنتخب) و محققین عربی زبان این را بمعنی دریای شور نوشته اند و جوی بزرگ
بمجاز باشد - قول صاحب محیط المحیط در خصوص معتبر است که البحر خلاف البر نسبت معنی دوم
عرض می شود که از سند مفید بلخی (بحر زدن) بمعنی غوطه زدن پیدا است که بجای خودش در ملحقات
ذکرش کنیم و از سند زکی ندیم هم بحر بمعنی عمق پیدا است که مجاز معنی اوّل است و از همین معنی مجازی
در مرکبات این که می آید معنی غور و فکر حاصل می شود و لیکن در مجرد لفظ بحر معنی غور و فکر نیست
محققین بالا غور نکرده اند و همین معنی از سند فقرهٔ وارسته پیدا می شود که بذکر محاوره نقل کرد - پس
متحقق شد که معنی دوم بر سبیل مجاز عُمق است و بس - حالا عرض می رود از معنی سوم که پیدا کرده
خان آرزوست و ایجاد بنده را ماند اگرچه گنده باشد و استنادش از کلام فرح الله شوستری است
حیف است که بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی - معنی کاروان کشتی و جهاز پیدا کرد و در آخر تحقیقش
سفینهٔ طوفان زدهٔ خان آرزو اند کی بکناری رسد که دریا را رود کلان گرفت و بحر را محیط - آری آری
همین است تحقیق و همین تحقیق معنی شعر لطیف گرداند یعنی شاعر گوید که عشق بحریست که در سینهٔ دریادلان

می گنجد و این عجوبہ ایست کہ در عالم عشق خداوند کریم بحر را برای دریا آفرید و حقیقت عکس این است یعنی دریا برای بحر آفریدہ شدہ (یعنی) ہمہ دریاہا در محیط داخل می شود نہ محیط در دریا۔ چنانکہ در عشق۔ پس متحقق شد کہ در کلام فرح اللہ شوستری بحر بمعنی اوّل است و معنی سوم را پیدا کردن خبری دہد ازین کہ موجد این ذوق سخن ندارد۔ مخفی مباد کہ بعض محققین بحر را بمعنی بحر شعر ہم گرفتہ اند و ما صراحت کامل این معنی بر بحر شعر کنیم (اردو) (۱) بحر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سمندر۔ بڑا دریا۔ دریائے محیط (۲) عمق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گہرائی۔ قعر۔ دریا کی تہاہ (۳) قافلۂ بحری۔ مذکر۔ (۴) دیکھو بحر شعر۔

بحر ابیض (۲۲۶۳) اصطلاح۔ از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ بحر سفید در شمال روس واقع است و آبش سفید است مقابل بحر اسود (اردو) بحر ابیض۔ مذکر۔ اُس سفید سمندر کا نام ہے جو از روی جغرافیۂ انگریزی شمال روس میں واقع ہے۔

بحر احمر (۲۲۶۴) اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی دریای سرخ۔ و این محیطی است۔ میان افریقہ و عربستان کہ از جغرافیۂ زمان حال وجود این پیدا است و گویند کہ رنگ آبش مائل بسرخی است و بزبان انگلیسی (ریڈ سی) نام دارد (اردو) بحر احمر۔ مذکر۔ اس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عربستان کے درمیان واقع ہے جس کے پانی کا رنگ مائل بسرخی ہے۔ انگریزی زبان میں اس کو (ریڈ سی) کہتے ہیں۔ جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے۔

بحر اخضر اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و بہار (۱) کنایہ از آسمان (میر معزی ۵) ز جسم و طبع تو بردند مایہ و مادہ ؎ چہ بر اثیر و چہ بر بحر اخضر آتش و آب ؎ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔ اخضر بمعنی سبز رنگ آمدہ

ومعنی لفظی این ترکیب توصیفی بحرے کہ سبز رنگ است
پس کنایۂ لطیف شد برای فلک - مرادف
(بحر خضرا) کہ می آید وبقول غیاث (۲) دریائی است
کہ بجانب شرقی آں چین وبغرب آں یمن وبہ
شمال آں ہند وبجنوب آں دریای محیط - طولش
دو ہزار فرسنگ وعرضش پانصد فرسنگ وجزائر
آباد بسیار دارد یکی ازاں سراندیب است وفرماید
کہ معنی لفظی ایں دریای سبز وسبز بودن دریا محض
فرضی است یا از کثرت عمق سبزی نمودہ باشد
(انتہی کلامہ) مامی گوئیم کہ نہ چنین باشد بلکہ بحری را
کہ بحر اخضر نام است رنگ او مائل بسبزی است چنانچہ
بحر اسود آبش مائل بسیاہی است (اردو) (۱)
دیکھو آسمان - امیر مینائی نے تشبیہات آسمان میں
بحر اخضر کا ذکر فرمایا ہے - مذکر - (۲) ایک خاص
سمندر کا نام بحر اخضر ہے جس کی شرق میں چین
واقع ہے - مذکر -

بحر اسود اصطلاح - بقول انند - بحوالۂ
فرہنگ فرنگ دریائی است معروف **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب توصیفی است واز جغرافیۂ
انگلیسی پیدا است کہ متصل قسطنطنیہ جانب جنوب و
مغرب روس واقع - گویند کہ آبش سیاہ رنگ است
عجبی نیست کہ از کثرت عمق (اردو) بحر اسود - مذکر -
ایک کالے رنگ کے سمندر کا نام ہے جو قسطنطنیہ سے
متصل روس کے جنوب ومغرب میں واقع ہے -

بحر اصفر اصطلاح - مرکب توصیفی -
بمعنی دریائی کہ زرد رنگ است - از جغرافیۂ انگلیسی
پیدا است کہ دریائی است در مشرق چین کہ در
انگلیسی زبان (یلوسی) نام دارد - وگویند کہ رنگ
آبش مائل بزردی است (اردو) بحر اصفر مذکر -
ایک سمندر کا نام ہے جو چین کی مشرق میں واقع
ہے - جس کو انگریزی زبان میں (یلوسی) کہتے ہیں
جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اصول اصطلاح - بقول بحر - وزن نغمہ
کہ در ہند تال گویند چنانکہ بحر شعر وزن شعر باشد

(۲۴۷۵)

بہار گوید کہ مرادف (بحر نغمہ) کرمی آید مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وبتحقیق لفظ اصول بجایش گذشت وحقیقت کامل ایں در رسائل علم موسیقی مندرج (اردو) تال بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مؤنث۔ اصول نغمہ کے ضبط کرنے کے واسطے ہاتھ پر ہاتھ مارنا (اہل لکھنؤ۔ مذکر بولتے ہیں) آپ ہی نے سر بر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تال۔ تان علم موسیقی کا موضوع۔ بلندی وپستی کے اعتبار سے اس کے سات درجے ہیں جن کی تفصیل ساتوں سروں میں لکھی گئی ہے۔

بحر الماس اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و ہفت (۱) دریائی است کہ در جزائر آں کان الماس است۔ صاحب مؤید بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) تیغ و (۳) آبگینہ را ہم گویند صاحب شمس متفق با مؤید مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ بحر الماس بحر الماس گفتہ باشند وجا دارد کہ نظر بر معدن الماس بدیں اسم موسوم شد امّا محققین بالاصراحت نکردہ اند کہ در کدام مقام واقع است ومعنی دوم وسوم کنایہ باشد کہ آب شمشیر الماس را ماند در جلا وہمین باشد در آبگینہ (اردو) (۱) ایک خاص سمندر کا نام بحر الماس ہے جس کے جزائر میں الماس کی کان ہے افسوس ہے کہ اس کا مقام معلوم نہ ہو سکا (۲) تیغ۔ مؤنث (۳) دیکھو آبگینہ۔

بحر اندلس استعمال۔ بقول برہان ومؤید و ہفت واند دریائی است کہ کشتی دراں کار نکند الا روز شنبہ بوقت غروب آفتاب کہ ساکن گردد و تا دیگر بار طوفان شدن کشتی از مخاطرہ گذشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ ایں بحر در اندلس واقع وحقیقت اندلس بجایش گذشت واز جغرافیہ زمان حال تعریف بالا متروک است واینقدر متحقق کہ جزر ومد بسیار دارد (اردو) بحر اندلس وہ سمندر جو اندلس میں واقع ہے۔ مذکر۔

(الف) **بحر بی پایاں** اصطلاح۔ بتحقیق با معنی لفظی ہر دو را) بحر عمیق

(ب) **بحر بیکراں**

وبزرگ است (صائب الف ۵) گرچہ طوفان
از جگر دریا سیست بر دریا سوار تر دست و پا گم می کند
در بحر پیا نا (صاحب جہانگیری در ملحقات خود
فرماید کہ (ب) (۲) کنایہ باشد از عالم ملکوت و جبروت
(انوری ب ۵) حصار کرد بریں آبگینہ گون طارم
بگرد او زدہ از بحر بیکران خندق (صاحبان برہان و
وجامع وناصری در ملحقات) ہمین معنی را بر.....

(ج) **بحر بیکران خندق** نقل کردہ اند و استناد
شان غیر از کلام انوری نباشد کہ بر (ب) گذشت
حیف است کہ بر معنی شعر غور نہ کردند از کلام انوری
مجرد (بحر بیکران) یعنی عالم ملکوت و جبروت پیدا است
مؤلف عرض کند کہ بعض محققین (عالم جبروت)
را اصطلاح تصوف گفتہ اند یعنی مرتبہ صفات او
تعالیٰ شانہ۔ مخفی مباد کہ جبروت یعنی عظمت و بزرگی
است از ینجا است کہ عالم عظمت و جلال اسمائے
صفات آلہی و مرتبہ وحدت را عالم جبروت گفتہ
(در عالم ملکوت) عالم فرشتگان را شمارند مگر باصطلاح

صوفیان عالم یعنی کہ عالم ارواح باشد و بقول بعض عالم غیب
(عبادت گاہ فرشتگان) (اردو) (الف و ب)
(۱) بہت بڑا سمندر جس کی حد اور کنارہ نہ ہو (ب)
(۲) عالم جبروت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔
اصطلاح تصوف میں خدای تعالیٰ کا مرتبہ چونکہ
جبروت کے معنے عظمت و بزرگی کے ہیں۔ اس وجہ
سے عالم عظمت و جلال اسمائے صفات آلہی و مرتبہ
وحدت کو جو حقیقت محمدی و متعلق بمرتبہ صفات ہے
عالم جبروت کہتے ہیں (عالم ملکوت) بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ عالم فرشتگان۔ مگر صوفیوں کی
اصطلاح میں عالم معنے جو عالم ارواح ہے بعض کے
نزدیک عالم غیب (فرشتوں کی عبادتگاہ)۔

بحر چگل اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
نام دریا ئیست۔ صاحب برہان گوید کہ دریائی است
در ترکستان منسوب بہ شہری کہ آنرا چگل می گویند صاحب مؤید
این را دریای عظیم ترکستان گفتہ و بقول صاحب ہفت
دریاچہ و صاحب شمس بر دریای عظیم قازغ **مؤلف** عرض کند

کہ مرکب اضافی است کہ بحر را بسوی چگل مضاف کردہ اند و چگل بقول برہان بکسر اول و ثانی نام شہریست از ترکستان کہ مردم آنجا بغایت خوش روی می باشند و گل ولای و لجن را نیز گویند (اردو) بحر چگل۔ مذکر۔ ایک خاص سمندر کا نام ہے جو شہر چگل میں واقع ہے۔

بحر خضرا اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مرادف معنی اول بحر اخضر کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و خضرا لغت عرب است بالفتح بمعنی ہر چیز سبز (خواجہ جمال الدین سلمان ؎)

باغیست فضای کبریایت ز بیرون ز ریاض سبز طارم
از ہر و قش چو بحر خضرا ز آویختہ صد ہزار شنبم

(اردو) دیکھو بحر اخضر کے پہلے معنے۔

بحر خوارزم استعمال۔ بقول سروری دریائیست کہ آب آموی۔ انجا جمع شود۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر (نام دریائی) قانع صاحب برہان باتفاق قول سروری گوید کہ محیط آں صد فرسنگ است و صاحب ہفت ہمزبانش و بقول موید دریائی است کو چک بخطہ بلاد خوارزم **مؤلف** عرض کند کہ آموی نام دریائی است کہ تعریفش بجائے خودش گذشت۔ پس معلوم می شود کہ بحر خوارزم محیط آں دریائی است کہ در خوارزم کہ دریای آمو در و داخل می شود دیگر ہامیج (اردو) بحر خوارزم۔ مذکر۔ خوارزم کا سمندر جس میں دریای آمو داخل ہوتا ہے۔

بحر دست اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر و موید کنایہ از سخی **مؤلف** عرض کند کہ بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است کہ خلق دائما از دست او سیراب شود و فیض یابد (اردو) دریا دل۔ دیکھو دریا دل۔

بحر دماں زبیق عمل اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و موید کنایہ از ابریست کہ تقاطر کند۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ کنایہ از ابری کہ برف ببارد (حکیم خاقانی ؎)

چوں رغن طلق است وطل بحر دماں زبیق عمل تر
خورشید در تصعید و حل آتش در اعضا داشتہ تا

مؤلف عرض کند که شارح کلام خاقانی یعنی محمد داؤد علوی شادیابادی در نقل مصرع اوّل داد عطف را از میان طلق و طل برمیدارد و گوید که طلق سنگی است سپید مطلق درخشندهٔ مشهور که طبق های آن از یکدیگر جدا می شود (ابرک) وازان روغن بجکمت کشند و آن در کیمیاگری بکار آید و نیز دافع آتش است و سوخته نشود و طل باران خورد قطره (و بقول بعض شبنم) و بحر دمان دریا رونده و زیبق عمل پرنده و تصعید بلندی گرفتن و در اصطلاح کیمیاگران سیماب و جز آن در دوکتوره یا در دو دیک مهر کرده در آتش نهند تا از کتوره یا دیک زیرین برآید و بکتوره یا دیک زیرین بچقد و اینجا از تصعید برآمدن ابر از دریا به هوا مراد است و حل گداخته شدن و آب گشتن چیزی بعمل و اینجا از حل باران مراد است و از آتش گرمی آفتاب مراد است و درین بیت همه اسباب کیمیاگری آورده و در معنی ابهام است و معنی شعر آنست که از قطرات باران بمنزل روغن طلق طلق است و دریا رونده از باد صبا مانند سیماب در لرزه و بخارا و بالا برنده است و آفتاب در تصعید و حل است ای آنجا دریا را بحرارت تابش خود برشکند و از هوا برمی گرداند و حل می کند ای ازان ابر باران می بارد و برای تصعید و حل آتش در تن خود موجود دارد حاصل بیت آنست که بسبب حرارت آفتاب از دریا بخاری خیزد و چون در هوا می رود ابر می شود وازان باران بهاری بارد

مؤلف عرض کند که اگر بقول محققین بالا ازین اصطلاح کنایه از تقاطر کننده گیریم معنی شعر درست نمی شود و اگر بقول ناصری ابر برف بارگیریم درینصورت هم لطافت معنی پیدا نمی شود - خیال ما این است که از (بحر دمان) که زیبق عمل صفت اوست کوه های برف مراد است نه ابر برف بارنده کوه های برف را (بحر دمان) ازینوجه گفتند که آبش مثل دریا رواں می باشد و (زیبق عمل)

ازینوجہ گویند کہ از گرمی آفتاب آبش می برد۔ پس شاعر گوید کہ (بحر دمان زبیق عمل) یعنی کوہای برف ہمچو بار و غن جلق است در حل و بجوس ظل یعنی مثل شبنم است در پرندگی و این نتیجہ خورشید است کہ در حل و تصعید۔ آتش در اعضای خود دارد دیگر ہیچ (اردو) قطرے برسانے والا ابر۔ مذکر برف برسانے والا ابر۔ مذکر۔ اور بلحاظ ہمارے معنوں کے برف کا پہاڑ۔ مذکر۔

بحر رواں اصطلاح۔ بقول۔ بحر و انند وغیاث۔ کشتی باشد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان ازین اصطلاح ساکت اند۔ مرکب توصیفی است۔ وخلاف قیاس نیست (اردو) کشتی بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث صحیح (کشتی) ناؤ۔ بیڑی۔ سفینہ۔ زورق۔

بحر زدن مصدر اصطلاحی (۱) غوطہ زدن کہ معنی حقیقی است و (۲) بستہ کاری رفتن۔ و این کنایہ باشد۔ سند ایں از مفید ملخص بر لفظ بحر گذشت

مراد (بہ بحر چیزی رفتن) کہ بہای خودش گذشت (اردو) (۱) غوطہ مارنا۔ ڈوبنا (۲) تہ کو پہنچنا بقول آصفیہ۔ کسی بات کے مغز کو پہنچنا حقیقت کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت کر لینا۔ منشا کو پہچاننا (دیکھو بہ بحر چیزے رفتن)

بحر زنگ استعمال۔ بقول ضمیمۂ برہان دریای زنگبار است گویند کہ ہر کہ ازاں آب بخورد جرب بہم رساند و معرب آں بحر الزنج۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو) بحر زنگ۔ زنگبار کا دریا مذکر

بحر سیہ استعمال۔ بقول انند وغیاث دریای عمیق خطرناک **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است وسیاہی رنگ آب از عمق بسیار ظاہر میشود کہ خطرناک است و بظاہر ترجمہ بحر اسود (اردو) عمیق سمندر خطرناک سمندر (مذکر)

بحر شعر اصطلاح۔ بقول بہار و وزن شعر بر قیاس بحر اصول کہ گذشت (صائب ۵)

(۲۳۶)

در بحر شعر خامشی از لاف بہتر است ؎ دست در سر
حجت غیر شناور است ؎ صاحب انند بر بحر گوید
کہ مجازاً بمعنی وزن شعر است بمشابہت آنکہ همچنانکہ
دریا مشتمل است بر انواع جواہر و نباتات و حیوانات
بحر عروض نیز مشتمل است بر انواع شعر یا همچنانکہ
کسی در دریا افتد حیران و سرگردان می شود همچنین
کسی کہ در بحر اشعار افتد بجہت تغیراتی کہ در ارکان
واقع است متحیر می شود کہ این چہ تغیر است و چہ
وزن دارد و فرماید کہ عدد بحور شعر نوزدہ است
طویل ۔ مدید ۔ بسیط ۔ وافر ۔ کامل ۔ ہزج ۔ رجز
رمل ۔ منسرح ۔ مضارع ۔ مقتضب ۔ مجتث ۔
سریع ۔ جدید ۔ قریب ۔ خفیف ۔ مشاکل ۔
متقارب و متدارک مؤلف عرض کند کہ
معنی لفظی این دریای شعر است کہ از و گوہر معانی
پیدا می شود و کنایہ از بحور مخصوص و معروف کہ
حقیقت آں در کتب عروض مذکور (اردو)
بحر بقول آصفیہ اسم مؤنث ۔ وزن شعر مجازاً

نظم کی اٹھیس وزنوں میں سے ہر ایک وزن کو بحر
کہتے ہیں۔

بحر عُمان اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان
(۱) دریای است عمیق کہ دراں لولو می باشد و (۲)
نام قصبہ ایست بر کنار دریا کہ آنرا اسخار ہم گویند
و (۳) کنایہ از چشم ہم ۔ صاحب مؤید بر ذکر معنی اول
و دوم قانع و اسخار را صحار نوشتہ ۔ صاحب انند
گوید کہ بضم عین مہملہ و فتح میم دریای محیط و بحر اعظم را
گویند و نام شہری بر کنارۂ دریا ۔ صاحب ہفت
ذکر معنی اول و دوم کردہ ۔ صاحب غیاث بحوالۂ
کشف بر عُمان گوید کہ بالضم نام شہر ایست در یمن
بر کنارہ بحر اعظم یعنی دریای محیط ۔ لہذا دریای اعظم را
بداں نسبت کردہ دریای عُمان گویند و صاحب
منتخب بر عُمان فرماید کہ بالضم نام شہری بہ یمن و
بالفتح و تشدید میم شہر ایست بہ شام ۔ صاحب
منتہی الارب بر صحار گوید کہ شہر ایست بر لب عُمان و مقصود
از عُمان غیر از بحر عُمان نباشد یعنی عُمان را بمجاز بحر عُمان

گرفتہ مؤلف عرض کند مرکب اضافی است ومحیطی را نام است کہ بر کنارۂ عُمان واقع وبمعنی دوم غلط است کہ عُمان را بحر عُمان نوشت وبرای معنی سوم طالب سند استعمال باشیم واگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ استعارۂ ایست نہ کنایہ۔ فتأمل تسامح صاحب برہان است کہ صحار را استحار نوشت

(اردو) (۱) بحر عُمان۔ مذکر۔ ایک بڑے سمندر کا نام جو کنارۂ عُمان پر واقع ہے اور عُمان ایک شہر کا نام ہے جس کو عربی میں صحار بھی کہتے ہیں جو یمن میں واقع ہے (۲) عُمان۔ مذکر۔ ایک قصبہ کا نام ہے جو یمن میں واقع ہے جس کے سمندر کو بحر عُمان کہتے ہیں (۳) آنکھ۔ مؤنث۔ امیر مینائی نے تشبیہات چشم عاشق میں دریا کا ذکر فرمایا ہے

بحر غمام اصطلاح۔ بقول برہان وبحر وصفت وانند دریای کاشغر است گویند۔ اگر کسی سنگی دراں اندازد طوفان شود بمثابہ کہ ہیم ہلاک نزدیک باشد مؤلف عرض کند کہ غمام بقول منتخب بالفتح ابر سفید ونام شمشیر جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبالضم زکام پس مرکب اضافی است یعنی اضافت بحر بسوی ابر یعنی بحری کہ مثل ابر سفید است۔

(اردو) بحر غمام۔ مذکر۔ اُس سمندر کا نام ہے جو کاشغر میں واقع ہے۔

بحرف آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف عرض کند کہ ماسند ایں در کلام ظہوری یافتہ ایم (۵) حدیث خار خوس کوے او بہار منست زبان بحرف گل ونسترن نمی آید (اردو) بات کرنا۔

(الف) بحرف او نمی باشد مقولہ۔ بقول وارستہ وبحر یعنی سخن او نمی شنود۔ صاحب انند بذکر ایں گوید کہ ایں محاورہ است او بہمچناں (بحرف من نمی باشد) ای حرف من نمی شنود۔ بہار ذکر (بحرف من نمی باشد) کردہ گوید کہ ای حرف مرا نمی شنود مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر ذکر مصدر...

(ب) بحرف کسی بودن بمعنی سخن او شنیدن کردہ و(الف) مشتق ہمین مصدر اصطلاحی است ومقولہ خاص نیست (اردو) (الف) اوس کی بات

نہیں سنتا۔ توجہ نہیں کرتا ہے (ب) کسی کی بات سننا۔ ماننا۔ توجہ کرنا۔

بحرف گوش نہادن مصدر اصطلاحی (۲۳۷۶)

سخن کسی را بتوجہ شنیدن (ظہوری ۵) چرا بحرف ظہوری نمی نہی گوشی تا بگفت او گوئی کہ خاموش کردہ مارا (اردو) کان لگا کر سننا۔ بقول آصفیہ۔ متوجہ ہو کر سننا۔ غور و توجہ سے سننا۔ دھیان دیکر سننا۔ (ظفر ۵) نہ رد کو میرے غمخواروں کو میرا حال سنتے سے تو لگا کر کان سن لو تم وہ کیا کہتے ہیں کہنے دو تو

بحرفی بند است

بحرفی در بند است مقولہ۔ بقول بحرے بامر سہل موقوف است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ یعنی فارسیان می گفتند کہ کار ما بحرف شما بند است (یا در بند است) پس باشارۂ شما کشایش کار ما می شود۔ معاصرین عجم زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) آپ کے ایک اشارہ پر ہماری کاربراری موقوف ہے۔

بحر قطاس اصطلاح۔ بقول مؤید نام دریائے قطاس در (ار) باشد و آں گاویست کہ دم آنرا گردن اسپان و بر سر علم بندند و فرماید کہ در فرنگی نوشتہ کہ گاویست کہ در کوہ ہای ختامی باشد **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازیں سہ لغت و سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب غیاث فرماید کہ قطاس بضم اول و سین مہملہ معرب۔ توتاس لفظ ترکی است بمعنی موی دم گاو کوہی کہ آں را لجگا گویند و صاحب برہان فرماید کہ قطاس بلغت رومی گاویست بحری کہ دم او را بر گردن اسپان و بر سرہای علم بندند و بقول بعض در کوہ ہای ختامی باشد (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ اگر ایں گاو را از حیوانات بحر تسلیم کنیم (بحر قطاس) مرکب اضافی باشد یعنی بحری کہ دراں قطاس است بحث کامل قطاس بجایش کنیم (اردو) بحر قطاس۔

مذکر ۔ ایک خاص سمندر کا نام ہے جس میں دریائی گائے ہوتی ہے ۔۔

بحر کمان اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بحر و بہار فاصلہ کہ بعد کشیدن کمان میان زہ و کمان بہم رسد (صائب ؎) نیست ممکن تیر در بحر کماں لنگر کند ٭ چوں حضور دل بزیر آسماں پیدا شود ٭ (ولہ ؎) با قامت خم حلقہ بگوش در دل باش ٭ در بحر کمان روی مگرواں زنشانہ ٭ (ولہ ؎) عمر را قامت خم باز ندارد زشتاب ٭ تیر را بال و پر از بحر کماں ترنہ شود (میرزا معز فطرت ؎) چرا ہر لحظہ طوفانی نسازد کشتی دل را ٭ کنی چوں پنجۂ سیمین نہاں بحر کماں دارد ٭ (اشرف ماژندرانی ؎) ہمچو ماہی بدل خاک طپد در دل خصم ٭ ہر خدنگی کہ شد از بحر کمان تو جدا ٭ (مؤلف) عرض کند کہ مرکب اضافی است و فاصلۂ میان زہ و کمان را بحر گفتن جزین نباشد کہ بلغت عرب بحر بمعنی زہ ہان ہم آمدہ (کذا فی المنتخب) پس فارسیان زہ ہان کمان فاصلہ را گفتند کہ میان زہ و کمان بہم رسد (اردو) فارسیوں نے اُس فاصلہ کو (بحر کمان) کہا ہے جو کمان کھینچنے پر زہ اور کمان کے درمیان پیدا ہو ۔ مذکر ۔

بحرگان اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ملاح و کشتی بان را گویند حیف است از صاحب بحر کہ این اصطلاح را گذاشت ۔ خلاف قیاس نیست کہ گان بقول برہان چوں در آخر کلمہ آید افادہ معنی لائق و سزاوار و پیوستگی کند ۔ پس کسی کہ با بحر پیوستگی دارد و لائق و سزاوار بحر است ۔ ملاح و کشتی بان باشد و این کنایہ لطیف ۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ملاح ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ناخدا ۔ ناؤ چلانے والا ۔ کشتی بان ۔ کھیوٹیا ۔ مانجھی ۔ ہانجی

بحر گوہر خیز اصطلاح ۔ بحری و ساحلی کہ دراں صدف گوہر پیدا شود ۔ مرکب توصیفی است و (گوہر خیز) اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎)

خامشی دریاو گفت وگوخس وخاشاک اوست پاک کن از خار وخس این بحر گوہر خیز را (اردو) بحر گوہر خیز فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں وہ سمندر جس میں موتی پیدا ہوں۔ مذکر۔

بحر محیط اصطلاح۔ بقول بحر (۱) نام دریائی و (۲) کنایہ از آسمان صاحب انند بذکر معنی دوم نسبت معنی اول گوید کہ دریائی است بے منتہا در مغرب صاحب موید این ہر دو معنی را بذیل لغات عرب آوردہ وصاحب شمس ہمزبانش (انوری ۵) مجد دین بوالحسن عمرانی آنکہ بجود دل او بحر محیط است وکفش ابر بہار۔ مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی مرکب توصیفی است و وجہ کنایہ معنی دوم ہمین است کہ آسمان عالم را احاطہ کردہ است (اردو) (۱) بحر محیط۔ مذکر۔ ایک دریائے بے کنار ہے جو مغرب میں واقع ہے۔ (۲) دیکھو آسمان۔

بحر معلّق اصطلاح۔ بقول بحر وغیاث آسمان را گویند۔ صاحب انند گوید کہ بہ تشدید لام کنایہ از آسمان است مؤلف عرض کند کہ آسمان را بی ستون گویند۔ ومعلق بودنش از نظر ثابت پس کنایہ لطیف است بہ مرکب توصیفی (اردو) دیکھو آسمان۔

بحر نغمہ اصطلاح۔ بقول بحر وبہار وانند مراد دن بحر اصول کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وموافق قیاس بمعنی بحر نغمہ برزبان دارند (اردو) بحر نغمہ کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو بحر اصول۔

بحر نہنگ اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی تیغ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ظاہر اضافت نہنگ بحر باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ استعارہ ایست۔ خیال ما این است کہ (بحر نہنگ آثار) کہ بہ ہمین معنی می آید بدست دراز کاتب شمس (بحر نہنگ) شد (اردو)

تیغ مؤنث - دیکھو آئینہ دست -

بحر نہنگ آثار (الف) اصطلاح - الف بقول برہان و **بحر نہنگ آسا** (ب) بحر وہفت و (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از شمشیر آبدار و (ب) بقول بحر و برہان وہفت مرادفش - صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است معنی لفظی این بحری کہ ہمچو نہنگ می خورد - کنایہ لطیف است - نظر بر آبداری و خونخواریش (اردو) تیغ - مؤنث - دیکھو آئینہ دست - زباندانان اردو نے بھی تیغ کو بحر اور نہنگ سے تشبیہ دی ہے -

بحر وسیع اصطلاح - بقول (جہانگیری در ملحقات) و بقول برہان و جامع و موید (بحر ہفت (۱) کنایہ از فلک و (۲) کنایہ از دست سخی) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس و کنایہ لطیف (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) سخی کا ہاتھ - مذکر -

بحری قطاس اصطلاح - بقول برہان وہفت وانند بضم قاف - گاوی است بحری کہ دم آنرا بر گردن اسپاں و بر سر علم بندند و بقول بعض گاوی کہ در کوہ ہای خطا می باشد صاحب جامع ہمین را (بحری قطان) نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ غلطی نقل نگار مطبع بیش نیست کہ سین مہملہ را نون نوشت و حقیقت قطاس را بر (بحر قطاس) بیان کردہ ایم و این قلب اضافت قطاس بحری است و بس آنانکہ گاو خطائی را گفتہ اند غور بر ماخذ کردہ اند (اردو) وہ گاے جو بحر قطاس میں پیدا ہوتی ہے جس کے دم کو گھوڑوں کی گردن اور علم پر لٹکاتے ہیں - مؤنث -

بحرین دارستہ و بہار گوید کہ (۱) نام شہر بیست و (۲) نام دو دریای روم و فارس کہ باہم جمع شدہ اند (یحیی کاشی ۵۲) اشک فشاندن آں گہر بی بہا بغیرت بحرین شدش دیدہ ہا

صاحب تحقیق الاصطلاحات نسبت معنی اوّل فرماید کہ نام بندریست کہ مروارید در دریای محاذی آں پیدا می شود و در اقصای ممالک از انجا می برند (منہ ۵) از دو چشم ترمن اشک بدر می آید ژ بطریقی کہ ز بحرین گہری می آید ژ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ بالا درست است۔ صاحب انند گوید کہ وعدہ گاہ ملاقات مہتر موسی و مہتر خضر و الیاس علیہم السلام ہمانجاست (اردو) (۱) بحرین ایک شہر کا نام ہے مذکر (۲) دریاے روم و فارس کو بھی بحرین کہتے ہیں۔ مذکر۔

بحساب گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ (معتبر دانستن (تاثیر ۵) آں قدر ہا کہ سپرد است بخود خصم یعین ژ غیر خود را عجبی نیست نگیرد بحساب ژ صاحب بحر فرماید کہ معتبر داشتن و در شمار آوردن و (۲) مواخذہ کردن (ولہ ۵۲) ناز تحویل کند آنکہ بعاشق شب و روز ژ چہ حساب است کہ ہرگز نگرفتش بحساب ژ (اردو) (۱) معتبر جاننا۔ صاحب آصفیہ نے (گنتی میں لانا) پر فرمایا ہے کہ شمار میں لانا۔ خاطر میں لانا (منہ ۵) مرتے ہیں واں ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں ژ اے میری زندگی تجھے گنتی میں لاے کون ژ (۲) مواخذہ کرنا۔ دیکھو ابواب کردن۔

بحق پیوستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و فات یافتن صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر ایں کردہ۔ موافق قیاس است و بر زبان معاصرین عجم مستعمل (اردو) مرنا۔

بحقد بقول برہان۔ بکسر اوّل و ضم ثانی و فتح قاف و سکون دال یعنی قواق کند صاحبان ہفت و انند نقلش برداشتہ اند مؤلف عرض کند کہ قواق بقول منتخب برآمدن باواز سینہ و برآمدن روح یا نزدیک شدن بہ برآمدن صاحب غیاث صراحت مزید فرماید کہ بادی از سینہ برآمدن باشد کہ از قعر معدہ صعود می کند

بطرف فوق و آں را بفارسی ہچکک گویند و در
ہندی ہچکی و ہچکک بضم اوّل بروزن تفنگ
و بکسر اوّل ہم بقول برہان بمعنی ہچکیہ کہ حبستن گلو باشد
و ترجمۂ آں در عربی فواق و ہم آوہچکیہ را بمعنی
فواق آوردہ و ہکّہ بضمّ اوّل و فتح ثانی ہم بہمین
معنی می آید۔ پس فارسیان ہکّہ را ہک کردند
بہ تخفیف ہای ہوز آخرہ و پس ازاں ہای ہوز
را بہ حای حطی بدل کردند چنانکہ (نہادند) و
(نوح آوند) صاحب قانون دستگیری فرماید
کہ در عربی ہم ہمین قسم تبدیل راہ یابد چنانکہ
(وہ آک) را (ضحاک) کردند۔ پس ازاں کاف عربی بقاف
بدل شد چنانکہ کند و قند و این تصرّفات
از فیضان صحبت عربان است کہ در عجم اقامت
کردند۔ حق مبدّل ہک است بمعنی فواق
و اسم مصدر حقیدن بمعنی فواق کردن کہ
مصدر نیست جعلی بقاعدۂ مقنّنین فارسی زبان
و حقد مضارع آں و بحقد مزید علیہ آں بزیادت

موحّدہ در اوّلش بمعنی فواق کند۔ اعراب
بیان کردہ محقّقین بالا تائید خیال ما می کند۔
مصدر حقیدن متروک و محقّقین مصادر
ازاں ساکت یعنی آں را ترک کردہ اند و لیکن
وجود مضارعش این مصدر را از صفحات
خیال محو نمی کند (اردو) ہچکیاں لینا۔ بقول
آصفیہ فواق گرفتن کا ترجمہ۔ کثرت گریہ
خواہ شدّت زاری سے سانس روک روک کر
لینا۔ عالم نزع میں سانس اُکھڑنے لگنا۔
یہ ترجمہ ہے (حقیدن) کا۔ اور اُسی مصدر
کا مضارع (ہچکیاں لیوے) ترجمہ ہے اُس
فارسی لفظ کا جو زیر بحث ہے۔

بحق واصل شدن مصدر اصطلاحی

کنایہ باشد از وصل حق و مردن (صائب
۵) موش با جاروب در سوراخ نتوانست
رفت ؛ خواجہ با چندیں علائق چوں بحق
واصل شود ؛ (اردو) حق سے واصل ہونا۔ مرنا۔

(۲۳۶)

بحکم بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) بمقتضای (سعدی شیرازی) که فردا به پیک اجل در رسد ز بحکم ضرورت زبان درکشی ز مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی یعنی ترجمهٔ باذن و بفرمان یعنی موافق حکم و از حکم (اردو) (۱) بمقتضا بتقاضا بلحاظ - اردو میں مستعمل ہے جیسے (۱) بمقتضای ضرورت یا بلحاظ ضرورت یہ کام کرنا چاہیئے (۲) حکم سے - حکم کے مطابق -

بحکم دولت استعمال - بقول صاحب زوزنامچه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بحکم سرکار مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوم (بحکم) است که گذشت و مقصود از سرکار حاکم وقت و ملک باشد (اردو) سرکار کے حکم سے -

بحل بقول ضمیمهٔ برهان بکسر اوّل و ثانی بمعنی بخشایش و عفو باشد - خان آرزو در چراغ هدایت فرماید که بکسر اوّل و فتح دوم خطاست چرا که با دل و غافل قافیه کرده اند پس صحیح بکسر دوم است - بهار گوید که بکسر اوّل و فتح دوم بخشیدن خون است و حرز آن و با لفظ کردن مستعمل - صاحب مؤیّد بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده گوید که بکسر تین عفو گناه باشد و بس - صاحبان انند و غیاث گویند که چون در فارسی حای حطّی نیامده ظاهر الفظ عربی باشد و حالانکه در لغات معتبره عربی مثل صراح و قاموس و منتخب وغیره مادّه بحل بهیچ معنی نیامده ازین معلوم شد که در اصل بهل بوده باشد بفتح اوّل و کسر های هوز صیغهٔ صفت مشبّه بمعنی ترک کرده شده و بمراد گذاشته شده و مجازاً بمعنی معاف مستعمل - ماخوذ از بهل بالفتح که مصدر عربست بمعنی ترک کردن و گذاشتن بمراد کذا فی الصراح و القاموس پس از غلطی کاتبان قدیم و از عدم التفات اهل تعلّم و تعلیم بحای حطّی شهرت گرفت یا آنکه در اصل بهل بکسر تین باشد

صیغهٔ امر از هلیدن بمعنی گذاشتن که در بعضی محل بمعنی اسم مفعول واقع می شود چنانکه گزین که صیغهٔ امر است بمعنی اسم مفعول مستعمل می شود - پس بهر تقدیر به های هوز درست می باشد مگر انکه بودن حای حطی با بدال باشد چنانکه در خیز و خال که در اصل هیز و هال بوده لیکن این قسم دعوی ابدال خالی از ضعف نمی نماید و می تواند که بحل به فتحتین و تشدید است بمعنی بحلال شدن چه بای موحده مفتوحه برای ظرفیت یا معیت باشد بقاعدهٔ فارسی وحل بالفتح وتشدید لام مصدر عربی است بمعنی حلال شدن چنانکه در منتخب است و فرماید که سروری که شارح گلستان است بعربی ازین توجیه آخر اختیار کرده مؤلف عرض کند که تحقیق ما این است که اصل این حل است لغت عرب بمعنی حلال که حاصل بالمصدر باشد و تصرف فارسیان است که بتخفیف خواندند و فتح اول را به کسره بدل کردند و موحدهٔ زائد در اول آورده مفرس کردند و بمعنی حلال مستعمل شد و عفو مجاز آن و اگر این را ماخوذ از لغت عرب (هلیدن) گرفته قاعده تبدیل های هوز به حای حطی جاری کنیم هم درست می شود که این قسم تبدیل در فارسی زبان راه یافته چنانکه صراحت آن بر لفظ حقد کرده ایم ولیکن توجیه اول بهتر است از آخر وهمین حل - اسم مصدر (هلیدن) قرار می باید - بقاعدهٔ تبدیل مذکور که بجای خودش می آید - آفرین برخان آرزو که بر کسر و فتح حرف دوم تحقیق را ختم کرد و از چراغ هدایت رهنمای تحقیق پسندان شد - وای بر صاحبان غیاث دانند که این را از امر حاضر مصدر هلیدن گرفته می فرمایند که بمعنی اسم مفعول می آید چنانکه گزین و نمی دانند که معنی اسم فاعل و مفعول از امر حاضر پیدا نمی شود الا بترکیب آن با لفظی که همین مرکب - اسم فاعل و مفعول ترکیبی

نام دارد و انچه قیاس بر غلطی کتابت کرده اند خیال سطحی است دیگر هیچ - انچه بهار استعمال این را باکردن مخصوص کند از ملحقات امد کرمی آید - باقی نماند (اردو) معاف - درگزر - عفو - بخشایش - حلال -

بجل ساختن استعمال - صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف گوید که حلال کردن و روا ساختن و نا قابل مواخذه قرار دادن است (حزین ۵) فقیری امن و آفت ماست دولت دستگاهی را بجل سازد بمردم فلس ماهی خون ماهی را (اردو) حلال قرار دینا - ناقابل مواخذہ قرار دینا -

بجل کردن استعمال - صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بجل ساختن که گذشت (شریف تبریزی ۵) خون دلم خوردی و کردم حلال تو جان زتنم بردی و کردم بجل تو (ظهوری ۵) بیوفا یانه ریخت خون مرا بجلش کردم ار پشیمان نیست (اردو) دیکھو بجل ساختن -

بحیرا بقول برہان وجامع بروزن نصیرا نام راہبی وزاہدی است نصرانی و قصہ شناختن او پیغمبر آخرالزمان را در تاریخ هست - صاحب انند این را لغت عربی گفته نمیدانیم که محققین بالا چرا این لغت را در لغات فارسی جا داده اند (اردو) بحیرا ایک راہب اور زاہد نصرانی کا نام ہے جس نے پیغمبر آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام کو پہنچانا تھا - مذکر

موحده با خای شخذ

بخار بقول جہانگیری با اول مضموم (ا) علم وفضل باشد (فرخی ۵) فخر کند روزگار تو بتو ریزا کاصل بزرگی توئی واصل بخاری (ا) صاحبان جامع ورشیدی وبرہان وسراج ومنتخب

ذکر این کرده اند بهار گوید که (۲) بالضم معروف است و این عربی است و بمجاز (۳) برابر اطلاق کنند. صاحب غیاث فرماید که بخار بمعنی علم غیر از لطائف و کتب دیگر بنظر نیامده مؤلف عرض کند که اگر نه بینند بنظر نیاید و اگر بینند. نظر کشاید بالجمله بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی دوم لغت عرب است بقول منتخب بالضم تفی که از چیزی نمناک و گرم برآید نسبت معنی سوم طالب سند استعمال باشیم که غیر از بهار دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) علم - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - دانش - دانائی - واقفیت - گیان - خبر - آگاہی - کسی فن خاص کی ماہیت سے واقفیت ہونا - (۲) بخار - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - وہ حرارت جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے - (۳) دیکھو ابر -

بخارا بقول برہان بضم اوّل بر وزن مدارا شہریست مشہور از ماوراء النہر و مشتق از بخارا بمعنی بسیار علم و چون دران شہر علما و فضلا بسیار بوده اند بنا بریں بدین نام موسوم شده صاحب رشیدی فرماید که ماخوذ از بخار بمعنی الف زائده بسیار بود صاحب ناصری بذکر وجه تسمیهٔ بالا فرماید که آنرا بخارای شریف هم گویند یازده دروازه و دو صد مدرسهٔ بزرگ و کوچک و هفت مسجد جامع بزرگ و چهل گرمابه و صد و پنجاه سرای تجار دارد و دو ورهٔ ارک آن شهر که فی زمانک شهر است و یک دروازه روی بمغرب دارد و گرداگرد حصار شهر چهارده هزار و سیصد و هفتاد و دو قدم به تخمین آمده و فاصله سمرقند و بخارا بمسافت سی و شش فرسنگ و طول بخارا ایک ماه راه و سمرقند قدری از انجا کوچک تر است - در توران بزرگ ترین شهر آن بلاد است - امّا در ترکستان شهر ازان بهتر بسیار است - صاحب مؤید گوید که در عالم خدائی از و نیکو تر جای کمتر بود و آنرا قبة الاسلام نیز گویند

چرا کہ معادن وسکن کلام فقہ است (حافظ شیرازی
۵) اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را بخال
بخال ہندویش بخشم سمرقند وبخارا را (مولوی معنوی
۵) آں بخارا معدن دانش بود پس بخارا نیست
ہر کہ آتش بود (ولہ ۵) ای بخارا دانش افزا
بودہ یک از من عقل ودین بربودہ مؤلف
عرض کند کہ از بخار مشتق نیست۔ چنانکہ صاحب
برہان گفتہ واز بخار ماخوذ نیست چنانکہ صاحب
رشیدی آوردہ بلکہ مرکب است از بخار والف آخر
کہ بمعنی بسیار آمدہ (اردو) بخارا۔ اسم مذکر۔ ایک
مشہور شہر کا نام جو ماوراء النہر سے مشہور ہے
اور توران میں واقع۔

بخارات معدنی اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بخار یا دخان
کبریت را گویند وصاحب بول چال گوید کہ بخار
کبریت را نام است مؤلف عرض کند کہ
مرکب توصیفی است (اردو) گندھک کے
بخارات۔ مذکر۔

بخار بر آوردن (مصدر اصطلاحی)۔
پیروں آوردن بخار باشد وبیرون آوردن
بخار دل (انوری ۵) گرمی وتیزی آں شیر
ہمانا کہ مرا برسر ومغز تو گوئی کہ برآوردبخار
(اردو) بخار نکالنا۔ بقول آصفیہ۔ دل کا
جوش نکالنا۔ کدورت نکالنا۔ غبار نکالنا۔
غصہ اتارنا۔ پیر نکالنا۔ رنج نکالنا۔

بخار دخانی اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔
بخارات معدنی را گویند کہ سبب زلزلہ زمین
است (انوری ۵) زبیم او ہمہ شب استخوان
دشمن ہست چو از بخار دخانی زمین گہ زلزال
(اردو) زمین کے وہ بخارات جو زلزلہ کے
باعث ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بخار گاز اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ گیاس
وگیاس۔ لغت انگلیسی است بخاری را گویند

رقیق وسیال ومثل ہوا سبک ترین می باشد
وچون سرد شود آب گردد۔ مرکب اضافی است
ترکیب لغت انگلیسی بعد تبدیل کہ گیاس را
گاز کردند بحذف تحتانی وتبدیل سین مہملہ بہ زای
ہوز۔ چنانکہ سماروغ وزماروغ پس این مفرس
باشد۔ وگازید بمعنی در لغات فرس نیامدہ
(اردو) گیاس ۔ مذکر۔ ایک رقیق۔ سیال
مادہ جو بشکل ہوا نہایت ہلکا ہوتا ہے۔ اور
جو سرد ہونے کے بعد پانی بنجاتا ہے۔

بخاری اصطلاح۔ بقول وارستہ وہنری
(۱) در بلا دسرد سیر طاقی سرکشادہ در دیوار خانہ
سازند وآتش دراں پر کنند تا خانہ گرم باشد
(شفیع اثر) لشکر دی را بکوی اہل دنیا
بازنیست ترکز بخاری ہست نارین قلعہا
در ہر مکان ترا (باقر کاشی) در بخاری مرغ و
وبرکف جام می ترا روزگار برف ویاراں یاد باد
(سنجر کاشی) با بخور بخاری تو برشک ترا

از گریبان صبح باغ ارم ترا بہار بذکر معنی اوّل
گوید کہ (۲) بمعنی علم وفضل واز ین مرکب
است بخارا وہذا ہو الحق۔ صاحب انند
نقلش نگارد وذوق تحقیق ندارد مؤلف
عرض کند کہ بخار بمعنی علم وفضل گذشت
پس نمید انیم کہ بہار ایں را با وجود یای نسبت
در آخرش چطور۔ مرادفش گفت وبخارا را چسان
متعلق باین کرد۔ وای بر صاحب انند کہ
چرا کار بہ تحقیق نبرد وہو الباطل۔ حاصل
اینست کہ اگر معنی دوم ایں منسوب بہ بخارا
گیریم درست باشد وبخاری بمعنی علم وفضل
اصلا نیست ور(۳) بمعنی دیگدان وصراحت
این بر بخاریہا می آید (اردو) (۱) چمنی۔
دکن میں اوس محراب دیواری کا نام ہے
جس میں موسم سرما میں آگ رکھتے ہیں اور اسکے
بخارات کا منفذ چھت میں ہوتا ہے۔ اور
اسی محراب میں سے آہنی سیخیں تمام دیوار و

پھیلائی جاتی ہیں جن سے سارا مکان گرم رہتا ہے۔ امیر مینائی نے اس کو (آتشخانہ) فرمایا ہے مذکر۔ دیکھو آتشخانہ۔ جس کے اردو ترجمہ کے ذیل میں اس کا مفصل بیان ہے (۲) بخاری بخاری کا رہنے والا (۳) چولھا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیگدان۔ آتشدان۔

بخاری عمارت اصطلاح۔ قلب اضافت عمارت بخاری۔ مرادف معنی اول (بخاری) است کہ گذشت صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ وصاحب بول چال ہم این را آوردہ۔ (اردو) دیکھو بخاری کے پہلے معنے۔

بخاریہا اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی دیگدان مؤلف عرض کند کہ مؤلف روزنامہ در عرض معنی بے التفاتیہا بکار بردہ وغور نکردہ ازین اصطلاح پید است کہ کلمۂ ہا برای جمع باشد پس معنی این چطور واحد باشد ومعلوم می شود کہ معاصرین عجم دیگدان را ہم بخاری گفتہ اند ومعنی لفظی این منسوب بہ بخار وکنایہ از دیگدان وبخاریہا جمع آں بمعنی دیگدانہا فتامل (اردو) چولھے۔ مذکر۔ چولھا کی جمع۔ دیکھو بخاری کے تیسرے معنے۔

بخاطر آوردن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بیاد آوردن وبہ خیال آوردن ویاد کردن مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بدل آوردن است ودر محاورۂ فارسیان کہ تصدیقش معاصرین عجم ہم می کنند بمعنی متذکرۂ بالا (اردو) یاد کرنا۔

بخاطر داشتن استعمال۔ در خیال داشتن ویاد داشتن۔ صاحب رہنما ذکر ماضی مطلق این کردہ فرماید کہ (بخاطر داشت آں ایام را) یعنی آں زمانہ را در خیال داشت (اردو) خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

بخاطر فلاں اصطلاح - بقول انند - ای برای خاطر فلاں مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز ہمین نباشد کہ بلحاظ خاطر فلاں و بدلجوئی فلاں (علی خراسانی ۵) از من کہ شہرہ ام بغم افسانہ گوش کن ۱؎ یک حرف من بخاطر دیوانہ گوش کن ۱؎ (اردو) خاطر سے پاس ولحاظ سے جیسے ۱؎ تمہاری خاطر یا تمہاری خاطر سے یہ کام کروں گا ۱؎ صاحب آصفیہ نے (خاطر) پر فرمایا ہے۔ مرضی۔ خوشی۔ پاس۔ لحاظ۔ جیسے تمہاری خاطر۔

بخاطر گذار کردن مصدر اصطلاحی۔ گذشتن بخاطر باشد (ظہوری ۵) زیاد من شود آلودہ خاطرش ترسم ۱؎ بخاطرش بکنم گر گذار مفت نست ۱؎ (اردو) خاطر میں گذرنا۔ دل میں خیال آنا۔

(الف) بخاک افگندن مصدر اصطلاحی بقول برہان وبحر وجامع وانند وہفت (۱) کنایہ از مظلوم وخوار وتظلم کردن وبخواری وزاری افگندن مؤلف عرض کند کہ (۲) معنی حقیقی این بر زمین افگندن است۔ صاحب جہانگیری در ملحقات .....

(ب) بخاک افگندہ را بمعنی مظلوم وخوار نوشتہ وصاحب رشیدی بر مظلوم قانع وخان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ہمین مصدر اصطلاحی است بہر دو معنی بالا۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ (بخاک افگندہ داری) را اصطلاح قرار دادہ گوید کہ ای مظلومی داری وفریاد کہ اقول یعنی خوار وزبون داری وصاحب شمس ہمزبانش۔ وای بر محققین نازک خیال کہ (داری) را شریک اصطلاح کردند ومصدر اصطلاحی را گذاشتند (اردو) (الف) (۱) خوار کرنا۔ ذلیل کرنا۔ ظلم کرنا۔ (۲) زمین پر دے مارنا۔ گرانا۔ صاحب آصفیہ نے (دے مارنا) پر فرمایا ہے۔ پٹک دینا۔ پھینک دینا (ب) (۱) مظلوم۔ ذلیل۔ خوار۔ (۲) زمین پر گرایا ہوا۔

(۲۳۸۲)

بخاک انباشتن اصطلاح - بمعنی سپرد خاک کردن و دفن کردن و خراب کردن (ظهوری) ۵) حسن از غمزه چوں سناں برداشت ؛ جگر عشق را بخاک انباشت ؛ (اردو) سپرد خاک کرنا دفن کرنا - (خاک میں ملانا) بقول آصفیہ - برباد کرنا - اُجاڑنا خراب کرنا

بخاک برابر شدن مصدر اصطلاحی - برباد شدن و ہیچوں خاک بی حقیقت شدن و معدوم شدن (صائب ۵) اگر سخن ز کسادی نشد بخاک برابر ؛ چرا بہم چو زنے گرد از کتاب برآید ؛ (اردو) خاک میں ملنا - بقول آصفیہ - برباد ہونا - بے نشان اور ناپید ہونا (میر ۵) ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر ؛ اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا ؛

بخاک برابر کردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و انند نیست و نابود کردن - خراب ساختن خان آرزو در سراج ہم ذکر ایں کردہ (مولانا ساحری ۵) چو سر و ناز تو مشکین لباس در بر کرد ؛ مرا چو سایہ بخاک سیہ برابر کرد ؛ صاحب انند این را مرادف (بخاک سیہ برابر کردن) گفتہ مؤلف عرض کند کہ (سیہ) را داخل اصطلاح کردن - از ذوق زبان بیرون و محقق را از پایۂ تحقیق می انگند - متعدی - مصدر گذشتہ باشد (اردو) خاک میں ملانا - دیکھو بخاک انباشتن -

بخاک بردن مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بگور بردن مؤلف عرض کند کہ داخل خاک کردن است (اردو) قبر میں لیجانا -

بخاک تیرہ برابر کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن مرادف بخاک و بخاک سیہ برابر کردن - مؤلف عرض کند (بخاک برابر کردن) بجایش گذشت و تیرہ صفت خاک است و خارج از اصطلاح ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ - وای بر محققین با نام و نشان کہ موجد این قسم اصطلاحات باشند -

(اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک چسپانیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و انند بمعنی خوار و زار و ذلیل ساختن مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

بخاک در کردن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بخاک کردن و بخاک برابر کردن است کلمۂ در زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کند دشمن ہم زمانہ چوں قارون ز بیم بر دہدش ہم زمانہ چوں قارون ز (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و انند دفن شدن (میر آلہی ہمدانی ؎) روزی کہ در دیار محبت رہ م بخاک ز جبریل عشر خوان شودم بر سر مزار ز (اردو) دفن ہونا۔

بخاک ریختن استعمال دا بخاک افگندن باشد بمعنی حقیقی و (ہ) ذلیل و خوار کردن مرادف بخاک افگندن (ظہوری ؎) بخاک ریختہ خونم کرشمہ رنگینی ز کہ عید از گل قربان گہش حنا بر داشت ز (صائب ؎) ز عطسہ خون غزالان بخاک می ریزد ز اگر کمند خود از زلف مشکبار کنی ز (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

بخاک سیاہ برابر کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر و انند (دخان آرزو در سراج) ایں را مرادف (بخاک برابر کردن) نوشتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمان است و ہماں۔ لفظ سیاہ را در اصطلاح داخل کردن غلطی محققین با نام و نشان و سندی کہ بر (بخاک برابر کردن) گذشت سند ایں ہم (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک طپیدن مصدر اصطلاحی طپیدن بر زمین ایں معنی حقیقی است (صائب ؎) در عین وصل می طپد از تشنگی بخاک ز آنرا کہ شوق

تشنهٔ دیدار کرده است ؛ (اردو) تڑپنا ۔ خاک پر تڑپنا ۔

بخاک فشاندن استعمال ۔ ہماں بخاک افشاندن که گذشت (صائب) پیش از خزاں بخاک فشاندم بہار خویش ؛ مرداں بدیگری نگذارند کار خویش ؛ (اردو) دیکھو بخاک افشاندن ۔

بخاک کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته (۱) باصطلاح کشتی گیران حریف را بر زمین نواختن واز جا برداشته بہر دو پا و بہر دو دست مثل چار و ناچار استادن (میر نجات) چه عجب گر بزمین آری و در خاک کنی ؛ یا فلک کشتی خصمانه خود پاک کنی ؛ (۲) دفن کردن (سلیم) سپہر را ز لباس عزا بروں آریم ؛ سر بریدهٔ خورشید را بخاک کنیم ؛ صاحب بحر از زوائد معنی اوّل احتراز کند و بر (بر زمین انداختن) قانع و ذکر معنی دوم ہم کند ۔ مخفی مبادکه از سند معنی اوّل (در خاک کردن) پیداست ۔ اگرچه (بخاک کردن) و (در خاک کردن) معنیً ہر دو یکی است ولیکن باعتبار لفظ سند پیش شده ازیں تعلّق ندارد (اردو) (۱) زمین پر دے مارنا (۲) دفن کرنا ۔

بخاک نشاندن مصدر اصطلاحی ۔ کنایه باشد از ذلیل کردن (صائب) افتادگی برآورد از خاک دانه را ؛ گردنکشی بخاک نشاند نشانه را ؛ (اردو) ذلیل کرنا ۔

بخاک نشستن مصدر اصطلاحی ۔ انکسار کردن و این کنایه باشد (ظہوری) بہر ہجرت ہر که بنشیند بخاک از خاک برخیزد ؛ ز پا افتاده هم دستی دہم کافلاک برخیزد ؛ (اردو) انکسار کرنا منکسر ہونا ۔ عاجزی کرنا ۔

بخاک و خون نشاندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب انند بحوالهٔ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که مرادف بخاک نشاندن که گذشت (صائب) نشاندی

از فریب وعده صد بارم بخاک و خون تپاند کردی شرم
یکبار از دل امیدوار من (اردو) دیکھو بخاک نشاندن۔

بخاک یکساں کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج گوید که نیست و نابود کردن و خراب ساختن مؤلف عرض کند که مراد ازین (بخاک برابر کردن) که گذشت (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطی در پوست دباغت ناکرده کشیدن چه گنهگاران را در پوست خروسگ وگاو می کشند (کلیم ؎)

شود زلطف هوا برتنش قبای حریر تپد درین بهار گنهگار گر کشند بخام تپد مؤلف عرض کند که درین بهار پوست دباغت ناکرده را خام گویند لذا فی البرهان۔ که بجایش می آید واین مرادف (بچرم خام کشیدن) است که گذشت (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند۔ مرادف (بخام کشیدن) که گذشت (با قرکاشی ؎) نگه از جامه ام آزاد گیم عریاں ساخت تپد یارب از پوست برارند و بخامش گیرند تپد مؤلف عرض کند که خام بمعنی پوست خام است که می آید (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخ بخ اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث بهر دو بای مفتوح بمعنی خوش آمد و آفرین کلمه ایست که بوقت تحسین چیزی گویند مؤلف عرض کند که لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این به همین معنی کرده معاصرین عجم بر زبان دارند۔ بخیال ما معنی خوش آمد متعلق باین نباشد و فارسیان در خیر مقدم استعمال این نکنند (اردو) دیکھو آفرین کے دوسرے معنے۔

بخت بقول سروری و جهانگیری و جامع (ا) معروف که بعربی جدّ گویند۔ صاحب برهان صراحت کند که مقصود از معروف طالع باشد۔ صاحب رشیدی گوید که بمعنی بهره و حصه صاحب ناصری

فرماید که بمعنی آثار سعادت است عموماً و در خیر و شر استعمال می شود و بمعنی طالع مشهور و بمعنی حصّه و بهره نیز صاحب فرهنگ فدائی گوید که آنچه را انمون خوبی و نیکی و بلندی و فراخی و دستگاه کنونکه روزگار مردم است و نیز بمعنی بخت (طالع و نصیب و قسمت و سعادت) آمده و مردم آنرا نیک بخت می نامند - صاحب سواء السّبیل که محقّق معربات است آورده که بخت لغت فارسی است بمعنی نصیبه و سعادت - خان آرزو در سراج بحوالهٔ صراح فرماید که بمعنی بهره و حصّه معرّب است و بتحقیق خود گوید که بمعنی طالع که در فارسی مشهور است لغت عربی است نیز فرماید که شیخ بوعلی سینا را در شفا بحثی است در ابطال بخت و اتّفاق و از انجا معلوم می شود که معینش قریب بمعنی اتّفاق باشد که موجود شدن چیزے است بدون علّت تامّه بهار گوید که بمعنی بهره و نصیب و بدینمعنی در عربی نیز آمده و در عرف بمعنی طالع مستعمل و - بد - برخوردار - برگردیده - برگشته - بزرگوار - بلند - بی اثر - بیدار - بی سرمایه - پریشان - پریشان روزگار پریشان کار - پست - تباه - تلخ - توانا - تیره - جوان - چرب دست - خجسته فال - خفته - خواب آلوده - خواب رفته - خواب زده - خوابناک - خوابیده - دژم - دندان خارے رسا - زبون - زمین گیر - سخت گیر - سیاه - شکسته - شور - شوریده - ظلمت آفرین - عالی - عنان تافته - غنوده - فرخ - فرخنده - فرومایه - فیروز - قوی گردن - گرانخواب مقبل - ملک گیر - ناتمام - ناشاد - نافرمان - نگون - واژگون - از صفات اوست

مؤلّف عرض کند که بمعنی بهره و نصیب لغت عرب است (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمالش کرده اند و همین است بخد لغت عربی بالفتح بمعنی بهره و بخت (کذا فی المنتخب)

که صاحب سروری بدیل بخت ذکرش کرده - وجا دارد که بقول غیاث بحوالهٔ جواهر الحروف مبدل بخش باشد بمعنی بهره ونصیب وحصه - شین معجمه بدل شد به فوقانی چنانکه رخش ورخت اندرین صورت بخت را معرب بخش دانیم وعجبی نیست که فارسیان از بخت عربی به تفریس بخش کرده باشند والله اعلم بحقیقة الحال (سعدی ۵) یکی مشت زن بخت روزی نداشت ؎ نه اسباب شامش مهیّا نه چاشت ؎ (از ناصری ۵) دیدار شد میسّر وبوس وکنار هم ؎ از بخت شکر دارم واز روزگار هم ؎ (حافظ شیراز ۵) ما آزموده ایم درین شهر بخت خویش ؎ بیرون کشید باید ازین شهر رخت خویش ؎ (اردو) بخت بقول آصفیّه - فارسی - اسم مذکّر - دیکھو اورند -

(۲) بخت - بقول سروری ورشیدی وسراج کابوس باشد وبقول برهان وجهانگیری سیاهی باشد که در خواب بر مردم افتد وآنرا فرنجک نیز گویند وبتازیش کابوس - صاحب جامع فرماید که سیاهی وواهمه که در خواب مردم را فروگیرد وآنرا فرنجک گویند - صاحب ناصری فرماید که دیوی را گویند که در خواب آدمی را فروگیرد ودر حقیقت آن مرضی است که مادّه اش ملنخولیا باغلبهٔ سودا وعوام گمان دیوی کرده اند وانرا بختک وفرنجک گفته اند وکابوس بقول غیاث حالتی است که مرد خفته را فروگیرد وآنچنان باشد که آدمی شکل مهیب یا هنگامه آفتی در خواب دیده می ترسد - به نهجیکه بدن همه گران معلوم می شود وخروش کردن با واز درست هم نمی تواند واکثر بودن این حالت را اطبّا مقدّمهٔ صرع نوشته اند واین را ضاغطه وبندلان نیز نامند وبفارسی سکاچه - بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) کابوس بقول آصفیّه عربی

اسم مذکر۔ دیکھو استنبہ۔

(۳) بخت۔ بقول سروری جانور یست کہ بملخ شبیہ باشد (شیخ آذری ۵) دابۂ دیگر است بختش نام پیچون بمیرد شود سوام وہمام تر و فرماید کہ این بیت مشعر این است کہ نام یکے از دواب باشد چہ جانور شبیہ بملخ را دابۃ نگویند۔ صاحبان جہانگیری و برہان ورشیدی وجامع وناصری وسراج برجانور شبیہ بملخ اکتفا کردہ اند اشکال سروری نسبت اینمعنی معقول است واگر بر اعتبار صاحب جامع وناصری کہ اہل زبانند نظر کنیم توانیم گفت کہ بخت بیان کردۂ شیخ آذری ورای ایں باشد کہ در دواب ہم یافتہ می شود وجادارد کہ جانوری باشد شبیہ بملخ کہ برزمین سیر می کند خلاف ملخ کہ معنی حقیقی دابۃ ہر حیوانی کہ برزمین راہ رود۔ بای حال اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) ایک جانور ہے جو ملخ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس کو فارسیوں نے بخت کہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا۔ مذکر۔

(۴) بخت۔ بقول برہان بضم اوّل نام پادشاہی بود۔ ظالم کہ بیت المقدس را خراب کرد صاحب جامع گوید کہ اورا بخت النصر ہم گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام مخرب بیت المقدس کہ آنرا بخت النرسی می خوانند وبخت النصر بہ صاد معرب ومقلوب نرسی است وبای نام دوتن بودہ اند اوّل بخت النرسی بزرگ از بادشاہان کلدانیون بہ نینوی وآں مردی عادل بود ودوم خراب کنندہ بیت المقدس کہ ظالم بود درسیانۂ این دو نفر دویست وچہل وسہ سال فاصلہ بود ثانی را گویند مسخ شدہ است ودر تواریخ مسطور۔ مؤلف عرض کند کہ بخت بمعنی بندہ بر معنی ششم می آید واین مرکب اضافی است وبس (اردو) بخت ایک بادشاہ کا

نام تھا جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اسی کو بخت النصر بھی کہتے ہین اور کلدانیون کے ایک دوسرے بادشاہ کا بھی بخت نام تھا جو عادل تھا۔ مذکر۔

(۵) بخت۔ بالضم بقول صاحب ناصری بمعنی پسر و بقول بعض بندہ و این اصح است صاحب برہان بر بوخت گوید کہ بروزن سوخت بمعنی پسر و برادر دختر است و خان آرزو ہم در سراج بر بوخت فرماید کہ بمعنی پسر است و مخفف این بخت مؤلف عرض کند کہ فارسیان دختر را دُخت و پسر را بُخت گویند و بُخت و دُخت مخفف بُختر و دُختر باشد یکی از معاصرین زردشت می فرماید کہ بزبان ژند و پاژند پسر را بُختر می گفتند و بنت را دختر ولیکن بختر بر زبان معاصرین عجم باقی نماند (تمّ کلامہ) ما گوئیم کہ از اوراق کتب لغات ہم محو شد بالجملہ بُخت مخفف ہمان بختر معدوم است کہ ما او را بر اوراق جامید ہیم۔ لغت فارسی زبان است آنچہ خان آرزو بخت را مخفف بوخت گوید سکندری می خورد بوخت و دوخت مزید علیہ بُخت و دُخت باشد بواو و اظہار ضمہ کہ ترکیان در استعمال خود زیادہ کردہ اند و در فارسی ہم مستعمل شد و واو زائد در فارسی ہم می آید چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) لڑکا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔

(۶) بخت۔ بقول رشیدی بالضم بمعنی بندہ کہ بخت نصر بمعنی بندۂ بت کہ نصر نام داشت چہ او را پیش آن بت گذاشتہ بودند و بدان بت منسوب شد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ بختیشوع کہ نصرانی بود بمعنی بندۂ ایشوع و ایشوع بزبان نصاریٰ نام مبارک عیسیٰ علیہ السلام و گوید کہ بدین معنی غیر فارسی است صاحب ناصری ہم ذکر

این کرده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این همان پسر که بمعنی پنجم مذکور شد و بمجاز بنده را گفته اند چنانکه غلام که بمعنی کودک است بر سبیل مجاز نوکر و بنده را گویند و این بلا شبهه لغت فارسی است چنانکه بمعنی پنجم مذکور شد نمیدانیم که خان آرزو چطور این را غیر فارسی گفته (اردو) بنده بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - غلام - نوکر - فرمان بردار دیکھو لیک

(الف) **بخت آزما** اصطلاح - بقول بهار آزمودن بخت (خواجه نظامی ؎) که برخیز و بخت آزمائی بکن ؎ هلاک چنان اژدهائی بکن ؎ و فرماید که اگر بیای معروف خوانند یای اژدهائی و آزمائی اوّل برای نسبت و ثانی مصدری خواهد بود - مؤلف عرض کند که (ع) کین ره که تو میروی به ترکستان است ؎ معنی حقیقی را میگذارد و معنی مصدری را بیان می کند بخت آزما - (۱) بمعنی حقیقی امر حاضر است از (بخت آزمودن) و (۲) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آزماینده بخت و سند نظامی برای - - - - - - - - -

(ب) **بخت آزمائی کردن** باشد بمعنی آزمودن بخت و (بخت آزمائی) حاصل بالمصدرش بمعنی آزمایش بخت - در کلام خواجه نظامی در آزمائی و اژدهائی هر دو یای معروف است ولیکن در آزمائی یای مصدری ست و در اژدهائی یای وحدت و شک نیست که یای وحدت را متقنین فارسی مجهول گفته اند ولیکن در محاوره بر زبان فارسیان دائما معروف باشد و بهار غلط می کند که یای اوّل آزمائی و اژدهائی را یای نسبت گوید حقیقت اینست که یای اوّل در هر دو زائد است که آزمار را آزمای و اژدها را اژدهای کردند پس یای مصدری بر آزمای

زیادہ شدہ (آزمائی) شدویای وحدت براثر دہائے زیادہ کردہ (اژدہائی) کردند حیف است از محققین بانام ونشان کہ حقیقت جویان محاورۂ ایران را بہ ترکستان می برند۔ فتامل (اردو) (الف) (۱) بخت کی آزمایش کر (۲) بخت کو آزمانے والا (ب) بخت آزمائی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے بخت آزمائی پر فرمایا ہے نصیبہ کی آزمایش۔ مؤنث۔

بخت آور اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بختمند صاحب انند فرماید کہ آنکہ طالع خوب داشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آزماینده بخت وکنایہ از صاحب قسمت خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم (اردو) بختاور۔ بقول آصفیہ۔ اردو صاحب نصیب۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔ نصیبہ ور۔ اقبالمند۔ طالعمند۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ بدنصیب کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے "بڑا بختاور بچہ ہے اسے عید کو بھی چار پیسے نہیں جُڑتے"۔ آپ فرماتے ہیں کہ عورتیں بُرے الفاظ کو زبان پر لانا بھی بُرا خیال کرتی ہیں اس سبب سے وہ اکثر اچھے لفظوں سے اس کا برعکس مراد لیا کرتی ہیں (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر بختاور اپنے حقیقی معنوں میں ہے (بڑا) کے لفظ سے برسبیل طنز اور قرینہ مابعد بدنصیبی کے معنے پیدا ہوتے ہیں لیکن محض لفظ بختاور میں بدبختی کے معنے نہیں ہیں۔

بخت اگر داری برو بر پشت خواب مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را برائے طالع نیک استعمال کنند مقصود این است کہ بختوری را ضرورت سعی نیست اگر بغفلت خواب ہم کند بخت بیدار او را فائدہ رساند (اردو)

دکن مین کہتے ہین "تقدیر کو تدبیر کی ضرورت نہین" سوتے کو جگا کر دیتا ہے" (۲۳۹۱)

بخت باز آمدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیدار شدن بخت و بلند شدن بخت و این معنی کنایۃً پیدا می شود از معنی لفظی این کہ واپس آمدن بخت است (سعدی ؒ) بخت باز آید ازان در کہ یکی چون تو در آید ہاروی میمون تو دیدن در دولت بگشاید (اردو) تقدیر پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ دن پھرنا۔ بہلے دن آنا۔ تقدیر کا سامنے ہونا۔ اقبال ہونا۔

بخت بد با کسیکہ یار بود مثل۔ صاحبان **سگ گزد گر شتر سوار بود** خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت بخت بد زنند مقصود اینست کہ شتر سوار از بخت بد ایمن نباشد از گزیدن موذی کہ سگ می جنبد و می گزد (اردو) کمبختی جب آئے تو اونٹ چڑھے کو کتا کاٹ کھائے" صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے

(۱) **بخت بد بین کز اجل ہم نازمی یابد** مثل

(۲) **بخت بد گر دود اگر فالودہ دندان بشکند** بہار بذکر ہر دو مثل گوید کہ ہر کدام مثل است مؤلف عرض کند کہ فارسیان این ہر دو مثل را در مذمت بخت بد می زنند مقصود (۱) آنست کہ کسی کہ بخت بد دارد ناز اجل می کشد یعنی بمیرد و مقصود (۲) چنین نباشد کہ بخت کسی کہ بد است اگر فالودہ خورد باوجود نرمی آن دندان بشکند معاصرین عجم گویند کہ این مثل از واقعۂ زبان زد عوام شد کہ کسی روزی فالودہ خورد و سنگریزۂ در و بود و اکل از و بیخبر چون بدندان آمد۔ دندانش بشکست و این اتفاقی بود کہ بروے کار آمد و اگر ازین حکایت قطع نظر ہم کنیم مبالغہ شاعری دانیم (اردو) برائی کا وقت آئے

تو مصری سمجھکر سنکھیا کھائے" یہہ دکن کی کہاوت ہے دیکھو (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان شکنند)

بخت برگشتہ اصطلاح۔ بقول بہار(۱) بقلب اضافت نگون بخت (سعدی ؒ) الا تا نخوانی بلا بر حسود ؛ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (برگشتن بخت) و (بخت برگشتن) مرادف (برگشتن اختر) بمعنی بدبخت شدن است و برگشتہ بخت و بخت برگشتہ بدون اضافت بہ ہائے مفعولی افادۂ معنی مفعولی کند یعنی کسیکہ بخت او برگشتہ است یعنی بدبخت و (۲) اگر باضافت بخت خوانیم مرکب توصیفی یعنی بختی کہ برگشتہ است (اردو) (۱) برگشتہ بخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدنصیب بدقسمت۔ ابھاگی (۲) بری قسمت مؤنث

بخت بلند اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث (۱) لقب امیرے زمیندار **مؤلف** گوید کہ بدون اضافت بختہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت ور و صاحب قسمت و بلند طالع۔ اگر بدین اسم امیرے یا زمیندارے را مخاطب کنند جا دارد حیف است از محققین بالا کہ بر تحقیق لفظ و معنی توجہی نکردند و لقب امیرے را ذکر کردند و (۲) باضافت طالع بلند باشد کہ مرکب توصیفی است (ظہوری ؒ) بر لب چاہ ذقن دل ماندہ از بخت بلند ؛ صدمہ بود آن دوستی و نفرتی در کار داشت ؛ (النوری ؒ) گر دون غبار پایۂ بخت بلند تو ؛ خورشید عکس گوہر طرف کلاہ تست ؛ (اردو) (۱) بلند قسمت یا بلند طالع بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو صاحب قسمت ہو۔ (۲) بلندی قسمت۔ قسمت کی بلندی۔ مؤنث۔

بخت بلند پایہ استعمال۔ بمعنی بخت بلند و طالع بلند۔ مرکب توصیفی است (ظہوری

ے) بخت بلند پایہ ظہوری موافق است ؎ خود را مگر بپاس کسی سرفراز کن ؎ (اردو) دیکھو بخت بلند۔

بخت بہاری اصطلاح۔ کنایہ از بخت خوش و بخت بلند مرکب توصیفی باشد (ظہوری) ے) خار و خس کوئی شدم از بخت بہاری ؎ در خاطرم افتاد کہ گلزار برایم ؎ (اردو) دیکھو بخت بلند۔ (۲۳۹۳)

بخت بی برگ اصطلاح۔ کنایہ از بخت بد مرکب توصیفی است (ظہوری ے) غیر بار دل یقین دانم نخواہم داد بار ؎ زد نہالان بخت بی برگ من و بر بار زد ؎ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔ (۲۳۹۴)

بخت بیدار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بختاور مقابل خوابیدہ بخت مؤلف عرض کند کہ این معنی بدون اضافت باشد۔ اسم فاعل ترکیبی و اگر با اضافت خوانیم (۲) بختی کہ بیدار است یعنی طالع بلند و خوش (ظہوری ۱ے) چہ احتیاج بہ تلقین بخت بیداران ؎ بسست مایۂ خواب پسین فسانۂ تو ؎ (ولہ ۱ے) سر غرور من و پای بخت بیداران ؎ بصد فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ؎ (انوری ۲ے) بخت بیدار تو حیّ لاینام ؎ ملک تائید تو ملک لایزال ؎ (ظہوری ۲ے) بخت بیدار پر چشم تو فسونی آموخت ؎ کہ کند خواب ترا عاشق افسانۂ ما ؎ (اردو) (۱) بیدار بخت بقول آصفیہ۔ اقبالمند۔ خوش نصیب (۲) طالع بیدار۔ مذکر۔ جاگتی ہوئی قسمت۔ اچھی قسمت (۲۳۹۵)

بخت پست اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد مقابل بخت بلند (ظہوری ے) گر مدعی رود بفلک زیر دست ماست ؎ بالا دویش اینہمہ از بخت پست ماست ؎ (اردو) طالع بلند کا نقیض۔ بُری قسمت مؤنث

بخت تر اصطلاح۔ بقول انند و بہار مرادف بخت سبز کہ می آید سند استعمال پیش نشد۔ مرکب توصیفی است و موافق قیاس معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت تلخ اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظہوری ۵) فرو میریزم از رخ گریۂ شوری مگر روزی ؛ بہ بخت تلخ من قندی بدرخشد دلکدانش ؛ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔ (۲۳۹۶)

بخت تیرہ گردیدن مصدر اصطلاحی سیاہ شدن بخت و کنایہ از بد شدن طالع باشد (استاد عجم ۵) ہر کرا بخت تیرہ تر گردد ؛ اسپ او در طویلہ خر گردد ؛ (اردو) بخت تیرہ ہونا۔ قسمت بری ہونا۔ (۲۳۹۷)

بخت جوان اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و بدین معنی جوانبخت ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت است و (۲) با اضافت مرکب توصیفی کنایہ از بخت نیک و طالع بلند (انوری ۵۱) بخت است جوان اہل جہان را بحقیقت ؛ یارب تو نگہدار مر این بخت جوان را ؛ (ولہ ۵۲) آنجا کہ ظل دامن بخت جوان تست ؛ از چاہ جیب پیرہن چرخ پیر باد ؛ (اردو) (۱) جوان بخت۔ بقول آصفیہ۔ جوان نصیبے والا اقبالمند۔ بختاور۔ خوش نصیب (ذوق ۵) اے جوان بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ؛ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ؛ (۲) طالع بلند۔ مذکر۔ اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بخت بلند

استعمال کنند واصطلاح بخت خندان بمعنی بخت خوش وطالع بلند ازین مثل۔ من وجہ حاصل می شود۔ مبالغۂ شاعری است کہ سندان را بدندان شکستن گفتہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین "قسمت لوہا چباے بدقسمت سے کھووانہ کھایا جاے۔

بخت خام کار اصطلاح۔ مرکب توصیفی است کنایہ از بخت بد (ظہوری ؎) توشۂ آوارگی بخت است بخت خامکار ما می کنم صد سعی در نارفتن آمامی روم (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

بخت خفتہ اصطلاح (۱) مقابل بخت بیدار کہ کنایہ از بخت بد۔ مرکب توصیفی است معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ؎) غالباً مردہ بخت خفتۂ من ؎ ورنہ خواب اینقدر نمی باشد ؎ و (۲) بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی کسی کہ بخت او خوابیدہ است۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) طالع خوابیدہ بقول آصفیہ بخت خفتہ۔ سویا ہوا نصیبا۔ (آزردہ ؎) یہہ طالع خوابیدہ جاگے مین نہ جاگین گے ؎ لگ جائیگی آنکھہ اپنی جب وقت دعا ہوگا ؎ (۲) وہ شخص جو بدقسمت ہو۔

بخت خندان اصطلاح۔ مرکب توصیفی بمعنی بخت بلند وبخت خوش باشد سندان من وجہٍ از مثل (بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند) پیداست کہ بجاے خودش گذشت (اردو) اچھی قسمت ہونا مؤنث

بخت خواب آلود اصطلاح۔ مرکب توصیفی است مرادف بخت خفتہ (ظہوری ؎) بروی بخت خواب آلود اشک غصہ زد آبی ؎ برای پاس دولت دیدۂ بیدار پیدا شد ؎ (اردو) دیکھو بخت خفتہ۔

بخت خواب آلودرا فالودہ دندان بشکند مثل

(۲۸۷۷)

(۲۸۷۸)

صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت استعمال کنند و این مبالغۂ شاعری است کہ دندان از فالودہ می شکند و این مرادف (بخت بدگردد اگر فالودہ دندان بشکند) باشد کہ بجایش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین "بدقسمت اگر فالودہ کھاے تو دانتون سے چبایا نہ جاے"

بخت داری برو بہ پشت بخواب مثل صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را برای طالع نیک می نہند مقصود اینست کہ چون صاحب بخت ہستی برو و خواب کن ضرورت تدبیر و دوا دوی ندارد این ہمانست کہ بزیادت لفظ اگر گذشت (اردو) قسمت والے کو خدا چھت پھاڑ کر دیتا ہے" یہہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے مقصد یہہ ہے کہ صاحب قسمت کو کسی فکر و تردد اور کوشش کی ضرورت نہین ہوتی۔

بخت داشتن مصدر اصطلاحی صاحب قسمت بودن است (سعدی ؒ) یکے مشت زن بخت روزی نداشت ؛ نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت ؛ (اردو) صاحب قسمت ہونا۔ صاحب تقدیر ہونا۔ طالعمند ہونا

بخت درہم اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد کہ درہم بقول برہان بمعنی افسردہ و غمگین می آید (انوری ؒ) یک نالہ کہ کلک تو کند در مدد ملک ؛ آنجا کہ عدو غشوہ دہد بخت درہم را ؛ (اردو) بری قسمت ہونا

بخت دندان خای اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و بحر و سراج و (جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از طالع ناموافق و بخت نامساعد (حکیم خاقانی ؒ) چون کنار شمع بینی ساق من دندانہ دار ؛ ساق من خائیدہ گوئی

بخت دندان خای من پ مؤلف عرض کند
کہ مرکب توصیفی است و (دندان خای) آہم
فاعل ترکیبی کہ بصفت بخت آمدہ مخفی مباد
کہ (دندان خائیدن) بمعنی چاویدن دندان
است کہ در عالم غصہ رونما یدپس معنی لفظی
این بخت غصہ ور باشد و کنایہ از بخت
ناموافق (اردو) بُری قسمت مونث۔

بخت دوماہ اصطلاح۔ بقول ہفت قلزم
باضافت۔ بختی کہ اقبال او را ثبات دوامی
نباشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر
این نکردہ سند استعمال پیش نشد معاصرین
عجم (بخت چند روزہ) گویند مشتاق سند
باشیم (اردو) چند روزہ خوش قسمتی مونث

بخت دون اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بد و طالع زبون (ظہوری
ے) ریاضت ہائے عشقم دادہ استعداد
وصل اما پ ہنوزم رہ بہ بزم یار بخت دون
نیند از در پ (اردو) بُری قسمت۔ مونث

بختر بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین
عجم بود (۱) نام نخستین شہر بلخ مؤلف عرض
کند کہ (۲) بمعنی پسر کہ صراحتش بر معنی پنجم بخت
گذشت بخیال ما بختر بمعنی اول مرکب است
از بخت و رائے مہملہ کہ افادۂ معنی نسبت کند
بمعنی منسوب بہ بخت چنانکہ انگشت و انگشتر و
بخت بہ معنی اول بمعنی چہارم اوست کہ نام
دو پادشاہ است جادارد کہ واقعۂ تاریخی این
شہر خصوصیتی داشتہ باشد بایکی از ان ہر دو
شاہ (اردو) (۱) بلخ۔ مذکر ایک قدیم اور
مشہور شہر ہے خراسان مین واقع (۲) دیکھو
بخت کے پانچوین معنے۔

بخت روزافزون اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بلند و مساعد و معنی لفظی این
بختے کہ روز بروز بلند شود (انوری ے)

(۲ ۲ ۲)
(۲ ۲ ۲)

بخت روز افزون و فرخ روز و شب ؛ جاودان دولت فزا و خصم کاه ؛ (اردو) اچھی قسمت ۔ روز افزون قسمت ۔ مؤنث

(۲۴۰۴) **بخت زبون** اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظهوری ؎) شاه باز من که عنقا را بدانند پشه ؛ در شکارش باشه بخت زبون سر داده ایم ؛ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

(۲۴۰۵) **بخت ساز وار** اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است ۔ بمعنی بخت مساعد (انوری ؎) تا مخالف گشت بخت ساز وارم کار من ؛ راست چون زلف نگارستان پریشان آمد است ؛ (اردو) اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سبز اصطلاح ۔ بقول بحر طالع خوب بهار گوید که کنایه باشد مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است مخفی مباد که سبز بقول (خان آرزو در سراج) بمعنی نیک هم آمده

پس معنی این بخت نیک درست است ۔ (صائب ؎) درین بستان سراسبز است ازان بخت حنا دائم ؛ که مشت خون خود در دست و پای یار می ریزد ؛ (ولۀ ؎) بخت سبزی ز خدا همچو حنامی خواهم ؛ که بمالم رخ پرخون بکف پای کسی ؛ (ولۀ ؎) سبزواری از وجود خاکی من مانده است ؛ بخت سبزی کو که منظور نظر گردم ترا ؛ (ولۀ ؎) حسن فیض آب خضر از عشق صائب می برد ؛ بخت سبز شمع از چشم تر پروانه است (اردو) اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سپید اصطلاح ۔ بقول بحر و انند

بخت سفید و غیاث بمعنی بخت نیک مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و سفید مبدل سپید که بای فارسی به فا مبدل شود چنانکه گوسفند و گوسپند (ظهوری ؎) بخت سپید ساخته شام و سحر مرا ؛ روزم

سیاہ کردۂ زلف چو تیر تست ؛ (اردو) اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیہ اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد کہ فارسیان سفید را برائے نیکو استعمال کنند و سیاہ را برائے بد (ظہوری ؎) بخت سیہ است اگر ظہوری ؛ در ہند ہمائے رشک زاغ است ؛ (ولہ ؎) پریشانم از طرۂ او بگویم ؛ کہ طرفی ز بخت سیہ بر نہ بستم ؛ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیہ کار اصطلاح ۔ کنایہ از بخت بد (صائب ؎) صائب وداع بخت سیہ کار خویش کن ؛ این سرمہ را بخاک صفاہان چہ می‌کنی

(۲۰۰۲)

بختکار اصطلاح ۔ بقول ناصری بروزن گفت یا رنطول را گویند و آن دوائی چند است کہ باہم جوشانند و بدن بیمار را بدان شویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مخفی مباد کہ بختگا و بہ واو آخر عوض رائے مہملہ بہ ہمین معنی می آید چنین نباشد کہ صاحب ناصری تسامح کردہ یا نقل نویسش واو را رائے مہملہ نوشت و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی بعربی بدل شد چنانکہ گند و کند و واو بدل شد

(اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت شور اصطلاح ۔ بقول بحر طابع بخس مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از طابع بد (ظہوری ؎) بخت شورم چہ تمنای خوشی پختہ کجاست ؛ خوان وصلی کہ بران بوسہ نمک چش باشد (اردو) بری قسمت مؤنث

بختک اصطلاح ۔ این ہمان است کہ بر معنی دوم بخت بقول صاحب ناصری مذکور شد ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت ۔ باعتبار ناصری جا دادہ ایم کہ از اہل زبانست و خود او لغت مستقل بدین اسم قائم نکرد (اردو) دیکھو بخت کے دوسرے معنے ۔

به رائے مہملہ چنانکہ کلاو و کلار بصراحت ماخذ این بخچگاو می آید (اردو) دیکھو بخچگاو۔

بخت کہ برگردد اسپ تازی خرگردد مثل صاحبان محبوب الامثال و خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند و ماشنیدہ ایم کہ بر زبان معاصرین عجم درین مثل کاف بیان و لفظ تازی نیست میگویند "بخت برگردد اسپ خرگردد" یکی از معاصرین عجم با ما گفت کہ این مثل متعلق است بحکایتی گویند کہ گدائی را سلطانی اسپی عطا کرد او بخانہ برد و ذریعۂ حفاظت نداشت شب عیاران اسپ را دزدیدند و خری را بجایش گذاشتند۔ بامداد گدائے بیچارہ فغان برداشت و بر زبان سوقیان عجم این مثل آمد (اردو) کم بختی آئے گھوڑا گدھا بنجائے" دکن مین مستعمل ہے۔

بخت گاو اصطلاح۔ صاحب سروری بحوالۂ سامی فرماید کہ بضم باو سکون خائے معجمہ و تائے قرشت باکاف فارسی اخلاطیکہ بایکدیگر بجوشانند و بدن بیماران را بآن شویند و آن را بعربی نطول گویند بنون و طائے مہملہ و گوید کہ بخاطر میرسد کہ بیائے فارسی باید صاحبان برہان و انند و ہفت ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (بختہ گاو) بیائے فارسی و کاف عربی بہمین معنی می آید و این ہمانست کہ بر اسپرم آب مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر بخچگاو بہ بائے فارسی و کاف عربی گوید کہ مرادف بخچگاب است و فرماید کہ بخچگاو مبدل بخچگاب و تحقیق آنست کہ اصل این (بختہ اوک) بود کہ کاف نسبت درین داخل است۔ قلب نمودہ بخچگاو ساختہ اند چنانکہ آبشخور کہ در اصل آبخور بود نیز فرماید کہ رشیدی کہ معنی ترکیبی آن

آب پختہ گفتہ غافل (انتہی) بخیال مؤلف اصل
ہمہ پختاپک بود مرکب از پخت و آب و کاف
نسبت وجادارد کہ کاف آخر را از اُمد گیریم
معنی لفظی این چیز یکہ پختہ شد با آب مخفی مباد
کہ پخت اسم مصدر و حاصل بالمصدر پختن
است و مراد از جوشاندہ کہ تعریفش بالا مذکور
شد و آب بہ تبدیل موحدہ با واو آوشد و این
بجاے خودش گذشت و کاف آخر را لقاعدہ
قلب بعض۔ بعد لفظ پخت آوردند (پختکاو)
شد و در اصطلاح زیر بحث موحدہ عوض ہاے
فارسی و کاف فارسی بعوض کاف عربی بسبیل
تبدیل است چنانچہ تپ و تب و گند و کند
(اردو) دیکھو اسپرم آب۔

بخت گرہ گردد از پا لودہ دندان بشکند

بخت گر یاری دہد دندان بشکند

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر
این کردہ اند و ما حقیقت این را بر ہر دو
مثل گذشتہ ذکر کردہ ایم کہ در ملحقات (بخت)
پیش ازین گذشت (اردو) دیکھو (بخت
چون خندان بود دندان بدندان بشکند)
و (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان بشکند)

بخت مراد اصطلاح۔ کنایہ باشد از
از بخت خوش (ظہوری ؒ) کالاے
دوستداری تا کے کساد باشد؟ خوش آنکہ
رخت مارا بخت مراد باشد؟ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مساعد اصطلاح۔ بخت موافق
و بخت خوش باشد (انوری ؒ) خنداں
بخت مساعد کہ سوے حضرت شاہ؟ مرد می
کرد و رہم دارد پس از چندین گاہ؟ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مند اصطلاح۔ بقول بہار و انند
آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و فرماید کہ بدین
معنی جوان بخت نیز آمدہ (ابو طالب کلیم ؒ)

کلیم تشنه که لب را بگریه تر میکرد ؛ ز بخت مندی میراب آب حیوان بود ؛ مؤلف عرض کند که مند بقول برهان بمعنی صاحب وخداوند است چنانکه درد مند وحاجتمند پس معنی لفظی این صاحب قسمت وکنایه از خوش قسمت باشد (اردو) قسمت والا ۔ بقول آصفیه خوش نصیب ۔ صاحب اقبال ۔ بھاگوان ۔ نیک طالع ۔

بخت ناساز اصطلاح ۔ کنایه از بخت بد وبخت ناسازگار باشد مرکب توصیفی است (صائب ؎) نیم سنگ فلاخن لیک دارم بخت ناسازی ؛ که برگرد سر هر کس که گردم دو رم اندازد ؛ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

(الف) **بخت نافرمان** اصطلاح ۔ هر دو

(ب) **بخت ناسازگار** بمعنی بخت بد است و مرکب توصیفی است (ظهوری الف ؎) گشت حاصل رتبه فرماندهی از فر عشق ؛ بخت نافرمان بفرمان گرنباشد گو مباش ؛ (انوری ب ؎) اے بخت ناسازگار باری تو خود چه چیزی ؛ وے یار ناموافق آخر تو با که مانی ؛ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت ناهموار اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است کنایه از بخت بد و ناسازگار مقابل بخت موافق وبخت مساعد (ظهوری ؎) دلم گردیده نازک شیشه دارم باز میلرزم ؛ که ره بر سنگ لاخ بخت ناهموارم اندازد ؛ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت نر و مادہ اصطلاح ۔ بقول مؤید بختی که اقبال اورا دوامی نباشد مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ۔ سند استعمال هم پیش نشد معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) وہ قسمت جو کبھی اچھی رہتی ہو اور کبھی بری ۔ مؤنث ۔

بخت نگون اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است

کنایه از بخت بد (ظهوری ع) کار دل از یاری بخت نگون گردیدست ۱۲ پایش از جا رفت و در چاه زنخدان کهنه شد ۱۲ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔	

بختو بالقول سروری ۔ بجای معجمه و تای قرشت بوزن بدخو (ا) رعد باشد (شمس فخری ع) ز رشک کلک تو نالد کند ابر ۱۲ که خلقش نام کردستند بختو ۱۲ و فرماید که در یکی از نسخ (بخنو) به نون بنظر رسیده بوزن شیرو ۔ نیز فرماید که در فرهنگ بضم باو تا آورده بمعنی (۲) هر چه غرنده باشد عموماً و رعد خصوصاً ۔ صاحب جهانگیری گوید که بختو و بختور و بختوه هر سه با اول مضموم و ثانی زده و تای فوقانی مضموم هر چیز غرنده را گویند عموماً و رعد را خصوصاً صاحبان برهان و جامع همزبانش صاحب ناصری بذکر معنی جهانگیری فرماید که این را بفارسی تندر هم گویند و فرماید که در فرهنگ بجای تا نون آورده و بختوه و بختور به اضافه ها و را هم ذکر کرده همه بتصحیف خوانده اند اما در نسخهٔ معتبر و مثل تفسیر ابو الفتح رازی و در سامی فی الاسامی بمعنی (۳) برق گفته اند و اعتماد بر قول ایشان بیشتر است و ظاهر مشترک است در معنی رعد و برق خان آرزو در سراج گوید که معلوم میشود که بختو بجای مهمله و تای قرشت رعد است و چون حای مهمله در فارسی نیامده پس بختو بدین معنی بجای معجمه و تای قرشت خواهد بود و بنون بمعنی برق و از شعر رودگی چنان معلوم میشود که بختو بمعنی رعد بتای قرشت است بفتح تا (ع) چون بانگ آمد از هوا بختو ۱۲ می خورو بانگ چنگ و رود شنو ۱۲ مؤلف عرض کند که صاحب سروری همین شعر رودگی را بسند بختو آورده که بنون عوض فوقانی می آید و قافیه مصرع دوم که روی آن نون است

تائیدش می کند اگرچہ درینجا اختلاف آن ہم جائز است وخیال خان آرزو در اعراب نون
کہ بفتح گیرد درست است وآن مخصوص باشد بانجنو کہ بنون سوم می آید صاحب سروری
آنرا بکسر اول نوشتہ ولغت زبرجبت بالضم است آنچہ خان آرزو بخیال خود اصل این
لغت را بہ حای حطی بمعنی رعد خیال کردہ بے دلیل محض نمی گوید کہ لغت کدام زبان بود کہ
فارسیان بہ تبدیل حای حطی بہ خای معجمہ بخنجو کردند زیرا کہ بجنبو بہ ہای حطی بدین معنی در کلام
عرب نیامدہ ومحققین ترکی ہم سکوت کردہ اند وتبدیل حای حطی با خای معجمہ بالعکس
آن ہم در قواعد فارسی نیست وای بر تحقیقش کہ ادعای بی دلیل وخلاف قیاس کند ما
بحد یکہ جستیم وغور کردیم ماخذ این خبر ین نباشد کہ بخنجو اصل است بالضم وفوقانی مضموم
اسم جامد فارسی زبان وبخنجور وبخنجوہ کہ می آید مزید علیہ آن بزیادت رای مہملہ وہای
ہوز چنانکہ شنا وشنار وخونخوار وخونخوارہ وآنچہ بخنجو بہ نون عوض فوقانی می آید
آن ہم اسم جامد است۔ جا دارد کہ آن را مبدل گیریم وہمین یک لغت را سند تبدیل
فوقانی بہ نون قرار دہیم کہ بخنجوہ بہ نون وہای ہوز ہم بہ ہمین معنی می آید۔ اختلاف اعراب
نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است دیگر ہیچ آنچہ صاحب ناصری غیر (بخنجو۔ بہ فوقانی) دیگر لغات
را تصحیف گوید۔ حقیقت را نمی جوید جائی کہ تبدیل وزیادت موافق قیاس باشد
آن را تصحیف نام نہادن خطاست۔ حالا عرض می شود نسبت معنی کہ از سند شمس
فخری ورودگی معنی رعد متحقق است آنانکہ بمعنی برق ہم گرفتہ باشند آنرا مجاز گوئیم
وآنچہ خان آرزو (بخنجو۔ بہ نون سوم) را مخصوص بہ برق کند ہم بے دلیل است

چون از ماخذ بخنو خبر ندارد این تخصیص را از کجا می آرد (خان آرزو بحوالۂ قوسی) وصاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی (بخنو به فوقانی) را بمعنی (۴) شوے مادر آوردہ وصاحب برہان ہمین معنی بر (بخنو۔ بہ نون سوم) نوشتہ گوید کہ پدر اندر را گویند کہ شوہر مادر باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودشان خبر ین نباشد کہ پدر ربیب و بدین معنی ہم اسم جامد فارسی زبان گیریم وجا دارد کہ استعارہ باشد از معنی اول کہ پدر با ربیب خود بانگ زند ہمچون رعد و محبت و شفقت پدری ندارد چنانکہ با پسر خود اگرچہ این بد اخلاقی با جہلا مخصوص است ولیکن اعتبار بکثرت عمل است۔ کہ سوقیان عجم پدر اندر را بخنو نام نہادند (اردو) (۱) رعد۔ مذکر۔ دیکھو بخنو۔ (۲) ہر گرجنے والا (۳) برق۔ مؤنث۔ دیکھو اورخش (۴) سوتیلا باپ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ باپ جسکے منطفہ سے آپ نہو۔ سگے باپ کا نقیض۔ دوسرا باپ۔

بخت و اتفاق اصطلاح۔ بقول انند وغیاث منفعت کثیر حاصل شدن یکسی بلا وجہ و بے سعی و تلاش چنانچہ مال یافتن کسی در زمین یا در اثنے چاہ کندیدن و فرق درمیان (بخت) و (اتفاق) آنکہ بخت خاص است و اتفاق عام اگر یافتن منفعت کثیر است بخت گویند و اگر یافتن چیز بمقدار است چنانچہ پارۂ شیشہ یا پارۂ ظروف چینی درین چاہ نوکندیدہ یافتن یا پیش آمدن مکروہی کہ در آنجا وجودش متصور نباشد اتفاق گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ محققین بالا تطویل بخت را پسندیدند معاصرین عجم با ما اتفاق کنند کہ (بخت و اتفاق) بجائی مستعمل می شود کہ چیزے

خلاف توقع بدست و بظہور آید دیگر ہیچ (اردو) بخت و اتفاق۔ اردو میں بھی مستعمل ہے۔ (فارسی ترکیب) جیسے "بخت و اتفاق کی بات ہے کہ انکو نوکری ملگئی یا خزانہ ہاتھ آگیا"

بخت و دولت بکار دانی نیست مثل صاحب گلدستہ ذکر این کردہ۔ مال سعدی شیرازی است کہ صورت مثل گرفت و مصرع ثانی این "جز بتائید آسمانی نیست" مقصود اینست کہ بسے از ناواقفان کار خوش بخت و صاحب دولت می شوند۔ فارسیان این مثل را برائے طالع مندان می زنند۔ مرادف (اگر روزی بدانش برفزودی) (اردو) دیکھو۔ اگر روزی بدانش برفزودی

بختور اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اول مضموم بثانی زدہ و تائے فوقانی مضموم (۱) مرادف معنی اول و دوم بختو کہ گذشت (استاد رودگی ؎) عاجز شود ز اشک دو چشم و غریو من ہوا ابر بہار کاہی و بختور در مطیر و بقول برہان بفتح اول ہم آمدہ صاحب رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند و ما بذیل بختو بحث این ہم کردہ ایم و صاحب برہان فرمایدکہ (۲) بفتح اول و رابع بمعنی صاحب بخت باشد و باین معنی بروزن غفور ہم درست است صاحبان جامع و ہفت ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ و بقول برہان بالفتح بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ وقتی کہ با کلمۂ ترکیب شود ہمچو دانشور و تاجور و باور موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و آنچہ صاحب برہان این را بہ ہمین معنی بروزن غفور گرفتہ است مشتاق سند استعمالش باشیم اگرچہ قول جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را کافی است (اردو) (۱) دیکھو بختو (۲) صاحب قسمت۔

بختوہ اصطلاح۔ بحث این بر بختو گذشت

وجزین نیست کہ این مزید علیہ نخجتو باشد	(اردو) دیکھو نخجتو۔

بختہ بقول سروری بروزن تختہ (۱) گوسپند سہ سالہ باشد یا چہار سالہ (سوزنی ؎)
چوگرگ گرسنہ اندر رفتد میان رمہ ہا چہ میش وچہ برہ دندانش را چہ بختہ چہ شاک ہا و
بحوالۂ نسخۂ میرزا فرماید کہ گوسپند نر سہ سالہ صاحبان جہانگیری، وجامع ذکر معنی آخر الذکر
کردہ اند (حکیم نزاری ؎) بدین شکرانہ دادآن ہزرہ اندیش ہا دو پالنصد بختہ حربہ
بدرویش ہا صاحب رشیدی بر گوسپند سہ سالہ قانع وبقول برہان وناصری گوسفند
نر سہ سالہ یا چہار سالہ وخان آرزو در سراج ذکر بعضے اقوال بالا کردہ مؤلف عرض
کند کہ بختہ بالضم بمعنی پسر بر بمعنی پنجبتس گذشت فارسیان ہا نسبت در آخرش زیادہ
کردہ گوسپند نر جوان را نام نہادند کہ سہ سالہ یا چہار سالہ باشد ورائے این ماخذی
متحقق نمی شود (اردو) تین یا چار سالہ عمر کا نر بکرا۔ مذکر۔

(۲) بختہ۔ بقول برہان وجامع وناصری، (سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا) بمعنی ہر چیز پوست
کندہ صاحبان رشیدی وجہانگیری می فرمایند کہ چیزے کہ پوست آن را باز کردہ باشند
(اثیر الدین اخسیکتی ؎) باز تراکہ شاہ طیور است چون عقاب ہا از گوسفند بختۂ افلاک
مستہ باد ہا (حکیم سنائی ؎) صحن حلوا ومرغ ونادۂ نان ہا پختۂ بختۂ برۂ بریان ہا
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است مخصوص برائے
گوسپند پوست کندہ ومجاز مجاز برائے ہر چیز پوست کندہ (اردو) چمڑا چھیلا ہوا بکرا
اور ہر چیز جس کا پوست نکالے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بختہ۔ بقول سروری و برہان و جامع بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی دنبۂ فربہ۔ صاحب مؤید فرماید کہ دنبۂ فربہ و پروردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ہمان معنی اوّل است مؤلف را با خان آرزو اتفاق است و اگر بہ صفت فربہی مخصوص کنیم مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) موٹا اور تیار۔ دنبہ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے دنبہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بھیڑ ہا۔ دکن میں دنبہ اُس خاص قسم کے مینڈھے کو کہتے ہیں جسکی دُم چوڑی اور زبردست ہو کہا جاتا ہے کہ اُسکی نسل عرب سے ہند میں لائی گئی

(۴) بختہ۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ گوسپند و خایہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد بخیال ما مجاز معنی اوّل است۔ بس و بلحاظ معنی خاص قول صاحب سروری بمثابۂ سند است کہ از اہل زبانست (اردو) خصّی کیا ہوا بکرا۔ مذکر۔

(۵) بختہ۔ بالفتح بقول رشیدی محصّلے کہ شب در خانۂ رعایا نزول کند و فرماید کہ بیشتر در گیلان مستعمل و بقول برہان و جامع محصّل و تحصیلدار۔ صاحب ناصری بنقل قول رشیدی گوید کہ اصل این بختہ بضمّ خا بودہ یعنی شب بخفتہ چہ بلفظ دری تبرستان خُتہ مخفف خُفتہ و گُتہ مخفف گفتہ متداولست خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ مؤلف عرض کند کہ ما نسبت ماخذ این با صاحب ناصری اتفاق داریم کہ از اہل زبانست۔ (اردو) وہ محصول دار جو رعایا کے گھر میں شب باش ہو یعنی رعایا کا مہمان۔ مذکر۔

بختیار اصطلاح۔ بقول بہار و انند مراد بخت جوان کہ گذشت مؤلف عرض کند	کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بخت معین و یار اوست کنایہ از خوش نصیب

(اردو) دیکھو بختاور۔

بختیاری اصطلاح۔ یاے مصدری بر لفظ بختیار افزودہ اند۔ بمعنی خوش قسمتی است (ظہوری ؎) ہر کسے درماندۂ آوردہ از روز نخست بختیاری از ظہوری اختیاری برنداشت (اردو) بختاوری۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ خوش قسمتی۔

بنجد بقول برہان وسروری وجامع وناصری وسراج بروزن بخشد ریم آہن را گویند (شمس فخری ؎) گر آہنگران شکر جود تو گویند ہ بکوره درون زر شود جملہ بنجد ہ مؤلف عرض کند کہ ریم آہن کثافت آہن است کہ در آتش جدا شود (کذا فی البرہان) ترجمۂ آن بعربی خبث الحدید است اسم جامد فارسی قدیم (اردو) لوہے کا میل جو گلانے سے جدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

بنجیدن بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی دراز وطویل کردن و (۲) حصار و احاطہ کردن و (۳) گرد گردیدن و (۴) خود را آزار دادن و فرماید کہ بجیم فارسی ہم می آید صاحب بحر بپنجیدن بہ بای فارسی اوّل وخای دوم وجیم فارسی سوم گوید کہ بمعنی فرسودن وکوفتہ شدن وپہن گردیدن است صاحب موارد فرماید کہ پہن کردن وپہن شدن ہر دو آمدہ وبقول برہان کوفتہ شدن وپہن گردیدن مؤلف عرض کند کہ مصدر یکہ بہ بای فارسی وجیم فارسی می آید اصل است وپنج کہ بہ بای فارسی وخای معجمہ وجیم فارسی بمعنی پہن می آید اسم مصدر این وماخذ پنج۔ پک باشد کہ بمعنی تیک وسطرقہ ومطرق می آید۔ جیم فارسی زائد را بر پک زیادہ کردہ پنج ساختند چنانکہ نم را

پنج کردند و بعد ازان کاف فارسی بجای معجمه بدل شده پنج شد چنانکه فرسنگ و فرسنج باهم پنجیدن بمعنی پهن شدن و کوفته شدن و فرسودن ازهمین اسم مصدر پنج قرار یافت که پنجال نامصدر اصلی است زیرا که اسم مصدرش لغت فارسی زبان است و بقول مصنفین فارسی مصدر جعلی که تحتانی مکسور داخل مصدر است و پنجیدن بموحده و جیم عربی که زیر بحث است مبدل آن که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب و جیم فارسی بعربی تبدیل یابد چنانکه کاچ و کاج و آنچه صاحب انند معنی دوم و سوم و چهارم و رای معنی اصل مصدر زیاده کرده است بدون سند است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول باشد و بس

(اردو) (۱) دراز کرنا (۲) احاطہ کرنا (۳) گھومنا۔ طواف کرنا (۴) اپنے آپکو تکلیف دینا

پنجیدن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرادف نجیدن که بجیم عربی گذشت و ما اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم (اردو) دیکھو نجیدن

پنجیزیدن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم فارسی (۱) بمعنی غلطانیدن و (۲) غلطیدن بر زمین و (۳) گردش کردن و گردیدن صاحبان بحر و موارد و نوادر که محققین مصادر اند ازین مصدر ساکت مؤلف عرض کند که یکی از معاصرین زرد شت سلمه الله تعالی می فرماید که پنجیز بلغت ژند و پازند بمعنی میدان می آید و ماخذ این پنج که بمعنی پهن می آید فارسیان قدیم تحتانی و زای هوز زائد کرده اسم جامد ساخته اند تم تقریر حیف است که این اسم جامد از صفحات لغات متروک است اگر این را معتبر دانیم ماخذ این مصدر بر سبیل مجاز بدست می آید والا فلا۔ باقی حال مجرد بیان صاحب انند برای این مصدر کافی نیست طالب سند باشیم

(اردو) (۱) زمین پر لٹانا (۲) زمین پر لوٹنا (۳) گردش کرنا پھرنا صاحب آصفیہ نے لوٹ پوٹ ہونا کا ذکر کیا ہے بہ معنی غلطان و پیچان ہونا۔

بخدا بقول انند بفتح (۱) قسم خدا و (۲) برائے خدائے تعالی (منہ ۵) بخدا ہر کہ آفرید ترا ؛ رفت از خویشتن چو دید ترا ؛ مؤلف عرض کند کہ بائے قسم است در اول کہ بر معنی دوازدہم (ب) مذکور شد و معنی برائے باشد در دوم کہ بر معنی پنجم (ب) گذشت (اردو) (۱) خدا کی قسم (۲) برائے خدا۔ بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ از بہر خدا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کو مان کر۔

بخدمت رسیدن استعمال۔ حاضر شدن بحضور (انوری ۵) بندہ ہر چند بخدمت نرسد ؛ متہم نیست بہ تقصیر و کسل ؛ (اردو) خدمت میں حاضر ہونا۔

(۲ ر ۵۱)

بخرد بقول سروری و برہان و جامع بالکسر و فتح راے مہملہ (۱) یعنی صاحب عقل (حکیم سنائی ۵) دوست دانی نہ بندہ مر خود را ؛ این بود پیشہ مرد بخرد را ؛ صاحب ناصری بذکر معنی بالا فرماید کہ اصل این باخرد بودہ ضد بے خرد چہ واضح است کہ خرد بمعنی عقل آمدہ صاحب مؤید بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح (۲) بمعنی آرزومند ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ قیاس می خواہد کہ مفتوح الاول باشد یعنی کسی کہ با خرد و عقل باشد ولیکن شہرت بکسر اول دارد و میتوان کہ آن بائے مکسور نیز بمعنی بائے مفتوح بود چنانکہ از بعضے عراقیان صاحب رقمہ شنیدیم کہ (بخانہ رفتیم) را بکسر اول می خواندند چنانکہ در مثرگان کہ در اصل بفتح دوم بود مؤلف عرض کند کہ بائے معیت در اول خرد زیادہ کردہ اند و بس و آنچہ بالکسر می خوانند

محاورۂ زبان است معنی دوم غیر از مجاز نباشد ولیکن ہیچ تعلق بامعنی حقیقی ندارد طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) عقل مند (۲) آرزومند۔

بخردی بقول مؤید وہفت وغیاث وانند مصدری بر بخرد زیادہ کردہ اند دگیر ہیچ دانائی وہوشیاری مؤلف عرض کند کہ یاے (اردو) عقلمندی۔ مؤنث۔

بخرک بقول سروری بخاورائے مہملہ بروزن مردک بادام کوہی باشد وفرماید کہ در نسخۂ سیر از الضم بانیز آوردہ صاحبان برہان وناصری وجامع ومؤید وسراج وہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط فرماید کہ لغت شیرازی است بادام کوہی وصحرائی را واین ہر دو درخت از درخت بادام بستانی کوچک تر وبرگ آن ریزہ وگل آن مائل بسرخی وباخوشبو وثمر آن کوچک تر وباتلخی وقبض بسیار وغیر حلو زاست گرم وخشک در سوم وجہت تقویت معدہ ورفع رطوبات وامراض بارد آن وقی واسہال نافع ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ جادارد کہ از لغت عربی بخر مرکب کردہ اند کہ بقول منتخب بفتحتین بمعنی ہر چیزی کہ رائحہ او تند باشد کاف تحقیر یا تصغیر در آخرش زیادہ کردند واختلاف اعراب تصرف زبان فارسی است ونظر بر تلخی ثمر این عجبی نیست کہ ہمین ماخذ صحیح باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اندرین صورت مفرس گوئیم۔ (اردو) جنگلی بادام۔ مذکر۔

بخرمن کسی افتادن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبجر وانند در صد خرابی وپامالی او بودن (صائب ؒ) مردم چرا بخرمن من او فتادہ اند ہر گز بسہو خاطر موری نہ خستہ ایم

مؤلف عرض کند کہ افتادن بقصد غارت وتاراج رفتن بر معنی چہل و دوش گذشت چنانکہ در دبستانہ افتادن، و این متعلق است بہ ہمان (اردو) کسی کی خرابی کے درپے ہونا

بخروش آمدن مصدر اصطلاحی۔ ہای وہوے کردن و آواز ہا برآوردن و شور و غوغا کردن (انوری ۵) تا زبان زخمہ بود چون بحدیث آید عود ۔ تا دہان نغمہ بود چون بخروش آید نے ۔ (اردو) شور و غوغا کرنا

بخرتیچ بقول شمس نام دریائیست عظیم کہ ہر کہ از ان آب خورد چرب باشد و فرماید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ محقق بے تحقیق سند استعمال پیش نکرد و نمی فرماید کہ کجا واقع است۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند قیاس می خواہد کہ اگر بحری مخصوص را بدین اسم موسوم می کردند لفظ بحر بہ ہائے حطی داخل این می بودنی دانیم کہ بہ خائے معجمہ چہ لفظ است کہ این معنی پیدا کرد در جزین نیست کہ غلط نگاری کاتبین باشد یا غفلت مؤلف۔ بائی حال ما از تحقیق فرید این قاصریم و مجرد بیان بے معنی صاحب شمس را کافی ندانیم (اردو) ایک بڑا دریا۔ مذکر۔

بخرید آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند خریدہ شدن۔ معاصرین عجم بر زبان دارند۔ موافق قیاس است (اردو) خریدا جانا

بخریدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) در نزع جان بودن و (۲) از پہلو بہ پہلو غلطیدن و (۳) نفس تنگ زدن و (۴) نالہ کردن مانند بیماران و (۵) پرستش کردن و (۶) خدمت کسے نمودن و (۷) پری زدہ بودن و فرماید کہ بالفتح (۸) تزویج لب کودک دیگر محققین مصادر ازین مصدر ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف

عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود تو انیم عرض کرد کہ ماخذ این بخر است لغت عرب کہ بقول منتخب بالفتح بمعنی بخار بر آوردن دیگ است یا بخار کہ بقولش بالضم تفی کہ از چیزی نمناک بر آید فارسیان بقاعدۂ مصادر جعلی بزیادت تحتانی مکسور و بحذف الف مصدرے قائم کردند بمعنی سوم و معانی اول و دوم و چہارم مجاز آن ولیکن معانی پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم را از ماخذ تعلقی نمی نماید الا اینکہ در پرستش ہم نفس ہا می زنند و کار از نفس می گیرند و معنی ہفتم مجاز آن و پیری زدہ ہم ہمچو بیماران نالہ می کند و نفس تنگ می کشد و ترقیدن لب کودک تعلق دارد بحرارت معدہ۔ اختلاف اعراب نتیجۂ لب و لہجہ و محاورۂ عجم است با متی حال طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) سکرات مین ہونا۔ نزع مین ہونا (۲) کروٹین بدلنا۔ (۳) تنگی سے دم لینا (۴) کراہنا (۵) پرستش کرنا (۶) کسی کی خدمت کرنا (۷) آسیب زدہ ہونا (۸) لڑکون کے ہونٹ ترکنا۔

بخریسیا بقول شمس بروزن درکیسہ بمعنی پیشانی صراحت کند کہ لغت فارسی زبانست و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت۔ لغت فارسی نمی نماید و در لغات عربی و ترکی ہم نیافتیم مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیشانی۔ مؤنث۔

بخس بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و سکون خائے معجمہ (۱) پژمردہ شدہ و فراہم شدہ را گویند از زحمتی یا بلیہی (شمس فخری ۵) چون جان ندہد دشمن این شاہ بہ بد روز ۔ زینسان کہ دلش گشت ز آسیب فنا بخس ۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ مانند پوستی کہ تف آتش بدان رسیدہ باشد و صاحب رشیدی نقلش برداشتہ

خان آرزو در سراج گوید کہ نیز بریں قیاس بخستن و بخبندہ و بخسیدن و بخسانیدن صاحب منتخب در لغات عرب ذکر بخس بدیں معنی نکردہ و صاحب اند بحوالۂ منتہی الارب فرماید کہ لغت عرب است بمعنی کم دانک و زمینی کہ بے آب دادن روید و بخسی بمعنی آب نادادہ و کشت بے نیاز از آب دادن منسوب است بآن و بخوس جمع و محصول کہ از مردم بازار ستانند و آنچہ عشاران بعد گرفتن صدقہ بحیلۂ مزدگیرند و نیز گاستن حق کسی را و بیداد کردن بروے و کور کردن چشم و برکندن آن مؤلف عرض کند کہ از ہمۂ معانی بالا کہ در عربی است ہیچ تعلق از معنی اوّل الذکر یافتہ نمی شود۔ آنچہ خان آرزو بر قیاس مصادر و اسم فاعل گوید صحیح نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر بخسیدن و بخسانیدن و بخستن کہ می آید (اردو) پژمردہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کمہلایا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ افسردہ۔

(۲) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی عشوہ و بقول برہان و جامع و ناصری غمزہ و ضرام مؤلف عرض کند کہ فارسیان از معنی چہارم عربی کہ بمعنی اوّل ذکرش کردہ ایم مجازاً معنی عشوہ پیدا کردہ اند۔ مفرس باشد (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ناز۔ فریب۔ حرکت دل فریب۔ غمزہ۔ ناز و ادا۔ ادائے معشوق۔ کرشمہ۔ نخرہ۔

(۳) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی گداز و رنج صاحب برہان گوید کہ برہم آمدن دل بسبب غمی یا طیشی و گداز و رنج و تابش دل و بقول رشیدی و ناصری بمعنی گدازش و کاہش و نقصان و بقول جامع مالش دل خان آرزو در سراج گوید کہ بدیں معنی لغت

عرب است مؤلف عرض کند کہ مجاز است از معنی چارم و پنجم عربی کہ بر معنی اوّل ذکر شد گذشت پس مفرس باشد نہ لغت عربی (اردو) رنج مذکر۔ نقصان مذکر۔

(۴) نجس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی مزرع بے آب و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج زمینی را گویند کہ بے آب دادن از آب باران زراعت شود و آن را اللم نیز خوانند صاحب برہان گوید کہ بعربی ہم بدین معنی آمدہ صاحب ناصری فرماید کہ این را دیم نیز خوانند و فرماید کہ نجس بدین معنی عربی است و دیم فارسی مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت عرب را بمعنی خودش استعمال کردہ اند (اردو) وہ زمین جو صرف بارش کے پانی سے سیراب ہو جسکو دکن مین زمین خشکی اور زمین خریف کہتے ہین (مؤنث)

(۵) نجس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ و برہان و جامع و ناصری بمعنی پوستی کہ تپش آتش بدو رسد و چین چین شود گویند نجید مؤلف عرض کند کہ با معنی اوّل تعلق دارد کہ آن عام است و این خاص دیگر ہیچ (اردو) وہ چمڑا جو آگ کے اثر سے ٹھٹھر جاے۔ اینٹ جاے جس پر جھریان پڑ جائین۔ مذکر۔

(۶) نجس۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری با اوّل مکسور نرمۂ بینی مؤلف عرض کند کہ جادارد کہ این را مجاز معنی اوّل عربی دانیم (کہ بر معنی اوّل مذکور شد) نپنداری کہ سوراخ نرمہ۔ اسم جامد فارسی زبان ہم توان گرفت (اردو) دیکھو نجس کے پہلے معنے۔

(۷) نجس۔ بقول جہانگیری و جامع و ناصری بکسر اوّل بمعنی سستی۔ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ بدین معنی و بمعنی ششم نجیش گذشت مؤلف عرض کند کہ نجس بہ جیم عربی

وسین مہملہ ہم بدین معنی مذکور شد وجیم عربی بہ خای معجمہ بدل می شود چنانکہ اسفناج و اسفاناخ پس جا دارد کہ این را مبدل معنی دوم بخبس گیریم (اردو) دیکھو بخبس کے دوسرے معنی۔

بخسان بقول سروری بوزن مستان (۱) یعنی پژمردہ و فراہم آمدہ و رنج دیدہ (رودکی) ؎ از روبی اندہی مگزین و شادمی و تن آسانی ہا بہ تیمار جہان دلرا چرا باید کہ بخسانی ہا و فرماید کہ (۲) بمعنی گداختن و گداز ان ہم آمدہ نیز فرماید کہ در نسخہ وفائی و شمس فخری ہمین بمعنی گداز ان آوردہ اند (۳) مخالف ارچہ کہ خود را چو سنگ می پنداشت ہا ز تاب آتش قہرش چو موم شد بخسان ہ صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ (۴) بمعنی خرامان ہم صاحب رشیدی بر بخس گوید کہ بر ین قیاس است بخسان و بخسندہ و بخسیدن **مؤلف** عرض کند کہ وای بر محققین بانام و نشان کہ ہیچ اعتنا بر قواعد فارسی نمی کنند و نمی دانند کہ بخسان اسم حال است از مصدر (بخسیدن) و امر حاضر است از مصدر بخسانیدن (کہ می آید) پس شامل است بر ہمہ معانی بخسیدن و بخسانیدن۔ ضرورت نداشت کہ ذکر مشتقات این کنند (اردو) دیکھو بخسانیدن جس کا صیغہ امر حاضر ہے اور بخسیدن جس کا صیغہ اسم حال ہے

بخساند بقول سروری بخای معجمہ وسین مہملہ بر وزن ترساند یعنی گداز اند و در تپش آتش چین چین سازد (سراج الدین اجی) ؎ کفر کو کہ بریت دوزخ اوست بس ہمین کہ می بخساند او را آن نفس ہ و فرماید کہ بمعنی پژمردہ کند نیز۔ و بقول صاحب برہان بر وزن لرزاند یعنی بگداز د و در آزار و رنج دارد و پژمردہ سازد و چین چین گرداند و بخراند صاحبان انند و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ تحقق

شد که محققین با نام و نشان فرق در اسم جامد و مشتق نمی کنند و هیچ یکی از محققین بالا نمی داند که این مضارع مصدر بخسانیدن است که هم اینان ذکرش می کنند و شامل آنست بر همه معنی معانی مصدری بطریق مضارع و سند پیش کرده سروری برای حال است نه مضارع و این دلیل آنست که محقق اهل زبان بر اشتهای زبان خود قواعد فارسی را ملاحظه نکرد (اردو) بخسانیدن کا مضارع

بخسانیدن بقول سروری بمعنی پژمرده ساختن وگداز انیدن و در رنج داشتن صاحب برهان بذکر هر سه معانی بالا گوید که خراسیدن صاحب بحر فرماید که متعدی بخسیدن است و بس (کامل التصریف) و مضارع این بخساند. صاحب نوادر همرباش صاحب موارد گوید که بمعنی (۱) گداز انیدن و (۲) پژمرده ساختن و (۳) در رنج داشتن و (۴) بخرام آوردن مؤلف عرض کند که اسم مصدر این (بخس) که بجایش گذشت و بخستن که می آید بقول مقننین فارسی مصدر سماعی و بخسیدن بزیادت تحتانی مکسوره با علامت مصدر ترقیاسی وجعلی و باصول ماهرد و مصادر بالاقیاسی که وضع کردند از اسم مصدر بخس و بخسانیدن متعدی هردو. معانی بیان کرده صاحب موارد موافق قیاس آنچه صاحب برهان بمعنی چهارم را خراسیدن نوشته غلط کرده که آن معنی بخسیدن است. غور بر مصدر متعدی نکرد که زیر بحث است. بخسان که گذشت امر حاضر این مصدر اسناد این از رودکی بر بخسان و از سراج الدین راجی بر بخساند گذشت (اردو) (۱) گلوانا (۲) پژمردہ کرنا (۳) رنج مین رکھنا (۴) خرامان کرنا.

بخست بقول سروری بخای معجمه (۱) بمعنی آواز هر چیز باشد که بر بخست به جهیم عربی عوض

خاگذشت اما در سامی فی الاسامی بخست بضم باو تشدید خا (۲) مخصوص آواز دماغ خفتہ را گفتہ و آنرا العربی غطیط گویند بفتح عین معجمہ و کسر طائے مہملۂ اوّل وسکون یائے حطّی۔ صاحب برہان بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بکسر اوّل (۳) شکست و مجروح گردانید صاحب ناصری ہمزبانش خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مبدل بخست گیریم کہ بجیم عربی بمعنی اوّل گذشت کہ جیم عربی بخائے معجمہ بدل شود چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ وبہتر از ان است کہ بمعنی دوم اسم جامد گیریم کہ اسم مصدر بخستن است کہ می آید اندرین صورت معنی اوّل را بہ تعمیم مجازش گیریم و بخست را کہ بجیم عربی عوض خائے معجمہ گذشت مبدل این دانیم۔ نسبت معنی سوم عرض می شود کہ ماضی مطلق مصدر بخستن باشد

بمعنی آواز کردن دماغ خفتہ کہ می آید نمی فہمیم کہ صاحب برہان معنی سوم را از کجا پیدا کرد ہرگاہ معنی شکستن و مجروح ساختن در مصدر بخستن نمی آید پس چطور در ماضی مطلقش باشد معلوم می شود کہ در خیالش مصدر خستن و موحدۂ اوّل زائد باشد دیگر ہیچ و دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بخست کے پہلے معنے (۲) خرّاٹا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب غطیط۔ خرخر (۳) مجروح کیا۔ زخمی کیا۔

بخستن بقول سروری بضمّ باو فتح خائے معجمۂ مشدّد و تا بمعنی صدا کردن دماغ خفتہ صاحب برہان این را بہ تخفیف آوردہ یعنی بفتح خائے معجمہ و بقول بحر بفتحتین صدا کردن دماغ در خواب (سالم التصریف) کہ غیر ماضی و مستقبل

و اسم مفعول نیاید صاحب موارد باتفاق قول سروری فرماید کہ حاصل بالمصدر این بخست بہ تشدید خاے معجمہ باشد و صاحب نوادر ہمرہانش۔ صاحب جامع در اعراب باصاحب بحر متفق مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر بخست کہ گذشت و ہمین است حاصل بالمصدر ہم با تشدید را غیر صحیح ندانیم ولیکن استعمال فارسیان را بتخفیف تسلیم کنیم

و قول صاحب جامع کہ از اہل زبان است بتعبر آنیم اصل این بخ بمتن بہ دو فوقانی بود یکی از ان حذف شدہ بخستن باقی ماند بقول مقننین فارسی مصدر سماعی است و باصول ما مصدر قیاسی و اصلی کہ بجشش بر (اسم مصدر) گذشت (اردو) خرانے لینا بقول آصفیہ سونے میں خرخرکرنا بیخبر ہوکر سونا (بحر) سنے وہ نالہ عاشق جو کوئی دم جاگے ہے اسے تو شام سے خرانے تا سحر لینا ہے

بخسلوس بقول سروری و برہان و جامع و ہفت بخا و سین مہملہ و لام بروزن اشکبوس نام پادشاہی است کہ غدرا را بقہر برد (حکیم سنائی ؎) حال اصحاب کہف و دقیانوس ہ قصۂ بخسلوس و شہر فسوس ہ مؤلف عرض کند کہ لقب می نماید از بخس مخفف بخست کہ بجایش گذشت و لوس کہ بمعنی بازی دادن و کج دہان و دہان کج کہ می آید عجبی نیست کہ ہمین پادشاہ در خفتن غطیط می زد و دران حالت دہانش کج می شد یا بہ تصنع غطیط می زد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بخسلوس نام ایک بادشاہ گزرا ہے جو غدرا کو لے گیا تھا

بخسم بقول سروری بخاے معجمہ و سین مہملہ بوزن انجم شرابی باشد کہ از گندم سازند (مولوی معنوی ؎) بخورد بی رطل و بی کوزہ مئی کو نشکند روزہ ہ نہ از انگور و نہ از شیرہ نہ از کشنی نہ از بخسم ہ و بقول رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری و برہان شربتی باشد مغبر کہ از گندم

سازند (حکیم سوزنی ؎) بکنی و بخسم خورند و زان شوند مست و خراب ؎ زاب تتماجی که باشد سرد بے بتکوز و سیر ؎ خان آرزو در سراج باتفاق محققین بالا گوید که این را بوزه نیز خوانند و اخسمه بدین معنی گذشت مؤلف عرض کند که میم تخصیص در آخر لغت بخس زیادہ کردہ اند و سین مہملہ را متحرک کردند برائے سہولت تلفظ معنی لفظی این چیزے که مخصوص است برائے خیطبوط و کنایہ از شرابی که بمجرد خوردنش بیخودی طاری میشود و غیطبوط می برآید در عالم مستی مصرع اول سند غیر موزون می نماید (اردو) دیکھو اخسمہ۔

بخسودن بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) گفتن و (۲) زدن و (۳) کوفتن و (۴) درد کردن و (۵) آزردہ کشیدن و (۶) برکندن و (۷) ترسیدن و (۸) طپیدن و (۹) اندوہگین بودن و (۱۰) گداختن و (۱۱) تغیر دادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که از اسم مصدر بخس وضع کردہ اند و متعلق بمعنی اول اوست بمعنی دہم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن بجز معنی اول که ہیچ تعلق از اسم مصدر ندارد و بخسودن مبدل بخسیدن است که بہ تحتانی مکسور می آید وجزین نیست که تحتانی بدل شدہ بہ واو چنانکہ انگبیر و انگور و انگبیل و انگول۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) کہنا (۲) مارنا (۳) کوٹنا (۴) کاٹنا (۵) درد کرنا (۶) آزہ چلانا (۷) اکھیڑنا (۸) ڈرنا (۹) تڑپنا (۱۰) غمگین ہونا (۱۱) گلانا (۱۲) متغیر کرنا

بخشی بقول سروری بفتح با و سکون خا و کسر سین مہملہ (۱) پژمردہ و بے آب حاصل آمدہ (ناصر خسرو ؎) تو کشتہ تمند جہانی زد اس مرگ بترس ؎ کنونکہ زرد شدستی چو گندم بخشی ؎ و فرماید که (۲) بمعنی گداختہ شوی نیز آمدہ (ولہ ؎) اگر

زری نکند کار بر تو آتش تیز ہ و گر سی بفنا
تا ابد ہمی بخسی ہ صاحب برہان بر پژمردہ و
بی آب و گداختہ شدہ قانع کہ ہمہ متعلق بہ معنی
اوّل است **مؤلف** عرض کند کہ وائے بر
محققین اہل زبان کہ ہر مشتق را اسم جامد میدانند
ونمی دانند کہ بخسیدن مصدر ریست کہ می آید
وبخس کہ گذشت اسم مصدر آنست وامر حاضر
وبخسی بمعنی اوّل حاصل بالمصدرش بزیادت
یاے مصدری بمعنی پژمردگی وغیر ذلک وبخسی
بمعنی دوم صیغہ واحد مخاطب مضارعش۔
اگر بر مصدر و قواعد فارسی غور می شد
این لغت را بطور مستقل بیان نمی کردند و
اگر می کردند از حقیقتش خبری میدادند (اردو
(۱) پژمردہ۔ بغیر پانی کے حاصل شدہ (۲)
توگلے۔

(الف) بخسیدن بقول سروری و برہان و رشیدی
بخاے معجمہ وسین مہملہ بروزن برچیدن یعنے
گداختن و پژمردن فراہم آمدن و از تپش آتش
چین چین شدن و بقول سروری ----

(ب) بخسیدن بوزن ترسیدن (۱) پژمردن
(۲) گداختن (۳) در رنج بودن صاحب
برہان نسبت معنی اوّل گوید کہ پژمردہ شدن
ونسبت معنی دوم فرماید کہ گداختن و
باتفاق معنی سوم فرماید کہ (۴) غمناک شدن
ہم و صاحب بحر نسبت معنی اوّل بابرہان
متفق و بذکر معنی دوم یعنی گداختن نسبت
معنی سوم فرماید کہ در رنج داشتن است
و بذکر معنی چہارم فرماید کہ (۵) چین بر چین
انداختن (کامل التصریف) و مضارع این
بخسد۔ صاحب موارد در ہر سہ معنی بالا با
صاحب سروری و نسبت معنی چہارم بابرہان
متفق و نسبت معنی پنجم فرماید کہ در ہم کشیدن
و چین چین گردیدن است و بخس حاصل بالمصدرش
۔ صاحب نوادر بر معنی اوّل و دوم قانع مباب

جامع باتفاق برہان در معنی سوم اینقدر تصرف
کند کہ (در رنج بودن) را (رنجانیدن) نوشتہ
و از معنی پنجم ساکت خان آرزو در سراج
بر معنی اول و چہارم اکتفا کرد مؤلف عرض
کند کہ محققین بانام و نشان از لازم و متعدی
این مصدر بے خبر اند نجانیدن کہ گذشت
متعدی این است و نجنیدن کہ زیر بحث
است لازمش۔ صاحب سروری ازین خبر
دارد و ہر سہ معانی بیان کردہ اش درست
است و معنی چہارم بیان کردہ برہان ہم
بلحاظ ماخذ درست باشد کہ نخس بمعنی عشوہ
و خرام ہم آمدہ پس معنی خرامیدن در مصدرش
چرا نباشد و معنی پنجم بیان کردہ صاحب بحر
متعلق است بمعنی اول کہ چین بجبین انداختن
ہم ژمردن است و صاحب موارد معنی
پنجم را درست نوشتہ کہ (در ہم کشیدن و
چین چین گردیدن) است۔ صاحب برہان
غلط کرد کہ ژمردن را پژمردہ ساختن نوشت
و گداختن را گداز انیدن و صاحب جامع
باتفاق برہان سکندری خورد کہ در رنج
بودن را رنجانیدن کرد این است حقیقت
تحقیق محققین زبان دان کہ غور بر قواعد زبان
می کنند بالجملہ این مصدر یست کہ مرکب شد از
اسم مصدر نخس و یاے مکسور و علامت مصدر
(دن) و بقول متقنین فارسی زبان مصدر
جعلی و قیاسی است و باصول ما مصدر
اصلی و قیاسی۔ از ینکہ اسم این مصدر
از لغات فرس است۔ آنچہ صاحب موارد
نخس را حاصل بالمصدر گوید تسلیم نمی کنیم
کہ حاصل بالمصدرش نخسی است نہ نخس
و (الف) ماضی مطلق این (اردو) (الف)
گلانا پژمردہ ہوا سکڑنا (ب) (۱) پژمردہ ہونا سکڑنا
(۲) گلنا (۳) رنجیدہ ہونا (۴) خرامان ہونا۔
(۵) چین بجبین ہونا۔

بخسیدہ بقول سروری بخائے معجمہ وسین مہملہ بوزن برچیدہ یعنی گداختہ و تابیدہ و پژمردہ و فراہم آمدہ (مولوی معنوی ؎) ہمچو گرمابہ کہ تفسیدہ بود ہ تنگ آبی جانت بخسیدہ بود ؎ و فرماید کہ بباے فارسی نیز آمدہ صاحب برہان بذکر معانی بالا گوید کہ خرامان ہم و صاحب ہفت قلم نگارش مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از ایشان کہ چرا نمی گویند کہ بر ماضی مطلق بخسیدن ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و چرا بر ہر پنج معنی مصدری بصورت مفعول شامل نباشد یعنی پژمردہ و گداختہ و مبتلای رنج و خرامان و چنین بچسبین (اردو) (۱) پژمردہ (۲) گلا ہوا۔ (۳) رنجیدہ (۴) خرامان (۵) چین بجبین۔

بخشش بقول سروری بوزن رخشش (۱) معروف و (۲) ماہی و (۳) بُرج (رودکی ؎) آفتاب آید بہ بخشش زی برہ ہا روی گیتی سبز گردد یکسرہ ؎ (فردوسی ؎) چو پیدا شد آن چادر عاج گون ہا خور از بخش دو پیکر آمد برون ؎ صاحب برہان نسبت معنی اوّل صراحت کند کہ حصّہ و بہرہ باشد و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ خواہ برج کبوتر باشد خواہ برج قلعہ خواہ برج فلک غالب در قاطع برہان گوید کہ معنی دوم را سند باید و معنی سوم زنہار نیست مؤلف عرض می کند کہ قول سروری برائے لغت فارسی بمنزلۂ سند است و بس و معنی سوم را مجاز معنی اوّل توان گرفت و از اسناد رودکی و فردوسی استعمال این بمعنی سوم ثابت و غالب ہند نژاد را نمی رسد کہ بمقابلۂ سروری دم زند کہ حجۃ اللسان مغلوب آنست از نیکہ سروری صاحب زبانست و صاحب جامع کہ ہم از اہل زبان است تصدیق ہر سہ معانی بالا کردہ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل بحوالۂ زفانگو یا گوید کہ (۴) بفتحتین

بمعنی نرمه بینی و (ه) سستی آمده صاحب ناصری بذکر هر سه معنی بالا فرماید که در برهان معنی دوم وسوم نوشته ومؤیدے ندارد و در فرهنگ ها یافته نشد مؤلف عرض کند که خود او از ناصر خسرو سندے آورده که برای معنی سوم است وبخیال خود سند معنی اول گرفته است (ه)

که کرد این گنبد فیروزه پیکر ۔ چنین بے روزن وبے بام وبی در ۔ که زد پرکار این گنبد

که پرداخت ۔ بهفت ودو وده بخش مدور ۔ صاحب فرهنگ فدائی بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که در اصل بمعنی انعام وبخشیدن بود که بدین معنی شهرت گرفت وبحواله برهان ذکر معنی دوم وسوم کرده گوید که سند می خواهد که در کتب معتبره نیست مؤلف عرض کند که فرهنگ سه روزی راندید پس خطاے کیست حالا عرض می شود نسبت ماخذ که پکس لغت سنسکرت است به بای فارسی وکاف وسین مهمله چنانکه مهنا سخندان ذکرش کرده پس عجبی نیست که فارسیان بای فارسی را بموحده بدل کردند چنانکه تپ وتب وکاف بدل شد به خاے معجمه چنانکه شاکچه وشاماخچه وسین مهمله تبدیل یافت به شین معجمه چنانکه کستی وکشتی وجا دارد که این را سبدل بخت گیریم که بر معنی اولش گذشت که فوقانی بشین معجمه بدل شد چنانکه رخت ورخش ومعنی سوم مجاز این که برج هم مدارج وحصص دارد ونسبت معنی دوم عرض می شود که اسم جامد فارسی زبان گیریم ونسبت بمعنی چهارم وپنجم مجرد بیان صاحب مؤید را کافی ندانیم که بجیم عربی وسین مهمله بر همین دو معنی گذشت وبعض محققین همدرانجا اشاره کرده اند که بخش به جیم فارسی وشین معجمه درست باشد باقی حال دریخا همین قدر کافی است که کاتب مؤید تصرفی کرده است در کتابت لغت وسکوت

دیگر محققین برای معنی چہارم و پنجم دلیل آنست و بتحقیق ما (۶) اسم مصدر بخشیدن است بمعنی عطا و این مجاز معنی اوّل باشد و مصدر بخشیدن از همین اسم مصدر مرکب شد که می آید۔ (اردو) (۱) حصہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ٹکڑا۔ بخرہ۔ جزو (۲) مچھلی۔ مؤنث۔ (۳) برج۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ گنبد۔ راس منازل ستارہ (۴ و ۵) دیکھو بخس (۶) بخشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام عطیہ۔

بخشا بقول سروری (۱) بمعنی بخشندہ (ادیب صابر ؎) نسبت فضل ازدل بخشای او گیرد فروغ ؎ نسخہ جود از کف بخشای او گیرد سحاب ؎ و فرماید کہ (۲) امر بہ بخشیدن نیز (شیخ سعدی ؎) خور و نوش و بخشای و راحت رسان ؎ نگہ می چہ داری زبہر کسان ؎ صاحبان رشیدی و انند ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین با نام و نشان بحقیقت پے نبردہ اند و بر قواعد فارسی زبان غور نکردہ بخش امر حاضر بخشیدن است و الف آخر مفید معنی اسم فاعل چنانکہ بر (الف فاعل) مذکور شد ہمچون دانا و بینا و الف زائد است در معنی دوم چنانکہ دانی و دانیا و جادار دکہ بمعنی دوم امر حاضر بخشانیدن گیریم کہ بمعنی بخشیدن می آید (اردو) (۱) بخشنے والا (۲) بخش۔ بخشنا کا امر حاضر۔

بخشاد بقول انند بجوالہ فرہنگ فرنگ بمحل دعا مستعمل۔ بمعنی خدا بخشد مؤلف عرض کند کہ حقیقت الف دعا بر معنی چہاردہم باد بیان کردہ ایم و ہمان قاعدہ در بخشاد ہم (اردو) بخشے۔ جیسے (داغ ع) خدا بخشے بہت سی خوبیاں تمہیں مرنے والے میں ؎

بخشانیدن بقول بحر بالفتح متعدی بخشیدن کہ می آید کامل التصریف باشد و مضارع این

بخشاند۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ
اند مؤلف عرض کند کہ جزین نباشد کہ اسم
این مصدر ہمان بخش کہ بمعنی ششمش گذشت
(اردو) بخشوانا۔ بقول آصفیہ۔ متعدی
معاف کرانا۔ عفو کرانا۔

بخشائے بالقول ضمیمۂ برہان (۱) امر
بہ بخشودن و (۲) بمعنی بخشندہ۔ صاحبان
ہفت و مؤید نسبت معنی اول گویند کہ
امر بخشانیدن و بخشودن و صاحب اند
امر بخشائیدن گفتہ و صاحب ناصری بذیل
بخشایش سند این از صابر آوردہ (ع)
نسخۂ جود از کف بخشائے او گیر و سحاب ؛
مؤلف عرض کند کہ محققین اول الذکر بہ
بے تحقیقی کار گرفتہ اند حقیقت این است کہ
بخشائیدن کہ می آید بزیادت الف و تحتانی
اول مرادف بخشیدن است و این امر حاضر
نہ امر بخشودن (کریما ۵) کریما بہ بخشائے

بر حال ما ؛ کہ ہستیم اسیر کمند ہوا ؛ و معنی دوم
غیر از ترکیب حاصل نمی شود چنانکہ (خطاب بخشائے)
کہ اسم فاعل ترکیبی است و جادارد کہ این را
بمعنی دوم مزید علیہ بخشا گیریم بزیادت تحتانی
در آخر چنانکہ بینا و بیناے و جا و جاے۔
صاحبان ہفت و مؤید ہم غلط کردہ اند کہ امر
بخشانیدن بخشان باشد نہ بخشائے و امر بخشودن
بخشو کہ واو بالف بدل شدہ بخشا شد (اردو
(۱) بخش۔ بخشش کر (۲) بخشنے والا بخشش کرنے والا

بخشایش بالقول برہان بروزن افزایش (۱)
بمعنی از جرم گناہ و تقصیر و از کشتن کسی گذشتن
(ملک شمس الدین کرت ۵) بگرفت و مرا نکشت
شہ و رصف کین ؛ با آنکہ بدم کشتنی از روی
یقین ؛ اکنون بطبق می دہدم در ثمین ؛ بخشایش
و بخششش چنان است و چنین ؛ و تحقیق ما (۲)
بمعنی بذل و عطا ہم (سعدی شیراز ۵) زہی
بحر بخشایش و کان جود ؛ کہ مستظہر اند از وجود

وجود ہ صاحبان اند و ہفت و ناصری ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بخشائیدن است کہ می آید دیگر ہیچ (اردو) بخشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (۱) معافی عفو رحم انعام عطیہ۔

بخشایش آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت (خسرو ۵) چو بخشایش آرد جہانی زجود ہ چو لشکر کشد خصم گوئی نبود ہ (کمال اصفہانی ع) بر جان عاشقانت بخشایش ار نیارد ہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخشش و عفو کردن است ہ (اردو) بخشش کرنا۔ عفو کرنا۔

بخشایش کردن استعمال۔ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بذل و عطا و عفو کردن باشد مرادف بخشایش آوردن کہ گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بخشایش آوردن

بخشایشگر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بخشایش کنندہ و مرادف الرحیم و بخشاینده صاحب ناصری ہم بدیل بخشایش ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ گر بقول برہان افادۂ معنی فاعلیت کند وقتی کہ با کلمۂ دیگر ترکیب شود پس از قبیل داد گر است (اردو) بخشنے والا۔ عطا کرنے والا۔ معاف کرنے والا۔

(الف) بخشایندگی صاحب انند بحوالہ

(ب) بخشاینده فرہنگ فرنگ بذکر

(ج) بخشایدن ہر سہ گوید کہ (الف) بمعنی جود و عطا و عفو چنانکہ شیخ شیراز گوید (ہ) متاب اے پارسا روا ز گنہ گار ہ بہ بخشایندگی در روے نظر کن ہ و بر (ب) فرمایند کہ بخشش کنندہ و مرادف الرحمن است و نسبت (ج) می نویسد کہ در محل ترحم و عفو و جود مستعمل۔ صاحب غیاث نسبت (ج) گوید کہ

بپرداز اصطلاح۔ صاحب مؤیّد گوید کہ ای خالی کن و بساز (کذا فی الاداۃ) و اقول این امر پرداختن است پس آنہمہ معانی درین ہم باشد صاحب ہفت بر امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند کہ موحدہ و اول زائد است و مجرد پرداز امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدرش ہم محققین بانام و نشان را اضافہ حجم تالیف مقصود است کہ مشتقات را تنویع و بخیال ما تحصیل حاصل (اردو) پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی

(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعدہ و قانون بودن۔ صاحب غیاث ہم ذکر (۱) بہمین معنی کردہ و وارستہ دانند (۲) را باستناد کلام صائب آوردہ (ص)

نکو نامی بزرگان را بپرکار از اثر ماند ہ
ز فیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را

مؤلف عرض کند کہ وای بر محققین بانام و نشان کہ ماند را متعلق بہ پرکار کردہ اند و غور نکردند کہ تعلق ماند بہ نکو نامی است مقصود شاعر حزبین نباشد کہ نکو نامی بزرگان از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکہ ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران است۔ حاصل اینست کہ نہ این مصدر ازین شعر قائم میشود و نہ معنی بیان کردہ محققین بالا پیدا است فاعل (اردو) باقاعدہ ہونا ہمارے خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

بپرواز آمدن استعمال۔ پریدن در ہوا و بلند شدن (النوری ص) باز تمکین تو ہر جا کہ بپرواز آید ہ سر فرو ورزد بخواہ تو چون بوتیمار (اردو) اڑنا۔ پرواز کرنا۔

(۲۳۲۰)

(۲) اسکو عطا کرے۔

بخشش نامہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی ہبہ نامہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) ہبہ نامہ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ وہ کاغذ یا دستاویز جس مین عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جاے۔ عطا نامہ۔

بخش کردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی عطا کردن است (ظہوری ؎) صبا زکوی تو گل غبار بخش کند ۔ زچین موی تو مشک تتار بخش کند ۔ (اردو) عطا کرنا۔

بخشک ریش گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مبتلا گردانیدن بخشک ریش و آن خشکئی است کہ بر روی جراحت بستہ شود (انوری ؎) گیر دفلک ار بخشک ریشم ۔ من در ندہم بخویشتن نم ۔ مؤلف عرض کند کہ خشک در ینجا بمعنی خشکی است و خشکی بخی زخم باعث بسیار تکلیف و رنج است یعنی چون زخم پیش از اندمال خشکی گیرد مجروح بیشتر تکلیف می کشد از ینجاست کہ معالجین دائما بادویۂ لزجہ آنرا ترمی دارند کہ باعث اندمال است صاحب انند در صراحت کامل معنی این عنوز نکرد۔ بالجملہ معنی این مصدر اصطلاحی مبتلای خشکی زخم کردن است و تکلیف رسانیدن دیگر ہیچ (اردو) زخم کی خشکی مین مبتلا کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔

بخشک و تر ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند توکل کردن (انتخابی ؎) با قناعت ہر کہ می سازد تونگر می شود ۔ چون بخشک و تر بسازد قطرہ گوہر می شود ۔ مؤلف عرض کند کہ باگرم و سرد زمانہ ساختن باشد و بس (اردو) گرم و سرد سہنا بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا۔

بخشش گرداندن مصدر اصطلاحی۔ عطا قرار دادن (ظهوری ؎) بر خلائق فضل ہا گرداند بخشش ؛ موسم نوروز از دیوان ہست ؛ (اردو) عطا قرار دینا بخشش قرار دینا۔

(الف) بخشم آمدن مصدر اصطلاحی۔

(ب) بخشم رفتن بقول انند (الف وب)

(ج) بخشم شدن غمگین شدن مؤلف عرض کند کہ ہر سہ بمعنی خشم گرفتن و مبتلائے خشم شدن است (انوری ج ؎) عدلش ار بازین بخشم شود ؛ امن بیرون آسمان باشد ؛ (اردو) غصہ کرنا۔ غصے ہونا بقول آصفیہ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔

بخشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس تیز نگریستن و نظر زدہ ساختن مؤلف عرض کند کہ چہ از زبان صاحب شمس برآید کمتر اعتبار را نشاید حیف است کہ او بر معنی حقیقی لفظ غور نمی کند و معنی بیان کردۂ او برای مصدر (بخشم کردن) باشد کہ بجیم فارسی دوم گذشت و معنی مصدر زیر بحث بغصہ آوردن است و بس۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) غضب ناک کرنا۔ بقول آصفیہ بھڑکانا۔ غصہ دلانا۔ برہم کرنا۔ برافروختہ کرنا۔

(الف) بخشندگی بقول انند مرادف بخشایندگی بمعنی (۱) جود و عطا و (۲) عفو (شیخ شیراز ؎) بزرگی باید بخشندگی کن ؛ کہ دانہ تا نیفشانی نروید ؛ (ظہوری ؎) باوجود تنگ خواہش حال سائل بہتر است ؛ اہل ہمت را چہ خجلتہا کہ در بخشندگی است ؛ مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بخشیدن کہ می آید اصل این بخشیدگی بودہ تحتانی بدل شد بہ نون چنانکہ اویج و اونج و از مثال شیخ شیراز مصدر مرکب ۔۔۔۔۔

(ب) بخشندگی کردن بمعنی جود و عطا و عفو کردن پیداست (اردو) (الف) (۱) جود۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کرم بخشش

سخاوت (۲) عفو بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر معافی۔ آمرزش بخشش (ب) جود و عطا کرنا۔ بخشش کرنا عفو کرنا۔

بخشنده بقول صاحب روز نامه بحوالهٔ غرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار بمعنی معاف کننده مؤلف عرض کند که اسم فاعل مصدر بخشیدن و شامل بر معانیش است که می آید (اردو) بخشنے والا

بخشنده آب است که هر چه بیابد تر کند مثل۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحق باذل و سخی می زنند مقصود آنست که بخشنده بمثابهٔ آب است که هر کثیف آب رود تر شود همچنان سائل از بخشنده بهره حاصل کند (اردو) دکن مین کہتے ہین "سخی کا دریا بہتا ہے"

بخشودن بقول جهانگیری با اول مفتوح بمعنی بخشیدن و رحم کردن (انوری ص) قضا بادست او هر ساعتی گفتی همی گفتی که در بخشش نه دینی مطلبی دارم نه دنیائی ولیکن بر کرم واجب بود در رویش بخشودن چو چوگان در رویش گشت از تو چرا بروی نه بخشائی (استاد رودکی ص) نگاری در کفم دادی که چون آواش بشنودم بر آنکس کین نگار از کف او گم شد بخشودم صاحبان رشیدی و برهان وجامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب بحر گوید که ترحم و شفقت کردن و بخشیدن۔ کامل التصریف و مضارع این بخشد۔ صاحب نوادر گوید که بمعنی دادن و از گناه در گذشتن لیکن اکثر استعمال این بمعنی ثانی و بمجاز بمعنی رحم کردن هم آمده صاحب موارد بذکر بخشیدن و بخشودن گوید که بمعنی دادن و از گناه در گذشتن و رحم کردن و حاصل بالمصدر این بخشش و بخشایش

ومضارع این بخشد وبخشاید وفرماید که اکثر استعمال
لفظ ثانی بمعنی ثانی آمده ولفظ اول مشترک است
در هر دو معنی اما ازین مادّه اسم مصدر بخشش
بدو شین واسم فاعل وامر بخش بیک شین آید
چون خطا بخش وزر بخش واز مادّه دوم اسم
مصدر بخشایش واسم فاعل وامر بخشای آید
واوّل را مفعولی ناچار است لفظاً یا معنیً و
ثانی را مفعول نباشد مؤلف عرض کند که
حقیقت را نه فهمیده ومغز سخن نرسیده خامه
فرسائی می کند. اسم مصدر بخشودن وبخشیدن
همان بخش است که بجایش گذشت نه بخشش
چنانکه خیال صاحب موارد است فارسیان تحتانی
مکسور وعلامت مصدر دن بر وز یاده کرده
مصدر بخشیدن راوضع کردند که باصول ما مصدر
اصلی وقیاسی است وباصول مقننین فارسی زبان
جعلی وبخشودن مبدل آن که تحتانی به واو بدل
شد چنانکه انگیر وانکور وانگیل وانگول وبرای

دو معنی استعمال کردند (۱) دادن وعطا کردن
و (۲) عفو کردن پس رحم کردن داخل معنی دوم
است مضارع این نیامده ومضارع بخشیدن
کر بخشد است برای این مصدر هم مستعمل شد
وبخشاید مضارع بخشائیدن بخطای صاحب
موارد که این را متعلق به بخشودن وبخشیدن
کرده وحاصل بالمصدر این بخشش باشد وهمین
حاصل بالمصدر برای بخشیدن هم صاحب
موارد غلط کرده که بخشایش را هم حاصل بالمصدر
این قرار داد وحقیقة بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است که می آید وامر بخشیدن و
بخشودن بخش است واسم فاعل این هر دو
بخشنده صاحب موارد سکندری خورد که
بخش را اسم فاعل نوشت ومثالی که پیش کرد
برای اسم فاعل ترکیبی است که معنی فاعلی
بدون ترکیب امر حاضر با اسمی پیدا نمی شود و
آنچه از مادّهٔ دوم بخشایش را اسم مصدر گفته

این ہم غلط است زیرا کہ بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است کہ می آید و اسم مصدر ش ہم
ہمان بخش کہ بالا گذشت و بخشائے امر حاضر
بخشائیدن باشد چنانکہ گذشت نہ امر حاضر
بخشیدن و بخشودن چنانکہ ادعائے صاحب
سوار داست و بے محل می گوید کہ بخشیدن را
مفعولی ناچار است و بخشودن را مفعول نباشد
ما گوئیم کہ ہر دو مصدر بمعنی متعدی است و
بخشیدہ بمعنی عطا کردہ شدہ و عفو کردہ شدہ
مفعول بخشیدن است و برائے بخشودن ہم مستعمل
- این است حقیقت محقق با نام و نشان و مایۂ
معلوماتش کہ بیانش قیاس و قواعد ہر دو را
برطاق دارد و ہر چہ در دل آید بقلم می سپارد
(اردو) (۱) دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) معاف
کرنا۔ عفو کرنا۔ رحم کرنا۔

بخشہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
حصہ و بہرہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان
ذکر این نکردہ و لیکن خلاف قیاس نیست۔ ہے
زائد بر لغت بخش زیادہ کردہ اند چنانکہ
ستمگار و ستمگارہ مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

بخشی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح
و کسر شین بمعنی (۱) نصیب و حصہ و (۲) دہندہ
و مشاہرہ دہندہ صاحب فرہنگ فدائی
کہ از معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی دوم
محاورۂ ہند است مؤلف عرض کند کہ در
معنی اول ہم یائے وحدت داخل است
بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو)
(۱) دیکھو بخش کے پہلے معنے (۲) بخشی۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فوج کی تنخواہ تقسیم
کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا تنخواہ
بانٹنے والا۔ اب چوکیداروں کی تنخواہ بانٹنے
والے کو کہتے ہیں۔

بخشی الممالک اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ سپہ سالار را گویند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند مرکب اضافی است (اردو) فوج کا سپہ سالار

بخشیدن ما ذکر این بر بخشودن کردہ ایم و ذکر ماخذ ہم ہمدر انجاست (اردو) دیکھو بخشودن ۔

بخشی گری بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عہدہ و خدمت سپہ سالاری است مؤلف عرض کند کہ خدمت قاسم مشاہرہ فوج و بدین معنی ہم محاورہ ہند است نہ سپہ سالاری ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق کنند و گویند کہ در بعض مقامات فارس ہم بہ ہمین معنی مستعمل است (اردو) بخشیگری فوج کے تنخواہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار کی خدمت کا نام ۔ صاحب آصفیہ نے کہا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عہدۂ مصاحب فوج

بخطاق صاحب سروری بر بغطاق گوید کہ بخطاق و بغطاق ہم بدین معنی آمدہ مؤلف عرض کند کہ بغطاق بمعنی (۱) قبا و (۲) کلاہ درویشان بجائے خودش می آید و تحقیق معنی و ماخذ ہمدر انجا کنیم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ بغطاق بغین معجمہ و طاے حطی و قاف مخفف بغطاق است و بخطاق بہ خای معجمہ مبدلش کہ غین معجمہ بہ خاے منقوطہ مبدل شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغطاق

بخط بلا سر دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحوالہ ملحقات کنایہ از بلا و محنت کشیدن و بدان راضی بودن مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین ساکت (اردو) رنج و بلا پر صابر رہنا

بخط بلا سر در آرم اصطلاح ۔ بقول مؤید اے بلا کشی کنم و راضی ببلا باشم مؤلف عرض کند کہ (بخط بلا سر در آوردن) چرا قائم

اگر دکه مرادف مصدر گذشته باشد جیف است از محققین که مصادر را می گذارند و مشتقاتش را می نگارند۔ خلاف قیاس نیست۔ مشتاق سند استعمال باشیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن۔

بخط بلا سر برآوردن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمۂ برہان و بحر کنایہ از بلاکشی کردن

و راضی بلا بودن مؤلف عرض کند کہ در مصدر گذشتہ خط بلا است و در اینجا بجایش خط بلا را استعمال کردہ اند بخیال ما مصدر گذشتہ موافق قیاس است و برای این طالب سند باشیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن۔

بخفد بقول سروری و برہان بخا و فا بوزن برسد (۱) یعنی عطسہ کند و خفیدن بمعنی عطسہ کردن باشد و (۲) بوزن بخورد بمعنی سرفہ کند (منجیک ؎) جون بخفد صبح سعادت اثر بغالیہ ساگردد باد سحر کہ مؤلف [illegible] کند کہ خفیدن بفتح اول (۱) خفہ شدن و گلو فشردن و (۲) عطسہ کردن و [illegible] ول (۳) سرفہ کردن می آید (سالم) (کذا فی البحر) پس موحدہ اول زائد است و خفد بفتح فا مضارع خفیدن۔ ضرورت ندارد کہ یک مشتق را بطریق اسم جامد ذکر کنیم محققین بالاغلط کردہ اند کہ مشتقات را با موحدہ زائدہ در ردیف با جا دادہ اند مخفی مباد کہ مصدر خفیدن مرکب است از خفہ کہ بقول برہان بفتح اول و ثانی فشردن گلو باشد و عطسہ را نیز گویند و بضم اول بمعنی سرفہ ہم کہ بعربی سعال خوانند و ہمین است اسم مصدر۔ فارسیان بحذف ہای ہوز آخرہ بہ زیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر ردن مصدری ساختند قیاسی

کہ بقول مصنفین فارسی زبان مصدر جعلی است و باصول ما اصلی کہ اسم مصدرش لغت فارسی زبان است۔ مضارع این خفد و حاصل بالمصدر این ہمان اسم مصدر و شامل است بہر سہ معنی فوق الذکر صاحبان موارد و نوادر ہم ذکر این کردہ اند ولیکن صاحب موارد معنی دوم را خفہ کردن نوشتہ و صاحب نوادر ہنر بانش مؤلف گوید کہ تصفیہ این از سند استعمال شود کہ لازم است یا متعدی بظاہر قول سروری را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست (مؤید الدین ۳۵) دماغ صبح را در ہر خفیدن ہ از فیض روی او خورشید زاید ہ (اردو) (۱) چھینکے (۲) کھانسے (۳) گلا گھوٹے۔ گلا گھٹنے۔

بخک بقول شمس با اول و ثانی مفتوح نوعی از تبرزین (حکیم سوزنی ع) ترکی مکن بکشتن من بر مکش بخک ہ مؤلف عرض کند کہ تعریف بجک بہ موحدہ اول و جیم فارسی و کاف با بیان ماخذش گذشت کہ بمعنی کارد باشد و صاحب شمس ہم ذکرش کردہ جز این نیست کہ بغلطی کتابت در اینجا ہم قائم کردیا نقل نویسش دست تصرف دراز نمود و باعتبار معنی بیان کردہ اش این را بجک بہ نون اول و جیم عربی دوم صحیح دانیم کہ بمعنی تبرزین بجائے خودش می آید و اشارہ آن ہم بزبچک کردہ ایم با ای حال وجود این در اینجا غلط محض است و در کلام حکیم سوزنی ہم تصرف کاتب راہ یافتہ کہ نون اول و جیم دوم را بہ موحدہ اول و خائے معجمہ بدل کردہ است و بدین وجہ کہ تصرف در حلیہ لغت و سنش راہ یافتہ قیاس غالب این است کہ تصرف نقل نگار نباشد بلکہ تسامح محقق است (اردو) تبرزین۔ ایک ہتیار کا نام ہے جو زین اسپ کے پہلو میں رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بخل بقول بہار بالضم نقیض سخا و ناب از صفات اوست و بالفظ کردن مستعمل (صائب ؎) می شود فریاد رس فریاد چون گردد تمام ؟ بخل در فریاد با فریاد رس کردن چرا؟ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالضم والفتح و بہ بفتحتین و بضمتین زفت شدن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند الخصار بہار با مصدر کردن از طبقات باقی نماند قلت تلاش اوست (اردو) بخل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لالچ۔ طمع۔ حرص۔ کنجوسی۔ تنگ چشمی تنگ دلی خساست

بخلچہ بقول شمس بکسر با و کسر لام مرادف پنجہ و (کہ بہر دو بائے فارسی می آید) بمعنی کسی کہ دست در زیر بغل کند تا او بخندہ افتد و آن را غلغلیچ نیز گویند و بخلوچہ ہم بدین معنی می آید۔ فرماید کہ لغت فارسی است صاحب برہان بخلوچہ بہ بائے فارسی و جیم فارسی فرماید کہ انگشتان را در زیر بغل کسے بحرکت در آوردن باشد بعنوانی کہ آنکس را خندہ گیرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این بغلوچہ بود مرکب از بغل و واو نسبت و کلمۂ چہ کہ افادۂ معنی تصغیر کند و معنی لفظی این تحریکی نازک کہ منسوب است بہ بغل تا متحرک بخندہ در آید غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و بخلوچہ قرار یافت و بخلچہ بحذف واو نسبت مخفف آنست و بس۔ و حقیقت دیگر مرادفات این بجایش عرض کنیم اندرین صورت اعراب بیان کردہ صاحب شمس صحیح نباشد (اردو) گدگدی بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی۔ سلسلاہٹ۔ وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا جھانویں کے رگڑنے جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے۔

دغدغه ـ غلفچ ـ غلفچه ـ

بخل کردن استعمال ـ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی ندادن وعطا نکردن وتنگ چشمی ودریغ کردن مقابل عطا وبخش کردن باشد ـ سند این بر لفظ بخل از کلام صائب گذشت (اردو) بخل کرنا ـ

بخلوت بردن استعمال ـ تخلیه کردن است (ظهوری ؎) وخشتم بر دبخلوت همه جا آنجن است ؎ همزبانش توئی آنکس که بخود در سخن است ؎ (اردو) دیکھو بخل کردن ـ

است ؎ (اردو) خلوت مین لیجانا تخلیہ کرنا

بخلوچه بقول شمس بکسر با وضم لام مرادف بخلچه که گذشت و ما همدر انجا حقیقت این بیان کرده ایم که مبدل ومخفف بغلوچه باشد (اردو) دیکھو بخلچه ـ

بخل ورزیدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بخل کردن است (عرفی شیرازی ؎) باجوان زر مدار ش غم بود قوت وهنوز ؎ بسکه باخود بخل ورزد غم ز غم خوردن خورد ؎ (اردو) دیکھو بخل کردن ـ

بخله بقول سروری ورشیدی وجهانگیری وجامع وناصری بخا ولام بوزن ومعنی خرفه باشد که آن را بر پهن نیز گویند (عسجدی ؎) در آویزم حمائل وار یکسر خویش را بر وی ؎ بگردگردن وسینه اش کنم آغوش چون بخله ؎ صاحب برهان گوید که بعربی بقلة الحمقا گویند خان آرزو در سراج گوید که ظاهرا در اصل بوخیله بود که بخیله به تحتانی بعد خا وبوخله بواو بعد با نیز آمده واین از جهت تخفیف است صاحب محیط بر بخله وبخیله اشاره بقلة الحمقا کند وبر خرفه فرماید که بفارسی تورک وبعربی بقلة الحمقا وبیونانی بوندحی فافیس وبعبرانی ارغیلم وبفرنگی برقال سالی وبهندی قلفه وخلفه گویند وآن دو نوع است بهترین

آن نوع بزرگ برگ و سرخ ساق. سرد در سوم و تر در آخر دوم و گویند تر در سوم و بقول شیخ از ان قبض. نافع نزف و سیلابت مزمنه و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که بتحقیق ما فارسیان از لغت عرب بقول بزیادت های نسبت در آخر بقوله کردند و خرفه را نام نهادند و باز به تبدیل قاف به خای معجمه بخوله شد چنانکه برق و برخ و باز واو تحتانی بدل شده بخیله شد چنانکه انگور و انگبر و بخله مخفف بخوله باشد و بوخله که می آید مزید علیه بخله بزیادت واو و چنانکه مغل و مغول و بوخل مخفف بوخله به تخفیف های موز چنانکه گواه و گوا و همه مفرس آنچه خان آرزو ذکر بوخیله بزیادت تحتانی بعد خای معجمه کرده وجودش یافته نمی شود و خود او هم بجای مستقلش نه نوشت طبع آزمائی اوست و بس اگر سند استعمالش پیش شود یا از بیان دیگر محققین تصدیقش می شد قیاس می کردیم که مزید علیه بوخله باشد بزیادت تحتانی بعد خای معجمه چنانکه بست و بیست (اردو) خرفه. بقول آصفیه عربی اسم مذکر. ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی مین ڈالتے ہین اور اسی کا ساگ پکاتے ہین

بخم بقول سروری بحوالهٔ مؤید (ا) بفتح با و سکون خا نام ولایتی است مشک خیز و فرماید که بحرکت خا هم ظاهر می شود (اثیر اخسیکتی ۵) ماه تو در مشک بخم لعل تو با جزع دژم ؛ شهدیست در آغوش سم نفعیست در کام ضرر ؛ و فرماید که در بیت مذکور به کسر با نیز توان خواند که بالمعنی مع باشد یعنی با خم. صاحب جهانگیری ذکر این باسند بالا کرده مقصودش خرین نباشد که بحرکت اول و دوم باشد صاحب برهان گوید که بالفتح و فتحتین هر دو آمده صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری گوید

بر صاحب طبع ذوق سلیم معلوم می شود کہ (مشک بخم) کنایہ از زلف خمیدہ است و بخم نام ہیچ ولایت و مشک نیست (ادیب صابر ترمذی ؎) قد من شد چو دو زلف بخم و دست بخم ؛ دل من شد چو دو چشم دژم و دست دژم ؛ و فرماید کہ حکیم اسدی و فردوسی (کمند بخم) بسیار آوردہ اند صاحب رشیدی بذکر قول محققین بالا سند دیگر می خواہد مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب ناصری این سند را بحق لغت زیر تحقیق غیر متعلق دارد درست است و در معنی شعر ہم با او اتفاق داریم ولیکن انکارش از نام ولایت قابل تسلیم نیست خصوصاً تصدیق صاحب جامع کہ از محققین معتبر و صاحب زبان است ما را کافی است حیف است کہ محققین بالا نسبت حالات این ولایت صراحت کافی نکردہ اند و بجد یکہ بیان کردہ اند وجودش با عدم مساوات دارد و اگر نام ولایت را تسلیم کنیم وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چیست و (۲) بہ فتح اوّل و ضمّ خائے معجمہ بقول صاحب محیط شرابی کہ از آرد گندم و امثال آن سازند معنی لفظی این چیزے کہ در خم است و کنایہ از شراب مذکور (اردو) (۱) بخم بالفتح ایک ولایت کا نام مذکر (۲) شراب کی ایک قسم جو آرد گندم وغیرہ سے بناتے ہین ۔ مؤنث ۔

بخم آوردن مصدر اصطلاحی ۔ یعنی خم دادن است (انوری ؎) ژالہ سپر برف ببرد از کتف کوہ ؛ چون رستم نیسان بخم آورد کمان را ؛ و از ہمین سند مصدر اصطلاحی (کمان را بخم آوردن) یعنی کمان کشیدن پیدا است کہ بجائے خودش می آید (اردو) خم دینا خم پیدا کرنا ۔ جھکانا دکن مین خمانا کہتے ہین ۔	**بخم درشدن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول

نمیمۂ برہان و بحر بمراقبہ رفتن و مراقبہ کردن صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق این کردہ گویند کہ اے بمراقبہ شد مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست و معنی اصلی این خمیدن (اردو) مراقبہ کرنا۔ حضوری دل سے خدا کا دہان کرنا۔ سب چیزون کا خیال چھوڑ کے خدا کا دہان لگانا۔ صاحب آصفیہ نے مراقبہ کا ذکر کیا ہے۔

بنجمہ العقول شمس لغت فارسی است و نام ولایتی مشک خیز۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بنجم بہ ہمین معنی گذشت اگر سند استعمال این پیش شود تو انیم عرض کرد کہ راے مہملہ آخر زائد است چنانکہ شنا و شنار۔ بدون سند اعتبار ارائشاید معاصرین عجم ہم زبان ندارند و از حقیقت این ساکت (اردو) دیکھو بنجم۔

بنجمہ العقول برہان و ناصری و سراج و ہفت بوزن دخمہ (ا) نوعی از حرشف کہ آنرا کنگر ہم خوانند و بید گیاہ ہم گویند صاحب جامع گوید کہ بنجیل ہم ہمین است کہ می آید صاحب محیط بر بنجمہ حوالہ کنگر دہد و بر کنگر فرماید کہ اسم حرشف است و بر حرشف گوید کہ لغت نبطی است و بیونانی سقولوس و بعربی عکرب و سلبین و خریع و بفارسی کنگر و مناسبت آن زمین سنگریزہ و مواضع آبہا۔ بستانی و برّی بستانی آن گرم در دوم و خشک در اوّل و برّی آن گرم و خشک در دوم مختلف الطبائع بحسب اقالیم و اماکن و دران رطوبت فضلیہ بالطافت و تجفیف و تنقیہ قلیل است چون عرق بدبو را خوشبو گرداند و بوی رطوبت عفنہ ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر بنیکہ فرمایکہ بنبل است و بر اغرسطس کہ گذشت حوالہ حرشف نوشتہ و بید گیاہ را ہم آوردہ از پریشان بیانی اینہا خصوصاً در مفردات

طب خیلی پہ نیشان می شویم و بر اقتنا لوقی کہ
بجای خودش مذکور شد کنکر سفید را ذکر کردہ
وخیال ما این است کہ در بید گیاہ و کنکر
فرق است۔ جاوار دکہ کنکر سفید را بید گیاہ
نام باشد و نسبت لغت زیر بحث تحقیق ما
این است کہ لغت فارسی زبان و اسم جامد
است و صاحب شمس گوید کہ (۲) بانگ
کردن باشد با گرفتگی گلو مؤلف عرض کند
کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
کہ صاحب شمس محقق بے تحقیق است (اردو)
(۱) دیکھو اغرسطس و اقتنا لوقی (۲) گلا بیٹھ
ہوئی آواز۔ مؤنث۔

بخند بقول شمس با اول و ثانی مفتوح
اند و بگین و افسردہ را گویند و آن را نشنیدہ
نیز خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و بر لغت نشنیدہ
ہم ذکر این معنی نمی کنند البتہ نشنیدہ بہمین معنی می آید
مجرد قول صاحب شمس بدون سند اعتبار
را نشاید و ماخذ این ہم متحقق نمی شود بخیال ما
جز این نیست کہ بخسیدہ را کہ بمعنی مفعولی یعنی خرید
از مصدر بخسیدن است بخند نوشت و این
نتیجہ بیخبری از ماخذ است و بس حیف است
کہ لغات فرس بہ بے تحقیقی و بے توجہی صاحبان
لغت و رچہ مشکل ہا ست (اردو) دیکھو
بخسیدہ۔

بخنو بقول برہان بفتح اول و نون بروزن
پیر تو (۱) رعد برادر برق را گویند و (۲) ہمدم
ہم کہ شوہر مادر باشد صاحبان جامع و
رشیدی و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ما
حقیقت این را بر بخنو نوشتہ ایم کہ بہ فوقانی
سوم عوض نون گذشت (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنود بقول ضمیمہ برہان بروزن خوشنود
بمعنی بخنو باشد کہ رعد است صاحب مؤید

فرماید کہ بہم تندر و غرندہ کذا فی القنیہ و در دستور بجائے خا جیم مرقوم است واللہ اعلم بالصواب مؤلف گوید کہ اگر سند استعمالش شود توانیم عرض کرد کہ دال مہملہ در آخر این زائد است چنانکہ پیرہن و پیرہند اند زیصورت فرید علیہ بخنو باشد کہ بنون سوم گذشت (اردو) دیکھو بخنو کے پہلے معنے۔

بخنوہ صاحب برہان این را مخصوص کند ببرق و فرماید کہ بفتح اوّل و ثانی و رابع ہم آمدہ و صاحب سروری بحوالۂ ادات گوید کہ بضم باو نون و سکون خائے معجمہ و واو بمعنی برق و بحوالۂ شرح اسامی گوید کہ بفتح باو نون و واو ہم آمد و بحوالۂ فرہنگ فرماید کہ بخنوہ بضم با و تا بمعنی ہر چیز غرندہ عموماً و رعد باشد خصوصاً مؤلف عرض کند کہ فرید علیہ بخنو است بزیادت ہائے ہوز در آخر و ماذکر این بصراحت معنی واو خ بر بخنوہ کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنویدن بقول صاحب اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث و کسر واو بمعنی رعد کردن و تندر زدن۔ محققین مصادر فارسی زبان ازین مصدر ساکت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و اصول فارسیان است کہ از اسم مصدر بخنو وضع کردہ اند بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن۔ بقاعدۂ متقنین فارسی مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ از اسم مصدر فارسی زبان مرکب شد و بخنو و مضارع این و بخنو حاصل بالمصدر و امر حاضر ہم (اردو) گرجنا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ کڑکنا۔ بجلی کا آواز نکالنا۔ بادلوں کا بولنا (ناسخ ۵) کیا مزا ہو اگر گرجنے سے تجھکو سننے نہ دے گجر بدلی ؎

بخواب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول اند (۱) مرئی شدن چیزے بخواب مؤلف عرض کند کہ (۲) خفتن ہم (ناصر علی ۵)

بخواب آمد خیال او کشیدم در بغل تنگش ؛ خزان می گشت دیدم صبحدم در گلشن رنگش ؛ (والہ ہروی ؎) بخواب بلبل و گل آمدی مگر کہ گرفت ؛ گریستن بخود آن وین بخویش خندیدن ؛ (صائب ؎) عالم غیب اگر نیست روان بخش چرا ؛ مردگان زندہ بخواب ہمہ کس می آیند ؛ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند (اردو) (۱) خواب مین آنا۔ (۲) سونا۔

بخواب افتادن مصدر اصطلاحی مرادف معنی دوم بخواب آمدن (ظہوری ؎) آرزوی عیش تا افتد بخواب ؛ در شب غم گوش بر افسانہ باش ؛ (اردو) آرام کرنا۔ بقول امیر۔ سونا۔

بخواب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند در ازکشیدن بقصد خواب (باقر کاشی ؎) مگر فہمیدہ آن بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ؛ کہ می افتد بہر سو می دہد خود را بخواب امشب ؛ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوابانیدن است متعدی خفتن (اردو) لیٹنا۔ سلانا۔

بخواب داشتن مصدر اصطلاحی ؛ در غفلت داشتن و بخواب آوردن و خوابانیدن۔ (ظہوری ؎) برایم بستہ است افسانۂ عشق ؛ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ؛ (اردو) غافل رکھنا۔ سلانا۔

بخواب درآمدن استعمال بمعنی حقیقی است صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق این کردہ اند کہ بمعنی خوابیدن و خفتن است (اردو) سونا

بخواب رفتن مصدر اصطلاحی۔ خفتن (ظہوری ؎) آوردہ آنکہ دولت بیدار را نخست ؛ رفتست از فسانۂ زہرش بخواب تلخ ؛ (صائب ؎) بر لب بام خطر نتوان بخواب امن رفت ؛ در بہشتم تا زاوج اعتبار افتادہ ام ؛ (اردو) سونا۔

بخواب رفتن پا مصدر اصطلاحی بقول بحر خدریست کہ بسبب نشستن و زیر عضو بودن بہمرسد صاحب انند ہم ذکر این بزیادت تحتانی در آخر کند (از بہار سہ) از کوشش تو می رود از پیش پائے ما ؛ پائے بخواب رفتہ ما در رکاب تست ؛ (صائب سہ) ہرگز بچشم شوخی ابرو نمی رسد ؛ پائے بخواب رفتہ باہو نمی رسد ؛ و فرماید کہ این را خفتن پائے نیز گویند مؤلف عرض کند کہ چون در یک نشست دیر گذرد و روانی خون در پائے کم شود حس باقی نماند از ہمین است این کنایہ (اردو) پاؤن جھنانا۔ بقول آصفیہ پاؤن سن ہونا۔ سردی یا کسی صدمہ کے باعث پاؤن کا بے حس و حرکت ہوجانا۔ پاؤن سونا دکن مین ؛ پاؤن مین چیونٹیان بھر جانا۔

بخواب شدن مصدر اصطلاحی خفتن (ظہوری سہ) سر غرور من و پائے نخبت بیداران ؛ بعد فسانہ رگ گردنم بخواب شد ؛ (اردو) سونا۔

بخواب کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ در خواب کردن و بقول بحر بخواب متوجہ کردن مؤلف عرض کند کہ خوابانیدن و غافل کردن است و بس (باقر کاشی سہ) مگر فہمیدہ آن بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ؛ کہ می افتد بہر سو می کند خود را بخواب اشب ؛ صاحب انند ہمین شعر را برائے سند (بخواب دادن) آوردہ و در مصرع ثانی (می کند) را (می دہد) نوشتہ (ظہوری سہ) طاقت کو کہ را بخواب کنم ؛ اگر افسانہ کمر گویم ؛ (صائب سہ) فغان کہ بادہ مرد افگنی نمی یابم ؛ کہ چشم شوخ تو بیرحم را بخواب کند ؛ (اردو) سلانا۔ غافل کرنا۔

بخواب کسی بودن (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی است (ظہوری سہ) دوشینہ بخواب من

(۱۲ سہ ۲)

(۱۲ سہ ۲)

تو بودی ؛ بازی گر وقت کار خواب است (اردو) خواب مین لفظہ آنا

بخواری تن دادن مصدر اصطلاحی۔ خواری کشیدن و تحمل آن کردن۔ (ظہوری ؎) بخواری تن چرا در دادہ خاشاک سر کویش ؛ بطرف باغ و بستان رفتہ خود را یاسمین کردہ است (اردو) ذلت و خواری سہنا۔ (۲۴۲۶)

بخواری فتادن مصدر اصطلاحی۔ مبتلاے ذلت و خواری شدن (انوری ؎) اے بخواری فتادہ ہر خصمی ؛ کاثر خصمے تو خار گرفت ؛ (اردو) ذلیل و خوار ہونا۔ (۲۴۲۷)

بخواست بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ارادہ و خواہش مؤلف عرض کند کہ موحدۂ زائد است در اول خواست کہ بمعنی خواہش و ارادہ می آید دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا می دیدیم کہ مقصود صاحب سفرنامہ چہ بود (اردو) دیکھو ارادہ۔

بخوان بقول شمس با اول مفتوح و ثانی زدہ زعفران را گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان اوست دیگر محققین فارسی زبان ازین لغت معاصرین عجم بر زبان ندارند و ماخذ این ہم غیر متحقق بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) زعفران۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث کیسر۔ دیکھو اندرست۔

بخوان سلیم نبشاند اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ مؤید الفوائد (۱) بمعنی انقطاع از ماسوی اللہ (اردو ۲) بمعنی سلامت و بیغمی و خورسندی نیز ہست صاحب انند ہم ذکر این کردہ و صاحب شمس (بخوان سلیم نبشاند) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ ما در کلام خاقانی استعمال این یافتہ ایم

(ے) بخوان سلوتم بنشاذ خود حاجت نبود آنجا ؛ کہ اشکم خوش نمک بود و رخ زرین نمکدانش ؛ پس ازین سند مصدر (بخوان سلوت نشاذ) بمعنی بیغم و بآرام داشتن پیداست معلوم شود که در کتابت مؤید غلطی کاتب راہ یافت و کنایہ آرام اللہ تعلقے باسمی حقیقی نیست۔ (اردو) (۱) ماسوا اللہ سے بے تعلق ہے۔ (۲) بیغمی خوشی یونہ

بخود آمدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بہوش آمدن مؤلف عرض کند کہ مقابل بیخود شدن و موافق قیاس (اردو) ہوش مین آنا بقول آصفیہ آپے مین آنا (آپ مین آنا) بقول امیر ہوش مین آنا خودی مین آنا

بخود افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر بحال خود پرداختن است مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) اپنے حال پر آنا کنایہ

بخود بالیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب انند مرادف بخویش بالیدن (یوسف بیگ ے) چون شمع ہر کہ سوختہ داغ نیاز بود ؛ بالیدہ جامہ جامہ بخود از گداز بود ؛ (ارادت خان واضح ے) شب ہجوم اشک مہتاب کنان دیدہ بود ؛ این شعاعی خط بخود صد پیرہن بالیدہ بود ؛ مؤلف عرض کند کہ بجاے خود شگفتن و ناز کردن باشد و از اسناد بالا ہم ہمین معنی پیدا می شود فتاؤل (صائب ے) بوتہ از بہر گداز خویش ؛ سامان دادہ اند ؛ سادہ لوحانی کہ ہمچون بہ بخود بالیدہ اند ؛ (اردو) اترانا شگفتہ ہونا اپنے مین آپ پھولنا۔

بخود برداشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن و فرماید کہ بجاے خود (بخویش) ہم می آید (شفیع اثر ع) خط تو کشتن اغبار را بخود برداشت ؛ مؤلف عرض کند کہ برائے خود تجویز کردن چیزے و انتخاب آن برائے ذات خود باشد و بس و ہم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود)

ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ۔ مؤلف گوید کہ این درخور آن نیست کہ دریں جا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے لئے تجویز کرنا۔ منتخب کرنا۔

بخود بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف (بخود برداشتن) کہ گذشت و فرماید کہ بجائے (بخود) (بخویش) ہم آید (سالک یزدی ؎) من درین دریا دلی بر خود نہ بستم چون حباب ؛ گر شکستی می خورم در بند تاوان نیستم ؛ مؤلف عرض کند کہ چیزے را بذمۂ خود گرفتن است و بس و ہم او گوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این درخور آن نیست کہ دریں جا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے ذمہ لے لینا۔

بخود پرداختن مصدر اصطلاحی۔ رجوع شدن بخود و توجہ کردن بسوی خود (انوری ؎) وز گشادت روز دیگر چون بخود پرداختہ ؛ دیدہ چون رخسارہ پر زخم پیکان یافتہ ؛ (اردو) اپنی جانب رجوع ہونا۔ اپنی جانب توجہ کرنا۔

بخود پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول اسند بمعنی بر خود پیچیدن و ناخوش شدن و ہم او بر (بر خود پیچیدن) فرماید کہ پریشان و مضطر بودن (تاثیر ؎) کردہ رگ پیدا ز خط ہر چند یاقوت لبش ؛ غنچہ می پیچد بخود از لعل خندانش ہنوز ؛ (ظہوری ؎) چون دوال خم فتراک بخود پیچیدن ؛ از ظہور ریست کہ نخچیر سر تیر شود ؛ (صائب ؎) ہر کہ آمد در غم آباد جہان چون گرد باد ؛ روزگارے خاک خورد آخر بخود پیچید و رفت ؛ مؤلف عرض کند کہ بدل و تاب پیچ

خوردن است وبس (اردو) دل مین پیچ وتاب کھانا۔ اپنے مین آپ پیچ کھانا۔

بخود تراشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول دارستہ وبحرم ادف بخود برداشتن وفرماید کہ یجای (بخود) (بخویش) ہم می آید (زلالی ۵) بخود مسعود شاہی برتراشند ہ تراش رشک برمحمود پاشند ہ مؤلف عرض کند کہ منسوب کردن چیزی بخود وہم او گوید آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این در خور آن نیست کہ در اینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آنرا بجائش ذکر کنیم (اردو) کسی چیز کو اپنے سے منسوب کرنا۔ اور اپنے لئے قرار دینا۔

بخود جنبیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند حرکت کردن وخبردار شدن گویند "تا بخود جنبید چنین می شود" مؤلف عرض کند کہ چون کسی یا کسی غیر از توقع چار چشم شود یا واقعۂ غیر متوقعہ پیش آید از تعجب یا مسرت یا خوف حرکتے خاص سرزد شود ہمین است بخود جنبیدن (اردو) خود بخود اچھل پڑنا۔ جب کوئی شخص سامنے آجاتا ہے جسکے آنے کی امید نہ تھی یا کسی واقعہ کی اطلاع ہوتی ہے جو متوقع نہ تھا تو خود بخود دل کو ایک حرکت ہو جاتی ہے اور انسان اچھل پڑتا ہے خوشی سے یا تعجب یا ڈر سے۔

بخود چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بکسر جیم فارسی (۱) کنایہ از متکبر ومغرور بودن (وحید در تعریف جواب دوزر ۵) رخ خود بپالیش چو مالیدہ ام ہ از ان رو بخود اینقدر چیدہ ام ہ وفرماید کہ (۲) نیز کنایہ از پذیرفتن (صائب ۵) خمش چو آب گہر می رویم تا دریا ہ نچیدہ ایم بخود ہمچو سیل غوغائی ہ (میرزا بیدل ۵) بیدل بساط وہم بخود چیدہ چو صبح ہ ورنہ ز جنس ہستی

من ہرچہ ہست نیست ؛ مؤلف عرض کند
کہ (بخود چیدن چیزی) کنایہ باشد از (۳)
حاصل کردن چیزی و بر ذمۂ خود گرفتن چیزے
و بر سر خود گرفتن بارے از ہر سہ اسناد بالا
ہمین معنی پیدا می شود و این من وجہ تعلق دارد
با معنی دوم و معنی اوّل بلحاظ معنی حقیقی خلاف
قیاس است و سندے بکارش نمی خورد طالب
سند دیگر باشیم (اردو) (۱) متکبر اور مغرور
ہونا۔ (۲) قبول کرنا (کسی چیز کو حاصل کرنا
جیسے فیض حاصل کرنا۔ اپنے ذمہ لینا جیسے
"ناحق ہم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا"
بخود دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف (بخود برداشتن) کہ گذشت و فرماید
کہ بجاے (بخود) (بخویش) ہم آمدہ (شفیع اثر
ے) درین زمان کہ بزرگان پناہ کس نشوند
ہ ندانم از چہ بخود داد کوہ رخنۂ غار ہ مؤلف
عرض کند کہ بسر خود گرفتن است و بس و ہم
او بگوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
(بر خود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر
ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این در خور
آن نیست کہ در اینجا ذکرش رود اگر استعمالی
بنظر آید کہ فقط (بخود) دران نباشد باید کہ آن
را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سر لینا۔
بخود رسیدن مصدر اصطلاحی۔ خود را
شناختن باشد (صائب ے) بیک فروبستہ
است صد دفتر اینجا ؛ بخود تا رسیدم بعالم
رسیدم ہ (اردو) اپنے آپکو پہچاننا۔
بخود سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) مرادف بخود بردن شتن و فرماید
کہ بعوض (بخود) (بخویش) ہم می آید (طالب
کلیم ے) نیست نفس دون امانت دار یک
جو اعتبار ہ حق بدست ماست گر چیزی بخود
نسپردہ ایم ہ نیز فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم
شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد بغیر

(۲۴ سطر)

نیز آمدہ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) مغرور بودن
وگمان بزرگی خود داشتن (شفیع اثر ؎ بگندد
از سر چیزی کہ سپردی بخودت ؛ مردم غافل
ازان ہیچ بخود نہ سپارند ؛ مؤلف عرض کند
کہ (۳) بسر خود و بذمہ خود گرفتن دیگر ہیچ
و ہر دو سند بالا بکار ما می خورد نہ بحق شان
نسبت قول آخر الذکر وارستہ عرض می شود کہ
این در خور آن نیست کہ در ینجا ذکرش رود
اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد
باید کہ آن را بجایش ذکر کنیم و خان آرزو
کہ معنی دوم پیدا کرد برائے آن طالب سند
دیگر باشیم کہ از معنی لفظی این تعلقی ندارد۔
(اردو) (۱) دیکھو بخود برداشتن (۲)
مغرور ہونا (۳) کسی کام کو اپنے سر لینا
۔ اپنے ذمہ لینا۔

بخود شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ و بحر تحمل ناملائم کردن و بر رو نیاوردن
(محسن تاثیر ؎) تعدی کہ ز موجت رسد بخود
بشکن ؛ بوصل بحر رسی تا حباب وار اینجا ؛
(مخلص کاشی ؎) ہر شکستی با تو کار موہیائی
می کند ؛ ہیچ زلف یار کیدم تو بر خود بشکنی ؛
مؤلف عرض کند کہ (بر خود شکستن) ہم ہمین
معنی می آید و آنچہ وارستہ نسبت معنی دوم
(بر خود شکستن) اشکال را دفع کردہ بجایش
ذکر کنیم و این کنایہ باشد (اردو) سخت
اور ناملائم باتون کا تحمل کرنا منہہ پر نہ لانا۔

بخود قتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن
مرادف (بخود برداشتن و بستن و تراشیدن
و دادن) مؤلف عرض کند کہ غور نکرد کہ این
لازم است و مصادر بالا متعدی۔ جز این نیست
کہ بمعنی افتادن بسر و افتادن بذمہ است
فتامل۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد

خلاف قیاس نیست (اردو) سر پر پڑنا بقول آصفیہ۔ ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا۔

بخود فرو رفتن و بخود فرو شدن مصادر اصطلاحی۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر ماضی مطلق این ہر دو مصادر کردہ گوید کہ یعنی از غایت رنج و خجلت سر فرو کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و از دیگر محققین فارسی زبان کسے با او نیست۔

مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دلالت می کند کہ غور کردن و فکر و تامل نمودن باشد طالب سند باشیم (اردو) رنج و خجلت سے سر جھکانا۔ غور کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔

بخود گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بجائے لفظ (بخود) (بخویش) ہم می آید (اسمعیل ایماء) ہمیشہ مشت زرے ہمچو گل بکف دارد ۔ بدہر ہر کہ گذارد بخویش

خواری را ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اختیار کردن و گوارا کردن است وارستہ می فرماید کہ مرادف (بر خود و بر خویش گذاشتن) و آنچہ از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ **مؤلف** گوید کہ باید کہ بجائے خودش مذکور شود و در ہمین مقام صراحت این لا حاصل است (اردو) اختیار کرنا۔ گوارا کرنا۔

بخود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بعوض بخود۔ بر خود و بر خویش ہم می آید (السانی ؎ مردہ و عریان بخاک کوی او افتادہ ام ۔ وائے اگر بر خود نگیرد خاک کوے او مرا ۔ (صائب ؎) نہاد سخت تو سوہان بخود نمی گیرد ۔ وگرنہ پست و بلند زمانہ سوہانست (ولہ ؎) دلی کہ نقش تعلق بخود نمی گیرد ۔ اگر بدست فتد خاتم سلیمان است ۔ صاحب بحر ہم ذکر

این کردہ مؤلف عرض کند کہ قبول کردن آب وبس
ہم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف
گوید کہ ذکر این در ینجا بے محل است باید کہ بجائش
مذکور شود (اردو) قبول کرنا۔

بخود گرم بودن مصدر اصطلاحی۔ بقبول
وارستہ و بجز خود پسند و خود رائے بودن (کمال
خجندی) آفتاب ار گویدت من باتومی نامم
مرنج ؛ چون بخود گرم است خود رامی ستاید
آفتاب ؛ مؤلف عرض کند کہ ما (است) را
مشتق مصدر (بودن) نمی دانیم پس سندے کہ
پیش شد متعلق ازین مصدر نیست ولیکن این
مصدر برائے کنایہ معنی متذکرہ بالا موافق قیاس
است (اردو) خود پسند ہونا۔ خود رائے ہونا

بخود نازیدن مصدر اصطلاحی۔ بدل
ناز کردن وبس (ظہوری) گشتی شکار
در دظہوری بخود نباز ؛ شادم کہ دام من نفس

(۱۳۲۳)

نالہ گیر تست ؛ (اردو) دل مین ناز کرنا۔
فخر کرنا۔

بخود نبودن (مصدر اصطلاحی) بقبول
وارستہ و انداز خود بیخبر بودن مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد معنی مدہوش بودن۔
(شہیدی قمی) چو گفتیم کہ بر و پیشت آمدم
از شوق ؛ بخود نبودم و این فہم کردم از
سخنت ؛ (اردو) آپے مین نہ رہنا۔
آپ مین نہ رہنا۔ ہوش وحواس مین نہ رہنا۔
خودی سے گزر جانا۔ (فقرہ) روٹیان لگی ہین
اب تم آپے مین نہین رہے ہو"

بخود نوشتن (مصدر اصطلاحی) بقبول
وارستہ مرادف بخود برداشتن و فرماید کہ
بجائے (بخود) برخود و بخویش ہم می آید۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ (مخلص کاشی) بیا
حال دل پارہ پارہ کردم عرض ؛ نوشتہ است
بخود نامہ ام دریدن را ؛ مؤلف عرض کند

از سند بالا نوشتہ شدن چیزے بخود پیدا است مقصود شاعر آنست کہ من در نامۂ خود حال دل پارہ پارۂ خود نوشتہ ام و خط من دریدن را در خود دارد از اینجاست کہ یار من خط مرا پارہ پارہ میکند۔ ہم او گوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد دلیل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ ذکر این در اینجا بے محل است بجاے خودش باید نوشت۔ (اردو) لکھا ہونا جیسے کہ خط میں لکھا ہوا ہے۔

بخود نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطی مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و گوید کہ بجاے (بخود) بر خود و بخویش ہم می آید۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (سعید اشرف ۵) در خلوت اگر دست دہد وصل حرام ہا نامردی را بخود نہادن مردیست ہا (ملا وحشی ۵) اگر ناشد

رخنجر خار آن راہ ہا نہم بر خویشتن آزار آن راہ ہا مؤلف عرض کند کہ منسوب بخود کردن و ہم او گوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت بر خود ندارد دلیل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ ذکر این در اینجا بے محل است باید کہ بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سے منسوب کرنا۔

بخودی خود اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ نفس بنفسہ و ذاتہ صاحب رہنما فرماید کہ بمعنی خود بخود و بہ رغبت خود است صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ گوید کہ از خود و صاحب فرہنگ فدائی فرماید کہ بے یاری و انبازی دیگری کہ ترجمۂ آن بتازی بنفسہ باشد مؤلف عرض کند کہ تعریف فدائی کہ از معاصرین عجم بود خیلے خوش است (اردو) خود بخود بقول آصفیہ از خود۔ آپ ہی آپ۔ بے کہے۔ بن چھیڑے۔ بن بلاے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بن بلاے) کا محل نہیں ہے۔

بخور بقول جہانگیری و برہان با اول و ثانی مضموم و واو معروف و رائے موقوف (اعسل) نبی باشد کہ آن را بتازی سیعہ سائلہ و بیونانی اصطفی و بہندی سلارس خوانند و از درخت

روم حاصل شود خوشبوی باشد بهار گوید که بوزن صور (۲) آنچه بدان بوی دهند و بخورات جمع آن و فرماید که بالفظ بر آتش انداختن و دادن و سوختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که انحصار مصادر بالا در ملحقات باقی نماند که قلت تلاش اوست هم او فرماید که مجازاً (۳) بمعنی مجمر است (خواجهٔ شیراز ؎) مرغول را بگردان یعنی برغم سنبل تر ؎ گر دهن بخوری همچو صبا بگردان ؎ صاحب محیط بر بخور حوالهٔ میعهٔ سائله کرده و بر میعهٔ سائله گوید که یونانی اسطراک و بهندی سلارس و در انگریزی اسٹورکن باسم نامند و آن صمغ یا شیره درختی است بسیار خوشبو و درخت آن را در بلاد شام عبهر گویند و گفته اند که آن صمغ درخت مر آن است. دو نوع است یکی سفید که آن را عطاران میعهٔ عنبری نامند و دوم سرخ و آن را میعهٔ مشکی نام است گرم در اول و خشک در دوم خشکی آن کمتر از گرمی و بقول شیخ قوت منضجهٔ ملینه بغایت و مسخنه محلله است در وغنی که از ان در شام میگیرند ملیّن شدید بالجمله مقوی و محلل ریاح و منضج و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که بمعنی اول مفرّس است از مخی دوم که نظر بر خوشبوئی آن فارسیان بدین نام موسوم کردند و بمعنی دوم لغت عربی کذا فی المنتخب (اردو) (۱) سلارس دیکھو اصطفی (۲) بخور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دھونی خوشبودار چیزوں کی دھونی۔ خوشبودار چیزیں جیسے مشک وعنبر وغیرہ (۳) انگیٹھی بقول امیر ہندی مؤنث آتشدان۔ مجمر۔

بخور آه استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی آہے که مثل بخور است (ظهوری ؎) بخور آه ظهوری	بعود دل فرصت ؎ که مشکموے کسی عنبرین کلاله شود ؎ (اردو) بخور آه۔ مذکر۔ جیسے دود آه

اردو مین بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین

بخور اندا ختن استعمال۔ صاحب آصفی ازمعنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بر آتش ریختن (باقر کاشی ؎) نماے جلوہ و برزن بتم عبیر افشان ہ کشای دامن و بر آتشم بخور انداز ہ (ظہوری ؎) بخور از بال انداز در بر آتش ہ کند پروانہ چون انداز آغوش ہ (اردو) بخور ڈالنا آگ پر۔

بخور دادن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بہ ملبوس دادن (شانی مشہدی ؎) پری بکلبۂ مامی کند گذار امشب ہ کشای طرہ کہ این کلبہ را بخور دہد ہ (ظہوری ؎) طرۂ شام مذادی بہ تف آہ بخور ہ گریۂ آل ضرور است پے غازۂ صبح ہ (ولہ ؎) زگرد چہرۂ ما دامن عبیر زند ہ بدود سنبل ما طرۂ بخور دہد ہ

(اردو) خوشبودار چیزون کا دھوان دینا۔ بخور دینا۔

بخوردان اصطلاح۔ بقول انند بمعنی مجمر باشد مؤلف گوید کہ از قبیل آتشدان است موافق قیاس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو بخور کے تیسرے معنے۔ دکن مین عود دان کہتے ہین۔

بخور زیر دامن اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بضم و خاء بواو رسیدہ ضابطۂ ولایت است کہ خوبان و رعنایان دامن را پہن کردہ بدود عنبر و عود معطر سازند و دود مذکور را زیر دامن می گیرند و فرماید کہ این معنی از زبان دان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ بہار این ضابطہ را بزنان مخصوص کند (محسن تاثیر ؎) شمیم عطر آن فردوس مسکن ہ فلک را شد بخور زیر دامن ہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

ومعاصرین عجم تخصیص زنان را پسند نمی کنند چنانکہ بہار (اردو) وہ بخور جو دامن کو دئیے جاوین۔ بخور زیر دامن ترکیب فارسی کہہ سکتے ہین اسم مذکّر۔

بخور سوختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عود وغیر ذلک را بر آتش ریختن (مظہر ۵) شمع افروختہ و ریختہ ہر جانب گل پہ مجلسے ساختہ و سوختہ ہر سوی بخور پہ (اردو) بخور جلانا

بخور شمہ اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱) چند از عطریاتی کہ بآب یا شربت ترکردہ در مجلس بر آتش نہند چون دود از ان بر آید ہمہ مجلس معطّر شود مؤلّف عرض کند کہ ہای آخرین برائے نسبت باشد یعنی چیزے کہ منسوب است بہ شمہ بخور مخفی مباد کہ شمہ بقول منتخب بفتحتین و تشدید میم بمعنی بوئیدن است فارسیان درین مرکّب بہ تخفیف آوردہ اند۔ موافق قیاس است معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ (۲) بمعنی بخوردان است وطرز بیان صاحب شمس غیر آن کہ مرکّب عطریات باشد (اردو) (۱) وہ پانی یا شربت کا مرکّب جس مین عطریات ملا کر آتشدان پر پکاتے ہین تاکہ خوشبو پھیلے۔ مذکّر (۲) دیکھو بخوردان۔

بخور شیشہ اصطلاح۔ بقول سروری بہ حوالۂ شرفنامہ مرادف معنی اوّل بخور شمہ کہ گذشت صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر شین منقوطہ وسکون تحتانی وشین دیگر مفتوح است صاحبان جامع وبحر وسراج ہم ذکر این کردہ اند بہار گوید کہ ہمین است لنخہ مؤلّف عرض کند کہ قلب اضافت است بمعنی شیشۂ کہ آب بخوردان است (اردو) وہ شیشہ جس مین عطریات کا مرکّب ہوتا ہے جس کو آگ پر چھڑکنے سے خوشبو پھیلتی ہے۔ مذکّر۔

بخور کردن (مصدر اصطلاحی) صاحب

آصفی از معنی ساکت (نظیری نیشاپوری ۵) خوش زلابہ کہ طبعش مشوش است ہنوز ۔ شکر بخور مکن شعلہ سرکش است ہنوز ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی عام خوشبو دادن است ولیکن ازین شعر (بر آتش انداختن بخور شیشہ پیدا است یعنی مرکب عطریات بر آتش انداختن (اردو) بخور دینا۔ عطریات کا دھوان دینا۔ مرکب عطریات کو آگ پر چھڑکنا۔

بخور گرداندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت سند این بر لفظ بخور گذشت مؤلف عرض کند کہ آئین آتش پرستان است کہ ہر شام عطریات را در مجمر انداختہ در ہر گوشۂ مکان می گردانند و بحضور جملہ مکینان ہم پیش می کنند۔ تا کلاہ خود را بالائے آن کنند و دود در کلاہ گیرند ہمین است بخور گرداندن۔ (اردو) عطریات کو آتشدان مین ڈالکر تمام گھر مین دور دینا پھرانا تاکہ ہر گوشۂ مکان مین خوشبو پھیل جاے۔

بخور مریم اصطلاح۔ بقول سروری گیاہیست کہ پنج انگشت را ماند و بحوالۂ شرفنامۂ گوید کہ گیاہی کہ مریم دران دست زدہ مانند پنجۂ گشتہ و بوے خوش دارد و آن را پنجۂ مریم نیز گویند صاحب برہان فرماید کہ آتش پرستان بوقت ستایش و پرستش آتش بر دست گیرند و آن را شجرۂ مریم ہم گویند صاحبان بحر و جامع و سراج و بہار عجم ذکر این کردہ اند صاحب محیط فرماید کہ بلغت افرنجیہ بخور المسیح و بشامی کف مریم و بیونانی فعیلاسوس و بسریانی طرمادوس و بعربی شجرۃ المریم و دخن المریم و بفارسی پنجۂ مریم و بہندی ہاتھا جوڑی گویند نباتے است مائل بہ سفیدی و دران شبیہ بخطوط۔ گرم در سوم و خشک در دوم و دران جلد و تقطیع و تفتیح و جذب و تحلیل قوی و تلطیف است و منافع بسیار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر اثلق ہم گذشت

بخور المریم مرکب عربی زبان است و در فارسی ہم مستعمل خیال می کنیم کہ عربان نظر بر عطریت این بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو اثلق

بخورہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی نافۂ مشک مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نظر بہ خوشبوئی نافہ بزیادت ہای نسبت در آخر بخور۔ نافۂ مشک را نام نہادند (اردو) نافہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے (زکی ؎) یہ ضبط لو ہے نافہ کہاں تیرے عشق کا ہے آہو چھپائے پھرتے ہیں دشت ختن میں داغ ؎

(الف) بخوریدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) سودہ و فرسودہ گردیدن ہم او فرماید کہ ---

(ب) بخوریدہ بالضم (۱) دیوزدہ و پری و آسیب زدہ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وضع مصدر (الف) موافق قیاس است کہ از اسم مصدر بخور بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن وضع کردہ اند و باصول مقننین فارسی مصدر جعلی است قیاس می خواہد کہ (۲) بمعنی حقیقی این بخور دادن و کردن باشد ولیکن محققین بالا بر کنایۂ سودن و فرسودن قناعت کردہ اند کہ بر خلاف قیاس نیست زیرا کہ فرسودگی و دودے را ماند اما طالب سند استعمال باشیم حاصل بالمصدر این ہمان بخور و مضارع این بخورد و (ب) ماضی مطلق (الف) کہ بران ہای مفعولی زیادہ کردہ اند و معنی مبینۂ بالا ہم کنایہ باشد کہ آسیب زدگان را بخور می دہند و (۲) بخور دادہ شدہ و از معنی اول این تائید خیال مانسبت معنی دوم (الف)

ہم می شود (اردو) (الف) (۱) گھس جانا۔ دیکھو سودن و فرسودن (۲) بخور دینا (ب) (۱) آسیب زدہ یعنی جس پر آسیب کا اثر ہو (۲) بخور دیا ہوا۔

بخونی صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی ساق مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نشد نمی دانیم کہ معاصرین عجم از کدام زبان گرفتہ اند تازی نیست و ترکی نباشد۔ اسم جامد دانیم دیگر ہیچ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و صاحب بول چال و روزنامہ کہ ماخذشان ہم سفرنامہ مذکور است ازین ساکت (اردو) پنڈلی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ساق۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے اور زانو کے بیچ میں ہے

بخون صاحب سروری بحوالہ نسخہ وفائی گوید کہ بجائے معجمہ بوزن زبون مریخ باشد صاحب جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج درست گوید و مؤلف را با او اتفاق است کہ چون خونریز [illegible] تماکی اثر اوست بدین اسم موسوم شد (اردو) مریخ۔ دیکھو اختر نجم۔

بخون آمیختن مصدر اصطلاحی۔ آلودہ خون کردن است (ظہوری ۵) نشد جسم و جان تحفہ خنجرت غمت را بخون تا نیامیختم (اردو) خون میں آلودہ کرنا۔

بخون افتادن نان مصدر اصطلاحی۔ خون جگر خوردن و تکلیف کشیدن ہمانا این کنایہ باشد لطیف یعنی چون نان بخون آغشتہ غذای خون بدہان رسد (صائب ۵) بخت ما چون بید مجنون سرنگون افتادہ است ہمچو داغ لالہ نان ما بخون افتادہ است (اردو) خون جگر پینا یا کھانا۔ بقول آصفیہ غصہ کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج اٹھانا۔

بخون افگندن مصدر اصطلاحی۔ خون آلودہ کردن و مجروح ساختن (ظہوری ے) یا دغرۂ بخونت افگند ہ در خاطر خود خلیدی آخر ہ (ولہ ے) زخم عشق خم فتراک بخونم افگند ہ خاطرم یافت قرارے بطپیدن رفتم ہ (اردو) آلودۂ خون کرنا۔ خون مین آلودہ کرنا۔

بخون خنجر آلودن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از قتل کردن و کشتن (ظہوری ے) عجب کہ بخون تو خنجر آلاید ہ ترا کہ رگ بہ تمنائے نیشتر نہ پرد ہ (اردو) قتل کرنا۔

(الف) **بخون خود بازی کردن** مصادر

(ب) **بخون خویش بازی کردن** اصطلاحی صاحب بحر و انند (ب) را ذکر کردہ گویند کہ خواہان قتل و ہلاک خود بودن مؤلف عرض کند کہ پروائے ہلاکت خود نکردن (ظہوری (الف) ے) بصد بے باکی اول بخون خود کند بازی ہ چو فرد اکشتہ آن غمزۂ بی باک برخیزد ہ (شیخ شیراز ب ع) آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند ہ (سلمان ب ے) در رسن ہائے دو زلف کافرت پیچیدہ دام ہ غازیم غازی بخون خویش بازی می کند ہ (اردو) خواہان قتل ہونا۔ موت کی پروا نکرنا

بخون دامن کشیدن مصدر اصطلاحی دامن را آلودہ بخون کردن یعنی کنایہ از کشتن باشد (صائب ے) نیست مانع حسن را ستور از خون ریختن ہ گل بخون بلبلان در غنچہ دامن می کشد ہ (اردو) خون مین دامن آلودہ کرنا۔ قتل کرنا۔

بخون در کشیدن مصدر اصطلاحی بسر اپا آلودۂ خون کردن (ظہوری ے) خنداں و تازہ روی بہ تمکین ہمی گذشت ہ از گریہ گاہ اشک بخون در کشیدۂ ہ (اردو) خون مین ڈبونا۔

بخون دل اصطلاح۔ صاحب انند

(بخون دل کار کردن) را نوشته گوید کنایه از محنت و مشقت کار کردن است و از حافظ شیراز سند دهد (وهو هذا ؎) دامن دوست بصد خون دل افتاده بدست ؛ بفسوسیکه کند خصم رها نتوان کرد ؛ مؤلف عرض کند که مصدر قائم کرده اند را سندش بکار نمی خورد و از سند خواجه شیراز مصدر (دامن بصد خون دل بدست افتادن) بدست می آید - ازینجاست که ما اصطلاح (بخون دل) را قائم کرده ایم که کنایه از محنت و مشقت است چنانکه فارسیان گویند "بخون دل این را حاصل کردیم" یعنی مشقت بسیار بدست آوردیم اے بجگر کاوی (اردو) جگر کاوی کے ساتھ - جان لڑا کر - جان مار کر - صاحب آصفیه نے فرمایا ہے (جان مار کر کام کرنا) نہایت محنت اور مشقت سے کوئی کام کرنا - یہ لفظی ترجمہ ہے صاحب اندراج کے مصدر کا -

بخون سعی کردن مصدر اصطلاحی - سعی در قتل کردن مخفی مباد که درینجا خون بمعنی قتل است وبس (انوری ؎) بادام تو بخون دلم سعی کرد لیک ؛ از لطف پسته تو بجان زینهار یافت (اردو) قتل مین کوشش کرنا -

بخون طپیدن مصدر اصطلاحی - آلوده خون شدن و فگار شدن (صائب ؎) سپند خال لبت آتشین عذار انند ؛ بخون طپیده لعل تو تاجدار انند ؛ (اردو) خون مین تڑپنا - زخمی ہونا - گھائل ہونا -

بخون غلطیدن مصدر اصطلاحی مرادف (بخون طپیدن) که گذشت (ظهوری ؎) بتان قتل اسیران کام دارند ؛ بخون غلطیده هر گام دارند ؛ (صائب ؎) در قیامت کشته ناز تو می غلطد بخون ؛ بر نیاید زود خون از زخم تیغ تیز را ؛ (اردو) دیکھو بخون طپیدن

بخون کمر بستن مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ خون و قتل شدن (سائب ؎) ہر رگ سنگے کمر بندد بخون من چو مار ؎ گوشہ غاری اگر سازم وطن در کوہسار ؎ (اردو) خون پر کمر باندھنا۔ قتل پر کمر باندھنا۔

بخون گرفتن مصدر اصطلاحی بقول انند مزاحم شدن بعلت خون و قصاص خواستن مؤلف عرض کند کہ کسی را بجرم خونریزی گرفتار کردن است طرز بیان انند خاطر ما را ناپسند آمد (جمال الدین سلمان ؎) فردا کہ کشندہ را شہیدان ؎ گیرند بخون بدین بہانہ ؎ من دامن آن نگار گیرم ؎ وز ہر دو جہان کنار گیرم ؎ (اردو) خون اور قتل کے الزام مین گرفتار کرنا۔

بخون و خاک افگندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در سراج کشتن بخواری مؤلف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ فگار کردن ہم حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد کہ تصفیہ این می کردیم چنین نیست کہ کنایہ باشد کہ بخاک وخون افگندہ یا اینکہ مجروح باشد یا کشتہ۔ (اردو) خاک وخون مین گرانا۔ ذلت کے ساتھہ قتل کرنا۔ زخمی کرنا۔

بخویش آمدن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از بہوش آمدن وخود را شناختن۔ مقابل بے خویش شدن و بے ہوش شدن (ظہوری ؎) ز دوری تو ستمدیدۂ کہ شد بے خویش ؎ ہزار مرگ فزون دید چون بخویش آمد ؎ (اردو) آپ مین آنا۔ بقول امیر ہوش مین آنا۔ خودی مین آنا (ناسخ ؎) آپ مین آئین جائین یار کے پاس ؎ کب سے ہمکو ہے انتظار اپنا ؎

بخویش بالیدن مصدر اصطلاحی بقول انند مرادف بخود بالیدن کہ گذشت (محمد ہاشم شہیدا ؎) تا بعاشق میرسد روز قیامت می شود ؎ بسکہ از شوق خرامش راہ می بالد

بخویش ؛ (صائب ع) مهر تابان از گداز خویش می بالد بخویش ؛ مؤلف عرض کند که ما تحقیق این بر (بخود بالیدن) کرده ایم. (اردو) دیکھو بخود بالیدن۔

بخویش برداشتن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و انند مرادف بخود برداشتن مؤلف عرض کند که ما همدرانجا بحث این کرده ایم (اردو) دیکھو بخود برداشتن

بخویش بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و انند مرادف (بخود بستن) مؤلف عرض کند که ما همدرانجا تعریف این کرده ایم (اردو) دیکھو بخود بستن۔

بخویش تراشیدن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و انند مرادف بخود تراشیدن مؤلف عرض کند که ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم (اردو) دیکھو بخود تراشیدن۔

بخویشتن نازیدن مصدر اصطلاحی۔ همان بخود نازیدن که گذشت (ظهوری ؎) عشق و جنونش بود پدر بر پدر همه پا نازم بخویشتن دل والا نژاد بین ؛ (اردو) دیکھو بخود نازیدن

بخویش خندیدن مصدر اصطلاحی خندیدن برخود بنظر حقارت (واله هروی ؎) بخواب بلبل و گل آمدی مگر که گرفت پا گریستن بخود آن و این بخویش خندیدن ؛ (اردو) اپنے آپ پر ہنسنا۔ حقیر سمجھنا۔

بخویش دادن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و انند مرادف بخود دادن مؤلف عرض کند که ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم (اردو) دیکھو بخود دادن۔

بخویش سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و انند مرادف بخود سپردن مؤلف عرض کند که ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم (اردو) دیکھو بخود سپردن۔

بخویشتن گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول

وارسته و اند مرادف بخود گذاشتن مؤلف عرض کند که ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم وسند این همدرانجا گذشت (اردو) دیکھو بخود گذاشتن ۔

بخویش گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته و اند مرادف بخود گرفتن مؤلف عرض کند که ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم (اردو) دیکھو بخود گرفتن ۔

بخویش نوشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته و اند مرادف بخود نوشتن مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بخود نوشتن ۔

بخویش نهادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته و اند مرادف بخود نهادن مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بخود نهادن ۔

(الف) بخیدن صاحب اند بحوالهٔ فرهنگ رنگ

(ب) بخیده نسبت (الف) گوید که بالفتح پنبه و ریشم زدن و نسبت (ب) فرماید که پنبه ریشم زده را گویند (حکیم نزاری ؎) همه دشت فرش است درهم فکنده ۔ همه کوه پشم است برهم بخیده ۔ صاحبان سروری و جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج ذکر (ب) کرده اند مؤلف عرض کند که (الف) وضع شد از اسم مصدر پک که بالضم بمعنی هرچیز گنده و ناهموار و بمعنی پتک و مطراق آهنگران هم آمده بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه اسب و اسپ و کاف عربی بدل شد بخای معجمه چنانکه شاماکچه و شاماخچه ۔ پس بخ را اسم مصدر قرار داده بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدرے ساختند برائے پنبه و ریشم زدن مخفی مباد که معنی لفظی این پتک زدن یا ناهموار و پریشان کردن است

و بہ مجاز برائے ریشم و پنبہ زدن مستعمل شد بقاعدۂ مقننین فارسی زبان مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ اسم این مصدر مال فارسی زبان است و (ب) اسم مفعول این حیف است کہ محققین مصادر فارسی (الف) را ترک کردہ اند و محققین فارسی زبان (ب) را اسم جامد قرار دادہ آفرین بر صاحب فرہنگ فرنگ کہ این مصدر را بے نشان نکرد و تہ خاک نسپرد پس باید کہ این را بالضم خوانیم (اردو) (الف) دُھنّا بقول آصفیہ روئی صاف کرنا۔ دُھنکنا۔ (ب) دُھنکا ہوا۔

بخیر بقول برہان (۱) بروزن حصیر گیاہے است کہ آنرا بید گیا نیز خوانند و آن نوعی از کنکر است صاحب جامع گوید کہ مرادف بنجمہ کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بخیر و بخیل نوعی از حرشف کہ کنکر باشد و صاحب محیط ہم بر بخیر اشارہ کنکر کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است برائے بنجمہ و (۲) بفتح موحدۂ زائدہ بر لغت عرب یعنی خیر کلمہ ایست کہ فارسیان استعمالش کنند بمعنی نیکو و نیکوئی و این را با مصادر فارسی مرکب کنند کہ در ملحقات می آید گویند "الحمد للہ بخیر است" و (۳) بمقام انکار محض ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) دیکھو بنجمہ۔ (۲) بخیر۔ بقول آصفیہ خوش۔ اچھی طرح سے۔ سلامت۔ جیسے مزاج بخیر (۳) نہیں بالکل نہیں (شیفتہ ؎) دل دینگے مال دینگے مگر جان سو بخیر ہو یہ وہ ہے وہ شخص جو سرگرم لاف ہے ہو

بخیر گذشتن استعمال۔ بخیر و عافیت گذشتن و ہیچ نقصان راہ نیافتن بمعنی حقیقی است گویند (ع) رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت یا (ظہوری ؎) گزند تو بہ مگر بگذرد بخیر از من

(۱۲ اردو)

بروی ساقی گلگشت بوستان مدراست (اردو)
بخیر گزرنا۔ بخیر و عافیت گزرنا۔ کوئی واقعہ پیش
نہ آنا جیسے "الحمد للہ رات بخیر گزری"

بخیرگی افتادن چشم مصدر اصطلاحی متحیر
شدن چشم و خیرہ شدن نظر (ظہوری ؎)
کجا بدیدن زردیدہ سیر گردد چشم ہا بخیرگی نفتد
تا نگرد تماشا نیست ہا (اردو) آنکھ کی خیرگی
تعجب یا تحیر سے آنکھ کا خیرہ ہونا۔ چکا چوند۔

(الف) **بخیز** بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح اول و کسر ثانی و زای ہوز در آخر بمعنی
کمین گاہ و محل خوف و فرماید کہ ----

(ب) **بخیزیدن** بمعنی دو تا گردیدن برائے
تعظیم امیرے مؤلف عرض کند کہ دیگر کسے
از محققین لغات فارسی ذکر این نکرد مشتاق
سند باشیم و اگر بدست آید توانیم عرض کرد
کہ (الف) اسم مصدر (ب) باشد و بکسر موحدہ
امر حاضرش مخفی مباد کہ (خیزیدن) بدون

سوحدہ بروزن پیچیدن بمعنی آہستہ بجائی درشتن
و لغزیدن می آید و خیز بقول برہان بکسر اول
و سکون ثانی بمعنی جست کہ در محل خوف واقع
شود پس خیال ما اینست کہ در (الف و ب)
ہر دو موحدہ زائد است و نمی دانیم کہ محققین
بالا بفتح اول چسان نوشتہ اند و اختلاف در
معنی بیان کردہ اند و صاحب فرہنگ فرنگ
خلاف قیاس نیست ولیکن محتاج سند است
(اردو) (الف) کمین گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم
مؤنث۔ گھات کی جگہ (ب) تعظیم کے لئے جھکنا

بخیل بقول برہان و جامع و ناصری بروزن
وکیل نام نوعی از حرشف باشد کہ کنکر است
و آن را بید گیا خوانند و در عربی مردم مسک
را گویند مؤلف عرض کند کہ مبدل بخیر کہ
گذشت رائے مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ چنار
و چنال دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخیر و بخمہ:

بخیلہ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی

وجامع وہفت یعنی نخلہ کہ مذکور شد مؤلف عرض کند کہ ما بر نخلہ اشارہ این کردہ ایم (اردو) دیکھو نخلہ

بخیہ بقول بہار نوعی از دوخت معروف وموج سوہان و دندان از تشبیہات اوست وبالفظ خوردن ودویدن وزدن وکشودن وگرفتن وگسیختن مستعمل (ملا منفید بلخی ؎)

زنو زیادہ کند زخم دردمندان را بچاک سینۂ من بخیہ موج سوہان است (ظہیری ؎) دندان بخیہ گشت بخندیدن آشکارہ چون نوبت رفو بگریبان ما رسید (صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ یک گونہ دوزندگی است وہر بار کہ در پارچہ سوزنی بارشتہ فرو می رود وبر می آید آن را یک بخیہ می گویند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست صراحت کند کہ لغت فارسی است ودر ترکی مستعمل نمید انیم کہ صاحبان ناصری وبرہان وسراج وغیاث چرا این لغت را ترک کردہ اند بالجملہ نوع دوخت چنان باشد کہ چون سوزن رشتہ دار در پارچہ یک مرتبہ دوخت کند دو سوراخ واقع شود یکی داخلی ودیگرے خارجی کہ در رفتن وبرآمدنش جاے گیرد وبکرۃ ثانی باز سوزن را داخل می کنند در سوراخ خارجی چنانکہ سلسلۂ رشتہ بنظر مسلسل باقی می ماند وسوراخ بنظر نیاید وہمین سلسلہ باقی ماند تا انتہا۔ ہمین است بخیہ کہ بہترین اقسام دوخت است (اردو) بخیہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی مضبوط اور باس پاس سیون۔ دوہرا ٹانکا۔ یکا ٹانکا مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی کو دکن مین ٹیپ کہتے ہین۔ اور ٹیپ مارنا بمعنی بخیہ کرنا مستعمل ہے۔

بخیہ از چشم کشودن مصدر اصطلاحی۔ آگاہ وخبردار شدن وبصیرت پیدا شدن

وبیخودی دور شدن صاحب آصفی بیخبیہ کشودن
سند طالب آملی پیش کردہ کہ بسکا رمی خورد
(ے) بخبیہ از چشم دلم نکشوتا آگہ شوم ہمنشین
را آب شمشیر از سر زانو گذشت ؛
(اردو) آنکھ کھلنا۔ بقول امیر بصیرت
پیدا ہونا۔ بے خودی دور ہونا (درد ے)
اے درد جسکی آنکھ کھلی اس جہان مین ؛
شبنم کی طرح جان کو اپنے وہ رو گیا ؛ (ظفر
ے) غفلت سے آنکھ نیری جبدم کھلیگی
غافل ؛ جتنے ہین یہہ تماشے دنیا کے خواب
ہونگے ؛ (قلق ے) ہوگئی دور بیخودی اسکی
؛ یک بیک آنکھ کھلگئی اسکی ؛

بخبیہ از روی کار افتادن مصدر اصطلاحی
۔ بقول بحر (۱) ظاہر شدن راز و (۲) رسوا
شدن۔ صاحبان غیاث و ہفت بر معنی اوّل
قانع مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دو
باقی نماندن یعنی چون بر دہن راز دار کہ

دوختہ بود۔ دوخت باقی نماند افشای راز شود و معنی دوم مجاز
آن (اردو) (۱) راز کا افشا ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بخبیہ بآب دوغ می زند مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ مرادف (آب بریسمان می بندد) است کہ گذشت فارسیان
این مثل را بحق کسی زنند کہ تلاش امر محال کند (اردو)
دیکھو آب بریسمان می بندد۔ صاحب محبوب الامثال نے
فرمایا ہے کہ "دہول کی رسی بٹتے ہو"

بخبیہ براندام برآمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ گوید کہ برآمدن چیزی بر چیزی (خسرو
ے) زنہار کہ آن بند قبا چست بندید ؛ کز ناز کیش
بخبیہ براندام برآید ؛ مؤلف عرض کند کہ چون چیز سخت
بر اندام نشیند نشان او بر پوست اندام گیرد پس
معنی لفظی این گرفتن و پیدا شدن نشان
بخبیہ لباس بر اندام باشد کہ انتہای نزاکت جسم است
و تجسیم معنی آصفی دور از نزاکت خیالی است فتائل (اردو)
بخبیہ لباس کا نشان جسم پر پڑنا۔ انتہای نزاکت کا اظہار

بخیہ بر چشم زدن مصدر اصطلاحی یعنی دوختن و بند کردن چشم باشد صاحب آصفی بر (بخیہ زدن) سندے کہ از صائب آوردہ بکار این می خورد (ے) بخیہ از جوہر زنم بر چشم شوخ آئینہ ؛ چہرۂ محجوب او گر دیدیان سازد مرا ؛ (اردو) کسی کی آنکھ بند کرنا۔

بخیہ بر چہرہ رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و چراغ (۱) ظاہر شدن چیز پنہان و فاش گردیدن راز (شوکت بخاری ے) شرمم برون نکرد بیزم تو از حجاب ؛ بر چہرہ رفت بخیہ ز رنگ پریدہ ام ؛ مؤلف عرض کند کہ چون رنگ رو بپرد بدر رونقی ظاہر و شکن ہا پیدا شود مقصود شاعر اینست کہ بخیۂ چہرہ یعنی شکنہاے رو پریدگی رنگ را ظاہر کرد پس معنی این مصدر اصطلاحی (۲) شکن رو ظاہر شدن است نہ فاش گردیدن راز فتامل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ چہرہ پر جھریاں پڑنا۔

بخیہ بر چہرہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) کنایہ از فاش و رسوا کردن راز مؤلف عرض کند کہ غیر از نقل نگارش (انند) کسے با او نیست۔ سند استعمال پیش نثر معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند اعتبار را نشاید و بلحاظ مصدر گذشتہ توانیم کہ بمعنی (۲) بے رونق کردن چہرہ گیریم (اردو) (۱) رسوا کرنا۔ راز فاش کرنا (۲) چہرہ کو بے رونق کرنا۔

بخیہ بر چیدن (مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی از پیرہن بخیہ زدہ دوخت بخیہ را کشادن و (۲) کنایہ از دیوانہ و پریشان حال شدن کہ پریشان حالان و دیوانگان این قسم حرکات می کنند (ظہوری ے) باندازہ نثارش بخیہ شیخ از خرقہ بر چیدی ؛ گر از دست غمت چاکے بجیبش سر فرو کردی ؛ (اردو)

(۱) ادھیڑنا۔ بقول امیر سیون کھولنا۔ ٹانکے توڑنا (۲) کپڑے پھاڑنا۔ (دیوانگی سے) (ذوق ؎)

ناخن ندے خدا تجھے اے پنجۂ جنون ہے دیگا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو ؛

بخیہ بر چیزے افتادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ (۱) کنایہ از فاش و رسوا شدن است صاحب بحر گوید کہ فاش گردیدن راز و رسوا شدن مؤلف گوید کہ سند استعمال پیش نشد و ما مجرد قول ہر دو محققین ہندنژاد را برائے معنئے کہ خلاف قیاس است کافی ندانیم۔ و اگر از معنی حقیقی کار گیریم معنی این بر عکس بیان شان است یعنی (۲) بند شدن آن چیز کہ عمل بخیہ چیزے را می دوزد و بند کند نہ فاش قتیل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ رسوا ہونا (۲) بند ہونا۔

(الف) بخیہ بر رخ افتادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش و رسوا شدن مراد (بخیہ بر چیزے افتادن) کہ گذشت (صائب ؎) بخیۂ شبنم و گل بر رخ کار افتاد است ؛ ورنہ حیران تو صاحب نظری نیست کہ نیست ؛ مؤلف عرض کند کہ بہار مصدر

(ب) بخیہ بر رخ کار افتادن را بہمین معنی بوسیلۂ ہمین سند صائب نوشتہ یعنی ہمین یک سند باستناد دو مصدر اصطلاحی است ولیکن از معنی شعر عقدۂ در کار افتادن و بند شدن کار پیدا است نہ افشائے راز و رسوائی مخفی مباد کہ معنی لفظی ہم تائید خیال ما می کند کہ بخیہ بر چیزے کردن و دوختن آن اشارۂ بند کردنست نہ افشا۔ فتامل حاصل آنیست کہ ما (الف) را مرادف (بخیہ بر چہرہ رفتن) گیریم بمعنی بیان کردۂ خود کہ گذشت و (ب) را بمعنی بند شدن کار (اردو) (الف) دیکھو بخیہ بر چہرہ رفتن (ب) کام بند ہونا۔

بخیہ بر رو افتادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ وبجر کنایہ از فاش گردیدن راز و رسوا شدن سندے پیش نشد مؤلف عرض کند کہ معنی بیان کردۂ ہر دو محققین را بدون سند تسلیم نہ کنیم وخیال ما ہمان ست کہ بر (بخیہ بر رخ افتادن) گذشت (اردو دیکھو (بخیہ بر رخ افتادن)

بخیہ بر رو فگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ متعدی (بخیہ بر رو افتادن) (قاسم مشہدی ۵) نفس سرکش بخیۂ بجرتی بر رو فگند، خصم اگر دریاے آتش شد کفش خاشاک بود، مؤلف عرض کند کہ مقصودش ہمین نیست کہ کنایہ از فاش کردن راز و رسوا کردن۔ ما می گوئیم کہ مرادف (بخیہ بر چہرہ کردن) یعنی بے رونق کردن چہرہ از شکن ہا وہمین است تشبیہ بخیہ وہمین معنی در سند قاسم مشہدی درست می شود (اردو) دیکھو بخیہ بر چہرہ کردن

بخیہ بر روی کار اصطلاح۔ بقول سروری در ضمیمہ کنایہ از (۱) رسوا شدن و (۲) آشکارا گشتن راز (سعدی شیراز ۵) برہمن شد از روے من شرمسار، کہ شنعت بود بخیہ بر روے کار، مؤلف عرض کند کہ (۳) خرابی کار است ومعنی اول و دوم خلاف قیاس وغیر متعلق از معنی حقیقی کہ وجہ کنایہ ندارد اصل این (بخیہ بر رو) است کہ بمعنی افسردگی وشکن ہاے رخ باشد ہمہ محققین در اکثر ملحقات بخیہ تسامح کردہ اند وغور نفرمودہ قائل (اردو) (۱) رسوائی مؤنث (۲) افشاے راز۔ مذکر (۳) کام کی خرابی۔ مؤنث۔

بخیہ بر روی کار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) کنایہ از فاش گردیدن سر و آشکارا شدن راز باشد۔ وارستہ بذکر معنی اول گوید کہ (۲) رسوا شدن ہم

صاحب بحر ہمزبانش و صاحبان رشیدی و جامع
بہ معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج
ذکر معنی اوّل کردہ در چراغ ہدایت گوید کہ
ظاہر شدن چیز پنہان است صاحب آصفی
فرماید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن
راز (صائب ۹) مخور بر دل مرا گر زخم
دندان پشیمانی ؛ باندک روزگاری بخیہ ات
بر روے کار افتد ؛ مؤلف عرض کند کہ
صاحب آصفی غلط کرد کہ این مصدر را
متعدی قرار داد و محققین بالا در معنی اوّل
و دوم این تسامح کردہ اند یعنی (۳) بمعنی
بند شدن کار و روا نشدنش باشد و بس
و ہمین معنی در مصرع دوم صائب چنانکہ می گوید
کہ دلم را گر ندرسان کہ از زخم دندان پشیمانی
تو در مدت قلیل بر روے کار تو بخیہ بیفتد
یعنی گرہ در کار تو افتد و اضح باد کہ (بخیہ بر
روی کار افتادن) مرادف این است کہ

می آید و سند حکیم صوفی شیرازی واضح تر
است برائے معنی بیان کردۂ ما (۵)
ز زخم تیغ تو آگہ شدند مدعیان ؛ فغان
کہ بخیہ ام آخر بروی کار فتاد ؛ بمعنی کار
بر آری من نشد بوجہ آگہی مدعیان و سند
دیگر از ظہوری ہمدرانجا می آید کہ واضح تر است
ازین و مؤید خیال ما مخفی مباد کہ (بخیہ
بر روی افتادن) پرشکن شدن و بی رونق
گشتن روست و محققین بالا ہمدرانجا ہم
ہمین قسم تسامح در عرض معنی کردہ اند و ما
اختلاف خود ظاہر کردہ ایم و در ہمہ ملحقات
و استعمالات بخیہ آنان بر تسامح خود راہ رفتہ اند
و ما بر اختلاف خود۔ معاصرین عجم باذوق
زبان تصفیہ این کنند فتامل (اردو) (۱)
راز فاش ہونا (۲) رسوا ہونا (۳) کام
بند ہونا۔ بگڑنا۔

بخیہ بر روی کار افگندن | مصدر اصطلاحی

بقول سراج (۱) فاش کردن راز و زله برداشتن بهار هم با نش و صاحب آصفی نقل نگارش (اثیر الدین آخسیکتی ه) همچو سوزن اگرچه سرتیزی ؛ بنخیه بر روی کار می فگنی ؛ مؤلف عرض کند که (۲) گره در کار زدن و بند کردن و مزاحم شدن شاعر گوید که اگرچه مانند سوزن سرتیز هستی ولیکن از تو کار برآری نمی شود بلکه از دست تو کار ما بند می شود ۔ ما بحدیکه ذوق سخن داریم معنی اول را هیچ تعلق از بین شعر نمی بینیم محققین بالا در معنی (بنخیه بر روی کار) تسامح کردند و باز در هر یک استعمالش همان تسامح را بکار بردند و هیچ اعتبار بمعنی حقیقی نکردند که تعلق کنایه با او پیدا شود فتامل ۔ مخفی مباد که این متعدی مصدر گذشته باشد و بس (اردو) (۱) راز فاش کرنا (۲) کام مین خلل پیدا کرنا ۔ کار برآری ہونے نه دینا ۔

بخیه بر لب خوردن مصدر اصطلاحی (۲ ص ۵۰) بند کرده شدن لب باشد (قاسم مشهدی ه) خموشی می تند چون عنکبوتم بر در و دیوار ؛ خورم صد بخیه بر لب باز اگر سازم دهانم را ؛ صاحب آصفی بر (بخیه خوردن) همین شعر را آورده (اردو) بخیه لب پر کیا جانا ۔ لب بند کیا جانا ۔

بخیه بر لب دویدن (مصدر اصطلاحی) (۳ ص ۱) بمعنی بخیه شدن است صاحب آصفی بر بخیه دویدن سندی که پیش کرده بکار این می خورد (ظهوری ه) بر لب طعنه زنان بخیه دوید ؛ بار فوحال گریبان گفتم ؛ (اردو) بخیه ہونا

بخیه بر لب زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی خاموش شدن و خاموش گردانیدن (ظهوری ه) خراش سینه را گر از شگاف سینه بنمایم ؛ زدندان بخیه ها بر لب زنم اهل ملامت را ؛ (ولهٔ ه) بر لب طعنه من

بخیہ زدند ؎ با تو تا حال گریبان گفتم ؎ (اردو) خاموش ہونا۔ خاموش کرنا۔

بخیہ بروی فتادن مصدر اصطلاحی شکن بر رو قائم شدن (ظہوری ؎) عجبی نیست گر از گریہ فتد بخیہ بروے ؎ بجگر داغ فروزفت اگر گل نکند ؎ (اردو) دیکھو بخیہ برخ فتادن

بخیہ بروے کار افتادن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از فاش شدن سر و آشکارا گشتن راز باشد و سندی کہ از اثیر الدین آخسیکتی آوردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بر روے کار افگندن) گذشت و ازین تعلق ندارد مؤلف گوید کہ سوال از آسمان است و جواب از ریسمان ما بحث این بر (بخیہ بر روے کار افتادن) کردہ ایم کہ گذشت و (۲) بمعنی بند شدن کار است (ظہوری ؎) بروے کار من ہر بخیۂ افتاد بر چیدم ؎ بکارم آید آخر بر لب انکار می چینم ؎ (اردو) دیکھو بخیہ بر روی کار افتادن۔

بخیہ بروی نہادن مصدر اصطلاحی (۱) بند کردن دہن باشد صاحب آصفی بر بخیہ نہادن سندے آوردہ کہ بکار ما می خورد۔ و بہار این را بمعنی (۲) رسوا کردن و (۳) فاش کردن راز آوردہ سکندری خوردہ۔ (بدر چاچی ؎) سوزن عیسی مشو بخیہ بر رویم منہ ؎ پیرہن غم بدوز پردۂ شاہی مدر ؎ (اردو) (۱) منہ بند کرنا۔ (۲) رسوا کرنا۔ (۳) راز فاش کرنا۔

بخیہ بستن دہان را مصدر اصطلاحی۔ بند کردن زبان باشد (صائب ؎) بخیۂ انجم اگر بندد دہان صبح را ؎ میتوان کردن رفو چاک گریبان مرا ؎ (اردو) زبان بند کرنا۔

بخیہ بلب زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بخیہ بر لب زدن کہ گذشت

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔
(اردو) دیکھو بخیہ برلب زدن۔

بخیہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر دوختہ شدن۔ صاحب آصفی سندے کہ از قاسم شہیدی آوردہ بر (بخیہ برلب خوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیا جانا۔

بخیہ دار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ آنچہ بخیہ دارد مؤلف عرض کند کہ چنانکہ "ملبوس بخیہ دار" موافق قیاس است۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بخیہ کیا ہوا

(الف) بخیہ دوز استعمال (ب) بمعنی بخیہ

(ب) بخیہ دوزیدن زدن است صاحب آصفی بر بخیہ دوختن سندے کہ آوردہ بکار این می خورد (وحید قزوینی ؎)

چہ گوید کس از شوخی بخیہ دوز ہ کز و بخیۂ چشم من گشت روز ہ

(الف) اسم فاعل ترکیبی۔ ترجمۂ خیاط حیف است کہ محقق ہندنژاد در دوختن و دوزیدن فرق لفظی نکند اگرچہ معنیً مرادف یکدیگر باشد (اردو) (الف) درزی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خیاط۔ سینے والا۔ (ب) بخیہ کرنا۔

بخیہ دویدن مصدر اصطلاحی یعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از ظہوری است کہ بر (بخیہ برلب دویدن) مذکور شد مؤلف عرض کند کہ عیبی ندارد کہ بکار این ہم می خورد (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ را بر و انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر (بخیہ بر و انداختن) گوید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (اللہ قلی اصفہانی ؎) بود پیوند زلف و دل پنہان ہ خطش این بخیہ را بر و انداخت ہ مؤلف عرض کند کہ (بر و انداختن) بمعنی

ظاہر کردن است و بس و بخیہ داخل اصطلاح نیست شاعر گوید کہ پیوندد دل با زلف پہنان بود چون خط بر عارض پیدا شد (بہ تشبیہ بخیہ آن بخیہ را کہ وجہ پیوند بود ظاہر کرد محقق تہند نژاد بر معنی شعر غور نکرد و بہ پیروی تسامح محققین سلف کہ در طبقات بخیہ گذشت این مصدر را اصطلاحی را قائم ساخت (اردو) بخیہ کو ظاہر کرنا۔

بخیہ رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی این را قائم کردہ و سندے کہ از شوکت بخاری پیش کرد ہمان است کہ بر (بخیہ بر چہرہ رفتن) مذکور شد عیبی ندارد کہ مجرد بخیہ رفتن ہم بمعنی بخیہ شدن باشد (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ رفوکاران اصطلاح۔ مرکب اضافی است و در اینجا از بخیہ مجرد دوخت مراد است (ظہوری ے) تا بکی بخیۂ رفوکاران ہا بر تنگ

دل و جگر خندد ہا (اردو) رفوگروں کی دوخت مؤنث۔

(الف) بخیہ ریز مصدر اصطلاحی۔ (ب)
(ب) بخیہ ریز گشتن بمعنی بخیہ کردن است (الف) بمعنی خیاط (ظہوری ے) گشتم با تنک گریۂ مستانہ بخیہ ریز ہا خوش عارفانہ خرقہ تقوا سنگ فتیم ہا مؤلف عرض کند کہ از اسم فاعل ترکیبی (بخیہ ریز) مصدر (ب) ہم پیدا می شود صاحب آصفی بدیل بخیہ ریختن سند بالا را آورد (اردو) (الف) درزی۔ مذکر۔ (ب) بخیہ کرنا۔

(الف) بخیہ زدن مصدر اصطلاحی (الف)
(ب) بخیہ زن بمعنی بخیہ کردن است (صائب ع) بموئی می توان زد بخیہ این زخم نمایان را ہا (نصیر ع) بہر راحت نزنم بخیہ بہ زخم تن خویش ہا (ظہوری ے) ترسم کہ بخیہ سوزن رسوائیم زند ہا اے وائے بر تو

عشوۂ پنہان ندیدۂ بنجیال ما (الف) (۲) کنایہ باشد از تکلیف مخفی دادن صاحب انند ذکر (ب) کردہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی خیاط و بخیہ کنندہ باشد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (الف) (۱) بخیہ کرنا (۲) مخفی تکلیف دینا (ب) درزی۔ دیکھو بخیہ دوز۔

بخیہ شدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بعمل آمدن بخیہ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اشرف مازندرانی ؎) این بخیہ کہ می شود ز سوزن نتوان ز جوال دوز کردن (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ کاری اصطلاح۔ بمعنی دوخت باشد مطلقاً و خصوصیتی کہ درین است ظاہر (ظہوری ؎) سر انگشت رفو گو بخیہ کاری بجاے دیگر کن کہ با چاک دل ما رشتۂ سوزن نمی گنجد (اردو) بخیہ کاری ہونا۔ (۲۴۵۹)

کھہ سکتے ہیں۔ دوخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سلائی سیون۔

بخیہ کردن استعمال۔ بقول بحر و وارستہ (۱) فاش و رسوا کردیدن بہار گوید کہ کنایہ از فاش کردن راز (سالک یزدی ؎) دمی کہ بخیہ کند راز من بلند شود بصدائے خندۂ چاک از لب گریبان ہا مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنے بخیہ ساختن و نسبت معنی اول عرض می شود کہ معنی بیان کردۂ وارستہ و بجر لازم است و این مصدر متعدی است تسامح ہر دو محققین بیش نیست و آنچہ بہار معنی متعدی را ذکر می کند از معنی سند سالک یزدی برعکس آن ظاہر میشود کہ (بخیہ کردن راز) بمعنی (۳) در خفا داشتن آنست شاعر گوید کہ وقتی کہ راز مرا مخفی می کند۔ صدائے خندۂ از لب چاک گریبان بلندی شود مقصود آنست کہ چون چاکہا موجود است

در دل و گریبان عاشق ممکن نیست که راز مخفی شود۔ نمی دانیم که محققین نازک خیال چطور معنی اول را ازین شعر پیدا کرده اند۔ جزین نیست که تسامح در ملحقات بخیه راه یافته که در پیروی آن سکندری می خورند۔ فتامل (اردو) راز فاش ہونا۔ (۲) بخیہ کرنا۔ سینا (۳) راز کو چھپانا

بخیه کشودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از کلام طالب آملی استناد فرموده که بر (بخیه از چشم کشودن) گذشت عیبی نیست که موافق قیاس است۔ یعنی کشودن دوخت بخیه (اردو) بخیہ کھولنا۔ ادھیڑنا۔ دیکھو بخیه برچیدن۔

بخیه گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مؤلف گوید که بمعنی بخیه قبول کردن و دوخته شدن است (باقر کاشی ؎) چاک ہائے جگرم بخیہ نگیرند چو گل ؎ باقر این سعی رفوے تو عبث بود عبث ؎۔ (اردو) سلنا۔ بقول آصفیہ۔ سیا جانا۔ دوخت ہونا

بخیه گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که واشدن و شکستن بخیه و دوخت باشد از تنگی لباس۔ (سروشی طہرانی ؎) بخیۂ در ہر نفس از جامۂ ہستی گسیخت ؎ در بر ما زندگی حکم قبائے تنگ داشت (اردو) لباس کی تنگی کے وجہ سیون کھل جانا توٹ جانا

بخیه نهادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندے که از بدر چاچی پیش کرده همان است که بر (بخیه بر و نهادن) گذشت مؤلف عرض کند که عیبی نیست۔ موافق قیاس است بمعنی بخیه کردن (اردو) سینا۔ بخیہ کرنا۔

بای موحده با دال مهمله

بد بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری بالفتح (۱) ضد نیک۔ خان آرزو

در سراج بذکر این معنی گوید کہ بمعنی بدی نیز استعمال یابد چنانکہ گویند "ما با نیک و بدکس کار نداریم" مؤلف عرض کند کہ بد بالفتح بقول ساطع در سنسکرت چغد و بوم را گویند عجبی نیست کہ فارسیان ہمین را مفرس کردہ برائے مند نیک استعمال کردہ باشند و بمعنی بیان کردۂ خان آرزو مخفف بدی وجہ دارد کہ فارسیان این را از لغت عرب بذ مفرس کردہ باشند کہ بقول اند بالفتح و تشدید بمعنی تعب و ماندگی و پریشانی است یا از لغت بذء کہ بتخفیف دال مہملہ و ہمزہ در آخر بقولش بمعنی قہر نخستین و مبتلا گردیدن بہ آزار جدری و بیمار شدن (اردو) بد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ برا۔ خراب۔ زشت۔ (بدی۔ برائی۔ مؤنث)

(۲) بد۔ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج بالضم مخفف بود (حکیم اسدی ؎) شبی بذ زنگی سیہ تر ز زاغ ۔۔۔ نوچو در دست زنگی چراغ ۔۔۔ مؤلف عرض کند کہ واو حذف شود چنانکہ ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش (اردو) تھا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ علامت ماضی بعید۔ فعل ناقص۔ بود کا ترجمہ۔

(۳) بد۔ بقول برہان و ناصری و سراج بالفتح۔ لتہ و رکوی سوختہ را گویند کہ بجہت آتشگیرہ مہیا کردہ باشند مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا این را بمعنی چہارم موافق کند و فرقی در ہر دو ندارد زیرا کہ در ہر دو معنی۔ آتشگیرہ را جادادہ اند و از مقصود شان بذکر ہر دو معنی معلوم می شود کہ در بنجا خس و خاشاک یا لتہ مراد است کہ برائے آتش افروختن مہیا دارند تا آتش بوسیلۂ آن زود گیرد در ہند ہم ہمین رسم است کہ لتہ ہائے پارچہ یا ریزہ ہا یا برادۂ چوبین را در روغن تر کردہ می گذارند کہ بیک اخگر روشن

آتش بلند شود باقی حال این اسم جامد فارسی زبان است بالجملہ مجاز بمعنی چہارم باشد کہ می آید
(اردو) وہ لتہ یا لکڑی کا بُرادہ جس پر گیاس کا تیل چھڑک کر تیار رکھتے ہین تاکہ ایک چنگاری
یا دیا سلائی سے اُس مین آگ روشن ہو جاے۔ مذکر۔

(۴) بد۔ بقول برہان و ناصری بالضم بمعنی آتشگیرہ و آن چوب بوسیدہ باشد یا گیاہے کہ
چخماق آتش بران زنند صاحب جامع گوید کہ بالفتح بمعنی قاوچخماق مؤلف عرض کند کہ این
پنبۂ ایست کہ باروت دران داخل باشد چون چخماق زنند آن را با آہن چخماق متصل دارند
کہ اخگر چخماق در وافتد و در وقت آتش گیر دجا دارد کہ فارسیان از بد مفرس کردہ باشند
برسبیل مجاز کہ بقول انند لغت عربست بالضم و تشدید دال مہملہ بمعنی بد او ساختن برلے
زین از کاہ و پنبہ و صوف و مانند آن تا پشت ستور ریش نگردد دجا دارد کہ این را اسم جامد
فارسی زبان گیریم (اردو) چخماق کی روئی۔ مؤنث۔ جس مین باروت شریک ہوتی ہے
اور چخماق کی ایک چنگاری سے فوراً سلگ جاتی ہے۔

(۵) بد۔ بالضم بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی صاحب و خداوند ہم صاحب سراج بالفتح
گفتہ و بقول رشیدی بالفتح بمعنی مصاحب چون موبد و سپہبد و ہیربد و کہبد۔ مؤلف
عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد است و بدون ترکیب کلمۂ بد بالفظی حاصل نمی شود (اردو)
صاحب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ والا جیسے صاحب علم بمعنی علم والا۔

(۶) بد۔ بالضم بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی خادم و خدمت گار۔ خان آرزو در
سراج بذکر این گوید کہ تحقیق این در موبد بیاید انشاء اللہ تعالیٰ مؤلف عرض کند کہ خان آرزو

بر موبد همان معنی پنجم را ذکر کرد که گذشت و این معنی هم مجاز آنست که خدمت گار هم صحبت آقا دارد۔ دیگر هیچ ولیکن استعمال مجرّد بد بدون ترکیب بمعنی خدمت گار از نظر ما نگذشت قول صاحب جامع که از اهل زبانست اعتبار را شاید ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) خدمتی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نوکر۔ چاکر۔

(۷) بد۔ بالضّم بقول رشیدی مرادف بت خان آرزو در سراج گوید که مبدّل بت مرادف نیست چنانکه رشیدی گمان برده مؤلّف گوید که تاے فوقانی بدال مهمله بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت و تنبوره و دنبوره (اردو) دیکھو بُت۔ ۴۴

بدآرام اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بمعنی دغاباز و ریاکار مؤلّف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی از بدی آرام دارنده و کنایه از دغاباز و ریاکار مشتاق سند باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دغاباز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دهوکا دینے والا مکّار۔ دسباز۔ چهلیا فریبی ٹھگ (ریاکار) دیکھو باریا۔

(الف) بدآغاز اصطلاح۔ صاحبان سروری

(ب) بدآغاز و مؤیّد (الف) را مرادف (ب) قرار داده اند و (ب) بقول جهانگیری کنایه از بدسرشت و بقول بحر و جامع۔ بدسرشت و بدذات صاحب ناصری گوید که بدأصل را گویند و بقول بهار بدرگ و بدسرشت مؤلّف عرض کند که تعریف صاحب ناصری بهتر از همه که این کنایه لطیف و با معنی حقیقی تعلّق دارد که هر که اصل او بد است آن را بدآغاز توان گفت بهار بذکر (الف) از ابوشکور سندے آورده (ه)

یکی زشت روئی بدآغاز بود ✽ تو گوئی بمردم گزی

۴۴ (۸) بد۔ به تحقیق ما مجازاً بمعنی مشکل و دشوار هم چنانکه بر (بدپسند) می آید (اردو) دشواری مشکل سہولت۔

مار بود ہ مخفی مباد کہ آغار بہ رائے مہملہ اسم مصدر آغاریدن است کہ گذشت حیف است کہ ما بجایش بالفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک خیال ہم صراحتش نکردہ اند حالا مشت بعد از جنگ است و بر (اغار۔ بالف مقصورہ) چیزے تلافی مافات کردہ ایم صاحب برہان (الف) را بہ مقصورۂ سوم نوشتہ کہ می آید و در نسخۂ دیگرش بممدودہ ولیکن ترتیب ردیف الفاظ کہ او پابند آنست مقصورہ را قائم دارد باہی حالٍ الف وب ہر دو صحیح باشد (اردو) الف وب۔ بدطینت۔ بقول آصفیہ بدخصلت۔ بدذات۔ بدخو۔ آپ ہی نے بدذات پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بد اصل کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے۔

(الف) **بد آمد** اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار مقابل خوش آمد (سید الٰہی ہمدانی ؎) چون خوش آمد نکنم ز انکہ بد آمد کفر است

ہ خاصہ جائیکہ حقیقت بود آنجا گفتار ہائے مؤلف عرض کند کہ این حاصل بالمصدر۔۔۔۔۔

(ب) **بد آمدن** است کہ بمعنی ناپسند شدن مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار از ہمین مصدر (بدم می آید) را ذکر کردہ گوید کہ ناپسند می باشد و صاحب رہنما ہم ذکر این کردہ حیف است از صاحب بحر کہ محقق مصادر است و این را ترک کرد (اردو) الف۔ ناپسند ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بدی غیبت۔ عیب گوئی۔ جھوٹ چغلی (ب) ناپسند ہونا۔ ناگوار ہونا۔ برا معلوم ہونا۔

(الف) **بد آموختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت و بر (ب) گوید کہ آنکہ تعلیم بد یافتہ باشد (سلیم طہرانی ؎) بلبل گلزار ایرانم بد آموز گلم ہ بر بنی تا بد دماغم سنبل و ریحان ہند ہ

وبہار ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف عرض کند کہ آموختن لازم ومتعدی ہر دو است کہ گذشت وآموزیدن را محققین فارسی زبان ذکر نکردہ اند کہ لازم باشد و آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است وجا دارد کہ بہ تبدیل زے ہوز بہ خای معجمہ (چنانکہ فراز وفراخ) آموز را اسم مصدر آموختن ہم گیریم پس (الف) مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بدحاصل کردن ودادن و(ب) را اسم فاعل و مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ وتعلیم بد یافتہ ودر سند سلیم بدآموز اسم مفعول ترکیبی است۔ انوری ہم استعمال این کردہ کہ بمعنی (۲) بداندیش ودشمن است (ص) رشک اشک بداندیش تو بہ رنگ بقم ہا زرنج روے بدآموز

تو نظیر زریر ہ (اردو) (الف) بری تعلیم پانا۔ بری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بری تعلیم پایا ہوا۔ بری تعلیم دینے والا (۲) دشمن۔ مذکر

بدآئین اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بدوضع وبدراہ ماند این از کلام انوری یافتہ ایم (ص) نکوخواہت نکونام ونکوبخت ہا بداندیشت بدآئین وبداختر ہا۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است وبس (اردو) بداطوار۔ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ برے ڈھنگوں کا۔ آپ ہی نے بدوضع کا ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن۔

بدا بقول اتند بحوالہ جواہر الحروف (۱) بمعنی بسیار بداز عالم خوشا صاحب موارد در طحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند کہ الف آخر برائے مبالغہ باشد چنانچہ بر (الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم واشارہ این ہم ہمدرانجا (خاقانی ص) بداسلطانیا

گورا بود رنج دل آشوبی ؛ خوشتا در روشیا
گورا بود گنج تن آسانی ؛ (اردو) بہت بد

بداختر اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ہمزہ
وتائے قرشت وسکون خائے نقطہ دار و
رائے بی نقطہ بد طالع و بدبخت وشوم را
گویند صاحبان سجر وجامع وناصری ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (صائب ؎) نسوزد دل
آہ گرم من پیرخ بداختر را ؛ زرد و تلخ پروا
نیست چشم سخت مجمر را ؛ (انوری ؎)
الا تا سال و مہ را در گذشتن ؛ بداختر در
قیاس نیک فال است ؛ (اردو) بدبخت
۔بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدقسمت۔ بدا قبال

بداد ا بقول وارستہ وبحر وبہار (۱) کسے
است کہ ادائے خارج از وسرزند وآن معروف
است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسے کہ در
ادائے قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع
اثر ؎) چوزر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ
بقرض دار میاموز بدادائی را ؛ مؤلف
عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است
ودر سند بالا (بدادائی) بزیادت یائے مصدری
است یعنی بدمعاملگی۔ نسبت معنی اول عرض
می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی
حرکات معشوق را گفتہ اند ؎ چنانکہ ناز و
ادائے معشوق ؎ پس معنی اول متعلق بہمین
است یعنی حرکات بطرزے باشد کہ دران
عکس خوش ادائی رونماید وادائے غیر مناسب
موقع سرزند از غیر معشوق چنانکہ ؎ کسی در
تقریر خود بداد است ؎ یعنی مقصود خود را
بخوش اسلوبی ادا نمی کند ومعنی دوم متعلق
بہ معنی اول ادا است کہ رسانیدن باشد بقائلہ
این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است برائے معنی
اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص
جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ بقول آصفیہ

فارسی۔ بدعہد۔ لین دین کا کھوٹا۔ ہاتھ کا جھوٹا۔ بددیانت۔

بداد رسیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن۔ (ظہوری ۵۲) گر ظہوری رسد بداد کسے ؎ از براہیم شاہ داد گراست ؎ (صائب ۵۲) بداد من برس اے عشق پیش ازین مپسند ؎ کہ زندگانی من صرف خورد و خواب شود ؎ (اردو) (۱) داد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ داد ملنا۔ انصاف ہونا۔ داد پانا۔ (۲) دوسرے کا انصاف کرنا۔ فریاد سننا۔ (سودا ۵۲) عبث نالان ہے اس گلشن مین تو اے بلبل نالان ؎ نہین یہہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے ؎

بدار آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بدار بستن (کہ می آید) یعنی بر دار کشیدن مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ کرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار پر کھینچنا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔

بدار برآوردن مصدر اصطلاحی بقول انند مرادف بدار بستن۔ ہم او (بر دار زدن) را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از (بر دار کشیدن) نباشد (وائلہ ہروی ۵۲) زمزمۂ بلبل از حقیقت گل بود ؎ غیرت معشوق کش بدار برآورد ؎ مؤلف عرض کند کہ بر دار استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن قتال (اردو) دار پر چڑھانا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔ دار پر کھڑا کرنا۔

بدار بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بر دار کشیدن و مرادف بدار آوردن کہ گذشت (مولانا لسانی ۵۲) بے خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار ؎ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ؎ مؤلف عرض کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

کشیدن بدار ازین پیدا نیست سند مولانا
کسائی ہم تائید خیال مامی کند قاتل (اردو)
دار پر باندھنا۔ سولی کا ارادہ کرنا۔

بدار بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح افزایست
مر کفشگران را مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ از نوعیت این بحثی نرفت و بخیال ما غیر از
آدرم نباشد و اصل این بدوز بود بکسر
بائے موحدہ کہ واو بدل شد بالف چنانکہ

توغ و تاغ و ریب و آریب و معنی لفظی این
(بادوز) یعنی دوخت دارندہ اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی
زبانست معاصرین عجم بر زبان ندارند۔
(اردو) چمارون اور کفش دوزون
کے ایک ہتیار کا نام بدآز ہے جسکی نوعیت
کی صراحت فارسیون نے نہین کی غالباً کھپہ ستاری
ہے۔ دیکھو آدرم۔

بداشقان بقول برہان و ہفت و انند بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ و نون زدہ یونانی
حشیشی است گرم و خشک و آن را بعربی کف الکلب خوانند صاحب محیط این را بہ شین
معجمہ عوض سین مہملہ آوردہ گوید کہ معرّب است از بدسگان فارسی و باشقان و بدکشان
و قاتل ابیہ و کف الکلب نیز گویند و یونانی قاماریون و قوماروس گیاہیست شبیہ
بہ برد ی۔ بسیار گرم و خشک در اوّل ملطّف و محلّل و مدر بول و جہتہ امراض بلغمی
و رطوبی نافع و ہم او بر کف الکلب گوید کہ بداشقان است و بعض عرب کف المریم
را باین اسم نامند مؤلف عرض کند کہ بدسگان ہمدرین ردیف می آید و بر شقان
ہم وجہی نیست کہ این مبدّل بدسگان است کہ کاف فارسی بہ قاف بدل شد چنانکہ دہگان
و دہقان و الف زائد بسہولت تلفظ آوردند چنانکہ مہار و ماہار دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو بدسگان جس پر کامل صراحت کی جائیگی ۔

بد اسلوب استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وضم ثالث بد وضع و بدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداسلوب بقول آصفیہ ۔ بے ڈھنگا ۔ بے ڈول ۔ بُری شکل کا ۔ بدراہ ۔ چال چلن کا خراب ۔

بد اشتن بقول موارد ۔ بمعنی برداشتن (گلستان) دست از سن بدار مؤلف عرض کند کہ (دست از کسی داشتن) بمعنی باز آمدن از زوست وسند گلستان متعلق بدوست ۔ سبحان اللہ محقق با نام ونشان چہ خوش مصدرے پیدا کرد کہ بائے زائد بر مصدر داشتن است وبس (اردو) دیکھو داشتن

بد اصل اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح ہمزہ وسکون صاد بمعنی بدنژاد وفرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداصل ۔ بقول آصفیہ کمینہ ۔ بُری نسل کا ۔ پاجی ۔

بد اق بقول برہان وجامع وہفت وضمیمہ موارد بروزن عراق پاچہ تنبان وشلوار باشد مؤلف عرض کند کہ وضع لغت تقاضائے آن کند کہ این را ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز اللغات ترکی ازین ساکت معلوم می شود کہ فارسیان از بداغ کہ بقول لغات ترکی شاخ درخت را گویند بہ تبدیل غین معجمہ باقاف چنانکہ آروغ وآروق این را مقلوب کردہ بمعنی پاچہ شلوار استعمال کردہ اند کہ ہمچو شاخیست از شلوار (اردو) پائینچہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔ اسم مذکر پائینچہ ۔ ازار کا وہ حصہ جس مین ایک ٹانگ رہتی ہے

بد اک بقول بہانگیری بہای مخفی در آخر با اوّل مفتوح (۱) بداندیش و (۲) خشم آلود را

گویند صاحب رشیدی این را بدون ہائے مختفی نقل کردہ گوید کہ معنی لفظی این عیب بدوارد صاحبان برہان وجامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ اک کلمۂ نسبت است پس معنی ترکیبی این کسے کہ بہ بدنسبت داشتہ خواہ بداندیش خواہ خشم آلود کہ خشم وغضب صفت بدی است مؤلف عرض کند کہ اتفاق محققین بر کتابت کاف عربی بدون ہائے مختفی است ولیکن آنچہ خان آرزو کلمہ اک را برائے نسبت گوید ما این را در قواعد فارسی نیافتیم خیال ما این است کہ اک بمعدودہ بمعنی عیب وعار وآسیب وآفت بجائے خود گذشت واک بمقصورہ ہم آمدہ پس (بداک) را اسم فاعل ترکیبی چرا نگیریم کہ بمعنی عیب وآفت بدآرندہ واستعمال این برائے بداندیش وخشمناک شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) بداندیش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدخواہ۔ برا چاہنے والا بیری مخالف۔ (۲) غصیلا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ بدمزاج۔ مغلوب الغضب۔ تند مزاج۔

بدام آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدام شدن (نظامی ۵) مراخواندی خود بدام آمدی ؎ نظر بنچہ ترکن کہ خام آمدی ؎ مؤلف عرض کند کہ فرقی کہ میان آمدن وشدن است واضح ہمین فرق درین ہر دو مصدر (اردو) دام میں آنا۔ صاحب آصفیہ نے دام میں لانا کا ذکر کیا ہے جو اسی کا متعدی ہے

بدام آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) صید کردن و (۲) تسخیر نمودن مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ (ظہوری ۱۰) دانہ اشک لالہ فام آوردہ ام ؎ تا ندروغم بدام آوردہ ام ؎ (صائب ۵۲) می کند از طوق قمری دامہا در خاک سرو ؎ تا بدام آرد مگر آن سروخوش رفتار را ؎ (اردو) دام میں

لانا۔ بقول آصفیہ (۱) جال مین پھنسانا پھندے مین لانا۔ آپ ہی نے صید کرنا یعنی شکار کرنا لکھا ہے (نصیر ؎) دل پر داغ کو میر نے چھوڑا چشم گلگرو نے ؎ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہو نے ؎ (۲) تسخیر کرنا مسخر کرنا۔

بدام افتادن مصدر اصطلاحی۔ گرفتار شدن باشد (صائب ؎) دلدار ماست محو خط مشکفام خویش ؎ صیّاد را کہ دید کہ افتد بدام خویش ؎ (حافظ شیراز ؎) ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ؎ مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل باید ش ؎ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام اندرون افتادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام افتادن (انوری ؎) عزم آن دارم کہ رونے چند بنویسم کہ نیست ؎ شعر او مرغیکہ آسان اندرون افتد بدام ؎ (اردو) دیکھو بدام افتادن۔

بدام درآمدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام آمدن کہ گذشت (انوری ؎) گر از جود تو گیتی دانہ سازد ؎ بدام اودر آید نسر طائر ؎ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول اللہ (بدام زدن مرغ) بمعنی اسیر کردن آن در دام است (حافظ شیراز ؎) بے ماہ مہر افروز خود تا بگذرانم روز خود ؎ دامی براہی می نہم مرغی بدامی می نہم ؎ مؤلف عرض کند کہ مانہ پسندیدیم کہ این را مخصوص بامرغ کنیم کہ بدام زدن صید مطلقاً یا بدام زدن آہو وغیر ذلک ہم درست باشد (اردو) دیکھو بدام آوردن کے پہلے معنے۔

بدام شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول اللہ بحوالۂ غوامض سخن مرادف بدام آمدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بدام آوردن بہر دو معنی (ظہوری ۵۲) بر آہواں تو گردیدہ ختم صیادی ؎ کرشمہ خاطرم خوردہ را بدام کشید ؎ (صائب ۵۲) اگرچہ از رم آہو است بیش وحشت من ؎ مرا بگردش چشمی تواں بدام کشید ؎ (ولہ ۵۲) خط عذار تو خورشید را بدام کشید ؎ ز ہالہ حلقہ بگوش مہ تمام کشید ؎ (ولہ ۵۲) تواں بصبر سر سرکشاں بدام کشید ؎ کہ نرم نرم خط از حسن انتقام کشید ؎ (اردو) دیکھو بدام آوردن۔

بدامن دویدن اشک مصدر اصطلاحی۔ بر (اشک دویدن بدامن) مذکور شد و سندش ہم ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو (اشک دویدن بدامن)

بدامن ریختن استعمال۔ بقول انند مرادف

بدامن فرو ریختن بدامن کردن کہ می آید مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بدامن کردن۔

بدامن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدامن ریختن مؤلف عرض کند کہ مقصود ش جزو بین نباشد کہ (۱) چیزی را در دامن کسی ریختن حقیقی و (۲) کنایہ از ظاہر کردن (طالب آملی ۵۲) کو صبا کز دامن مژگان گل افشانش کنم ؎ تا بخود دل در آستین دارد بدامانش کنم ؎ (اردو) (۱) دامن میں ڈالنا (۲) ظاہر کرنا۔

بدامن کسی گرہ بستن استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت (میر خسرو ۵) غنچہ رفت از چمن گل چوں بدو پیوند داشت ؎ بست محکم دامن خود را گرہ با دامنش ؎ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (دامن را با دامن گرہ بستن) پیدا است نمی دانیم کہ محققین در چہ خیال خامہ فرسائی می کنند۔ بخیال ما مصدر اصطلاحی بالا بمعنی حقیقی است (اردو) دامن میں گرہ باندھنا۔

بدامن کسی نماز کردن مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از کمال عفت و پاکدامنی وے (سلیم ۵) ز پاکدامنی من بعشق می شاید ؎ کہ ہمچو صبح بدامان من نماز کند ؎ مؤلف عرض کند

کسی را پاکدامن تسلیم کردن است طرز بیان اند غیر دلپسند (اردو) کسی کی پاکدامنی کو تسلیم کرنا۔

بدان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) امر از دانستن و (۲) بمعنی بآں مؤلف عرض کند کہ اصل لغت بمعنی اول وآن است و بای مکسورۂ زائدہ در اولش و بمعنی دوم بای مفتوح است مقابل بدیں چنانکہ "بداں سبب" اصل ایں بآں بود بہ موحدۂ والف ممدودہ ونون۔ پس از و والف کہ در ممدودہ می باشد الف اول بدل شد بہ دال مہملہ۔ صاحب قانون دستگیری بسند ایں تبدیل بآں وبداں وبایں وبدیں را آوردہ و (۳) جمع بد بزیادت الف ونون جمع (سعدی) شنیدم کہ در روز امید وبیم ز بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم ز (اردو) (۱) جان۔ جاننا کا امر حاضر (۲) اُس اور سے ان دونوں کے استعمال سے اس فارسی کلمہ کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے "اُس سبب سے" (۳) بدلوگ۔ بدون۔ بد کی جمع جیسے "بدوں کی صحبت بُری ہے"

بداندیش اصطلاح بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بدخواہ وکینہ خواہ وبدسگال (شیخ شیراز) چشم بداندیش کہ برکندہ باد ز عیب نمایدہ ہنرش در نظر ز صاحب ناصری ایں را بمعنی بدخواہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اندیشہ وخیال بد دارندہ (انوری) ز اشک دیدۂ بدخواہ تو سفید چو قار ز رشک روز بداندیشان تو سیاہ چو قیر ز صاحب آصفی مصدر (بداندیشیدن) را ذکر کردہ ہمین سند شیخ شیراز را آورد عیبی ندارد (اردو) بداندیش دیکھو بداک۔

بدانگونہ استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بآنگونہ وبآں طور مؤلف عرض کند کہ حقیقت بداں بجای خود بیان کردہ ایم کہ مبدل بآن است (اردو) اُس طرح پر۔ اُس طریقہ سے۔ اُس طور سے۔

بدباز اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بمعنی مسخرہ و بذلہ باز و نقل باز مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن طالب سند
استعمال باشیم کہ استعمال ایں از نظر ما نگذشت
و جزین نباشد کہ بازیہار ا بدقرار دادہ بدبازنام
نہادہ اند (اردو) مسخرہ دیکھو الواط۔ بہروپیا۔
دیکھو ابوقلمون۔

بدباطن اصطلاح بقول اند منافق و دورو (صائب ۵) ز خاکساری بدباطنان قریب مخور ہ شود گزندہ چو زنبور گشت خاکآلود ہمؤلف عرض کند کہ کسی کہ کینہ ور باشد کہ کینۂ باطنش ظاہر نمی شود (اردو) بدباطن بقول آصفیہ۔ کپٹی۔ کینہ ور۔

بدبیج صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ایں را آوردہ گوید کہ بمعنی ہلیلہ باشد (کذا فی لغات الطب) صاحب محیط ذکر ایں نکرد و بر ہلیلہ فرماید کہ لغت فارسی است و معرب ایں ہلیلج و بہندی ہرڑ و ہرا و ابیہا و اچھو لچھمی و در انگریزی مرو بلن و چیبولک و آں ثمر درخت ہندی است و چہار نوع و کابلی آں بزرگ ترین۔ شیخ الرئیس جمیع اقسام ایں را سرد در اول و خشک در دوم گفتہ و ہمہ مصفی صفرا و نافع آں و شرب جمیع ہلیلہ جات نافع جذام و خفقان و توحش و در طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ چارۂ جزین نیست کہ بدبیج را اسم جامد گیریم باعتبار لغات الطب و مؤید ولیکن صحت املای آں بدست مطبع نو لکشور است کہ محقق فاضل حلیۂ لفظ کا بیان نکرد و ظاہرا معرب معلوم می شود ولیکن کتب لغات ساکت (اردو) ہڑ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ہلیلہ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ بھیڑا۔

بدبخت اصطلاح۔ بہار بند کرایں از معنی ساکت و نقل و نگارش اند ہ درد ہن مؤلف عرض کند

کہ مرادف بد اختر باشد کہ گذشت (شیخ شیراز) بدبخت کسی کہ سر بتابد ز زین درکہ در دگر نیابد ز (انوری) بساں شاہی اندر گلستانم ز چہ بدبختم کہ خود خاری ندارم ز (اردو) بدبخت۔ دیکھو بد اختر۔

بدبد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بفتح ہر دو موحدہ وسکون ہر دو دال ابجد بخت فارسی است بمعنی بسیار بد مؤلف عرض کند کہ تکرار لفظ افتادہ معنی مبالغہ کند وبس (اردو) بہت برا۔ نہایت بد اور خراب

بدبدک بقول جہانگیری با ہر دو بای مضموم و دال اول ساکن و ثانی مفتوح ہدہد را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بدک ہم بہمین معنی آمدہ صاحبان برہان وجامع و ناصری گویند کہ مرغ سلیمان است کہ ہدہد باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ سند استعمال یافتہ نہ شد و گوید کہ احتمال دارد کہ تصحیف ہدہدک خواہد بود و آں تصغیر ہدہد بود مؤلف عرض کند کہ قول ناصری وجامع کہ ہر دو از اہل زبانند سند را ماند۔ ہر لفظی را کہ ماخذش بفہم نیاید چشم خان آرزو بسوی تصحیف می کشاید چرا نہ گوئیم کہ بدبد۔ مبدل ہدہد است کہ ہای ہوز بہ موحدہ بدل شود چنانکہ ہیدخ و بیدخ و کاف آخر را برای تعظیم دانیم۔ چنانکہ بابک و مانک یا زائد۔ چنانکہ پرستو و پرستوک (ختم شد واللہ اعلم بالصواب) نہ ضرورت خیال تصحیف است و نہ تحقیر بلکہ بہ تبدیل وزیادتی مؤسس ہدہد عربی است (اردو) ہدہد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مرغ سلیمان۔ ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج یا چوٹی ہوتی ہے۔ یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا اور اُس میں رہتا ہے اس کی چونچ لمبی مصر والے اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتے ہیں انہیں کی روایت ہے کہ پہلے اس کا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے۔ جب

اس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو انہوں نے اس کے سونے کے تاج کو اس کی جان کا وبال خیال فرما کر دعا دی کہ پروں کا تاج ہو جاے۔ چنانچہ جب سے اس کے سر پر پروں کا تاج ہو گیا۔

بدبُردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضمّ باے موحّدۂ ثانی بمعنی (۱) رنجیدہ کردن و آزردن مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی بد خیال کردن است چنانکہ "پند مرا بدی بری" ولیکن برائے معنی بیان کردہ انند طالب سند باشیم (اردو) (۱) رنجیدہ کرنا (۲) بُرا خیال کرنا۔

بدبستان دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر در مکتب نشاندن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مدرسہ بھیجنا۔

بدبو استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) مقابل خوشبو مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت بوی بد و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی بوی بد دارندہ سند ایں بر بدبوزدن می آید (اردو) (۱) بدبو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دُرگند۔ سڑاند۔ خراب بو۔ (۲) بدبو (بمعنی سڑاند رکھنے والا) بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں" صاحب آصفیہ نے متعفّن پر فرمایا ہے۔ عربی۔ عفونت رکھنے والا۔ سڑا ہوا ایسا ہوا جس میں سڑاند آئے۔ بدبودار۔

بدبودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوب نبودن است بمعنی حقیقی (جمال اصفہانی ۵) "ترا ایں بندہ دانی بد نبود است" وگر بد بود رفت و در دسر برد (اردو) بُرا ہونا۔ بد ہونا۔

بدبوزدن مصدر اصطلاحی۔ بوی بد دادن (ظہوری ۵) "لالہ از روی تو کار رنگ ساخت" سنبل از موی تو بد بومی زند" (اردو) بُری بو دینا۔ یہ لفظی ترجمہ ہے۔ محاورہ میں کہتے ہیں "بدبو آنا"

بدبین اصطلاح۔ بقول بحر (۱) عیب جو۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔

و(۲) بصفت چشمی کہ زخم رساند (صائب ۵) دیدۂ خفاش را میلی است ہر خط شعاع ۔ مہر عالمتاب را از دیدۂ بد بیں چہ باک ۔ (ظہوری ۵) در تماشا چشم تا بیدن نماند ۔ چشم بد بیں دور حیرانیست ایں ۔ (اردو) (۱) عیب جو۔ بقول آصفیہ۔ عیب بین ۔ خردہ گیر ۔ حرف گیر ۔ نقص نکالنے والا (۲) نظر لگانے والی۔ جیسے نظر لگانے والی آنکھ۔

بد پر تو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح بای فارسی وسکون رای مہملہ یعنی (۱) بد طالع و (۲) گنہگار و (۳) بدسرشت مؤلف عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ (۴) یعنی بدصحبت باشد۔ ای کسی کہ صحبتش بد باشد ومن وجہ معنی اول ہم بلحاظ پرتو ستارۂ بد و معنی دوم وسوم غیر از مجاز نباشد برای ہمہ معانی طالب سند باشیم (اردو) (۱) دیکھو بد اختر (۲) گنہگار بقول آصفیہ۔ فارسی۔ عاصی ۔ خطاوار ۔ قصوروار و (۳) دیکھو بد اصل یعنی بد ذات ۔ بد طینت (۴) بدصحبت کہہ سکتے ہیں یعنی وہ جس کو بری صحبت ہو۔

بد پرہیز اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ناپرہیز و بی پرواو بیماری کہ بحکم طبیب مقید نباشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ پرہیز بقول برہان بمعنی حذر و اختراز و ترس و بیم و نگاہ داشت خود از مضرت آمدہ پس کسی کہ نگاہ داشت خود از مضرت نکند و بر حکم طبیب عمل نہ نماید بد پرہیز است (اردو) بد پرہیز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بی احتیاط وہ شخص جو بیماری میں ہر ایک چیز کھائے پیئے۔ بلانوش ۔ بلاچٹ۔

بد پسران خانہ کن اصطلاح۔ صاحب انند گوید کہ بفتح کاف وسکون نون بمعنی ناخلفان آمدہ آنکہ خانۂ پدر را خشت خشت کندہ بفروشد صاحب موید بحوالۂ قنیہ ذکر ایں کردہ۔ وصاحب ہفت ہمزبان موید وصاحب شمس گوید کہ پسران بد کہ خانۂ پدراں بفروشند مؤلف عرض کند کہ خانمان

برباد ان وناخلفان را گویند (بدپسران) قلب اضافت
مرکب توصیفی است و (خانہ کن) اسم فاعل ترکیبی
نعت مرکب اوّل بخیال ما درین اصطلاح تخصیص
خانۂ پدر هم نباشد مطلق خانہ مراد است (اردو)
گھر برباد کرنے والے لڑکے۔

بدپسند اصطلاح۔ بقول سروری وجہانگیری
و برہان ورشیدی وجامع بمعنی (۱) مشکل پسند (فرخی
۵) سخنانش را بر دیدہ ہمی نقش کنند ۔ بدپسندان
ہمہ بصرہ وآن بنداد ۔ صاحب انند بذکر معنی اوّل
گوید کہ (۲) کسی کہ برای کسی بدی پسند کند ونیکوئی
نخواہد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید کہ
در ظاہر ایں لفظ مرکب بنظر می آید لیکن معلوم نیست
کہ بد در ینجا بچہ معنی است۔ زلہ بر وارش بہار ہمزبان
اوست وفرماید کہ معنی اوّل از جوہر الفاظ مستفاد
نمی شود۔ صاحب آصفی نقل نگار بہار و مصدر
(بدپسندیدن) بہ استناد ہمین کلام فرخی قائم
کرد مؤلف عرض کند کہ بد بمعنی اولش خراب

بدی است ومشکل بمعنی دشوار ودشوار چیزی نیست
کہ آنرا نیک دانیم ودر تعمیر بر داخل نکنیم۔ پس استناد
فرخی درینجا بدرا بجای معنی دشوار گرفتہ باشد از ینجا
کہ ما بر لفظ بد اشارہ ایں معنی کردہ ایم۔ پس چہ مشکل
وچہ بد است اگر ما بدپسند را بمعنی مشکل پسند گیریم
وبدپسند بمعنی ذوقش کج است بمعنی خرابی پسند
وبدی پسند ونکتہ چینی ہر دین وعیب جو ہم آمد
یعنی کسی کہ بدی وخرابی را پسند کند۔ پس
معنی دوم را در کلام فرخی گرفتن بہتر است از
معنی اوّل خصوصاً بلحاظ معنی مصرع اوّلش کہ
سخن را نقش دیدہ گرداند کہ عیب جویان ہمیشہ
نظر بر ظاہر دارند واگر متعلق بمعنی اوّل ہم کنیم عیبی
ندارد۔ بیچارہ خان آرزو غور بر معنی نہ کرد ہمین
وجہ بود کہ او را معنی درین اصطلاح معلوم
نہ شد تا ہزلہ بر وارش بر سد (اردو) (۱) مشکل
پسند۔ بقول آصفیہ وقت پسند۔ وہ شخص جو
وقت طلب مضمون پسند کرتا ہو (۲) بد خواہ

بقول آصفیہ۔ بداندیش۔ بُرا چاہنے والا۔ دشمن۔ (بداندیش) دیکھو بداک۔

بدپشت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ جہانگیری بضم اول بای فارسی۔ ستور نارام شدہ کہ متحمل بار نباشد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ از قبیل بدلگام است (بدپشت) جانوری کہ بار بیند از دو اجازت نہ دہد کہ زیر بار کنند (اردو) نہ سدھا ہوا جانور جو پیٹھ پر بوجھ نہ لادنے دے۔ مذکر۔

بدپوز اصطلاح۔ بقول سروری مرادف ہماں بتفوز کہ گذشت (مولوی معنوی ؎) چناں باشد بیان نور ناطق ؎ نہ لب باشد نہ آواز و نہ بدپوز ؎ صاحب جہانگیری فرماید کہ (بدفوز) ہم آمدہ۔ صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و ہفت و مؤید ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بتپوز کہ بہ بای فارسی گذشت و ما اشارۂ ایں ہمہ را انجا کردہ ایم

(اردو) دیکھو بتپوز۔

بدپوس اصطلاح۔ صاحبان رشیدی و سراج ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ایں با بیان ماخذ بر بتپوز نوشتہ ایم **(اردو)** دیکھو بتپوز۔

بدتبار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ جہانگیری بفتح تای مثناہ و موحدہ بالف کشیدہ بدنژاد و بد اصل **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است **(اردو)** دیکھو بد اصل۔

بدتخمان اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند (۱) غلّہ فروشان و (۲) مزارعان مفلس (۳) مردم ظالم و فاسق **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بد اصل است یعنی بدنژاد و الف و نون در آخرش برای جمع و ہر سہ معنی بالکنایہ فارسیان از غلّہ فروشان نعل در آتشند بوجہ مکر و دغا و گراں فروشی و ہمچنین از مزارعان مفلس کہ افلاس شان حیلہ بازی را بیفزاید و ہوس پول بر دغا و فریب مجبور کند و مردم ظالم و فاسق را

ظلم وفسق دلیل بدتجنی است (اردو) (۱) غلہ فروش دیکھو بجتاک (۲) مفلس کساں (۳) ظالم اور فاسق لوگ

بدترجا اصطلاح بقول سروری (در ملحقات) و رشیدی کنایہ از دُبر باشد و بحذف دال ہم آید مؤلف عرض کند کہ (بترجا) گذشت و این اصل است و آں مخفف این کہ بتر مخفف بدتر است بحذف دال مہملہ۔ صاحبان بحر و بہار عجم بزیادت تحتانی در آخر (بدترجای) نوشتہ اند (اردو) دیکھو بترجا۔

بدجلو اصطلاح۔ بقول بحر اسپ سرکش بہار گوید کہ اسپی کہ مطاوعت سوار نکند (ظہوری ۵) پر بجولاں مباش تیز عنان ؎ تو سن روزگار بدجلو است ؎ مخفی مباد کہ جلو بقول برہان بفتح اول و ثانی عنان اسپ را گویند۔ پس معنی لفظی این بدعنان و کنایہ از سرکش باشد (اردو) بدلگام بقول آصفیہ فارسی منہ زور گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔

بدجنس اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ نے کمینہ و فرومایہ و بدنژاد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و مرادف بداصل باشد و بس (اردو) دیکھو بداصل۔

بدچشم اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) کسی کہ نظر او بد باشد و (۲) کسی کہ بمال دیگراں طمع کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس ولیکن مشتاق سند استعمال می باشد (اردو) (۱) بدنظر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی نظر لگے (۲) بدنیت بقول آصفیہ برا ارادہ رکھنے والا بدنظر۔ طامع۔ لالچی۔ حریص۔

بدحال اصطلاح بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدروز و بدبخت۔ مقابل خوشحال بہار برمعروف قانع۔ ازینکہ زحمت تعریف نپسندد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس یعنی کسی کہ حال او خوش نیست و بد است۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) بدحال بقول آصفیہ خستہ حال۔ ردی حالت میں و بلحاظ تعریف صاحب انند راج دیکھو بدبخت۔

بدخان اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی است بالکسر یعنی تره **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی با او نیست - معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نه شد - حوالهٔ کتب نه نوشت دانما خیلی بی احتیاط - نه در لغات فارسی یافتم نه عربی و ترکی و سنسکرت اعتبار را نشاید (اردو) ترکاری - مؤنث -

بدخدمتی اصطلاح - خوش ادا نه شدن خدمت کنایه از گناهگاری (بدخدمت) هم بمعنی ناکارگذار و گناهگار از اصطلاح پیداست (انوری ۵) بیک بدخدمتی عاصی ندانم تا که در اخلاص دارم حظ موفور یا تحتانی آخره بر (بدخدمت) مصدری است و بدخدمت - اسم فاعل ترکیبی (اردو) ناکارگزاری - مؤنث بری طرح خدمت بجا لانا - قصور واری - مؤنث

بدخشی اصطلاح - بقول سروری بفتح با و دال مهمله (۱) گوهر نفیس کانی که معدن آن کوه های مشرق است و رنگ سرخ دارد (کذا فی المؤید) (خاقانی ۵) صبح ستاره نمای خنجر تست اندران تا گاه درخش جهان گاه بدخش مذاب ۱۲ و فرماید که مذاب بمیم و ذال معجمه بمعنی گداخته باشد - صاحب جهانگیری گوید که (۲) نام ولایت بدخشان بود چون لعل از انجا حاصل شود لعل را نیز بدخش گویند - صاحب رشیدی فرماید که بدخش لعل باشد و بدخشان ملک معروف الف و نون نسبت است صاحب برهان فرماید که مخفف بدخشان و چون لعل از انجا آرند لعل را هم بدخش گویند و بدخشانی و بدخشی را هم بدخش نامند - صاحب جامع باتفاق برهان گوید که بدخشان مابین خراسان و هند است - صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالامی نگارد که گویند که مردم بدخشان بخشونت مثل اند و مروی بود که آن ولایت بدو منسوب و آن از اقلیم چهارم و بدخشی نام شاعری از اهل آنجا خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت در وسط ایران و توران و هندوستان

واقع کہ لعل از انجا خیزد و بقول بعض فرماید کہ معدن لعل آنجا نیست بلکہ در انجا آوردہ می فروشند مؤلف عرض کند کہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بدخش بمعنی دوم اصل است و بزیادت الف و نون مزید علیہ و معنی اوّل بمجاز آں (اردو) (۱) یاقوت۔ دیکھو باکند (۲) بدخشاں مذکر ایک ولایت کا نام جو ایران اور توران اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے۔ جہاں یاقوت کی کان ہے۔

بدخشان بقول سروری نام ولایتی است میان خراسان و ہند کہ آنجا کان لعل بود و گوسفندان باشد دراں ناحیہ کہ بر و سوار شوند از غائت بزرگی و بحوالۂ جواہر نامہ گوید کہ نسبت لعل بدخشاں نہ از انست کہ کانش در انجاست بلکہ بواسطۂ آنست کہ از معاون ببدخشاں نقل کنند و آنجا فروشند و فرماید کہ امّا ازیں بیت حکیم سنائی کان لعل در بدخشاں باشد (۵) سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ز آفتاب لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن؛ صاحبان برہان و جامع و مؤید ہم ذکرش کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی دوم بدخش مذکور شد (اردو) دیکھو بدخش کے دوسرے معنے۔

بدخش مذاب اصطلاح۔ بقول جہانگیری ضمیمہ (۱) کنایہ از می سرخ سندش ہماں کہ بر بدخش گذشت۔ صاحب برہان مذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) کنایہ از لعل بدخشاں ہم۔ صاحب رشیدی فرماید کہ معنی لفظی ایں لعل گداختہ و کنایہ از معنی اوّل و (۳) خون۔ صاحب بحر با برہان متفق و صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب مؤید با رشیدی متفق۔ خان آرزو بر برہان نسبت معنی دوم اعتراض کند مؤلف عرض کند کہ اعتراضش خیلی موجہ کہ بدخش خود لعل است و مذاب۔ گداختہ را گویند۔ اندریں صورت بدخش مذاب برای لعل بدخشان نباشد۔ بالجملہ ایں مرکب توصیفی است (اردو) (۱) سرخ شراب مؤنث (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے (۳) خون۔ مذکر۔

بدخشی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر شین معجمہ (۱) نام شاعری بود از اہل بدخشں۔ صاحب ناصری ذکر ایں بدیل بدخشی کردہ (بدخشی ۵) زہر و زیر اگر شود عالم پای بدخشی چہ غم کہ در گذرست کایں جہاں ہمچو شیشۂ ساعت پای ساعتی زیر و ساعتی زبر است۔ صاحب موید این را بمعنی (۲) لعل بدخشانی آوردہ و صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف گوید کہ یای نسبت در آخر بدخشی زائد کردہ اند بمعنی منسوب بہ بدخش کہ شاعر ہم باشد و لعل ہم مخفی مباد کہ نام شاعر نیست بلکہ تخلص اوست (اردو) (۱) بدخشی ایک شاعر کا تخلص ہے جو بدخشاں میں گزرا ہے مذکر (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے۔

بدخصال استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بد افعال و کردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدچلن۔ بقول آصفیہ۔ بدراہ۔ بدرویہ۔ بداطوار۔ بدوضع۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بداطوار بھی کہہ سکتے ہیں

بدخط استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدنویس مؤلف عرض کند کہ بفتح خای معجمہ اسم فاعل ترکیبی است کہ مقابل خوشخط و خوشنویس یعنی کسی خط او بد باشد (اردو) بدخط۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا۔

بدخُلق استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم ثالث بمعنی بدخو و شریر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی کسی کہ اخلاق او بد باشد۔ مقابل خوش خلق (اردو) بدخلق۔ بقول آصفیہ بدمزاج۔ اکھڑ۔ اکھل کھرا۔

بدخو استعمال۔ بقول انند و بہار معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوی بد دارندہ (صائب ۵) می کند از مہربانی شیر مادر را زیاد طفل بدخو ہر قدر خون در دل مادر کند (انوری ۵) طعنۂ بدگوی می باشد زیانش را ہر کہ دارد دلبری بدخوی نیست (اردو) بدخو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بُری خصلت والا

بدسیرت - بداخلاق -

(الف) **بدخواب** اصطلاح - بقول وارستہ و بحر کسی کہ چوں از خوابش بیدار کنند بدخوئی آغاز کند واکثر ایں حال در اطفال مشاہدہ می شود (اشرف ۵) بساں طفل بدخوبخت خواب آلودہ دارم تو کہ گر بیدار سازم یکدمش بدخواب می گردد (ولہ ۵) پس از عمری کہ شد بیدار از آمد شد جاناں تو نگردد بخت بامن رام بدخوابست پنداری تو خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ کسی کہ شب خواب اورا نیاید و بی طاقت شود و وقت خواب بگذرد (اشرف ۵) پس از عمری شبی در خلوتی اورا اگر یابم تو شود بدخواب بختم جای نامانوس را ماند تو **مؤلف** عرض کند کہ بدخوابی حالتی است کہ مرض را ماند و اسبابش متفرق چوں خوابگاہ آرام بخش نباشد یا نو باشد یا فکر و خیال مستولی شود نتیجہ آں بدخوابی است و کسی کہ مبتلای ایں شود بدخواب است اسم فاعل ترکیبی از سند سوم استعمال.....

(ب) **بدخواب شدن کسی** واز سند اول استعمال....

(ج) **بدخواب گردیدن کسی** پیدا است بمعنی عارض شدن بدخوابی باو (اردو) (الف) بدخواب - کہ سکتے ہیں (ب) و (ج) بدخواب ہونا - بقول آصفیہ - بُرا سپنا دیکھنا - نہانے کی حاجت ہونا - احتلام ہونا - لیکن فارسی مصادر کا ترجمہ (بدخوابی ہونا) یعنی نیند وقت پر نہ آنا یا درمیان شب آنکھ کھلجانا -

(الف) **بدخوان** اصطلاح - بقول بہار و بحر و انند خطی کہ خوب خواندہ نشود (محمد رفیع واعظ ۵) جوہر از تیغ زبان شد ریختہ تا دنداں مرا تو گفت و گو شد ہمچو سطر بی نقطہ بدخواں مرا تو **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است - صاحب آصفی بوسیلہ ہمین یک سند مصدر.....

(ب) **بدخواندن** را قائم کردہ از معنی گریز کند **مؤلف** گوید کہ بمعنی لفظی خوب نہ خواندن باشد (اردو) الف - نہ پڑھا جانے والا خط - بدخط -

زشت خط جو پڑھا نہ جاے مذکر (ب) اچھا نہ پڑھنا صاف نہ پڑھنا (رف رف نہ پڑھنا۔ دکن کی بول چال) امیر نے آنکھنا پر فرمایا ہے۔ رُک رُک کے پڑھنا جیسے "صاف تو لکھا ہے تم پڑھنے میں اتنا اٹکتے کیوں ہو" (الف) اور لفظی ترجمہ بُرا پڑھنا۔

بدخواہ اصطلاح۔ بقول اند۔ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بداندیش وکینہ ور۔ صاحب فرہنگ ندائی کہ از معاصرین عجم بود نویسد کہ دوشمان نیک خواہ و آنکہ دشمن باشد (انتہی) ما سند استعمال ایں یافتہ ایم (انوری ۵) بدخواہ تو برتختۂ ایں سکنہ خاکی ؎ صفریست کہ بیشی ندہد ہیچ رقم را ؎ (ظہوری ۵) دل بدخواہ تو خوں باد مپرس احوالم ؎ چوں بگویم کہ جدا از تو ظہوری چوں است ؎ (اردو) بدخواہ دیکھو بدپسند۔

بدخواہ کسان بہیچ مطلب نرسد مثل۔ بہار دانند بذکر ایں پنبہ در دہن مؤلف گوید کہ فارسیان ایں مثل را بحق بدخواہ وبداندیش زنند کہ او از بدنیتی خود کہ بحق دیگراں کند برمقصد خود فائز نہ شود۔ معاصرین عجم ہم برزبان دارند۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی بجای (مطلب) (مقصد) را ذکر کردہ اند واز محل استعمال ساکت (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بدنیت کا خانہ خراب" "غیروں کی بُرائی چاہے تو خود کیا کمائے"

(الف) بدخور اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ دوائی کہ جہت کراہیت طعم یا بوخوردہ نہ شود (وحید ۵) شہد صحبت در مذاقم چوں دوای بدخور است ؎ تا بیا دچشم بیمار تو دارم الفتی ؎ صاحبان بحر وبہار عجم وانند ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب آصفی ہمین یک سند مصدر .....

(ب) بدخوردن را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است واگر برای (ب) سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مقابل خوش خوردن باشد وبس

(اردو) (الف) بدمزہ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شئے

جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ بدذائقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مخصوص ہے مزہ سے اور جس چیز میں اچھی بو نہ ہو وہ بدبو ہے (الف) سے وہ دوا مراد ہے جو کراہیت کی وجہ سے کھائی نہ جائے بدمزہ کی وجہ سے یا بدبو کی وجہ سے البتہ (بدطعم) کہہ سکتے ہیں (ب) بدوضعی سے کھانا۔

بدخیم اصطلاح۔ بقول سروری بالفتح بمعنی گرفتہ رو و بدطبیعت صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بکسر خای معجمہ ترش رو و بدمزاج و بدخو صاحب شمس فرماید کہ بروزن تفہیم۔ گرفتہ روی مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ خیم بقول منتخب لغت عرب است بالکسر بمعنی خو طبیعت (الخ) پس معنی ایں مرکب بدطبیعت و بدمزاج باشد (اردو) بدمزاج۔ بقول آصفیہ۔ تندخو۔ غصہ ور۔ جہلا۔ ترش رو۔ چڑانداں۔

بددعا استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) دعای بد و (۲) نفرین و لعنت مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب توصیفی یعنی دعای بد و برائے معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بددعا بقول آصفیہ۔ کوسنا۔ سراپ (۲) لعنت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دھرکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔ درسیس۔ ملامت۔

بددل اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف بدزہرہ (۱) کنایہ از مرد ترسندہ۔ و بقول برہان و بحر ترسندہ و ترسناک و بقول ناصری رمیدہ خاطر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی (۲) کہ دل او خوش نباشد۔ یعنی ناخوش و ناراض۔ (۳) شکستہ خاطر و (۴) بدظن۔ محققین بالادر تعریف لفظ احتیاط بکار نبردہ اند۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیہ ایں می کرد (اردو) (۱) ڈرپوک بقول آصفیہ۔ ہندی۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا (۲) بددل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض (۳) شکستہ خاطر۔ بقول آصفیہ۔ رنجیدہ دل۔

دل آزردہ۔ خستہ خاطر (۴) بد دل۔ بقول آصفیہ بدظن۔ بدگمان۔

بد دماغ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بدمزاج و (۲) ناقانع مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم طالب شد باشیم (اردو) (۱) بد دماغ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شخص جو بات بات پر ناک چڑھائے۔ نازک دماغ۔ (۲) ہوسناک۔ بقول آصفیہ۔ پر ہوس۔ لالچی۔ حرصی۔

بد دین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر دال ثانی بی دین و بد راہ و ملحد (فردوسی) کہ: دین و بد کیش خوانی مرا منم شیر نر میش خوانی مراد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ملحد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ راہ حق سے پھرنے والا۔ فاسق۔ بیدین۔ کافر۔ ہماری رائے میں بد دین۔ بدمذہب۔ بدعقیدہ کہہ سکتے ہیں۔

بد ذات اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ نفائس بد اصل و بد نژاد و کسیکہ نیک طینت نباشد بعربی آنرا خبیث خوانند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدذات۔ بقول آصفیہ۔ خبیث۔ بد طینت۔

بد ذہن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر ثالث و سکون ہا و نون (۱) کند ذہن و (۲) بی وقوف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) بد ذہن۔ بقول آصفیہ۔ کند ذہن کوڑ مغز (۲) بے وقوف۔ بقول آصفیہ۔ احمق۔ نادان

بدر استعمال۔ بقول آصفی بفتحتین بمعنی (۱) بیرون صاحب موید بدیل لغات فارسی گوید کہ (۲) بسکون دال بمعنی ماہ تمام و بقول ہفت (۳) بکسر موحدہ امر دریدن و ذکر معنی اول ہم کند مؤلف عرض کند کہ در معنی اول مرکب است از موحدہ و در کہ در زدہ باشد و بمعنی بیرون پیدا شد از ہمین ترکیب و بمعنی دوم لغت عرب است۔ تسامح صاحب موید بیش نیست کہ بد بمعنی فارسی گفت و بمعنی سوم مزید علیہ در کہ امر حاضر دریدن است بزیادت موحدہ مکسور

(اردو) (۱) باہر (۲) بدر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چودھویں رات کا چاند (۳) پہاڑ۔ پھاڑنا کا امر حاضر۔

بدر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ثابت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن و ظاہر شدن (ظہوری ؎) بدر آ از خرد بعشق درآے ہیہات ناقص و دعوی کمال بلاست (صائب ؎) سخنے کز دہن تنگ تو بیروں آید راز غیب است کہ از پردہ بدر می آید (انوری ؎) دل خانہ فروش نام و ننگم زد و دلبر ز تتق بدر نمی آید (اردو) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔

بدر آمدن از خویش مصدر اصطلاحی۔ مرادف (از خویش برآمدن) و (از خود برآمدن) است کہ گذشت (صائب ؎) صائب اگر از خویش توانی بدر آمد ایں دائرہ ہا نقطۂ پرکار تو باشد (اردو) دیکھو از خویش برآمدن و از خود برآمدن۔

بدر آوردن استعمال۔ بمعنی بیروں آوردن و ظاہر کردن است (ظہوری ؎) خواہم کہ کشایم بہ تماشای تو چشمی ز و عقدہ تنگی بدر آرم ظرم را ز (صائب ؎) عیب جو چند انکہ عیبم را بدر می آورد غیرتم زور بر کسب ہنر می آورد (اردو) باہر لانا۔ ظاہر کرنا

بدر افتادن استعمال۔ مرادف بدر آمدن کہ بیروں افتادن و ظاہر شدن است (ظہوری ؎) ز بخیہ می ساید دگر کاکل میفشاں بر کمر ز و پردہ می افتد بدر در پردہ کش رخسار را ز (ولہ ؎) بر راز تو می طپد چنیں دل ز و از سینہ اگر بدر نیفتد ز (ولہ ؎) خود را مبباد اگم کنم بر پی غلط تا کی روم ز و از دست می افتم بدر در مغز جاں کیسی ز و مخفی مباد کہ (از پردہ بدر افتادن) و (از دست بدر افتادن) بجای خود گذشت کہ متعلق از ہمین است بمعنی اصطلاحی (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

بدرام بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بدال و رای مہملتین بوزن اندام (ا) خوش خرم صاحب جہانگیری ایں را بہ بای فارسی آوردہ

مؤلف عرض کند کہ معنی پنجم کہ می آید حقیقی است یعنی جانوری را کہ رام نیست و بدمزاج و وحشی است بدرام گفتند مقابل رام و معنی خوش و خرم مجازاست کہ از فرط مسرت بیخودی بوقوع می آید و از بے خود معنی خوش و خرم گرفتن مجاز مجاز است ۔ چنانکہ (حکیم فرخی ۵) گل بخندید و باغ شد بدرام ؎ ای خوشا اینجہاں بدیں ہنگام ؎ و ازین سند مصدر (بدرام شدن) حاصل می شود بمعنی بیخود شدن از خوشی و خرمی ۔ و انچہ بہ بای فارسی می آید بظاہر مبدل است کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شد چنانکہ آسب و آسپ (ار ۹) جامہ سے باہر ۔ خوش ۔ صاحب آصفیہ نے (جامہ سے باہر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے ۔ خوشی سے خودی میں نہ رہنا ۔

(۳) بدرام ۔ بقول سروری (الف) بمعنی آراستہ و (ب) آراستگی و زینت (حکیم انوری الف ۵)

ای ز طبع تو طبعہا خرم ؎ وی ز عیش تو عیشہا بدرام

(فرخی الف ۵) مجلس سازاے بہار بدرام ؎ و اندر بفگن می بیک جام ؎ (فردوسی (ب) ۵) بسامان یوسف بہ پیوست دل ؎ در آئین و بدرام او بست دل ؎ و فرماید کہ در فرہنگ جہانگیری بہ بای فارسی آمدہ صاحب برہان گوید کہ بمعنی آراستہ و صاحب جامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم کہ از سرکشی و ناشایستگی معنی بیخودی پیدا شد بمجاز و از بیخودی معنی مسرت و از مسرت معنی زینت و زیں بسبیل مجاز مجاز باشد و بس و در پنجا ہمین قدر کافی است کہ مجاز معنی اول است (اردو) دیکھو آراستہ و آراستگی ۔

(۴) بدرام ۔ بقول سروری ۔ بمعنی دلکشا و بقول برہان و جامع مجلس دلکشا و جای آسایش و آرام **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم (اردو) دلکشا مجلس ۔ مؤنث ۔

(۴) بدرام ۔ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی بمعنی تو سن خصوصاً (شمس فخری ۵) چرخ بدرام تاکہ شد رامش ؎ از کواکب چو خلد شد بدرام ؎

مؤلف عرض کند که سندکی پیش شد متعلق بمعنی دوم ضمن (الف) ونیز بمعنی پنجم است واگر سند دیگر برای این معنی بدست آید تو انیم عرض کرد که باظهار صفت ارادهٔ موصوف کردند چنانکه مطلق مشکیں زلف را گویند دیگر هیچ (اردو) توسن بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - بے سدھا گھوڑا - تنداور سرکش بچھیرا - گھوڑا -

(۵) بدرام بقول جهانگیری وبرهان وجامع وسراج جانوران وحشی راگویند عموماً واسپ واستر سرکش را خصوصاً (اشیراد معانی ۵) رائض رای ترا گشته مطیع ۵ توسن کرده چرخ بدرام ۵ (شرف شفرده ۵) زهی خواجهٔ صدر چهارم غلامت ۵ خهی ابلق دهر بدرام رامت ۵ صاحب رشیدی بر مطلق سرکش قانع صاحب ناصری بر توسن سرکش اکتفا کرد - خان آرزو در سراج صراحت ماخذ فرماید که این مرکب از بد ورام است یعنی آنچه خوب رام وفرماں بردار نباشد مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این سرکش وغیر مطیع است وترکیب بیان کرده - خان آرزو درست باشد - اسم فاعل ترکیبی است وتخصیص سب واستر هم داخل آنست وبمجاز برای غیر جانوران هم مستعمل (مولوی معنوی ۵) تاکه نور شوق شمس الدین بهن راحت نمود ۵ نفس بدرام کنون در عشق او شد رام رام ۵ (اردو) عموماً سرکش جانور اور ناشائسته گھوڑا اور خچر اور نفس سرکش اور اس کا خالص ترجمه (سرکش) بقول آصفیه - فارسی - مغرور - باغی - نافرمان - حکم عدول -

(۶) بدرام - بقول برهان وجامع وناصری بروزن اندام بمعنی همیشه ومدام (مختاری ۵) دراں یکوی کزیں عید صد هزار بیاب ۵ ز روزگار وفا دارد ودولت بدرام ۵ فرماید که به بای فارسی هم آمده خان آرزو بذکر این گوید که تصحیف است وبد بمعنی به بای فارسی است واین از اعجب العجائب مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد معنی اول ظاهر است وبرای معنی همیشه ومدام طالب سند دیگر باشیم -

معلوم می شود که محققین اوّل الذکر از همین یک شعر معنی همیشه و مدام پیدا کرده اند و انچه بدمعنی به بای فارسی می آید تصفیه ماخذش همدر انجا کنیم بمقابلهٔ اسناوش (اردو) همیشه بقول آصفیه فارسی - دائم - مُدام - سدا - نت - آئے دن -

(۷) بدرام - بقول برهان بروزن اندام بمعنی خرام **مؤلّف** عرض کند که غیر از برهان دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نه کرد - جا دارد که خرّم را خرام نوشته و اگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی پنجم باشد که خرام ناز هم نوعی از سرکشی است که در اختیار یار است و بمقابلهٔ عاشق سرکشی را نماند (اردو) خرام - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکّر - ناز و انداز کی ملائم اور نرم چال - رفتار ناز - سنک چال اہلی گہلی رفتار (منہ ے) ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن نہ تیرے نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا

بدرام شدن استعمال بمعنی (۱) خوش شدن و (۲) سرکش شدن اسناد این هر معنی اوّل و پنجم بدرام گذشت

وجا دارد که برای همه معانی بدرام استعمال این کنیم (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) سرکش ہونا -

بدران بقول سروری بحوالهٔ ادات (۱) یعنی اندر و بدر و (۲) سبزه ایست مثل ترب بدبو باشد (بسحق ۵۲) عیب بدراں مکن و هرچه بود نیکو بیں تا کہ بصحرای جہاں ہیچ نروید بکار - صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج بر معنی دوم قانع صاحب برهان بذکر معنی دوم گوید که این را گندگیا هم خوانند و بذکر معنی اوّل فرماید که (۳) ران بدهم و (۴) بکسر اوّل و تشدید ثالث یعنی این کار را تمام کن و پاره گردان و صاحب ناصری بر ذکر معنی دوم و چهارم اکتفا کرد - صاحب محیط ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند که صراحت این بر اشتقاق گذشت - مخفی مباد که بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است مرکّب از ران که امر حاضر راندن است چنانکه گویند "اسپ را بدران و خوش نمی راند" و نسبت معنی دوم عرض می شود که اصل این (بدر انکه بود - فارسیان از لفظ را انکهٔ عربی کلمه را گرفتند و نون

(۲۴۶۹)

زائد در آخرش زیادہ کردہ (بدران) کردند یعنی بدبو
چنانچہ گذارش وگذارشن ومعنی سوم ہم اسم فاعل
ترکیبی است گویند کہ "ایں سوار بدران است"
یعنی مہارت سواری ندارد ورانش بر اسپ خوش
نمی چسپد ومعنی چہارم بای موحدۂ اول زائد گیریم
و(دراں) امر حاضر مصدر (درانیدن) کہ متعدی
دریدن است ودریدن یعنی چاک کردن وپارہ
نمودن می آید پس نمیدانیم کہ صاحب برہان تشدید
رای مہملہ را چطور نوشت کہ در مصدر رای مشدد
نیست ومعنی تمام کردن کار از کجا پیدا کرد فتامل
(اردو) (۱) بُری طرح چلانے والا۔ جیسے یہ گاڑی
بُری طرح چلاتا ہے (۲) دیکھو اشق (۳) سواری کا
کچا۔ کم ماہر۔ دکن کی بول چال میں وہ شخص جس کی
ران نہیں جمی (۴) پھڑوا۔ پھڑوانا کا امر حاضر۔ اس
مصدر کو صاحب آصفیہ نے نہیں لکھا۔ درانیدن کا جمع

بدراندا ختن | استعمال یعنی بیرون افگندن است (ظہوری ۵) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش

گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش (اردو) باہر پھینکنا

بدراہ | اصطلاح۔ بقول بہار وانند قریب بمعنی بدآئین کہ گذشت (محمد سعید اشرف ۵)
زقدرش جابر اوج ماہ کردہ فلک کشمیر را بدراہ کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بدراہ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ بدوضع۔ کھوٹا

بدرای | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ ناقص
بمعنی بدتدبیر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی (اردو) بدرای۔ بدتدبیر کہتے ہیں یعنی وہ شخص جس کی راے اور مشورہ اور تدبیر بری ہو

بدر بردن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون کردن است (کمال اصفہانی ۵) نور ہرگز نتواں کرد ز خورشید جدا
کرم از خاطر خسرو نتواں بر د بدر (اردو) باہر کرنا جدا کرنا۔ نکالنا۔

بدرتا ختن | استعمال۔ بمعنی بیرون رفتن و دویدن وجد اشدن (ظہوری ۵) ذوق چابک نفسی نالہ

ربایان وارند ؛ هر کجا در دبدر تاخت عنان گیر شدیم ؛ (ولہ ۵) بمنزل میرساند کاروان صبر و طاقت را ؛ چو دانستم بدر تاز دنگاهی از کمین او ؛ (اردو) باہر جانا۔ بھاگنا۔ جُدا ہونا۔

بدر جوشیدن استعمال۔ بمعنی از کنارہ بیرون شدن و لبریز شدن (ظہوری ۵) لبم خشک است از سوز جگر پر چشم تر جوشم ؛ بزور شوق از فوارۂ مژگان بدر جوشم ؛ (اردو) اُبلنا۔ لبریز ہونا۔ کنارہ سے باہر ہونا۔ (۲۴۷۲)

بدر چیدن استعمال۔ بمعنی بیرون کردن و دور کردن (ظہوری ۵) رونق از دکان بدر چید روز بازاری بخرؔ نیست گر از مشتری گیران خریداری دگر ؛ (ولہ ۵) تف غم در جگر بگذاشت بیم آرزو دارم ؛ بزور گریۂ شادی ز دل حسرت بدر چیدن ؛ (ولہ ۵) لبم مہرست و چشم تر خدا روزی کند روزی ؛ کہ بنشینم نگہ از چشم و حرف از لب بدر چینم ؛ (اردو) باہر کرنا۔ نکالنا۔ دور کرنا۔ (۲۴۷۳)

بدرخته اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح رای مہملہ و سکون خای معجمہ بمعنی محزون و اندوھگین۔ صاحب شمس از گمنامی سند آوردہ کہ مال فردوسی است (۵) ز زادن چو مادرش پر درختہ شد ؛ روانش ازاں دیو بدرختہ شد ؛ مؤلف عرض کند کہ رخت بقول برہان بمعنی اسباب خانہ و سامان می آید ہای مفعولی بر آخرش زیادہ کردہ با کلمۂ بد مرکب کردند و معنی لفظی ایں کسی کہ بد سامان است۔ اسم مفعول ترکیبی و کنایہ از محزون و اندوھگین دیگر ہیچ۔ صاحب برہان (پدرختہ) را بہ بای فارسی مکسور بہمین معنی آوردہ اگر آنرا اصل گیریم ایں مبدل آں باشد و اگر ایں را اصل دانیم آں مبدل ایں کہ بای فارسی بدل شود بعربی و بالعکس آں ہم چنانکہ اسپ و اسب و تب و تپ (اردو) غمگین بقول آنینہ فارسی۔ مغموم۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔ (۲۴۷۴)

بدرخندیدن مصدر اصطلاحی۔ فاش خندیدن بطوری کہ آوازش دور رسد مقابل فرو گریستن۔

(ظہوری ۵) صحبت حسن وعشق درگیرد؛ من فرد گریم او بدرخند دز؛ (ولہ ۵) فرومیر بزم از رخ گریۂ شوری مگر روزی؛ بہ بخت تلخ من قندی بدر خند و نمک دانش؛ (اردو) کھلکھلاکر ہنسنا۔ دیکھو آواز خندیدن۔

(الف) بدرد آمدن | مصادر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) بدرد آوردن | اسند بذکر ایں ہر دو از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) مبتلای درد شدن است و (ب) متعدی آں یعنی مبتلای درد کردن (سعدی شیراز ۵) چو عضوی بدرد آورد روزگار؛ دگر عضوہا را نماند قرار؛ (اردو) (الف) دردمیں مبتلا ہونا (ب) درد میں مبتلا کرنا۔

بدر دادن | مصدر اصطلاحی۔ بیروں افگندن
است (ظہوری ۵) آرزوہا در کنار از گریۂ حسرت مباد؛ پارہائے دل بدر دادم بہیں احوال چیست؛ (اردو) باہر پھینکنا۔

بدرد بیدرماں گرفتار است | مثل۔ صاحبان

خزینہ دامثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان ایں مثل را بحق کسی زنند کہ چارۂ کارش نباشد وبحق عاشق ہم بر سبیل کنایہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "اس درد کی دوا نہیں" لاعلاج مرض ہے"

بدرد دل دیگراں رسیدن | مصدر اصطلاحی
بامخلوق ہمدرد شدن وہمدردی شان کردن (صائب ۵) احوال من مپرس کہ باصد ہزار درد؛ می بایدم بدرد دل دیگراں رسید؛ (اردو) اوروں کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (ہمدرد) پر لکھا ہے۔ شریک درد۔ درد کا ساتھی۔ غمخوار (غمخواری کرنا) بقول آصفیہ ہمدردی کرنا۔ شریک رنج وراحت ہونا۔ دلسوزی کرنا غمگساری کرنا۔

بدر در آمدن از در | مصدر اصطلاحی۔
بیرون در شدن وظاہر شدن (ظہوری ۵)
چوں بزم دیت نہند فردا؛ خونم ازدر بدر در آید؛

(۲۴۷۵)

(۲۴۷۶)

(اردو) دروازے سے باہر ہو جانا (نکل پڑنا) بقول آصفیہ۔ ظاہر ہو جانا۔ باہر آ جانا۔

بدر دساختن مصدر اصطلاحی۔ موافقت باورد کردن و متحمل درد شدن (ظہوری ۵) بدرد عاقبت ایدل نمیتوانی ساخت ز نالۂ تو بلای اثر نگردانم ز (اردو) درد کا متحمل ہونا۔

بدر دکسی نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند غمخواری کسی کردن (زلالی ۵) اگر خواہی بدرد او نشستہ ز فروتر شو بدلہای شکستہ ز (اردو) کسی کا ہمدرد ہونا۔ غم خوار ہونا۔ کسی کی ہمدردی کرنا۔ غم خواری کرنا۔

(الف) بدر رفتن جان استعمال۔ بیروں رفتن جان است (ظہوری ۵) بدر کہ می رود م جان ز تن مروت نیست ز غریب زیستنم در وطن مروت نیست ز (از خود بدر رفتن) و (از سر بدر رفتن کہ بجای خودش گذشت از قبیل (د) باشد و.....

(ب) بدر رفتن ساعت بمعنی گذشتن ساعت و

(ج) **بدر رفتن عمر** بمعنی گذشتن عمر ہمچنین است (ولہ ۵) یک ساعتش بدر نرود در ہزار سال ز عمری کہ در بلای فراقت بدر رود ز .....

(د) **بدر رفتن کسی** بمعنی بے خود شدن ہم آمدہ (ولہ ۵) از سیر قطرۂ چو ظہوری بدر روم ز خمخانہ بایدم کہ بساغر فرو کنم ز (اردو) (الف) جان نکلنا (ب) ساعت گزرنا۔ (ج) عمر گزرنا (د) بیخود ہونا آپے سے باہر ہونا۔

بدر رو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ رنگ بفتح اول و ثانی و سکون رای اول و فتح رای دوم بمعنی موری و رہگذر آب را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی از خانہ یا از محاط بیروں رونده و کنایہ از رہگذر آب (اردو) بدر رو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ موری۔ پانی باہر جانے کا راستہ۔

بدر زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بیروں رفتن و (۲) اگر تخفتن

وبہ تحقیق ما (۳) اجازت طلب کردن برای دخول
بہ خانہ (ظہوری ۵۱) نرند ظلمت افسردگی از سینہ
بدر ☆ نکشایند گر از ہر طرفی روزن داغ ☆ (واله ۵۲)
بکشادری بروی دعای من ای اثر ☆ شاید زبند خانہ
حرماں بدر زنم ☆ (غالب دہلوی ۵۳) من بوفا
مردم ورقیب بدرزد ☆ نیمہ لبش انگبین و
نیمہ تبرزد ☆ مؤلف عرض کند کہ بدر بمعنی بیرون
گذشت وبمعنی سوم موحدۂ اوّل بمعنی بَر باشد
کہ در ولایت چوں کسی برای ملاقات می آید
آہستہ بر درمی زند یا زنجیر در را حرکت می دہد
تا از اندرون خانہ صدای (بفرمائید) در آید۔
معاصرین عجم تصدیق معنی سوم کنند (اردو)
(۱) باہر جانا (۲) بھاگنا۔ فرار ہونا (۳) کُنڈی
کھڑکھڑانا۔ بقول آصفیہ دروازہ پر زنجیر مار کر
ہلانا۔ دستک دینا۔ پکارنا۔ آپ ہی نی زنجیر کھٹکھٹانا
یا مارنا پر (کنڈی کھڑکھڑانا) کا حوالہ دیا ہے۔

بدرزہ اصطلاح۔ بقول سروری بفتح باو

دال وزای معجمہ وسکون رای مہملہ (۱) بہرہ باشد
وبحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ (۲) چیزی باشد کہ
در جامہ وازار گرہ کردہ باشند وفرماید کہ در نسخۂ
میرزا با بمعنی بہ بای فارسی آمدہ وبقول صاحب
جہانگیری با اوّل مکسور بنائی زدہ ورای مضموم
ورای منقوطہ مفتوح وہای مختفی (۳) طعامی کہ
در رومال وپارچہ از جای بجای برند واین را
زلّہ نیز گویند صاحب برہان نسبت معنی اوّل
گوید کہ حصّہ وبہرہ باشد وبذکر معنی سوم فرماید
کہ بفتح ثالث نیز آمدہ صاحب ناصری بذکر معنی
سوم گوید کہ ازین لغت مفہوم می شود کہ آں
طعامی است کہ از درہا بدیوزۂ گدائی جمع کنند
وبرداشتہ بجای برند وباکسی خورند وبذکر معنی اوّل
گوید کہ ایں معنی ثابت نشد۔ صاحب رشیدی
بر معنی سوم قانع وصاحب جامع معنی اوّل را
بفتح اوّل ودوم گیرد ومعنی سوم را بالکسر برون
ہمیزہ۔ خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اوّل وسوم

بحوالۂ برہان قاطع مؤلف عرض کند کہ ایں مخفف (بدر زدہ) بمعنی بیرون بردہ شدہ دال مہملہ بکثرت استعمال حذف شد چنانکہ زود تر و زوتر پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آں و معنی سوم مخصوص از تعمیم معنی دوم کہ در بلاد عجم رسم است کہ بر سفرۂ شاہی امرای مہمان حصہ خود را بعد فراغ بوسیلۂ پیش خدمتیان بخانہ می برند و بر سفرہ ہای عام۔ متوسطین و غربا آنرا بدامن یا رومال یا لنگ بستہ بخانہ می برند۔ یکی از معاصرین بخارائی باگفت

کہ ہمین رسم در بخارا ہم الی یومنا ہذا جاری است و بہترین رسم دانند کہ شریک مہمانی خود ہم می خورد و اہل و عیال خود را ہم می رساند۔ اختلاف اعراب حروف نتیجۂ ناواقفی از ماخذ است و تصرف محاورہ دیگر ہیچ (اردو) (۱) حصہ مذکر۔ دیکھو بخش (۲) وہ چیز جسکو دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر لیجاویں۔ مؤنث (۳) وہ غذا جو سفرۂ دعوت پر کھانے سے بچ رہنے کے بعد گھر لیجاتے ہیں۔ خواہ بذریعۂ خدمتگار یا اپنے ہی دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر۔ یہ عجم اور بخارا کا دستور ہے

بدرستہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است بفتح یکم و ضم سوم (۱) بمعنی گیاہ تنہ دار و (۲) ضد بربستہ و پرمایہ مؤلف عرض کند کہ محقق بے تحقیق ہر چہ بدل می آید بخامہ می سپارد و از قیاس وسند و استعمال کار ندارد۔ معنی اول خلاف الفاظ است و معنی دوم ہم خلاف قیاس دیگر از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) موٹی گھانس مؤنث (۲) بربستہ اور پرمایہ کی ضد۔

بدرستی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثانی و ثالث یعنی بہ تحقیق و ہر آئینہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و موحدۂ اول بمعنی معیت (اردو) البتہ بقول امیر۔ ضرور۔ بیشک (آتش ۵) دہن میں آپکے البتہ ہمکو حجت ہے ڈھکر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم تا

بدر شب اصطلاح۔ بقول سند بحوالہ فرہنگ فرنگ بلا اضافت شب ماہ چہاردہم مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت شب بدر دیگر ہیچ (اردو) چودھویں رات جس میں بدر ہوتا ہے یعنی چاند پورا نظر آتا ہے۔ مؤنث۔

بدر شتافتن بیروں گریختن (ظہوری ۵) گرد جولاں ماست کون و مکاں ؎ گرچہ از خود بدر شتافتہ ام مؤلف عرض کند کہ ازین سند (از خود بدر شتافتن) پیدا است کہ مرادف (از خود بدر رفتن) است کہ بجای خودش گذشت (اردو) باہر دوڑ جانا، بھاگنا

بدر شدن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بفتح اول و دوم بمعنی بیروں شدن است و (۲) بفتح اول و سکون ما بعد کامل شدن قمر (حافظ شیراز ۵) گفتم کہ ابتدا کم از بوسہ گفت نی ؎ بگذار تا کہ ماہ زعقرب بدر شود ؎ (اردو) (۱) باہر ہونا (۲) چاند کا کامل ہونا۔ بدر ہونا۔

بدرقہ بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود با پیش نخستین بچم نگاہبان راہ ہا و ہمراہیانی کہ برای نگاہبانی ہمراہ می باشند و آنچہ درین روزہا (بلد) می نامند ہر کس یا کسانیرا کہ ہمراہ کسی کنند برای رسانیدش بجائے کہ می خواہد و فرماید کہ امروز ہا باز برنخستین می گویند مؤلف عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ مبدل (بدرقہ) باشد کہ می آید قاف بدل شد بنعین معجمہ۔ چنانکہ آروق و آروغ (اردو) دیکھو بدرقہ۔

بدر فتادن از پردہ مصادر اصطلاحی۔

بدر فتادن راز از دل از پردہ بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔ بجایش مذکور شد۔ (ظہوری ۵) با آفتاب من فتد از پردہ چوں بدر ؎ مہ کز فروغ خویش نقابش نمی دہند ؎ (ولہ ۵) ترسم کہ راز ہا ہمہ از دل بدر فتد ؎ رسوا شوم گر آہ نہانی برآورم ؎ (اردو) دیکھو از پردہ بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔

بدرفتار اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بدکردار مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بدروش (اردو) بدچلن - دیکھو بخصائل بدروش بھی کہہ سکتے ہیں -

بدرقگی کردن مصدر اصطلاحی - بطور بدرقه همراه بودن برای حفاظت (ظهوری ۵) نکند شوشهٔ حسن تو اگر بدرقگی نبرد ره به تماشای تو نظارهٔ ما را نخفی مبادا که (بدرقه) بجای خودش می آید (اردو) بدرقه بنکر ساتھ آنا -

بدرقه بقول سروری و برهان وجامع وناصری (را) بمعنی راهبر وراه نما (آذری ۵) گر کند بدرقه لطف تو همراهی ما چرخ بر دوش کشد غاشیهٔ شاهی ما (حافظ شیراز ۵) حافظ اگر قدم نهی در ره خانداں بصدق بدرقهٔ رهت شود همت شحنه الخف (انوری ۵) در ممالک اثرت فتنه نشاں شهر بشهر در مسالک ظفرت بدرقه ساں میل بمیل صاحب ناصری گوید که این لغت معرب است و اصل این بدرهه بود یعنی صاحب وحافظ وبزرگ راه که مسافر را حفظ می کرد وبمنزل می رسانیده - صاحب منتخب بدرقه را به ذال معجمه بمعنی راه بری آورده گوید که مبذرق بضم میم وکسر را راه برو فرماید که در فارسی بدرقه بدال مهمله بمعنی راه بر مستعمل است وبحوالهٔ صاحب مغرب فرماید که بدرقه بدال مهمله جماعتی که راه بر قافله ونگاهبان باشند واین عربی اصل نیست بلکه مولد است (انتهی) وصاحب منتهی الارب بدرقه را بمعنی راهبر ونگاهبان آورده مؤلف عرض کند که اصل این بقول ناصری بدرهه بمعنی کسی که منسوب به صاحب راه وخدمتی راه است که بد بمعنی صاحب وخدمتی بجای خودش گذشت های هوز آخره را برای نسبت گیریم یا زائد پس های هوز بدل شد به غین معجمه چنانکه تلهم وتلغم - بدرغه شد که بجایش به همین معنی گذشت وپس ازاں غین معجمه بدل شد به قاف چنانکه آروغ وآروق یا همین لغت را سند تبدیل ما می هوز

بہ قاف گیریم۔ بحث تعریب در اینجا بے حاصل است کہ خود فارسیان بدرقہ را استعمال کردہ و نیمتواں گفت کہ استعمال معرب شد زیرا کہ وجہی نبود کہ اصل لغت را ترک کردہ معرب را بجایش استعمال کنند پس ایں مبدل بدرہ باشد و بدرہ مستعمل نیست و بدرقہ بذال معجمہ معرب ایں کہ صاحب منتخب ذکرش کرد و (۲) فارسیان ہمین بدرقہ را برای چیزی استعمال کنند کہ ہادارد و بہ ہمیں رو ہند کہ مُصلح دوا باشد یا معین آں و در فارسی ہند (۳) لشکری کہ با قافلہ بطور محافظ باشد ماخوذ از معنی اوّل بسبیل مجاز (اردو) (۱) بدرقہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ رہبر۔ رہنما۔ ہمسفر (۲) اطبا کی اصطلاح میں وہ دوا جو کسی دوا کی معاون اور مددگار ہو۔ مدد۔ وسیلہ (۳) سپاہ محافظ۔

بدرکاب بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ آں کسی کہ کسی را نمی گذارد کہ سوار شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدرکاب بقول آصفیہ وہ گھوڑا جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے۔ شریر۔

بدرکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بیروں کردن و راندن و اخراج ساختن۔ صاحب فرہنگ خدائی کہ از معاصرین عجم بود بر اخراج قانع (ظہوری ۹) آں بلا ہا ہمہ دل بر سر من می آرد ہا بدرش می کنم از سینہ بجرات سوگند ہا (اردو) باہر کرنا۔ خارج کرنا۔ اخراج۔

بدرکردن حرف از لب مصدر اصطلاحی۔ بر آوردن سخن از زبان باشد (ظہوری ۹) ہر جا کہ حرف زہر زلب می کنم بدر ہا لذت زباب شہد بہ شکر فرو کنم (اردو) مُنہ سے بات نکالنا۔ بات کرنا۔

بدرکردن سر از دریچہ استعمال بسر از دریچہ برآوردن و بیرون کردن است (صائب ۹) نرفتہ است سر رشتہ تا ز دست برون ہا سر از دریچہ گو ہر چرا بدر نہ کنی ہا (اردو) دریچہ سے سر باہر نکالنا۔

(۲۴۸۶)

بدر کشیدن از پرده استعمال - بیرون آوردن از پرده باشد وظاهر کردن (ظهوری ـ۵) همگی عشوه رسوا کشد از پرده بدر گرگ های نهان صرف تغافل نکند (اردو) پرده سے باہر لانا۔ ظاہر کرنا۔

(۲۴۸۷)

بدر کشیدن از دل استعمال - بیرون آوردن از دل باشد (ظهوری ـ۵) زود دست صرف بیعت مشرب زدن گر کاری کمن که از دل تنگست بدر کشم (اردو) دل سے باہر لانا۔ نکالنا۔

بدرگ اصطلاح - بقول انند - مرادف بدسرشت بدطینت - بدگوهر - بدگهر (صائب ع) بجا موشی ز کرد دشمن بدرگ مشو ایمن (میر محمد باقر داماد اشراق تخلص ـ۵) بود به بندم چو فلک بدرگی حادثه نگذاشت ازان صدیکی (صائب ـ۵) کمن ز چرخ شکایت که تو سن بدرگ لگد بکجروی از تازیانه افزاید (اردو) بدطینت - دیکھو بدرگ بھی لکھ سکتے ہیں۔

(۲۴۸۸)

بدرمان رسیدن دست مصدر اصطلاحی - قدرت یافتن وتوانا شدن بر علاج (انوری ـ۵) دردم فزود ودست بدرمان نمی رسد صبرم رسید وهجر بپایان نمی رسد (اردو) علاج پر قادر ہونا۔

(۲۴۸۹)

بدرمی گویم ای دیوار بشنو مثل - خان آرزو در چراغ هدایت گوید که ماخوذ است ازین مثل - (در بتومی گویم دیوار تو بشنو) یعنی چون شخصی چیزے گوید وخواهند که بگوش دیگری بگوشند این مثل می آرند (سلیم ـ۵) ندارم اختیار گریه امشب بدرمی گویم ای دیوار بشنو مولف عرض کند که مثل حقیقی که هرزبان عجم است (ای در بتومی گویم دیوار تو هم بشنو) واین بجای خودش گذشت - سلیم از همین مثل باختصار قلیل استعمال کرده است وخان آرزو انظر برسند - کلام سلیم این را مثل قرار داد ومثل حقیقی را ماخوذ ازین کرد - دیگر هیچ (اردو) دیکھو "ای در بتومی گویم دیوار تو هم بشنو"

بدرنشستن استعمال - (ا) بیرون شدن وبیرون نشستن باشد (ظهوری ـ۵) شادم که کار عقل طریق

دگر نشست تو ہر چیز غیر عشق ز خاطر بدر نشست تو
(تذکرہ ص۵) در گریہ چوں حباب بدر پردہ از چشم تو زندان
خود مشو ہوا یش بدر نشین تو و جادار دکہ (۲) بمعنی
بر در نشستن ہم گیریم (اردو) (۱) باہر ہونا۔ باہر بیٹھنا
(۲) دروازہ پر بیٹھنا۔

بدرنگ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح رای مہملہ (۱) زشت رنگ مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) بمعنی چیزی کہ
رنگ حقیقی او متغیر شدہ و ایں مجاز معنی اوّل است
(اردو) بدرنگ۔ بقول آصفیہ (۱) وہ شی
جس کا رنگ خوشنما نہ ہو (۲) مدھم رنگ۔

بدرنویسی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ نفائس
بفتح اوّل و دوم و سکون رای مہملہ و فتح نون و
کسر و او در اصطلاح اہل دفتر ہند وجوہ مطالبہ
است کہ از روی آں بر عمّال مواخذہ کنند و بفارسی
آں را ابواب خوانند مؤلف عرض کند کہ اصطلاح
سیاق است و بدر لغت ہند بمعنی فاضلات
بر ذمّہ کسی۔ و شک نیست کہ بدر لغت فارسی است
بمعنی بیرون و ہندیان ہمیں لغت را بر سبیل کنایہ
برای نذری استعمال کردہ اند کہ خارج از حساب است و
مواخذہ آں از ذمّہ دار حساب نکنند کہ بارادہ تغلب
آنرا از حساب خارج داشتہ و چوں ایں زر خارجی
را بر ذمّہ اش قائم کنند آنرا بدر گویند و ترتیب افزائی
بدر را بدر نویسی نام است۔ ماحقیقت ابواب را
بجایش ذکر کردہ ایم۔ معاصرین عجم استعمال بدرنویسی
بہ معنی بیان کردہ نمی کنند۔ نمی دانیم کہ در ایدان
از برای این چہ باشد و از معاصرین عجم ہیچ متحقق
نمی شود کہ یکی از انہا لفظی دیگر بر زبان می آرد و حقیقت
این است کہ مقصود اصطلاح سیاق را نمی فہمند
و ترجمۂ این در فارسی مواخذہ بر آوردن و فاضلات
بر آوردن است و بس (اردو) بدرنویسی۔
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ قابل سماعت
رقوم کا لکھنا۔ حساب کی باہیت کا دریافت کرنا۔
(انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے

غور نہیں فرمایا ہے۔ اُن افراد کے مرتّب کرنے کو (بدر نویسی) کہتے ہیں جن کی رو سے دفتہ دار حساب کے دفتہ بدر قائم کریں۔ یعنی فاضلات نکالیں اور مواخذہ قائم کریں۔

بدر نہادن | استعمال۔ بیرون کردن است (ظہوری ۵) در دل مباد تنگ شود جای حسرتش ؎ ہر آرزو کہ داشت ظہوری بدر نہاد ؎ (اردو) باہر رکھنا۔ باہر کرنا۔ نکال دینا۔

بدر نیامدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی درماندہ شدن و (۲) بیروں نیامدن صاحب بحر ذکر معنی اوّل کردہ۔ صاحب مؤیّد بحوالۂ قنیہ ذکر مضارع ایں (بدر نیاید) کردہ گوید کہ ای درماندہ نگردد و فرماید کہ معنی ترکیبی ایں ہیچ دروں نیاید مؤلّف عرض کند کہ قول مؤیّد برعکس محققین بالاست۔ فارسیان گویند کہ "از عہدۂ اینکار بدر نیامد" یعنی کامیاب نہ شد۔ پس بخیال مجرّد (بدر نیامدن) را بمعنی درماندن گرفتن قابل نظر است حیف است کہ محققین بالا سند استعمال پیش نکردند و محققین اہل زبان ذکر ایں نکردہ اند معاصرین عجم ہر زبان ندارند مشتاق سند باشیم۔ (اردو) (۱) عاجز ہونا (۲) باہر آنا۔

بدرَو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح رای مہملہ بمعنی بدرفتار مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی کشاید کہ مقتضی ازبدی خصال است یا شی۔ معاصرین عجم و محققین زبانداں ازیں ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیۂ معنی می کرد (اردو) بدروش۔ بدچلن۔ دیکھو بد خصال۔ وہ شخص جس کی چال اچھی نہ ہو۔

بدرود | اصطلاح۔ بقول سروری بکسر با و ضم رای مہملہ (۱) بمعنی وداع (حافظ شیراز ۵) ماہ کنعانی من مسند مصر آں تو شد ؎ وقت آنست کہ بدرود کنی زنداں را ؎ صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی سلامت (نظامی ۵) اگر قطرہ شد چشمہ بدرود باد ؎ شکستہ سبو برلب

رود باد ؛ صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) بمعنی ترک کہ واگذاشتن ودست برداشتن از چیزی ونسبت معنی دوم فرماید کہ سالم وسلامت ؛ صاحبان جامع وناصری ہمزبانش خان آرزو در سراج گوید کہ معنی سوم حقیقی است یعنی گذاشتہ شدہ واطلاق کردہ می شود برمعنی اوّل ودوم ومشہور بہای فارسی است ۔ صاحب غیاث فدائی کہ از معاصرین عجم بود برمعنی دوم قانع وصاحب غیاث بسحوالۂ مدار وکشف گوید کہ بالکسر وبالضم ہر دو آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بمعنی اوّل ودوم بہ بای فارسی ہم می آید جزین نیست کہ (درو) بالکسر اسم مصدر و(درود) حاصل بالمصدر (درودن است کہ بمعنی قطع کردن می آید) پس معنی (درود) قطع باشد ۔ فارسیان در اوّلش موحّدہ زائد آوردہ (بدرود) کردند ومعنی اوّل وسوم برسبیل مجاز باشد ومعنی دوم مجاز مجاز یعنی چیزی را کہ ترک کنند بسلامت باشد وماخذ ایں معنی دریجا ہماں شعر نظامی است کہ بالا مذکور شد وخیال ما اینست کہ (بدرود باد) درسند بالا بمعنی اصطلاحی (بگذارا وراحال خودش) باشد کہ متعلق بمعنی سوم (بدرود) است ومعنی سلامت مرادی است وجادارد کہ ایں را بالغت سنسکرت بدا تعلقے باشد کہ بقول ساطع بالکسر بمعنی وداع آمدہ ولیکن ترکیب ایں بارود درست نمی شود فالاوّل اقویٰ من الثانی ۔ انچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل ایں باشد چنانکہ اسب واسپ (اردو) (۱) وداع بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ رخصت ۔ روانگی بدا ۔ (۲) سلامت بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ محفوظ ۔ ہرایک بلا سے بچا ہوا ۔ صحیح ۔ تندرست (۳) ترک ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکّر ۔ واگزاشت ۔ درگزر ۔ دست برداری ۔

بدرود کردن	استعمال بمعنی ترک کردن است سند ایں از کلام خواجہ حافظ برمعنی اوّل

(۲۴۹۱)

(بدرود) گذشت (اردو) ترک کرنا۔

بدروز اصطلاح۔ بقول انند وبہار بمعنی بدبخت (ملا وحشی ؎) می کند صد بار ہر ساعت من بدروز را ۔ من نمیدانم کہ روزی چند بارم می کشد ۔ (مثل) بدروز ہم روزی می خواہد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روز بدوارندہ (اردو) دیکھو بداختر۔

بدروزگار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بدطالع و (۲) ظالم و جفاکار (سعدی شیراز ؎) نماند ستمگار بدروزگار ۔ بماند برو لعنت پائدار ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بدروز و بدبخت است اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوم کہ از کلام سعدی پیدا کردہ اند غلط است

(اردو) (۱) دیکھو بداختر (۲) ظالم۔ ظلم کرنیوالا۔

بدروز ہم روزی می خورد مثل۔ صاحب خزینہ ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و بہار بجای (می خورد) (می خواہد) نوشت و صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ تسامح بہار و انند است کہ تصرف کردہ اند یا کاتب مطبع غلط کرد۔ بالجملہ فارسیان ایں مثل را بحق بدبخت می زنند مقصود ہمین قدر کہ بدبخت ہم بے روزی نباشد و فاقہ نمی کشد یعنی روزی رسان اورا ہم روزی می رساند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "خدا کسی کو بھوکا نہیں رکھتا"

بدرونہ اصطلاح۔ بقول شمس آنچہ بداں پنبہ و پشم ندف کنند و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند در لغات عرب و ترک و سنسکرت ہم یافتہ نمی شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم آلہ کہ بوسیلۂ آں پنبہ می زنند مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو)

روئیں دھنکنے کا رستہ جولاہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ناگر۔

بدرہ بقول جہانگیری مرادف بدری و بدلہ با اول مفتوح و ثانی زدہ خریطۂ باشد مربع کہ طولش از عرض اندک بیشتر آنرا از چرم و گلیم و شتال گنده بدوزند و زر و پول در اں پر کردہ از جای بجای برند و بہندی بوری گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقول صاحب قاموس لغت عرب است صاحب برہان بذکر معنی اول بحوالۂ مؤید فرماید کہ (۲) بمعنی درختی کہ بار و میوہ ندارد و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بحوالۂ لسان الشعرا ذکر معنی دوم کردہ و بذیل لغات عرب گوید کہ پوست بز و بزغالۂ شیر خوارہ دہ ہزار درم و بقول جامع کیسہ پر از پول صاحب ناصری گوید کہ عربی خواہد بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدلہ مبدل بدرہ و بدرہ ظاہراً معرب است و نسبت معنی دوم فرماید کہ بدرہ را کہ بمعنی دوم می آید بہ تصحیف خواندہ اند صاحب منتخب گوید کہ بالفتح پوست بزغالہ کہ از وی مشک سازند برای شیر و روغن وغیر آں و ہمیان ہزار درم یا دہ ہزار درم یا ہفت ہزار دینار۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را مفرس کردہ بمعنی عام خریطۂ زر استعمال کردہ اند و خصوصیت معنی لغت عرب را بہ تعمیم بدل کردہ اند و بدری مبدل ایں کہ ہای ہوز آخرہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ شاہنگان و شاہیگان و بدلہ ہم مبدل است چنانکہ خان آرزو گفتہ یعنی رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچوں چنار و چنال و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گیریم مجاز معنی اول باشد کہ کیسہ را کہ خالی می باشد درخت بی بار گفتند۔ و بدینوجہ کہ صاحب مؤید۔ بدہ و بدرہ ہر دو را ذکر کردہ خیال تصحیف باقی نماند۔ چنانکہ خان آرزو پیدا کردہ (انوری ۵) جلوۂ احسان خود در عمر کردستی تو نہ

گرہمہ صد بدرہ زر بود است و صد رزمہ شتاب (اردو) (۱) چرمی یا پشمی تھیلی جس کے ذریعہ سے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ مؤنث (۲) بے بار درخت۔ مذکر۔

بدری بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج مرادف بدرہ (حکیم سنائی ؎) حبہ خواہم و دراعہ نخواہم زر و سیم ز انکہ بہتر بود آں ہر دو زیانصد بدری (۲) **مؤلف** عرض کند کہ بحث ایں بر بدرہ گذشت (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدر یا آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ بمقام خطرناک رسیدن **مؤلف** عرض کند کہ طالب سند باشیم و ایں کنایہ باشد کہ دریا ہم مقام خطر است (اردو) خطرناک مقام میں پہنچنا۔

بدر یا دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و سجرد (۱) کنایہ از شستن و (۲) دور کردن و (۳) قطع نظر کردن صاحب انند بر معنی اول و دوم قانع صاحبان مؤید و ہفت بذکر ماضی مطلق ایں گویند کہ ای بشست و دور کرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول موافق قیاس است کہ شست و شو متعلق است از دریا و معنی دوم ہم من وجہ موافق قیاس۔ بر سبیل مجاز کہ دریا دور می باشد و برای معنی سوم طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود مجاز مجاز گیریم (اردو) (۱) دھونا (۲) دور کرنا (۳) قطع نظر کرنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا۔ کسی بات کو ترک کر دینا۔

بدر یا رسیختن مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار غرق شدن بدریا **مؤلف** عرض کند کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) غرق ہونا۔ ڈوبنا۔

بدر یا نشستن مصدر اصطلاحی۔ ما اشارہ ایں را بچیون نشستن کردہ ایم کہ مرادف آں است

(۸ لاہور)

دگیر ہیچ (اردو) دیکھو بیچون نشستن۔

(الف) بدریوزہ آمدن | استعمال بقول
(ب) بدریوزہ فرستادن | انند (الف) مرادف
(ج) بدریوزہ کف گرفتن | (ب) و بذکر (ج)

از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف و ج) دریوزہ گری کردن است و (ب) آں کہ کسی را برای دریوزہ فرستادن باشد (انوری الف ۵) ہوا ماہ دیگر چناں گرم کرد ۔ کہ دوزخ بدنیا بدریوزہ آید (شیخ شیرازی ج ۵) چو صحرای محشر زمیں تف گرفت ۔ بدریوزہ آسماں کف گرفت ۔ (اردو) (الف و ج) (ہاتھ پھیلانا) بقول آصفیہ دست سوال دراز کرنا (درند ۵) تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب ۔ ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی ۔ (ب) بھیک مانگنے کے لئے بھیجنا۔

بدریون بقول ناصری بر وزن سرنگوں بمعنی مقل ازرق و گوید کہ لغت سریانی است صاحب محیط ذکر ایں نکرد و بر مقل گوید کہ بسریانی مقلہ و برومی بذالیون و بیونانی مادیقون و افلاطن وفدیلیون و بترکی قاراہ و بعربی قصر و مقل الیہود و بفارسی بوے جہودان برای آنکہ یہود اں ازاں بسیار بخوری نمایند و بہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ ما برآلہ بحث ایں کردہ ایم مخفی مباد کہ بدریون در لغات سریانی یافتہ نمی شود خیال ما اینست کہ فارسیان بذالیون رومی را بدریون کردہ باشند کہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال مہلہ می شود چنانکہ استاذ و استاد و لام بہ رای مہلہ بدل شود چنانکہ آلوند و آروند و الف سوم حذف شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو الہ

بدزبان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ نظام بفتح و ضم زای معجمہ بدگو و مفتری و عیب گو و زبان دراز بہار بذکر ایں زبان را بند کرد تا بدزبان نشود مؤلف عرض کند کہ افترا را در معنی ایں داخل

کردن زبان دراز یست۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی زبان بد دارندہ (اردو) بدزبان بقول آصفیہ۔ سخت زبان۔ سخت کلام۔ گالی گلوچ بکنے والا۔ گستاخ۔

بدزدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر و انند بمعنی بدکردن (میر خسرو ۵) بمردن خویش را چوں فال بدزدند ہماں فال بدا و را حال بدزد

مؤلف عرض کند کہ بہار وانند نقل نگار دہر دو از سند بالا خوب کار گرفتہ اند و نمیدانند کہ فال زدن (وحال زدن) راست۔ ایں است تلاش محققین و تا آنکہ (بدزدن) را سندی بدست نیاید اعتبار معنی را نشاید (اردو) بدکرنا۔

بدزندگانی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی شریر و ظالم و بدمعاش (شیخ شیرازی) ایچنیں بدزندگانی مردہ بد

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ بدحالی و بدمعاشی می گذارد (اردو) بدزندگانی کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے بدمعاش پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسکی روزی بُرے کاموں پر منحصر ہو۔ حرام خوار۔ بدچلن۔ شریر۔ بدذات۔ لُچّہ۔ شُہدا۔ حرامزادہ۔ گُنڈا۔ لُنگارا۔

بدزہرہ اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات۔ بدول کہ بعربی جبان گویند (شیخ سعدی ۵) سرانداز در عاشقی صادق است

مؤلف کہ بدزہرہ برخویشتن عاشق است صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ مرد ترسندہ را نامند و بقول برہان وجامع وناصری بروزن خ زہرہ کنایہ از بدل وترسندہ و واہمہ ناک و بقول بحر نامرد

مؤلف عرض کند کہ (۱) ترجمہ جبان عربی بمعنی نامرد است سند بالا برای ایں معنی است و (۲) کسی کہ دل او صاف نباشد۔ بدول (میر خسرو ۵) خرد بہیں و شمن بدزہرہ را

مؤلف آب دہ از زہرہ او دہرہ را (اردو) (۱) ڈرپوک۔ بقول آصفیہ

بُزدل - کم ہمت - بودا (۲) بدول بقول آصفیہ ناخوش - ناراض - بدظن - بدگمان -

بدزیب اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ بدہنما و نازیب **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مقابل زیبا گویند کہ "جامۂ تو بدزیب است" یعنی زیبا نیست (اردو) بدزیب بقول آصفیہ بدنما - ناموزوں - نازیبا - بیڈول - بھونڈا -

(الف) **بدساختن** استعمال - صاحب آصفی

(ب) **بدساز** (الف) راقائم کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی وضع کردن بہ غیر خوبی و (۲) مرادف بدکردن است و (ب) بقول بہار چیزی کہ ساخت خوب نداشتہ باشد صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ (میر خسرو ؎) کوزۂ می نگر از چرخ چہ خوش ساختہ اند ؎ شیشۂ چرخ چہ غم داری اگر بدساز است ؎ مخفی مباد (ب) اسم مفعول ترکیبی است (اردو)

(الف) (۱) بد وضع بنانا (۲) دیکھو بدکردن - (ب) بُری ساخت رکھنے والی چیز - بدوضع بقول آصفیہ - ناموزوں -

بدساعت استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح ساعت نحس و وقت شوم **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت ساعت بد است بمعنی حقیقی (اردو) منحوس وقت - مذکر - بُری گھڑی مؤنث - بُرائی کا وقت - بُرا وقت - مذکر -

بدست بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و دال و سکون سین - و جب را گویند کہ بعربی شبر گویند و بکسر را و دال نیز بنظر رسیدہ (سعدی در ہزل ؎) بدستی را کہ در مشتی نگنجد ؎ چو انگشتی فرو بردہ بنخاتم ؎ صاحب جہانگیری و رشیدی با اوّل و ثانی مکسور آوردہ (منوچہری در صفت اسپ ؎) برطراز آختہ پویہ کند چوں عنکبوت ؎ بر بدستی جای بر جولاں کند چوں باب زن ؎

(حکیم سوزنی ؎) نبود از تصرف تو برون ؛ یک بدست از زمین تا فلک ؛ صاحب ناصری گوید که بفتح اول و ثانی نزدیک تر است از معنی دیگر اول و ثانی چرا مؤلف عرض کند که موحدهٔ اول تعلق دست پیدا کند آنانکه این را بکسر موحده و دال مهمله خوانند غور بر ما خذ نمی کنند و محاورهٔ سوقیان جاهل است که غلط العوام شد (اردو) بالشت دیکھو اوس۔

بدست آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند حاصل شدن (رباعی مولوی معنوی) امروز ندانم بچه دست آمدهٔ ؛ کز اول با مداد مست آمدهٔ ؛ گر خون دلم خوری ز دستت ندهم ؛ زیرا که بخون دل بدست آمدهٔ ؛ (ظهوری ؎) ظهوری پای خوردی توبه نشکستی غلط باشد ؛ نهانستی غنیمت کاینچنین ساقی بدست آید ؛ (ولہ ؎) ره شوریده حالان می روم شاید بدست آید ؛ دل جمعی که از زلف پریشان بر نگردانم ؛ مؤلف عرض کند که معنی حقیقی کنایه ایست و حاصل شدن این چیز نیست اگرچه در دست نیاید (اردو) ہاتھ آنا بقول آصفیہ حاصل ہونا - ہاتھ لگنا - ہاتھ میں آنا - قابو میں آنا - بہم پہنچنا - دستیاب ہونا (سوز ؎) بس غم تو نے بہت ستایا ؛ سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا ؛ (منظور ؎) پاؤں آنکھوں سے اس کے سہلاتا ؛ خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے ؛ (امانت ؎) ہاتھ آیا زاہدوں کو نہ ابر و کمان مرا ؛ آخر چلے رہ گئے دو چار کھینچکر ؛

(الف) بدست آوردن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ حاصل کردن مؤلف عرض کند که متعدی (بدست آمدن) است و کنایه ایست با معنی حقیقی یعنی حصول چیزی که حقیقةً در دست آید یا بالمعنی حاصل شود (انوری ؎) از گریبان من نداری دست ؛ تا دگر دامنی بدست آرم ؛ حاصل اینست که (بدست آوردن

بچیزے) حاصل کردن آں چیز است در دست چنانکہ در کلام انوری گذشت و.....

(ب) **بدست آوردن دل کسی** راضی کردنش باخود (صائب ؎) صنوبر ہا تہیدستی بدست آورد صدل را ؎ تو بی پروا بروں از عہدۂ یکدل نمی آئی ؎ و از ہمیں قبیل مصدر.....

(ج) **بدست آوردن دنیا** کہ بمعنی مالدار و دولت مند شدن است (سعدی شیرازی ؎) بدست آوردن دنیا ہنر نیست ؎ یکی را گر توانی دل بدست آر ؎ (اردو) (الف) ہاتھ میں لانا بقول آصفیہ حاصل کرنا۔ ہمانا۔ قبضہ کرنا (ب) دل ہاتھ میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ خوش اور راضی رکھنا۔ اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا (میر تقی ؎) دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلدہی کر ؎ آجاے ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ ؎ (ج) دنیا حاصل کرنا۔

بدست آوریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند دست در بجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار (نظامی ؎) چہ دستاں تواں آوریدن بدست ؎ کزاں زنگیاں را در آید شکست ؎ مؤلف عرض کند کہ آوریدن بجای خودش گذشت کہ مرادف آوردن است و مزید علیہ آں بزیادت تحتانی چنانکہ بست و بستن بالجملہ ایں مرادف (بدست آوردن) باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو بدست آوردن۔

بدست آہک تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیش امیر مثل صاحب گلدستہ ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ ایں بیت کہ مال سعدی شیرازی است صورت مثل گرفت فارسیان ایں را بہ تعریف آزادی و بمذمت دنیا داری می زنند و بس (اردو) دکن میں کہتے ہیں "امیروں کی خوشامد سے کونا بھلا" "امیروں کی چاکری سے فقیری بھلی"

بدستار بستن استعمال۔ بقول انند مرادف بدستار زدن و فرماید کہ معروف است (صائب ؎) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ؎ سر

شوریدۂ منصور را بر دار می بستم ؛ (حضرت شیخ
کہ غیر از سعدی نباشد ؎) از بس مرا بمشرب
پروانہ الفت است ؛ آتش بجای لالہ بدستار
بستہ ام ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند اوّل
مصدر (بر دستار بستن) پیدا است عیبی ندارد
معنی حقیقی (بدستار بستن چیزی) و (بر دستار بستن
چیزی) خبر می دہد از آئین و رسم فارسیان کہ لالہ و
سرپیچ بر دستار می بندند (**اردو**) کسی چیز کو دستار
میں لگانا جیسے طرّہ کسی چیز کا دستار پر باندھنا جیسے
سرپیچ وغیرہ۔

بدستار چہ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بہدیہ و تحفہ دادن (خاقانی ؎) جاں بدستار
چہ دہم آنرا ؛ کز غبب طوق در براندازد ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ دستار چہ بقول غیاث رومال را گویند
شاعر گوید کہ کسی کہ از غبب خود طوق در گردن ما
می اندازد جان خود را نذر ش کنیم۔ پس در اینجا معنی
ہدیہ و تحفہ دادن درست نمی شود بلکہ نذر دادن است
کہ بہتر از ہدیہ دادن باشد نظر بہ بزرگی نذر دستی
کہ سکّہ طلا و نقرہ را بر رومال کردہ پیش کنند۔
(**اردو**) نذر دینا۔ بقول آصفیہ کسی حاکم یا
رئیس یا بادشاہ کو بھیٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا

بدستار زدن استعمال۔ بقول انند مراد ف
بدستار بستن کہ گذشت سندی پیش نہ شد مؤلف
عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و تعریف این
بر (بدستار بستن) گذشت (**اردو**) دیکھو بدستار بستن

بدست استبرق اصطلاح۔ بقول شمس
بیابانہای سبز رستہ **مؤلف** عرض کند کہ استبرق
لغت عرب است بمعنی دیبای سُفت و گندہ
مثل اطلس و استبرہ ہم بہ ہمین معنی آمدہ پس معنی
لفظی این استبرق را بدست دارندہ قلب (استبرق
بدست) اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از سبزہ زار۔
مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت و
معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس

نیست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ دیکھو اولنگ۔

بدست افتادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدست آمدن است (صائب ؎) بدیں امید کہ سر رشتۂ بدست افتد ؎ شود چو سوزن اگر پیکرت نزار مخسپ ؎ (ولہ ؎) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ؎ خلق زانگشت اشارت تیر بارانم کنند ؎ (ظہوری ؎) کشیدم در گریباں سینہ صبحے ؎ بدست افتادہ دامان دل شب ؎ (ولہ ؎) سبوی بادۂ عشقے بدست افتاد از جانان ؎ دگر سنگ جفای دور ساغر بر نمی آید ؎ (اردو) ہاتھ لگنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ آنا (ظفر ؎) ہوس میں کشتہ مہوس ہوا نہ کچھ حاصل ؎ بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے ؎ دیکھو بدست آمدن۔

بدست باش اصطلاح۔ بقول سروری و بحر یعنی (۱) آگاہ باش و تقصیر مکن (شیخ سعدی ؎) چو بر ولایت دل دست یافت لشکر دل ؎ بدست باش کہ ہر بامداد یغما نیست ؎ (خواجہ حافظ ؎) گرت ز دست برآید مراد خاطر ما ؎ بدست باش کہ خیری بجای خویشتن است ؎ صاحب جہانگیری در تحقیقات بذکر معنی بالا گوید کہ حاضر باش و از ہر دو و اشعار بالا استنباط کند و گوید کہ ہر دو مال حافظ شیراز است و در مصرع اول سند اول بجای (لشکر دل) (لشکر عشق) نوشتہ و بقول برہان آگاہ باش و باخبر باش و خود را از دست مدہ و تقصیر مکن۔ صاحب رشیدی در استعارات ذکر ایں کردہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ حاضر باش و آگاہ باش **مؤلف** گوید کہ مصدر باشیدن بجای خودش گذشت و بودن می آید و باش امر حاضر باشیدن است و (بدست بودن) بقول برہان کنایہ از باخبر و آگاہ و ہشیار بودن می آید و (بدست باشیدن) را ہم قیاس بہمیں معنی

می خواهد و معنی هردو آماده بودن و باخبر و هشیار بودن کنایه ایست از معنی حقیقی چیزی را بدست داشتن و این امر حاضر آن است بمعنی آماده باش و هشیار باش - طرز بیان محققین بالا معنی حقیقی را دور می برد - صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که (۲) خوش باش - حیف است که نقل عبارت نکرد تا می دیدیم که استعمال این برچه معنی است مجرد بیانش تسکین مانی کند معاصرین عجم با اتفاق دارند (اردو) (۱) آماده رہ - آگاہ رہ - نہ چوک (۲) خوش رہ -

بدست بودن | مصدر اصطلاحی - بقول رشیدی وجهانگیری (در ملحقات) کنایه از حاضر و هوشیار بودن است وبقول برهان باخبر و آگاه و هوشیار بودن وبقول جامع باخبر و آگاه شدن **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر (بدست باش) گذشت وسند این هم همدر انجا مذکور (اردو) آماده رہنا - باخبر رہنا - ہشیار رہنا -

بدست چپ حساب کردن | مصدر اصطلاحی مرادف (بدست چپ شمردن) وصراحت ماخذ همدر انجا خان آرزو در سراج بذیل (بدست چپ شمردن) می فرماید (ه) زبسکه چشم تو باشد کریم بر مژگان بدست چپ نگه آشنا حساب کند (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن -

بدست چپ خفتن | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته وبحر و انند بآرام خواب کردن (طالب آملی ه) خلوتی دارم از هوس رفته بعشق در روی بدست چپ خفته **مؤلف** عرض کند که عادت است که بدست چپ خواب راحت می آید از همین است این مصدر اصطلاحی (اردو) بائیں کروٹ سونا -

بدست چپ شمار کردن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف بدست چپ شمردن **مؤلف** عرض کند که بحث کامل این بر (بدست چپ شمردن) می آید (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن -

بدست چپ شمردن مصدر اصطلاحی بقول سروری در ملحقات و بقول جهانگیری در ضمیمه کنایه از بسیاری (رخاقانی ص۹) عاشق بکشی به تیغ غمزه ترا چندانکه بدست چپ شماری ترا صاحبان برهان و بحر و جامع ذکر این کرده اند صاحب رشیدی فرماید که بسیاری حساب و بقول خان آرزو در سراج بسیاری معدود و محققین فوق الذکر بالاتفاق صراحت کرده اند که در حساب عقد انامل احاد و عشرات با نامل دست راست مخصوص است و مات والف با نامل دست چپ مؤلف عرض کند که ازینجا که فارسیان این مصدر اصطلاحی را قائم کرده اند معنی این بسیار شمار کردن است نه مجرد بسیار۔ (اردو) زیادہ تعداد میں گننا۔ شمار کرنا۔

بدست خوردن کف آب استعمال۔ رسم است که چون بر لب جوے و امثال آں آب خورند۔ عوام الناس کف دست را واسطہ و بجای آبخورہ می گیرند پس معنی حقیقی این آب خوردن بغیر آبخورہ باشد (صائب ص۹) کف آبے بدست خویش تا ممکن بود خوردن ترا غبار آلودۂ منت مکن از کوزہ آب خور ترا (اردو) اوک سے پانی پینا۔ بدون آبخورہ

بدست دادن زمام وعنان مصدر اصطلاحی بافتیار کسی سپردن است (انوری ص۹) قضا بگفت بدست تو ہم زمام جہاں ترا زمانہ گفت کہ او خود جہان مستوفاست (اردو) ہاتھ میں لگام دینا اختیار پر چھوڑ دینا۔

بدست داشتن استعمال۔ صاحب انند بنقل بہار عجم گوید کہ دست در بنجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است مؤلف عرض کند کہ (۱) بقبضہ داشتن است و (۲) بمعنی حقیقی کہ بکف دست داشتن باشد (اردو) ہاتھ میں رکھنا بقول آصفیہ (۱) قابو میں رکھنا۔ بس میں رکھنا قبضہ میں رکھنا۔ (۲) پاس رکھنا۔ مٹھی میں رکھنا۔

(الف) **بدست دیگری مار گرفتن** مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از مباشر کار خطرناک شدن (خسرو

۵) گفتی که مگیر زلف او میخواهی ؎ تا مار بدست دگری گیرانی ؎ اے دل که ز سودای کسی ویرانی ؎ تا چند مرا زیاد او میدانی ؎ (ع) بدست دگیری افسونگر من مارمی گیرد ؎ بهار - ایں مصدر را آورده بجای مار باز به موحده و زای هوز نوشت و همین اسناد را بدلیل آں نقل کرد **مؤلف** عرض کند که غلطی کاتبش بیش نیست و سکوتش از معنی ظاهر می کند که غور بر اسناد و نکرد از بیجاست که در قائم کردن مصدر هم سکندری خورد و بالجمله از سند اول مصدر

(ب) **بدست دیگری مار گیرتدن** | پیداست که بمعنی داون مار بدست دگیری است و سند دوم بکار (الف) می خورد ولیکن معنی او (از دست دگیری مار گرفتن) است - پس اگر ازین هر دو مصادر اصطلاحی معنی مرادی پیدا کنیم همان باشد که صاحب اسناد ذکرش کرد (اردو) الف و ب کسی خطرناک کام کا مرتکب ہونا۔

بدست شدن | مصدر اصطلاحی - بقول سروری در ملحقاتش کنایه از (دست آوردن و حاصل کردن) (اوحدی ۵) در جهاں دوستی بدست نه شد تر که از و در دلم شکست نه شد ؎ و بقول صاحب جهانگیری (در ملحقات) و صاحبان برهان و رشیدی و بحر و سراج بمعنی حاصل شدن و بدست آمدن **مؤلف** عرض کند که محقق زبانداں غلط کرده که لازم را متعدی پنداشت و نظر برسند نه گماشت مخفی مباد که شدن بمعنی بودن و حاصل شدن می آید و معنی ایں مصدر مرکب تعلق به همین معنی دارد (اردو) دیکھو بدست آمدن۔

بدست کردن | مصدر اصطلاحی - صاحب انند گوید که دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است **مؤلف** عرض کند که چرا نمی گوید که بمعنی حاصل کردن و قبضه کردن است (خواجه شیراز ۵) طبیب راه نشین نبض عشق نشناسد ؎ برو بدست کن ای مرده دل مسیح دمی ؎ (انوری ۵) دشمن گریزگاه فنا را بدست کرد ؎ کانجا ندیده بود

کہ باجانش دشمن است ؎ (اردو) حاصل کرنا۔ وکن میں ہاتھ کرنا کہتے ہیں۔

بدست کسی دادن استعمال۔ صاحب انند گویدکہ دریںجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است **مؤلف** عرض کندکہ چرا نمی گوید کہ بقبضہ کسی دادن (صائب ۵) بہ بادو دست کلید خزانہ را مسپار ؎ مدہ بدست صبا زلف عنبر افشانرا ؎ (حافظ شیراز ۵) شکنج زلف پریشاں بدست باد مدہ ؎ مگو کہ خاطر عشاق گو پریشاں باش (اردو) کسی کے حوالے کرنا۔ کسی کے قبضے میں دینا ہاتھ میں دینا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ میں پکڑانا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا

بدست کسی سپردن استعمال۔ صاحب انند گویدکہ دست دریںجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار **مؤلف** عرض کندکہ چرا نمی گوید کہ مرادف (بدست کسی دادن) است (حافظ شیراز ۵) عشقت بدست طوفاں خواہد سپردن ایجاں ؎ چوں برق زیں کشاکش پند اشتی کہ رستی ؎ (اردو) دیکھو بدست کسی دادن۔

بدست کم برداشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ زبون و حقیر پنداشتن است (در کنای مسیح ۵) بر مدار ای محتشم با دست کم درویش را ؎ گر تو نشناسی ورا او می شناسد خویش را ؎ صاحب بحر فرماید کہ حقیر و بی قدر دانستن صاحب انند گوید کہ مرادف بچشم کم دیدن **مؤلف** عرض کندکہ از سند بالا مصدر (با دست کم برداشتن) پیداست عیبی ندارد (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست کم گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و تحقیق الاصطلاحات مرادف (بچشم کم دیدن) (صائب ۵) ماسبکروحان مشرب را بدست کم مگیر ؎ کز کف بی مغز باشد چہرۂ عنّاب سفید ؎ **مؤلف** عرض کندکہ ما ہمدرانجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست گرداں گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ هدایت مرادف (دست گرداں گرفتن) و فرماید که دوم معروف است یعنی قرض گرفتن (سعید اشرف ۵) گرفتم از کف ساقی پیالهٔ زرّیں ؛ چو مفلسے که بگیرد بدستگرداں زر؛ صاحب بحر هم ذکر ایں کرده مؤلّف عرض کند که (دست گرداں) بمعنی قرض و وام و چیزی که بعاریت گیرند می آید و ایں مرکّب است ازهماں (اردو) قرض لینا۔

بدست گرفتن استعمال۔ بقول انند از قبیل بپا ایستادن و بپا رفتن باشد زیرا که گرفتن و رفتن و ایستادن بلا دستیاری دست و پای ممکن نیست و تکرار دست و پای محض برای مزید تاکید و یقین است مؤلّف عرض کند که بمعنی حقیقی است و گرفتن بدون دستیاری هم ممکن است مثلاً کسی پیشکشی آورد و پیش مخاطب لذا شت داد قبولش کرد تو انیم گفت که پیشکش ما را گرفت اگرچه او بدست نگرفته باشد۔ پس درین مصدر مرکّب تخصیص دست ظاهر می شود و بس حیف است از محقّق بالا که در تعریف ایں مقصود را از دست گذاشت (اردو) ہاتھ میں لینا

بدست نگاه داشتن استعمال۔ صاحب انند گوید که دست بمعنی قبض و تصرّف و اختیار و اقتدار است و بس مؤلّف عرض کند که چرا نمی گوید که محفوظ داشتن بکف دست و تخصیص است بمقابلهٔ قبضهٔ مطلق که غیر از کف دست هم ممکن است (اردو) ہاتھ میں محفوظ کرنا مٹھی میں رکھنا

بدست و پای کسی افتادن مصدر اصطلاحی بقول انند و بہار اینمعنی در ہنگام غلبهٔ شوق و مستی در وصال صورت می گیرد امّا تنہا بپای افتادن در زمان عذر خواہی و شفاعت بود۔ (اشرف ۵) اگر روزی بدست وصلت ای گلگوں قبا افتم ؛ بدست و پایت افتم آنقدر کز دست و پا افتم ؛ مؤلّف عرض کند که محققین بالا تخصیصے که پیدا کرده اند از معنی ہمین

یک شعر اشرف است و معاصرین عجم ایں را عام خیال می کنند برای کسی کہ بحالت مجبوری برای عذر خواہی بدست و پا افتد یا در شوق و مستی و صورت حال ہمین است کہ عذر خواہ دست مخاطب را بوسہ دہد و نوبت بپای ہم می رسد و ایں اظہار کمال عجز است و بس (اردو) ہاتھ پاؤں پڑنا بقول آصفیہ۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چومنا۔ قدموں پر گرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔

بدست و پای کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی صاحبان انند و بہار عجم بنیہ در دہن مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی ایں (۱) برای مار است کہ عادتاً بدست و پای می پیچد از خوف یا حیرانی یا حفاظت خود و (۲) کنایہ از کسی کہ باظہار عجز خود دست و پای کسی گیر دو نمی گذارد تا مخاطب اظہار عفو کند مرتبۂ ایں از (بدست و پای کسی افتادن) فائق تر است سکوت محققین از برای ہمین بود کہ از زحمت بیان مصئون باشند و لیں از شان تحقیق دور است

(صائب ۵) آب می پیچد ز حیرانی بدست و پای سرو از گلستانی کہ آں شمشاد بالا بگذرد (اردو) (۱) ہاتھ پاؤں میں لپٹ جانا جیسے سانپ (۲) عاجزی سے ہاتھ پاؤں پکڑ لینا اور نہ چھوڑنا جب تک مقصد حاصل نہ ہو۔

بدست و دندان بر چیزی چسپیدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ بجد تمام پاس و محافظت آں کردن مرادف (بدست و دندان نگاہداشتن) و (بہر دو دست چسپیدن) و (بہر دو دست و دہان نگاہداشتن) (شفیع اثر ۵) ہر کس اثر نوائی از شغل خویش مہند چسپید بدست و دنداں بر کار خود چو نائی (خان آرزو) در چراغ ہدایت (بدست و دنداں چسپیدن را ستنباط ہمین یک شعر اثر آوردہ) گوید کہ کاری بجد و کد تمام کردن است (صاحب بحر) نقل نگار قول ہر دو مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی حقیقی ایں برای جانورانی است کہ بعالم خوف یا حفاظت خود اختیاری بدست و دندان خود بر مقابل می چسپند

و (۲) کنایہ باشد از معنی بیان کردہ خان آرزو۔ وارستہ معنی اول را بیان کردہ است و طرز بیانش خوب نیست (کمترک الاول للآخر) و بحث مرادفات بجای خودش کنیم (اردو) (۱) کسی جانور کا پنجوں جانا (۲) کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

بدست و دندان نگاہداری کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن (شفیع اثر) نماید ہر کہ چوں مسواک جمعی را پرستاری کند اہل دعا بدست و دندانش نگہداری (بقول وارستہ ایں را مرادف بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) گفتہ و (نگہداری کردن) را (نگاہداشتن) نوشتہ و از ہمین بیت شفیع اثر استناد فرمودہ وای بر وکہ در لفظ و معنی احتیاط بکار نبرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) معنی بالا مخصوص است بحیوانات (۲) جانوران مثل گربہ و شیر و امثال آں و (۳) کنایہ باشد از مطلق محافظت کلی بسبیل مجاز و سند شفیع اثر برای معنی دوم باشد و بس۔ مخفی مباد کہ از سند شفیع اثر (نگہداری کردن) پیدا است و صاحب بحر در ہمین مصدر نگاہ داری را جا دادہ است عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است کہ نگہ و نگاہ ہر دو درست باشد (اردو) (۱) جانوروں کا پنجوں اور دانتوں سے حفاظت کرنا (۲) کامل حفاظت کرنا۔

بدست و دندان نگاہ داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) و بقول بحر مرادف (بدست و دندان نگاہ داری کردن) **مؤلف** عرض کند کہ ما با وارستہ اتفاق نداریم۔ خیال خود را بر مصدر ما فوق الذکر ظاہر کردہ ایم و ایں مرادف ہمان است و بس۔ (اردو) دیکھو۔ بدست و دندان نگاہداری کردن۔

بدستور اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی حسب معمول و موافق عادت است **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ بمعنی معیت است و دستور بمعنی طرز و روش و قاعدہ و قانون پس معنی لفظی ایں با قاعدہ و کنایہ از حسب معمول و موافق عادت بر سبیل مجاز چنانکہ "او بدستور

این کار را می کند" (اردو) بدستور۔ بقول آصفیہ فارسی۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور معمولی طور پر۔ اسطلاح

بدسرشت اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بدطینت کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی سرشت بد دارندہ (اردو) بدسرشت کہہ سکتے ہیں۔ بدطینت کا ذکر (بداغاز) پر گزرا ہے۔

بدسغان اصطلاح بقول جہانگیری مرادف (بدسگان) و (بدبشغان) و (بدبشگان) نام گیاہیست کہ آنرا گشت گزشت گویند۔ صاحبان برہان گوید کہ بروزن و بمعنی نام گیاہی است برہم چیدہ مانند ریسمان تافتہ و آں از پنج ساق بیشتر نمی شود و بعربی عشقہ و بلاب خوانند و گویند کہ طفلی در گہوارہ گریہ بسیار کند قدری ازاں در زیر سر او گذارند خاموش گردد و آرام گیرد و خوردن آں قطع شہوت کند و عربان آنرا قاتل ابنہ گویند۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ذکر ایں کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ مبدل بدسگان است **مؤلف** عرض کند کہ ما بحث ایں بر بد اسقان کردہ ایم و بدسگان کہ می آید اصل ایں است کہ ایں گیاہ سگان را مخالف است و سگان از و احتراز کنند و مضرو سم خویش دانند ہمیں است وجہ تسمیہ ایں کاف فارسی بدل شدہ بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدسگال اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی بدگوی (حکیم فردوسی ؎) یکی شربت آب از پئے بدسگالے بہ از عمر ہفتاد و ہشتاد سال۔ و بقول برہان دشمن و بدگوی و بدخواہ و بداندیش چہ سگال بمعنی فکر و اندیشہ و گفتگوی باشد۔ صاحبان بحر و ناصری و مرتید و ہفت و انند ذکر ایں کردہ اند (سعدی شیراز ؎) تو نیکو رو ش باش تا بدسگال ترا بہ بد گفتن تو نیابد مجال۔ (انوری ؎) بدسگالت در دو گیتی در سفر باد و مقر۔ نیک خواہت در دو عالم در ثنا و در عذاب۔ صاحب ناصری فرماید کہ سگالش و سگالیدن مصدر آنست **مؤلف** عرض کند کہ سگندی می خورد سگال اسم مصدر سگالیدن

وسگالش حاصل بالمصدرش و بدسگال مقابل خوش سگال پس سگالیدن مصدر سگال است نہ بدسگال و (بدسگالیدن) کہ می آید البتہ مصدر این است۔ محققین زباندان کاربہ نزاکت لفظ و معنی نمی گیرند (اردو) بداندیش۔ دیکھو بداندیش

بدسگالیدن باکسی استعمال۔ بہار بذکر ایں از تعریف ساکت و نقل نگارش آصفی۔ مثلہ **مؤلف** عرض کند کہ بدخواہی کسی کردن (مغنی ۵) خویشتن را ہم بدست خویشتن کشت ای عجب ؎ آنکہ با تو بدسگالید روز تو باز ایستاد ؎ (اردو) بدخواہی کرنا۔

بدسگان اصطلاح۔ ہماں بدسگالان است کہ گذشت و بحث ایں بر بدسگالان ہم مذکور (اردو) عشق پیچاں دیکھو ارغج۔

بدسوار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ (۱) مقابل شہسوار و (۲) اسپ سرکش و نارام **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است استعمال ایں از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بزبان ندارند طالب سند باشیم خصوصاً برای معنی دوم (اردو) (۱) دیکھو بدران کے تیسرے معنے (۲) دیکھو بدرام کے پانچویں معنے۔

بدسودا اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و انند مرادف بدمعاملہ (طہماسپ قلمی و ہمی ۵) چو زلفت دل ربود از صبر ہم قطع نظر کردم ؎ ببدسودا چو کار افتاد مرد از سود برخیزد ؎ مخلص کاشی ۵) ہر پریروئی کہ باشد خوش ادا در سادگی ؎ چوں بروں آورد خط البتہ بدسودا شود ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعاملہ دیکھو بدادا۔

بدسیرت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ بدخو و زشت خصلت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ انوری بدسیرتی را استعمال کردہ است کہ بزیادت یای مصدری است بمعنی بدخوئی (۵) با مشرار با من تواں بستن مبسمار قضا ؎ جنس ایں

بدسیرتی یا مثل آں بدگوہری (اردو) دیکھو بدخو۔

بدشت استبرق اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از بیابانہای سبزرستہ مؤلف عرض کند کہ ہماں کہ صاحب شمس بہ سین مہملہ سوم نوشت و بجایش گذشت معنی لفظی ایں اطلسے کہ درو شت است۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت اند (اردو) دیکھو بدست استبرق

بدشتان اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری و جامع و ہفت مرادف بدسقان کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مبدّل (بدسگان) کہ بجایش مذکور شد۔ سین مہملہ بدل شد بہ معجمہ چنانکہ کستی و کشتی و کاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشقان اصطلاح۔ بقول شمس بہ قاف چہارم مرادف بدسگاں مؤلف عرض کند کہ دیگر گلنی محققین فارسی زبان با او نیست تبدیل کاف فارسی با قاف آمدہ چنانکہ دہگان و دہقان پس ایں را مبدّل بدسگاں دانیم (اردو) دیکھو بدسگان

بدشکل اصطلاح۔ بقول انند بجواله فرہنگ فرنگ بدہیئت و بد وضع مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدہیئت بقول آصفیہ۔ بدشکل۔ بدصورت۔ بھونڈا۔ ڈراؤنی شکل کا۔ مہیب صورت۔

بدشگان اصطلاح۔ بقول۔ جہانگیری و برہان و جامع مرادف بدسگان مؤلف عرض کند کہ مبدّل اوست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی و کشتی (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشگون اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم شین معجمہ و کاف فارسی۔ بدیمن (حکیم رکنای کاشی رباعی) روزی کہ مرا زیں وہ ویرانہ برند ۔۔۔ تابوت مرا غافل و دیوانہ برند ۔۔۔ ایں نقل مکانست کہ بیماراں را ۔۔۔ زیں خانۂ بدشگون بآں خانہ برند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدشگون کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے

بدشگونی کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدفالی نحوست

بدطرز با حرز اصطلاح۔ بقول شمس (۱) نام شہری و (۲) نام پردۂ سرود **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم ہم ازین بی خبر و ما از تحقیق ہر دو معنی قاصریم۔ مجرد و بدطرز بمعنی حقیقی خود بمعنی بدآئین است و بس۔ ہیچ نگشود کہ ایں شہر کجا واقع است مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید **(اردو)** (۱) ایک شہر کا نام (۲) ایک راگنی کا نام۔ اور بدطرز کا ترجمہ دیکھو بد اسلوب۔

بدطریق اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بد اعتقاد و گمراہ و بدراہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است **(اردو)** دیکھو بدراہ اور گمراہ بقول آصفیہ بددین بدمذہب۔ بی راہ۔

بدطینت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر طاے مہملہ بمعنی بدسرشت و بدمزاج **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است **(اردو)** بدطینت دیکھو بدآغاز۔ بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدظن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدگمان **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است **(اردو)** بدظن بقول آصفیہ فارسی۔ بدگمان متشکی۔

بدعا آمدن استعمال۔ بفتح اول وضم ثانی بقول انند شروع کردن در دعا **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از آغاز کردن دعا باشد و بس (حافظ شیراز ۵) بدعا آمدہ ام ہم بدعا دست برآر کہ وفا با تو قریں باد و خدایا در ما **(اردو)** دعا آغاز کرنا۔ دعا دینا۔

(الف) بدعای گریہ باراں نمی بارد مثل صاحبان
(ب) بدعای گرگان باراں نمی بارد خزینہ و امثال فارسی ذکر (الف) و صاحب احسن ذکر (ب) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چوں کشش باراں بینند ایں مثل را زنند مقصودشان ایں است کہ ضعیفے کہ باراں بحق او خطرناک است دعا کردہ باشد تا باراں نبارد

مخفی مباد کہ گربہ و گرگ دائماً از باران می ترسند و باران رانمی پسندند و خود را بحالت باران محفوظ دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بڑھیا کے ڈر سے ابر بھاگا" یعنی بڑھیا نے اپنی جھوپڑی بچانے کیلئے دعا کی ہوگی کہ خدا کرے پانی نہ برسے

بدعت بقول بہار بکسر اوّل و فتح سوم چیزی نو آوردن و چیز نو در دین پیدا کردن و چیز نو کہ در دین پیدا شود بدع جمع آں و فرماید کہ فارسیان بمعنی دوم بالفظ نہادن استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب ذکر معنی اوّل و دوم کردہ فارسیان استعمال حاصل بالمصدر بمعنی عام بدون خصوصیت بادین ہر ترکیب فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) بدعت بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - اختراع - احداث - نیا دستور - رخنہ - خرابی - دین میں نئی بات یا نئی رسم نکالنی -

بدعت سرا اصطلاح - بہار ذکر ایں باتحتانی زائد در آخر کردہ گوید کہ کنایہ از دنیاست (انوری ۵) دست انصاف تو بر بدعت سرای روزگار دست محمود است بر بتخانہای سومنات مؤلف عرض کند کہ جائی کہ دراں بدعت راہ یابد آنرا بدعت سرا خوانند و در کلام انوری نظر بر اضافت آں بسوی روزگار و دنیا مراد است و مجرد بدعت سرا بر سبیل کنایہ دنیا را تواں گفت ولیکن سند انوری برای آں نباشد (اردو) بدعت سرا کہہ سکتے ہیں یعنی بدعت کی جگہ - دنیا - مؤنث -

بدعت نہادن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید کہ عمل تازہ در شریعت کردن است و بحر ہمزبانش (وحشی ۵) گرچہ توانی چارہ ام سہل است از درد م مکبش تو نتواں نہادن بدعتی عاشق بدرماں کے رسد تو بہار بندی بدعت ذکر ایں کردہ از ظہوری سند آرد (۵) شام ہجراں تو ایں بدعت نہاد تو روز ہا زیں پیش دیجور بی ندا شت تو مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ

محققین بالا چطور درمان عاشق و دیجوری روز را بدعت شرعی قرار داده اند و نمی دانیم کہ چرا بمعنی عام نمی گیرند یعنی پیدا کردن عمل تازہ مطلقاً۔ (اردو) نئی بات پیدا کرنا۔

بدعلف اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح عین و لام بمعنی بدخوراک و کسی کہ غذای لطیف و کثیف تمیز نکند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد کہ **علف** لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین خورش ستور و جز آں و بالکسر بسیار خوار (الخ) پس در محاورۂ فارسی **بدعلف** چارپائی باشد بسیار خوار کہ بسیار خواری عیب جانوران است حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد تا تصفیہ اختلاف مامی کرد و معاصرین عجم باما اتفاق دارند (اردو) بدخوراک کہ سکتے ہیں اور بلحاظ ہماری رائے کے وہ چارپایہ جس کی خوراک زیادہ ہو

بدعمل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدکار و خطاکار و گنہگار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار بقول آصفیہ۔ حرامکار فاجر۔ فاسق۔ خراب۔ بدباز۔

بدعہد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ بہار بفتح عین مہملہ دروغ گو۔ پیماں شکن۔ مقابل نیک عہد یعنی آنکہ عہد خود وفا نکند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (انوری ۵) بدعہد نخواہد نگارا ہرچند کہ عہد من شکستی (اردو) بدعہد بقول آصفیہ۔ بے وفا۔ وعدہ خلاف۔ اپنی قول سے پھرنیوالا

بدعہدی اصطلاح۔ بقول بہار (بذیل بدعہد) بدظنی و بدگمانی صاحب انند نقل نگارش نظامی ۵) دل خود ز بدعہدی آزاد کن ازیں خوب ترشاہ را یاد کن **مؤلف** عرض کند کہ بہار غور نکردہ کہ این بمعنی پیماں شکنی و دروغ گوئی است بزیادت یای مصدری بر (بدعہد) نمی دانیم کہ بدظنی و بدگمانی را از کجا پیدا کرد (اردو) بدعہدی بدقولی کہ سکتے ہیں۔ اسم مؤنث۔ پیماں شکنی۔ وعدہ کا وفا نکرنا۔ وعدہ کے خلاف کرنا۔

بدفرجام اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ عاقبت بخیر نداشتہ باشد (والہ ہروی ؎) یارسول اللہ ازارباب عصیان ہیچکس ہمچو والہ نیست بدفرجام و رسوا برزمین پ مؤلف عرض کند کہ فرجام بقول برہان بروزن و معنی انجام است (الخ) پس بدفرجام اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ انجام کارش بد باشد و از عاقبت بخیر من وجہ تخصیص عقبیٰ پیدا می شود و مقصود ما از تعمیم است کہ دنیا ہم در و داخل باشد (اردو) بدانجام کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا انجام بخیر نہو۔

بدفوز اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف (بدپوز) کہ گذشت (مولوی معنوی ؎) دایۂ کو طفل بدآموز را پ تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را پ مؤلف عرض کند کہ مبدل بتپوز است کہ گذشت و صراحت ماخذش ہمدر انجا کردہ ایم تاے فوقانی بدل شد بدال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و با فارسی بدل شد فا چنانکہ سپید و سفید صاحبان برہان و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بت پوز۔

بدق بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین لغت فارسی است و مرادف بیذق کہ بتحتانی دوم و ذال معجمہ بمعنی پیادۂ شطرنج است بہار بر بیذق فرماید کہ لغت عرب است و ظاہرا معرب پیادہ و ہمین است خیال صاحب منتخب ہم مؤلف عرض کند کہ بیذق معرب پیدل می نماید و پیدل بقول آصفیہ ہندی و بقول ساطع سنسکرت عجبی نیست کہ فارسیان از سنسکرت پیدل را پیادہ کردہ باشند و عربان تعریب پیدل۔ بہ تبدیل باے فارسی بفا و دال مہملہ بہ معجمہ و تبدیل لام بہ قاف باقی حال بحث مزید درین تعریب از موضوع ما خارج درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال بدق بدین معنی پیش شود تو ہیم عرض کردہ

مخفف ومبدل بیذق است کہ ذال معجمہ بدال مہملہ بدل شد چنانکہ استاذ واستاد وتحتانی دوم حذف طالب سند استعمال می باشیم مجرد قول صاحب انند کافی نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند وپیادہ را بجاے این استعمال کنند (اردو) پیدل۔ بقول آصفیہ شطرنج کا وہ ادنی درجہ کا مہرہ جو ہمیشہ سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے۔ مذکر۔

بدقّت بقول بول چال کہ ماخذش محاورہ معاصرین عجم است بمعنی (بخوبی) مؤلف عرض کند کہ موحدہ را کہ افادہ معنی معیت میدہد بر لفظ دقّت زیادہ کردہ اند ودقّت لغت عرب است بقول منتخب بالکسر وتشدید قاف باریکی (الخ) پس معاصرین عجم این را بمعنی (بہ مشکل وبہ باریکی) استعمال می کنند و (بخوبی) ہم بر سبیل مجاز توان گرفت ولیکن فرق نازک دارد وتائید خیال ما بر مصدر آیندہ می شود وتائید صاحب بول چال از مصدر (بدقّت گردش کردن) کہ می آید (اردو) غور سے۔ اچھی طرح سے۔ بخوبی اور بلحاظ ہمارے معنون کے دقت سے۔

بدقّت اور بغور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدقّت دیدن استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار دیدن بغور واین موافق قیاس ماست کہ بر (بدقّت) ظاہر کردہ ایم (اردو) غور سے دیکھنا۔

بدقّت کاشتن استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار کاشتن بدشواری مؤلف عرض کند کہ تصدیق خیال ما می شود کہ بر (بدقّت) ظاہر کردہ ایم (اردو) دقّت اور دشواری سے بونا۔

بدقّت گردش کردن استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بخوبی سیر کردن مؤلف عرض کند کہ

این مصدر مرکب سند معنی بیان کردہ صاحب بول چال است کہ بر (بدقت) گذشت (اردو) اچھی طرح سے پیر کرنا۔

بدقدم اصطلاح۔ بقول وارستہ وبحر شوم قدم (شفیع اثر ۵) بدقدم مانند طاؤس است درکیشم ہما ؎ بسکہ دیدم دولت ایام را بے اعتبار ؎ بہار گوید کہ معنی آنکہ مقدم او ہمین نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کسے کہ شگون پسند ان آمدنش را نیک ندانند (اردو) بدقدم کہہ سکتے ہین جس کے آنے کو شگون لینے والے برا سمجھین نیک قدم کا نقیض جیسے کہتے ہین "فلان شخص بڑا بدقدم ہے وہ جب میرے گھر آیا تو میرے گھر مین ڈاکہ پڑا یا موت واقع ہوئی"

بدقمار اصطلاح۔ بقول بہار بکسر قاف آنکہ بنا راستی بازد (ملا اوجی نظیری ۵) زدست طالع بدمی رویم شہر بشہر ؎ چو بدقمار کہ تغییر می دہد جارا ؎ (قاسم شہیدی ۵) بطرف نرد محبت خدا بسازد قاسم ؎ کہ کار ما بہ حریفان بدقمار نیفتد ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدقمار کہہ سکتے ہین یعنی وہ شخص جو قمار بازی یعنے جوا کھیلنے مین بدمعاملگی کرے اور قواعد کا پابند نہ ہے۔

بدک بقول جہانگیری بمعنی بد بدک است کہ گذشت وبقول برہان و رشیدی بضم اول وفتح دوم ہد وبقول جامع مختلف (بد بدک) خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ مثال این یافت نمی شود مؤلف عرض کند کہ قول صاحب جامع کہ از محققین اہل زبان است سند است و بس (اردو) دیکھو بد بدک۔

بدکار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گنہ گار و فاجر مؤلف عرض کند

اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرامکار فاسق و فاجر

بدکان فال نہادن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ جنس را جدا جدا بدکان چیدن تا ہر کہ خریدار باشد دیدہ زود خرید نماید و این در کساد و ارزانی جنس باشد (اشرف ے) شعر این زمان اگر ہمہ دیوان حافظ است ہ کز بے رواجیش بدکان فال می نہند ہ صاحب منتخب گوید کہ فال بسکون ہمزہ شگون نیک و گاہے در شگون بد نیز مستعمل مؤلف عرض کند کہ فارسیان فال را بالفتح مطلق بمعنی شگون استعمال کنند و معنی این ہمین قدر کہ متاع دکان بہ قرینہ و انتظام قائم کردہ قسمت آرائی کردن است در فروش شاعر گوید کہ بی رواجی شعر درین زمان (اگرچہ آن مثل کلام حافظ خوب باشد) بدرجہ ایست کہ خریدارش پیدا نمی شود۔ یعنی قدر کلام مفقود است پس خیال قدر سخن کردن بمثابہ آرایش دکان است کہ بامید خریداری می کنند (اردو) دوکان کو سامان سے آراستہ کرنا۔ ہر چیز قرینہ سے رکھنا تاکہ خریداروں کی توجہ مائل ہو۔

بدکردار اصطلاح۔ بقول بہار یعنی بدعمل صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بدکار و فاسق و بدآئین مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ دیکھو بدکار۔ بدآطوار۔ دیکھو بدآئین۔ بدمعاش دیکھو بدزندگانی۔ بدکردار بھی کہہ سکتے ہین

بدکرداری را بدانجامی مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدروشان آرند کہ انجام بدروشی بد است و چون بدکردارے را بمبتلائے مصیبتی بینند استعمال این می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین

"بدمعاشی کا نتیجہ بُرا" بدمعاشی کا منہ کالا" جب کسی بدمعاش کو کسی مصیبت مین پہنسا ہوا پاتے ہین تو اس کہاوت کا استعمال کرتے ہین

بدکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارتکاب فعل بد (نظامی گنجوی) تو نیکی کنی من نہ بدکردہ ام کہ بد را حوالت بخود کردہ ام (ظہوری) آن را کہ قبول عشق رد کرد ہر کار کہ نیک کرد بدکرد (انوری) نگفتمت کہ مکن بدیجاے وصلت من کہ ہر کسی کہ کند بد بدی کند کیفر (اردو) بُرا کرنا۔ دکن مین مستعمل ہے (اچھا نکرنا) صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے جیسے "اسنے اگر ایسا کیا تو بُرا کیا۔ اچھا نہ کیا"

بدکمان اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است مقابل تیر انداز ے کہ نشانہ خوب زند (نظامی) ے) چو برجیس در جنگ ہر بدکمان کہ کمان دارم و برندارم کمان کہ بہا رہمین شعر را بسند (بدگمان۔ بہ کاف فارسی) آوردہ فاضل (اردو) وہ شخص جس کا نشانہ اچھا نہ ہو۔

بدکند اصطلاح۔ بقول جہانگیری و سروری و برہان و جامع و ناصری با اول مفتوح و ثانی زدہ و کاف مفتوح رشوت باشد (شمس فخری) تا بہ بیند یک نظر دیدار شان کہ روح قدسی جان بہ بدکند آورید خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی آوردہ فرماید کہ جوہر این لفظ دلالت بر زبونی این عمل شنیع دارد مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی سیزدہم بارہ ہم گذشت و یارہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید ماخذ بیان کردہ خان آرزو من وجہ درست باشد ولیکن اکثر محققین فارسی زبان این را بکاف عربی آوردہ اند اندرین صورت

گندرا بمعنی شکر گیریم کہ می آید و معنی لفظی این قندی کہ بدست یعنی اگرچہ رشوت شیرین می نماید ولیکن مآل آن بد باشد و این ماخذ بہتر از خیال خان آرزو (اردو) دیکھو بارہ کے تیرہویں معنے۔

(الف) بدکنش
(ب) بدکنشت

اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و بہار بضم کاف و کسر نون ہر دو بمعنی بدکردار و بدفعل (مخلص کاشی الف) بدکنش را رنجش روشندلان بیوجہ نیست ؎ زشت رو می بیند از آئینہ عکس مدعا ؎ (سیر معزی الف) از فرد دولت تو باطراف مملکت ؎ شد خانمان بدکنشان جملہ تار و مار ؎ مؤلف عرض کند کہ (الف مخفف (ب) باشد کہ صاحب برہان کنش را مخفف کنشت گفتہ و حذف فوقانی ہم آمدہ چنانکہ راست و راس۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدکردار۔

بدکیش

اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر کاف تازی و سکون تحتانی بدمذہب و ناپارسا و بدین سند این از فردوسی بر بدین گذشت مؤلف عرض کند کہ کیش و بدکیش لغت ژند و پاژند است صاحب سفرنگ بحوالۂ رشحت و سومی فقرۂ نامۂ سوم شت شاے کلیو) استعمال این پیش کردہ (وہوندا) راست پوش یا بدکیش گردد ؎ و فرماید کہ بدکیش باطل مذہب است بالجملہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدعقیدہ۔ بدمذہب کہہ سکتے ہیں۔

(الف) بدگرد
(ب) بدگردش
(ج) بدگردی
(د) بدگردیدن

اصطلاح۔ (الف) بقول بہار آنکہ گردیدن او خوب نباشد (ابوطالب کلیم) تا کہ پیش از مرگ آسایش تنہا می کنیم ؎ شکوۂ از بدگردی افلاک بیجا می کنیم ؎ صاحبان آصفی و انند نقل نگارش مؤلف

عرض کند کہ سند بہار بکار او نمی خورد و برای (ج) باشد نہ (الف) بالجملہ (الف) اسم فاعل ترکیبی باشد قیاساً۔ طالب سند استعمال باشیم۔ و (ب) (۱) حاصل بالمصدر (د) و (۲) اسم فاعل ترکیبی ہم بمعنی چیزی کہ گردش او خوش نیست و (ج) مرادف (ب) بمعنی اولش و (د) مصدر مرکب بمقابل خوش گردیدن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اردو) (الف) وہ چرخ جسکی گردش اچھی نہو (ب) (۱) بُری گردش (۲) اسم فاعل ترکیبی۔ بُری طرح پھرنے والا چرخ (ج) دیکھو (ب) کے پہلے معنے (د) بُری گردش کرنا۔ بُرا ہونا۔

(الف) بدگفت
(ب) بدگفتن

اصطلاح۔ الف بقول بحر (۱) زشت گفتار و بقول بہار (۲) گفتار زشت (میر خسرو ۵) از بد بدگفت نرنجد حکیم ۔ ہیچ چو سخت است زصرصر چہ بیم ۔ (نظامی ۵) زبد گوے بدگفت پنہان کنم ۔ بگفتار نیکش پشیمان کنم ۔ و (۳) ماضی مطلق (ب) و (ب) مصدر مرکب مقابل خوش گفتن۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی اولش اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم مرکب توصیفی و بمعنی سوم مشتق از (ب) و (ب) مصدر مرکب (۱) بمعنی کسی را بہ بدی یاد کردن و (۲) عکس خوش گفتن کہ بدی گفتار مراد است (حافظ ۵) بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ۔ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا ۔ (نامہ ہوری ۵) تا بدنگفت شیخم خود را نکو نگفتم ۔ بگذار تا برندان بد اعتقاد باشد ۔ (اردو) (الف) (۱) بدگفتار یعنی وہ شخص جسکی گفتگو بُری ہو۔ خوش گفتار کا مقابل (۲) بدگوئی بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدی۔ عیبت۔ برائی۔ عیب گوئی۔ جھوٹ۔

چغل (ع) بُرا کہا۔ ماضی مطلق (ب) بُرا کہنا۔

بدگل اصطلاح۔ بقول رہنما و بول چال بہ حوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بکسر کاف فارسی بمعنی بدصورت و بدشکل مؤلف عرض کند کہ گل بکسر اول بقول برہان خاک آب آمیختہ را گویند پس معنی لفظی این بدسرشت باشد معاصرین عجم بمجاز این را بمعنی بدصورت و بدشکل استعمال کردہ اند۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بدصورت۔ بقول آصفیہ۔ بدشکل بھونڈی صورت کا۔ بے ڈول۔

بدگمان اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضمہ کاف فارسی آنکہ گمان بد داشتہ باشد و بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنکہ در راستی سخنی یا در راستی کاری دلش استوار نباشد (صائب ے) جائی نمی روی کہ دل بدگمان من ؛ تا بازگشتن تو بصد جانمی رود ؛ (انوری ے) دل

در غم انتظار خون شد ؛ بیچارہ ہنوز بدگمان است ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدگمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی ۔ظنی۔ شکی۔ بُرا گمان رکھنے والا۔

بدگمانی اصطلاح۔ حاصل بالمصدر بدگمان بودن بمعنی بدظنی کہ یائے مصدری بر بدگمان زیادہ کردہ اند (ظہوری ے) دگر خوش بدگمانی چیست باعث ؛ سراسر امتحانی چیست باعث ؛ (اردو) بدگمانی بقول آصفیہ ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدظنی۔ خیال فاسد ۔بیجا شبہہ۔

بدگند اصطلاح۔ بقول انند بر وزن فرزند بمعنی رشوت مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج صراحتی کہ نسبت ماخذ کردہ نظر بران محقق بنگلوری این را بکاف فارسی قائم کردہ سندی کہ از شمس فخری ہمدرانجا گذشت نقل آن باضافۂ مرکز کاف دریں جا

(۲ م ۱۷)

ہم فرمودہ و بے برشمار محققین ہند نژاد (اردو) دیکھو بدکنند۔

بدگو اصطلاح۔ بقول انند (۱) کسی کہ گفتار زشت دارد سند این از نظامی بر (بدگفت) مذکور مؤلف عرض کند کہ (۲) کسی کہ غیبت مردم کند و بدگوئی نماید (انوری ے) تلخ ہمچون عیش بدخواہان ملک ؛ تیرہ ہمچون رای بدگویان وزیر ؛ (ظہوری ے) شکر کز بہر ظہوری ہست خوب ؛ ہرچہ بر گوش تو بدگوئی زند ؛ (اردو) (۱) دیکھو بدگفت (۲) بدگوئی کرنے والا غیبت کرنے والا۔

بدگونیا اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح وسکون دال وکاف فارسی بواو رسیدہ ونون مکسور ویای تحتانی بالف کشیدہ کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست (وحید ے) زراستی است کہ بدگونیاست خانۂ عمر ؛ بہ بین کمان کہ ز کج خانہ راست تیر انداخت ؛ صاحب بحر گوید کہ باصطلاح معماران کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست وخانۂ کہ صحنش کج باشد کہ آنرا شوم دانند بہار گوید کہ خانۂ دیوار کج و ناراست مؤلف عرض کند کہ گونیا بکاف فارسی بقول برہان مثلث الزاویہ را گویند کہ کجی وراستی عمارت را ازان یابند الخ وہمین را در ہند گونیا بدون واو بکاف فارسی مضموم خوانند پس معنی این ترکیب لفظ بدظاہر و کنایہ از مکانی کہ صحن او کج باشد یا عمارتش ناراست در عرض و طول۔ آنچہ محققین بالا دیوار کج نوشتہ اند غور نکردہ اند ومقصودشان غیر ازین نیست کہ طوالت دیوار کجی دارد کہ نتیجۂ آن ناراستی زمین مکان است طرز بیان شان بلفظ انداز د۔ فتامل (اردو) وہ مکان جس کا صحن یا مکانیت سیدھی نہو یعنے دونوں

جانب کا عرض یا طول مساوی نہو جو گنیا سے نہ ملے یعنے جب زاویہ مین گنیا قائم کرین تو معلوم ہو جاے کہ عرض و طول مین راستی نہین ہے۔ جیسے ایک دالان ہے جس کا طول ایک جانب دس گز ہے اور دوسری جانب سات گز تو ظاہر ہے کہ اسکے عرض کی دیوارین اپنے طول مین تیڑھی ہونگی اور گنیا سے نہ ملین گی۔

بدگوہر اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار وجامع کنایہ از بد ذات و بد اصل باشد چہ گوہر بمعنی اصل و نژاد ہم آمدہ (صائب ؎) ہمہ دانند کہ مظلوم کہ و ظالم کیست ہا مس بدگوہر اگر ناز با کسیر کند ؛ (انوری ؎) عاجزی بود کردہ با تو پناہ ہا از بد روزگار بدگوہر ؛ (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدگوہری اصطلاح یعنی بد ذاتی و بد اصلی است کہ یای مصدری بر (بدگوہر) زیادہ کردہ اند و بس (انوری ؎) با اللہ ار با من توان لبستن بسمار قضا ؛ جنس این بدسیرتی یا شکل آن بدگوہری ؛ (اردو) بد ذاتی۔ بدطینتی۔ خباثت۔ مؤنث۔

بدگوے اصطلاح۔ بقول بہار و انند کسی کہ گفتار زشت دارد مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدگو) کہ گذشت تحتانی آخرہ۔ زائد است و بس و سند این ہم ہمانجا مذکور (اردو) دیکھو بدگو۔

بدگہر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی و ملحقات کنایہ از کم اصل و بقول برہان مخفف (بدگوہر) کہ گذشت خان آرزو در سراج اعتراض کند بر رشیدی کہ چرا کم اصل نوشت و چرا در استعارات قائم کرد چہ گوہر بمعنی سرشت و اصل است پس بدگہر بمعنی بدسرشت خواہد بود حقیقۃً۔ مؤلف با خان آرزو اتفاق دارد (شیخ

(۲۴۹۹)

شیراز ص) کنون دشمن بدگہر دست یافت ؛ سرد
مردی و جہدم بتافت ؛ (صائب ص) با ہیچ
بدگہر نشود چرخ سینہ صاف ؛ خونست شیر کودک
پستان گزیدہ را ؛ (اردو) دیکھو بدگوہر۔
بدگہر باکسی وفا نکند مثل۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کرد

از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را
بہ مذمت بدگوہران زنند دیگر ہیچ
کہ بی وفائی بد اصلان متحقق است (اردو
دکن مین کہتے ہین "بد اصل بدوفا" رزیلون
سے رزالت شریفون سے شرافت "

بدل بقول وارستہ بفتحتین (۱) معروف و (۲) باصطلاح کشتی گیران فنی کہ دفع فن حریف بدان کنند چہ ہر فن کشتی بدل دارد (میر نجات ص) دارد آن پیر جہان دیدہ ہر فن ماہر ؛ ہر فنی را بدلی ہمچو فلک در خاطر ؛ و فرماید کہ لیکن بدل بدین معنی بخصوصیت با کشتی ندارد و دفع کردن حملہ خصم است عموماً (ظہوری ص) زدم بر تیغ تا او تیغ می کند ؛ بنازم دست پیشین را بدل نیست ؛ نیز فرماید کہ بضمتین (۳) جمعی است سر و پا برہنہ نامقید کہ آنرا در ہند بودلہ گویند و زن فاحشہ کوچہ گرد را بودلی (فوقی ص) ہمہ رفعت آب لیک دنی ؛ ہمہ فطرت آب لیک بُدُل ؛ بہار نسبت معنی اوّل صراحت فرماید کہ عوض چیزی و بذکر معنی دوم گوید کہ در عرف ہند آن را توڑ گویند مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل لغت عربست کذا فی المنتخب و بمعنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ اصطلاح خاص کشتی گیران شد۔ و بدین معنی اصطلاحی مفرس باشد و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ بقول ساطع (بودلی) لغت ہندیست بمعنی زن آزاد کہ با فقرای بانوا اوقات خویش

بسر می برد و لباس مردان بپوشد پس ہندیان فقیر آزاد را بودگہ گفتند و فارسیان بحذف واو و ہای ہوز آخر بدّل بضمتین بہمان معنی استعمال کردند کہ مفرس است وجادارد کہ از بدل عربی کہ بمعنی مرد شریف و کریم است این فرقہ را نام کردہ باشند وجادارد کہ بحذف تحتانی مخفف بدیل باشد کہ بلغت عرب طائفہ ایست از اولیاء اللہ کہ جمع آن بُدلا است و تکمیل این بحث بر بدلا می آید بالجملہ تصرف در اعراب نتیجۂ لب ولہجۂ فارسیانست برسبیل تفریس (اردو) (۱) بَدَل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا۔ (۲) توڑ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ پنچ دانوں کا الٹ۔ بدل (۳) فقیروں کا ایک گروہ جو سر برہنہ اور ننگے پاؤں رہتے ہیں۔

بدل آوردن استعمال۔ معاوضہ پیدا کردن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (عرفی ؎) پر غرور ریست کہ تا من در مدحت نزدم ؎ این گمان داشت کہ دورانش نیاوردہ بدل ؎۔ (انوری ؎) دہر نتواندت آورد نظیر ؎ چرخ نتواندت آورد بدل ؎ (اردو) بدل لانا۔ معاوضہ پیدا کرنا۔ قائم مقام پیدا کرنا

بدلا واسطہ بذیل معنی سوم لفظ بدّل گوید کہ بدلا نیز (حاذق گیلانی ؎) بدور این جہلا آنچنان غم آگینیم ؎ بعصر این بُدلا با الم چنان یکسان ؎ کہ گر سخن بطرازم درین مشعبدوام ؎ بجای شعر ترا دو غم از بن شریان ؎ صاحب انند این را لغت عرب گوید و فرماید کہ جمع بدیل و آن طائفہ ایست از اولیاء اللہ و ایشان در ہمہ عالم ہفت تن

می باشند وغیر از ابدال اند چه ابدال در همهٔ عالم هفتاد شخص اند و بحوالهٔ کشف گوید که ابدال بعضی از عباد مخلص و صالح حضرت حق باشند و در اصطلاح این هفت مردان اند که چون مسافرت کنند یکی از ایشان از موضع ترک جسد کند بصورتی که داشت بحقیقتی که هیچکس نداند که وی غائب شده است مؤلف عرض کند که تناسخ وارسته است که بتبدیل بدل ذکر این کرد و این را لغت فارسی خیال فرمود۔ گیلانی در کلام خود که بالا گذشت همین لغت عرب را استعمال کرده است که جمع بدیل است و عجبی نیست که فارسیان بدل را که بمعنی سومش گذشت از همین لغت بدیل مغرس کرده باشند که جمع آن بدلات (اردو) خداشناس فقیر دن اور اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام عربی مین بدیل ہے اور اسکی جمع بدلا۔

بدل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی عوض کسی بودن (قاسمی گونابادی ؎) از و پیش کو بم در کینه را ؎ که نبود بدل دست پیشینه را ؎ (اردو) بدل ہونا۔ عوض ہونا۔

بدل چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که جاگرفتن در خاطر (اشرف در تعریف سرما ؎) از عناصر آنچه در خاطر بود نار است بس ؎ غیر یک یارم نمی چسپد بدل زین چار یار ؎ صاحبان بحر و اند هم ذکر این کرده اند (صائب ؎) گرچه لب های شکر گفتار می چسپد بدل ؎ دل زمن چشم سخنگو می ربابد بیشتر ؎ مؤلف عرض کند که مقصود محققین بالا غیر از مقبول دل و پسند دل شدن نباشد (اردو) دل مین جگہ کرنا۔ بقول آصفیہ

دل مین گھر کرنا۔ دل مین بیٹھنا خصوصیت پیدا کرنا۔ دل مین بسنا۔ آپ ہی نے (دل مین جھپنا) پر فرمایا ہے۔ دل مین کھبنا۔ دل پر اثر کرنا۔ نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا

بدل چیدن مصدر اصطلاحی۔ گرفتن بخاطر۔ سنداین از ظہوری بر (بدل شدن) می آید (اردو) دل مین لینا۔ دل مین جگہ دینا۔

بدل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم (۱) بمعنی عوض داشتن است متعلق بمعنی اوّل و دوم بدل کہ گذشت و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم مرادف بخاطر داشتن کہ گذشت (عرفی ؒ) سال مولودش از ان شاخ گل بی بدل است ؎ کہ ندارد بدلی در چمن دولت و رای ؎ سندی از میر نجات بر معنی دوم بدل گذشت (اردو) (۱) بدل رکھنا۔ عوض رکھنا۔ توڑ رکھنا۔ (۲) دل مین رکھنا۔ دیکھو بخاطر داشتن۔

بدل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بفتح اوّل و دوم تبدیل کردن چنانکہ تبدیل لباس کردن و (۲) بفتح اول و کسر دوم بہ صدق دل موافقت کردن (سالک قزوینی ؒ) ہزار بار اگر جامہ را بدل سازد ؎ نمی خوریم زتلبیس روزگار فریب ؎ (خاقانی ؒ) بدل سازم بزنّار و بہ برہمن ؎ (لا ادری ؒ) من بدل با تو بسازم تو نسازی با من ؎ (اردو) (۱) بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ تبادلہ کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے لباس بدلنا بھی اسی مصدر سے ہے (۲) دل سے موافقت کرنا۔

بدل شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم معاوضہ شدن و تبدیل

یافتن (صائب ؎) ستم مکن بہ ضعیفان کہ شد تبسم برق ؛ بدل بنالۂ جان سوز در نیستانہا ؛ (ابوشکور بلخی ؎) آب انگور و آب نیلوپل ؛ شد عرا از عبیر و مشک بدل ؛ (ظہوری ؎) بآسایش بدل شد سنج دشمن ؛ بدل مہرش بجای کینہ چیدم ؛ (اردو) بدلا جانا۔ تبدیل پانا۔ بدل ہونا۔

بدل غلط اصطلاح۔ بہار گوید کہ در کلام فصحای فارسی زبان اکثر واقع شود و تدارک آن بلفظ (غلط) کنند چنانچہ درین بیت عرفی (؎) گل اندیشۂ من سحر۔ غلط معجز رنگ ؛ بلبل منطق من الہام غلط وحی سرای ؛ و فرماید کہ لفظ (معجز رنگ) و لفظ (وحی سرای) بدل غلط از (سحر و الہام) باشد و بعبارت (نے غلط گفتم و نے نے) و (لا بل) نیز بدل غلط کنند چنانچہ درین بیت عرفی (؎) نے نے غلط این نغمہ بموقع نسرودم ؛ این نغمہ نشید است دگر صوت و نغم را (ولہ ؎) کام جان را تازہ کردی ای غم لذت سرشت ؛ نی غلط گفتم چہ غم ای من و ای سلوای من ؛ (میر معزی ؎) از خواب سخن مگوی با من ؛ می باید می چہ جای خواب است ؛ زان می کہ بزنگ و بوی گوئی ؛ چون سرخ گلست و چون گلابست ؛ لا بلکہ ز نور تابش خویش ؛ یک جزو ز ماہ و آفتابست ؛ صاحب آنند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است یعنی چیزی کہ بعوض چیزی آرند و در میان ہر دو لفظ (غلط) یا (غلط کردم) یا کلمۂ (لا) یا (نے نے) یا (نہ چنانست) نوشتہ می شود چنانکہ در شعر اول عرفی گل اندیشۂ خود را سحر نام نہاد و گفت کہ غلط است بلکہ معجزہ رنگ است و ہمچنین بلبل منطق را الہام گفت و گفت کہ غلط است یعنی الہام نیست بلکہ وحی سراست و ہمچنین

شاعری گوید (ے) گلاب و مشک و بادام و بنات است ؛ غلط کردم تمام آب حیات است ؛ مقصود آنیست کہ چیزی را بہ چیزی تشبیہ دادن و باز از و انکار کردہ تشبیہ بلیغ تر از ان آوردن را بدل غلط گویند زیرا کہ اوّل را غلط گفتہ رجوع شود بہ تشبیہ ثانی پس ہمین است (بدل غلط) (اردو) بدل غلط مرکب اضافی ۔ فارسیون نے اُس تشبیہ کو کہا ہے جو تشبیہ اوّل سے بہتر ہو جس کا بیان لفظ (غلط کہا) یا (نہیں نہیں) یا (بلکہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے "میرا یار تارا ہے نہیں نہیں بلکہ چاند ہے" "میرے معشوق کا درجہ آسمان ۔ غلط کہا ۔ عرش کے برابر ہے" "میرے ممدوح کا رتبہ فلک بلکہ عرش کے برابر ہے"

بدل کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معاوضہ کردن و تبدیل ساختن باشد (فغانی شیرازی ے) بہ نعیم ہر دو عالم نکند بدل فغانی ؛ نظری بہ نازنینی زرہ نیاز کردن ؛ (انوری ے) ای کردہ در و عشق تو اشکم بخون بدل ؛ وی ایزدم سرشتہ ز عشق تو در ازل ؛ (اردو) معاوضہ کرنا ۔ بدلنا ۔

بدلگام اصطلاح ۔ بقول سروری در لطائف (۱) معروف (۲) کنایہ از کسیکہ سر باطاعت فرو نیارد (شیخ سعدی در ہزل ے) نازک اندام ناخوشی می کرد ؛ بدلگامی و سرکشی می کرد ؛ خوابنیدش ز لطف بر زانو ؛ قضی الامر کیف ما کانوا ؛ صاحب برہان صراحت معنی اوّل کند کہ اسپ بدلجام باشد یعنی ہیچ دہنہ را قبول نکند و نسبت معنی دوم گوید کہ کنایہ از مخالفت کنندہ صاحب رشیدی فرمایند

توسن و سرکش صاحبان بحر و ناصری ذکر
این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید
کہ اسپی را گویند کہ ہیچ دہنہ را قبول نکند
و ازین جہت بر مطلق سرکش خواہ انسان
باشد خواہ اسپ و استر وغیرہ اطلاق
کنند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و معنی اول برای اسپی استعمال کنند
کہ در اطاعت نباشد و لجام را می کشد و
غالب باشد بران و پروای آن نکند
و معنی دوم بر سبیل مجاز برای غیر اسپ
ہم یعنی انسانی کہ ناسخن شنو است و زبان
دراز و سرکش (اردو) منہ زور (۱)
بقول آصفیہ سرکش گھوڑا وہ گھوڑا جو
لگام کو نہ مانے۔ روکے نہ رُکے (نصیر
ے) سخت منہ زور ہے اے شوخ ترا
توسن ناز ؛ اُس پہ کوڑا ترے کاکل کا
بجا لگتا ہے ؛ (۲) منہ پھٹ۔ بدلگام۔
دریدہ دہن۔ بدزبان جیسے ؛ وہ بڑی
منہ زور عورت ہے اسکے منہ کون لگے ؛ سرکش
بقول آصفیہ فارسی۔ باغی۔ نافرمان متمرد

بدل گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مرادف بدل شدن است کہ گذشت
(سنائی غزنوی ے) پندی دہمت اگر پذیری
از من ؛ ناسورترا بدل نگردد شیون ؛
(ظہوری ے) شکوہ ہای گردش گردون
بدل گردد بشکر ؛ طول روز وصل اگر عرض
شب ہجران شود ؛ (اردو) دیکھو بدل شدن

بدل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول استہ
و بجرواند بکسر دال مہملہ (۱) یاد داشتن
(حسن بیگ عجزی ے) فلک بعمر خود از ہر کہ
یافت آزاری ؛ بدل گرفت و بعہد تو انتقام
کشید ؛ مؤلف عرض کند کہ (۲) ناراضی
بودن بدل و کینہ در دل داشتن است

مطلقاً یاد داشتن نباشد و (۳) بفتح اوّل و دوم معاوضہ گرفتن (ملّا جامی ؎) بر ہیچ بدل نتوان گرفتن بدلی ہ تو بی بدلی ترا بدل نتوان یافت ہ (اردو) (۱) یاد رکھنا۔ (۲) دل میں رکھنا۔ بقول آصفیہ کینہ توز ہونا۔ کپٹ رکھنا۔ برائی کی گرہ باندھنا۔ (۳) معاوضہ قبول کرنا۔

بدل گزیدن استعمال۔ بفتح اوّل و دوم و بضم کاف فارسی انتخاب معاوضہ کردن و بدل قبول کردن (انوری ؎) ای بدل چو جان بدلی نیست بر توام ہ بر بی بدل بدل چگنو گزیند کسی بدل ہ (اردو) بدل قبول کرنا۔ بدل پسند کرنا۔ بدل قرار دینا۔

بدل گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اول و دوم بمعنی بدل شدن است کہ گذشت (خسرو ؎) پر تو او تافت بر وے ز حل ہ گشت سعادت بہ نحوست بدل ہ (اردو) دیکھو بدل شدن۔

بدل یا تحلّل اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث عوض چیزی کہ تحلیل می شود از بدن مؤلف عرض کند کہ باضافت لام اوّل و تشدید لام دوم و سکون لام سوم مرکب عربی زبان است کہ فارسیان بترکیب خود استعمال کردہ اند (اردو) بدل یا تحلّل کہہ سکتے ہیں یعنی اُس چیز کا عوض جو تحلیل ہو چکی ہے۔ مذکّر۔

بدل مہمل اصطلاح۔ مرکب توصیفی است و کنایہ از لفظی کہ بی معنی و ہم وزن لفظی باشد و استعمال آن در محاورہ می آید و ہیچ اثر بر معنی نکند چنانکہ تال مال و تار مار و غیرہ (و ہمین را تابع مہمل) ہم گویند ما این اصطلاح را از زبان معاصرین عجم شنیدہ ایم و معنی لفظی این عوض کہ مہمل است یعنی لفظی کہ مرکب است از دو لفظ یکی اصلی کہ معنی دارد و دیگری بدل آن

(۲۵۰۱)

(۲۵۰۲)

کہ مہمل است۔ بخیال ما (تابع مہمل) بلحاظ معنیش بہتر از (بدل مہمل) است ما این را باعتبار (مؤید الشعرا) قائم کردہ ایم کہ از معاصرین عجم بود خدایش بیامرزد او می گفت کہ (تابع مہمل) اصطلاح عرب است فارسیان ہمین را (بدل مہمل) می گویند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) تابع مہمل۔ اس لفظ کا نام ہے جو بے معنی اور ہم وزن ہو جس کا استعمال محاورہ مین ہوا ہو جیسے آتا پتا۔ بقول امیر (تابع مہمل) یہان متبوع پر تابع مقدم ہے اور ایسا ہی ہے (ادل بدل)

بدل نقش بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تصور کردن است مؤلف عرض کند کہ (نقش بستن) مصدر ریست کہ بجای خودش می آید کہ آن را بالفظ بدل مرکب کردہ اند و موحدۂ مفتوحہ بمعنی بر باشد کہ ترجمۂ علی است و دل بدال مہملہ مکسور بمعنی قلب و خاطر و معنی لفظی این نقش شدن چیزی بر دل است مخفی مباد کہ صاحب رہنما در معنی این کار از احتیاط گرفت۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ (بدل نقش بستن) تصور کردن نیست بلکہ قائم شدن تصوری و خیالی مستحکم در دل است چنانکہ "محبت او بدلم نقش بست" یا "صورت او بدلم نقش بست"۔ فتامل (اردو) دل پر نقش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ کسی بات کا دل مین جم جانا۔ دل مین بیٹھ جانا۔ نقش کا لبحر ہو جانا۔ صاحب رہنما کا ترجمہ (تصور کرنا) صاحب آصفیہ نے (تصور) پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔ کسی شئی کی صورت دل مین باندھنا۔ غور۔ دھیان ادراک۔ منصوبہ۔ سوچھ۔

بدلہ بقول جہانگیری و جامع و رشیدی مرادف بدرہ مؤلف عرض کند کہ ما بر بدرہ حقیقت ماخذ این بیان کردہ ایم کہ این مبدل آن باشد رای مہملہ بدل شد بہ لام چنانکہ چنار و چنال

دیگر هیچ (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدلہجہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح لام وجیم تازی بمعنی بدآواز و بدالحان و بدزبان مؤلف عرض کند کہ لہجہ لغت عرب است بقول محققین عرب بالفتح بمعنی زبان ومحاورہ و وضع تکلم وآواز خوش ولغت (انتہی) پس بہ تحقیق ما بدلہجہ در فارسی زبان اسم فاعل ترکیبی وکسی باشد کہ نطق ہر یک زبان را بہ لہجۂ آن ادا نکند وتعمیم بیان کردہ محققین اوّل الذکر درست نیست (اردو) بدلہجہ سکتے ہین وہ شخص جو کسی زبان کا لفظ اُس زبان کے لہجہ مین ادا نہ کرے۔

بدل یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی معاوضہ یافتن است (ظہوری ؎) اگر بہر نقطت بدل یافتند ؎ بمعنی ترا گوش بر تافتند ؎ وسند دیگر از جامی بر بدل گرفتن گذشت (اردو) بدل پانا۔ معاوضہ پانا۔

بدلیون بقول برہان با یای حطی بروزن سرنگون بمعنی سریانی صمغی باشد سیاہ رنگ و بسرخی مائل۔ مشہور بہ (مقل ازرق) اگر بخور برگیرند یا بخور کنند بوا سیر را نافع صاحب محیط بر مقل گوید کہ بسریانی مقلا وبرومی بذالیون وبیونانی مادیقون و افلاطن وفدیلیون وبترکی قارا وبعربی قفر وکور ومقل الیہود وبفارسی بوی جہودان وبہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این برالہ گذشت فارسیان استعمال این لغت بر سبیل تبدیل کردہ اند از ینجاست کہ بعض محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند۔ بدیلون ہم بہمین معنی گذشت و این مبدل آنست

که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال
پس این مفرّس باشد (ارد و) دیکھو الہ۔

بدم بالضّم بفتح اوّل و دال ابجد (۱) امی بسرعت و (۲) بمعنی بنفس و (۳) بکسر اوّل امر دمیدن۔ صاحب مؤید ذکر معنی اوّل کند بحوالۂ قنیه و بذکر معنی دوم و سوم گوید که (۴) بمعنی بَدآم و (۵) بدمراد (۶) بضمّ اوّل و فتح دوم مخفف بودم و بقول شمس بکسر با و ضمّ دال (۷) دنبه (۸) تفاخر کردن مؤلّف عرض کند که سبحان الله چه موشگافیها بکار برده اند در معنی اوّل بای معیّت است و استعمال این بر زبان معاصرین عجم نیست البته اینَدم بمعنی همین دم و فی الفور مستعمل است۔ طالب سند باشیم و در معنی دوم هم بای معیّت۔ استعمال این هم نه بینیم و مشتاق سندی باشیم و شک نیست که دَم بمعنی نَفَس است و بمعنی سوم ضرورت بیان نداشت که بوجود مصدر مشتقاتش را بیان کردن و با بای زائد آوردن تحصیل حاصل است و بمعنی چهارم مخفف بَدآم یعنی بدستم و بمعنی پنجم چنانکه حافظ گوید (۵)

بدم گفتی و خورسندم عفاک الله نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا را

و بمعنی ششم مخفف واحد متکلم مصدر بودن و بمعنی هفتم خبری دهد از مایه تحقیق صاحب شمس و مقصودش جزین نباشد که بر لفظ (دُم۔ بالضّم) بای زائد زیاده شد بمعنی با دُم دنبه گفتند ما نشنیدیم و ندیدیم که فارسیان دنبه را بدم گفته باشند سندی باید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و معنی هشتم بیان کرده صاحب شمس هم غلط محض است و خبری دهد از فهم محقق بی تحقیق۔ حق آنست که این لغت اصلا قابل بیان نبود همین است تائید فضلا که موضوع صاحب مؤید است و این است بی تحقیقی صاحب

شمس و نا این را نگذاشتیم تا حقیقت طلبان در غلط نیفتند (اردو) (۱) سرعت سے جلدی سے۔ فوراً (۲) دم کے ساتھ۔ نفس کے ساتھ (۳) دمیدن کا امر۔ پھونک مار۔ اور یہہ دمیدن کے تمام معنون پر شامل ہے (۴) بدہون برا ہون (۵) مجھ کو برا جیسے "مجھکو برا مت کہو" (۶) مین تھا (۷) دنبہ۔ دکن مین اُس عربی بکرے کا نام ہے جسکی دم زبردست اور عریض اور چربی دار ہو معلوم ہوتا ہے کہ دنبہ پر ہاے نسبت زیادہ کرکے دنبہ بنا لیا اور پھر نون میم سے بدلکر دمبہ ہوا بعض معاصرین عرب بھی اس لفظ کو انھین معنون مین استعمال کرتے ہین۔ (۸) گردنی دینا۔ دکن مین مستعمل ہے کو صاحب آصفیہ نے (گردن مین ہاتھہ دیکے نکالنا) کہا ہے۔ یعنے گردن پکڑکر نکالنا

بدم تیغ زدن کسی را مصدر اصطلاحی تہ تیغ آورون کسی را و قتل کردنش (صائب) قطرہ آنکس کہ پی آب بظلمت می زد ۔ کاش خود را بدم تیغ شہادت می زد (اردو) کسی کو تہ تیغ کرنا۔ قتل کرنا۔

بدمذہب اصطلاح۔ بقول انند بجوالہ فرہنگ فرنگ بفتح میم وسکون ذال معجمہ وفتح ہا بدمشرب و بدطریق مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمذہب کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا عقیدہ بگڑا ہوا ہو۔

بدمذہبان اصطلاح۔ بقول بحر وضمیمہ برہان اشارہ بافلاکیہ و فرماید کہ معنی ترکیبی مراد نیست مؤلف عرض کند کہ کسانی کہ بر مذہب و مشرب خود قائم نباشند و اعتقاد بر فلکیات دارند ازین نیست کہ این جمع اصطلاح گذشتہ باشد و بس (اردو) دیکھو بدمذہب یہی جمع ہے اور بحالت اضافت بدمذہبون

بدمرد اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که بفتح اول وسوم مقابل نیکمرد است - قلب اضافت مرد بد (اردو) برا شخص - مذکر -

بدمزاج اصطلاح - کسی که زشت خو باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری ۵) مردم زغم وغم علاجست ؎ با خود چه کند که بدمزاج است ؎ (اردو) بدمزاج - دیکھو بدخیم -

بدمزگی اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح میم وزای هوز (۱) عدم لذت وبیمزگی و (۲) بمجاز کنایه از سرد مهری میان دوستان مؤلف عرض کند که بر لفظ بدمزه بقاعدهٔ فارسی بحذف های هوز کاف فارسی ویای مصدری زیاده کرده اند (اردو) بدمزگی - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث (۱) بدذائقه پن (۲) رنجش - آزردگی - رنجیدگی - بگاڑ - ناموافقت -

بدمست اصطلاح - بقول انند وبحر بفتح میم وسکون سین مهمله کنایه از مست گذارده وبی خود (ملا جامی ۵) گردد قدح باده بکف چشم غزالان ؎ بدمست نگاه تو که بر ساغرم افتد ؎ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمست بقول آصفیه - نشه مین چور - مدهوش - نشه مین بادولا - سیه مست - شریر - لچه - شهوت پرست

بدمستی اصطلاح - حالت مستی - وبی خودی است - یای مصدری بر بدمست زیاده کرده اند دیگر هیچ (ظهوری ۵) ورع در مجلس رندان زبان خود نگهدار دل ؎ که می تر دامنی کند بدمستی ناگه خمار من ؎ (اردو) بدمستی بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث بدمست سیه مستی - شهوت پرستی -

بدمعاش اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بدروزگار وبدزندگانی مؤلف

عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) فرہنگ فرنگ بدسود یعنی آنکه معامله بنا راستی بدمعاش۔ دیکھو بدزندگانی۔ کند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است

بدمعامله اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ (اردو) بدمعامله دیکھو بدادا کے دوسرے معنے۔

(الف) بدمموم اصطلاح۔ صاحب ناصری ذکر الف بحوالۂ برہان کند و فرماید که بدنام

(ب) بدممون معروف است وصاحب برہان (الف) را نوشته فرماید که لغت زند و پازند باشد یعنی ترسیدن و رسیدن و در نسخهٔ دیگرش (ب) به همین معنی کرد و (الف) ترکیب صاحب هفت هر دو را نوشت و صاحب انند بر (الف) قانع مؤلف عرض کند که (مدممونتن) به میم اوّل مفتوح و دال مهملهٔ ساکن و میم مفتوح با میم مضموم و واو و نون ساکن و فوقانی مفتوح با نون ساکن مصدر فارسی قدیم است بمعنی ترسیدن و رسیدن که بجایش می آید و صاحب موارد ذکرش کرده پس اگر علامت مصدر (تن) را دور کنیم (مدممون) باقی می ماند به میم اوّل و همین است اسم جامد و اسم مصدر۔ صاحب برہان هم مصدر مذکور را بجای خودش ذکر کرده پس متحقق شد که درین اصطلاح میم بدل شد بموحده برخلاف قیاس یا همین مثال را برای این قسم تبدیل قائم کرده موافق قیاس گیریم یا تسامح محققین باشد که در کتابت میم را موحده کردند و خیال ما تائید آخر می کند زیرا که از محققین زبان دان کسی ذکر این نکرد و آنچه ناصری بدنام را معروف گفته هیچ تعلق ازین لغت ندارد پس (ب) اصل است و میم مبدلش و هر دو بمعنی ترس و ترسندگی و فرار و رسیدگی۔ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) ڈر۔

دیکھو باس۔ فرار بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بھاگنا۔

بدمہر اصطلاح۔ بی مہر و بی محبت و سرد مہر و سنگ دل و ظالم و بیرحم۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) از تو بدمہر خرجفا غلط است ؎ عرض خوبی سرد و غلط است ؎ (ولہ ؎) رسم دیرینۂ بدمہر انست ؎ یار گردیدن و برگردیدن ؎ (اردو) سرد مہر۔ بقول آصفیہ۔ بے مہر۔ بے محبت۔ بیرحم بیوفا۔ سخت دل۔ ظالم (میر ؎) صبح اس سرد مہر کے آگے ؎ قرص خورشید ہو گیا بدتر ہے یہ ایام ہم کافور کا ؎

بدمہری اصطلاح۔ بقول انند بجوالۂ فرہنگ سنسکرت ترنگ بمعنی سرد مہری مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر سرد مہر زیادہ کردہ اند پس معنی این بی مہری و بیرحمی و سخت دلی و ظالمی است (اردو) سرد مہری۔ فارسی اسم مؤنث۔ بے مہری۔ بے وفائی بے مروتی سنگدلی۔ (ناسخ ؎) میرے سینہ پر تو ن کی سرد مہری سے ہے داغ ؎ مشک سے

بدن بقول ضمیمہ برہان (۱) معروف است و (۲) زرۂ کوتاہ۔ صاحب انند بجوالۂ فرہنگ گوید کہ (۳) بضم اول بروزن شدن مخفف بودن جہار نسبت معنی اول فرماید کہ بالتحریک در صراح جسد آدمی و بجوالۂ قاموس گوید کہ از جسد آدمی سوای سر و بجوالۂ عین الخلیل می آرد کہ از جسد سوای موی و سر و فرماید کہ در ہندی تمام روی و کلہ و ابدان جمع آن۔ فارسیان بمعنی جسم استعمال کنند و لہذا (بدن شمع و (بدن کوہ) نیز آمدہ و (بدن صبح) استعارہ باشد (باقر کاشی ؎) دائم خورند خون دل خویش عاشقان ؎ پیوستہ باشد از بدن خود غذای شمع ؎ (خواجہ جمال الدین سلمان

ے) تا عماری فلک راست غلاف از اطلس ؛ تا قبای بدن کوه گران از خارست از بقای ابدی باد بقای قد تو ؛ که بقائی بوجود تو مزین چو قباست ؛ نیز فرماید که از سینه و پشت مراد است (نظامی ے) بپوشید خفتانی از کرگدن ؛ مکلک بزر زاستین تا بدن ؛ و گوید که بهر تقدیر (۱) دفتر گل (۲) سیمین (۳) شگوفه (۴) قفس سیم (۵) مغز بادام (۶) نازک (۷) نازنین (۸) نسرین (۹) نقرهٔ خام ـ از صفات و تشبیهات اوست (صائب)

ے) رتبهٔ چهار است در صفا بدنش را ؛ دفتر گل فرد انتخاب ندارد ؛ (سلمان ۳۵) بباغ شیر فلک باد خشمت ار گذرد ؛ ز شاخ ثور بریزد شگوفهٔ بدنش ؛ (طالب املی) بلخی ۴۵) چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام ؛ تن تو در قفس سیم کرده است مرا ؛ (هلالی ۵۲) پاکیزه تنی چو نقرهٔ خام ؛ نازک بدنی چو مغز بادام ؛ صاحب سخنان فرماید که بدن لغت سنسکرت است بمعنی سر و چهره ـ صاحب ساطع متفق باو عرض کند که بمعنی اول لغت عرب است و تصرف فارسیان در معنی چنانکه بالا مذکور شد بر سبیل تفریس باشد ـ مخفی مباد که از صراحت بهار (۱) و (۳) و (۴) و (۵) و (۸) و (۹) تشبیه است و (۲) و (۶) و (۷) صفات بدن ـ عجبی نیست که بر بان سنسکرت از لغت عرب آمده و جا دارد که بالعکس آن ـ مخفی مباد که از کلام نظامی پیداست که بدن از گردن تا کمر را گفته اند و هر دو دست در ان داخل است پس بهار که از سینه و پشت مراد گرفت ـ درست نباشد ـ فتامل ـ و نسبت معنی دوم عرض صاحب که بر سبیل مجاز است و معنی سوم مخفف (اردو) (۱) بدن ـ بقول آصفیه ـ عرض

اسم مذکر جسم۔ تن۔ ڈیل۔ گلے سے کمر تک کے جسم کو بھی فارسیون نے بدن کہا ہے۔ (۲) وہ زرہ جو کمر تک ہو۔ صاحب آصفیہ نے زرہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ چلستہ۔ جوشن۔ بکتر۔ لڑائی کی ایک پوشاک کا نام جو لوہے کی کڑیون سے بنی ہوئی ہوتی ہے (اسیر ۵) ڈر گیا اس درجہ تیغ ابرو خمدار سے ۔ آئینہ پہنے ہے جوہر سے زرہ فولاد کی ۔ (۳) رہنا۔ بودن کا ترجمہ۔

بدنام اصطلاح۔ بقول برہان و بہار بانون بروزن سرسام (۱) شہرت کردن بہ بدی باشد و (۲) مرضی است کہ اسپ و استر را بہم میرسد و آن را سراجہ گویند صاحب بجر بذکر ہر دو معنی بالاصراحت معنی اوّل کند کہ کسی کہ شہرت بہ بدی گرفتہ باشد خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم بنسبت معنی اوّل بر صاحب برہان اعتراض کند و فرماید کہ این غلط فاحش است چرا کہ بدین معنی بدنامی است بیای مصدری مؤلف عرض کند کہ مقصود محققین بالاخیرین نباشد کہ معنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است یعنی نام بد دارندہ طرز بیان محققین بالاخان آرزو را در غلط انداخت او مقصودشان را نفہمید۔ صاحب بجر صراحتش کرد حق آنست کہ طرز بیان شان خوب نبود (ظہوری ۵)

چون ظہوری در گداز انفعال ناکسی ۔ چون نباشم (نیک نامی چون تو) بدنام نیست ۔

مخفی مباد کہ درین شعر (بدنام) مضاف است بسوی (من) شاعر گوید کہ در گداز انفعال ناکسی (مثل ظہوری) چرا نباشم کہ چو نیکنامی بدنام من است یعنی بدنام شد بہ معشوقی من و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب برہان بر سراجہ ہم ہمین قدر نوشتہ و صراحت مزید نکردہ کہ چہ قسم مرض است

وصاحب انند سراجہ را ہم لغت فارسی گفتہ و در تعریف علامات مرض پی نبردہ

وصاحب ناصری ہم ہمچنان حیف است کہ از تحقیق مزید قاصر ہم معاصرین عجم ہم تائید نامی کنند و بیطار عجمی را نیافتیم کہ صراحت مزیدی کرد (اردو) (۱) بدنام بقول آصفیہ فارسی۔ وہ شخص جس کے نام پر داغ لگ گیا ہو (۲) چارپایوں کا ایک مرض جس کا اردو نام اور تعریف معلوم نہو سکی۔

بدنام افتادن مصدر اصطلاحی بمعنی بدنام شدن۔ ما اشارۂ این بر معنی سوم افتادن کردہ ایم (حافظ شیراز ؎) صوفیان جملہ حریفند و نظر بازی ولی زین میان حافظ دل سوختہ بدنام افتاد۔ (اردو) بدنام ہونا۔

بدنام ساختن استعمال بمعنی بدنام کردن است (ظہوری ؎) بنقص آرام

راساز ند بدنام کریبان ہم بابرامی نسازند (اردو) بدنام کرنا۔

بدنبال افتادن مصدر اصطلاحی۔ پیروی کسی شدن و تعاقب کردن (ظہوری ؎) پیش خواہد رفت کارم در ثنای شہریار چون ظہوری خوش بدنبال سخن افتادہ ام (ولہ ؎) بس مشکل است حال دل ناتوان من افتادہ مرگ رشک بدنبال جان من (اردو) پیچھا کرنا۔ بقول آصفیہ تعاقب کرنا۔ رگیدنا۔ درپے ہونا۔ (شوق ؎) میرا پیچھا بس اب نہ کیجئے آپ میرے گھر مجھکو جانے دیجئے آپ پیچھے پڑنا۔ بقولہ درپے ہونا۔

بدنبال افگندن مصدر اصطلاحی بقول آنند بحوالۂ بہار در عقب گذاشتن (صائب ؎) سبک جولان کند شوق سبکروحش گر آنہا را بدنبال افگند منزل درین رہ

کاروان ہا را ؛ مؤلف عرض کند کہ دنبال در اینجا بمعنی پس است ؛ مطلقا (اردو) پیچھے چھوڑنا ۔

بدنبال گردیدن | مصدر اصطلاحی

بمعنی در پی شدن است (ظہوری ؎) بدنبال نمک گردم ظہوری ؛ کہ بر ریش دل افگار بندم ؛ (اردو) پیچھے پڑنا ۔ دیکھو بدنبال افتادن ۔

(۱۰۱۵)

بدنج | بقول شمس باول و ثانی مکسور ہلیلہ باشد صاحب محیط بر ہلیلہ گوید کہ اسم فارسی است معرب آن ہلیلج و اہلیلج و بہندی ہڑ و ہڑاو در انگریزی مرو بلن و چیبولک نامند و آن ثمر درختی است چہار نوع باشد (۱) زرد (۲) ہندی (۳) کابلی (۴) چینی جمیع اقسام آن سرد در اول و خشک در دوم و ہمہ مطفی صفرا و نافع آن و نافع جذام و خفقان و توحش و در طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و ہاضم غذا و مقوی خلط معدہ و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ ہیچ نکشود کہ بدنج لغت کدام زبان است و کسی از محققین تائید صاحب شمس نمی کند و جز ین نیست کہ (بدنج) را کہ بموجب دوم گذشتہ است محقق بی تحقیق بہ نون سوم نقل کرد و ہمدرانجا ہم (بدنج) در عالم بی تحقیقی است و نظر بر اعتماد مؤید ذکرش گذشت و تبدیل موحدہ بانون یا بالعکس آن ہم نیامدہ کہ بوسیلہ آن این را مبدل آن دانیم واللہ اعلم بحقیقۃ اللغت (اردو) دیکھو بدنج

بدندان | اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی (۱) از تہ دل و فرماید کہ در کتب دیگر نوشتہ اند کہ نقط دندان در ہمہ معنی دخل بسیار دارد اگرچہ وجہ آن معلوم نیست (وحید ؎) آن عقیق لب کہ از نقش تکلم سادہ است ؛ گر اجازت می دہی جانان

بدندان می کنم پ؛ فرماید که اگرچه معنی حقیقی
در اینجا بی تکلف درست می شود ولیکن
انسب اوّل است چرا که طرف لطف
ایهامی همانست وارسته فرماید که کنایه باشد
از لائق و مناسب و بمعنی رغبت
و خواهش نیز. صاحب بحر بر معنی دوم و سوم
قانع. صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که
بالفظ بودن و خائیدن و خوش آمدن و گزیدن
و گشیدن و کندن و گرفتن و گزیدن و نوشیدن
مستعمل مؤلف عرض کند که حیف از همه
محققین اوّل الذکر که ناحق و نارو اطمع
آزمائی کرده اند. سند وحید متعلق بامصدر
(بدندان کردن) که می آید (بدندان) ترکیب
موحده بالفظ دندان (۱) بمعنی حقیقی بر
دندان و دردندان و بادندان است و بس
و (۲) بمعنی اصطلاحی کنایه از مرغوب و سند
این از (اثیر اخسیکتی) بر (بدندان بودن)
می آید که متعلق به همین لفظ و همین معنی است
و اصطلاحی که از ترکیب آن با مصادر فرس
قائم می شود در ملحقات این عرضه میدهیم
و بحث آن در اینجا بی محل است (اردو)
(۱) دانتون مین۔ دانتون پر۔ دانتون کے
ساتھہ۔ (۲) مرغوب۔

بدندان بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول
سروری (در ضمیمه) کنایه از مناسب
بودن (اثیر اخسیکتی ؎) لب و دندان
ترا سجده برم چون پروین پ؛ کز جهان ای
مه تابان تو بدندان منی پ؛ صاحب جهانگیری
در ملحقات بحواله سند بالا گوید که بمعنی لائق
و مناسب بودن (اثیر ؎) هستند شاهدان
شکر لب به لعل تو پ؛ لیکن ازان میانه
بدندان من توئی پ؛ صاحبان برهان و رشیدی
و بحر و سراج متفق با جهانگیری (میر مغزی ؎)
دوش بدندان گزیدم لبت پ؛ زانکه لبت

بود بدندان من ؛ مؤلف عرض کند که سند میر معزی بکار این می خورد و بس ولیکن بخیال ما معنی اصطلاحی این مصدر میر مرغوب بودن است و این بهتر از مناسب و لائق بودن و سند میر معزی تائید خیال ما می کند و هر دو اسناد اثیر اخسیکتی متعلق بدین مصدر نیست بلکه متعلق است (بدندان) که گذشت و همدر آنجا اشارهٔ این هم کرده ایم خان آرزو بذیل (بدندان خوش آمدن) ذکر این هم کرده و همین معنی مرغوب بودن را نوشته (اردو) مرغوب ہونا ۔

بدندان خائیدن مصدر اصطلاحی صاحب انند بذیل (بدندان) اشارهٔ این کرده از معنی این ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است که خائیدن بقول بحر بمعنی چاویدن می آید (اردو) دانتون مین چبانا ۔

بدندان خوش آمدن مصدر اصطلاحی بقول سروری در ملحقات کنایه از محظوظ بودن (انوری ۵) ای بدندان دولت آمده خوش ؛ درد دندانت هیچ بهتر هست ؛ سند دیگر بر (بدندان کندن) می آید صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده گوید که فراهانی علیه الرحمه این را از اصطلاحات آورده گوید که کنایه از محظوظ بودن است و این محل تامل چه معنی مذکور تنها از خوش مستفاد می شود ۔ دندان را دخلی نیست ۔ صاحب برهان گوید که کنایه از لذت یافتن و محظوظ شدن باشد و صاحب بحر همرنگ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی خوش آمدن و محظوظ شدن و فرماید که اما آنچه از اطلاق دندان معلوم می شود آنست که در جائیکه بدل نسبت داشته باشد استعمال می نمایند چنانکه از بن دندان بمعنی از ته دل و صمیم قلب و غالب که (بدندان بود

بمعنی مرغوب دل بودن باشد ولیکن هیچ
معلوم نشد که دندان اینجا بدل چه نسبت دارد
مؤلف عرض کند که درین اصطلاح
(دندان) برسبیل مجاز بمعنی ذوق است
ومعنی لفظی این مصدر اصطلاحی بذوق
خوش آمدن وکنایه از مرغوب دل شدن
وبس. خان آرزو قریب بمنزل رسیده
راه گم کرده است ونمیدانیم که ضرورت
نسبت بدل چرا است وچرا نسبت بذوق
نمی کند تا ذوق آن را بدل ببرد (اردو)
مرغوب ہونا۔

بدندان فروکردن مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته (۱) خوردن و (۲) فروبردن
صاحب انند گوید که می توان گفت که محمول
برحقیقت است (ظهوری ؎) آن روز
که افگند قضا سفرهٔ روزی پخصمت
جگر خویش فروکرده بدندان پ مؤلف
عرض کند که معنی اول درست است برسبیل
کنایه ومعنی حقیقی (۳) بدندان گرفتن است
که علامت خوردن باشد ومعنی دوم بیان
کرده وارسته قابل نظر است که فروبردن
بمعنی داخل کردن است وبس وازینمعنی
ازین مصدر اصلا پیدا نیست وقریب
بمعنی (فروبردن بحلق) باشد ومرادف
(بدهن گرفتن) یعنی خوردن متعدی (اندهن
افتادن) که می آید (اردو) (۱) نوالہ کرنا
بقول آصفیه لقمہ کرنا۔ کھا جانا۔ (۲) داخل
کرنا (۳) دانتون مین لینا منہ مین لینا

بدندان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده ازمعنی
ساکت مؤلف عرض کند که (۱) گرفتن
بدندان و (۲) کنایه از مکیدن۔ امیر خسرو
؎) زنخدانت بدندان می کنم گه (بهین
مرجان خود را می کنم چه پ (اردو) (۱) دانتون

مین پکڑنا۔ (۲) چوسنا۔ بقول آصفیہ بکیدن کا ترجمہ۔

(الف) بدندان کشادن | مصدر اصطلاحی ۔صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندی کہ او پیش کردہ مصدر مرکب ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) بدندان کشادن گرہ | پیدا می شود کہ بہ تکلف عقدہ کشادن است کہ چون ناخن کار نکند نوبت بدندان رسد (کلیم در صفت نیشکر ؎) بتان چون لعل خندان می کشایند ۔ گرہ ہایش بدندان می کشایند ۔ (اردو) (الف) دانت سے کھولنا جیسے "گرہ مضبوط ہوگئی ہے دانت سے کھولو" (ب) گرہ دانت سے کھولنا۔

بدندان کشیدن | استعمال۔ صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت و سندی پیش نکرد مؤلف عرض کند کہ بمعنی لنطی کشیدن چیزی بدندان باشد (کلیم در شدت تب ؎) تا نسوزد در تن من یادگار دوست را ۔ ز استخوان پیکان جانان را بدندان می کشم ۔ (اردو) دانتوں سے کھینچنا

(الف) بدندان کندن | مصدر اصطلاحی ۔صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت (انوری ؎) در پشت دست باز بدندان بکند چرخ ۔ تا چون خوش آمدی تو بدندان روزگار ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی تحقیقی خراشیدن بدندان باشد و از سند دیگر کہ پیش کرد مصدر مرکب۔۔

(ب) بدندان کندن لب | پیداست کہ کنایہ از گزیدن لب باشد دیگر ہیچ (وحید ؎) آن عقیق لب کہ از نقش تکلم سادہ است گر اجازت می دہی جانان بدندان می کنم ۔ (اردو) (الف) دانتوں سے کریدنا۔ کھرچنا۔ (ب) لب چوسنا۔

(۲۵۱۱)

(الف) بدندان گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بدیل (بدندان) کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی خفیفی گرفتن چیزے بدندان است و از اسنادی که پیش کرده مصادر

(ب) بدندان گرفته آوردن | پیدا ست

(ج) بدندان گرفته بخدمت کشیدن | و این رسم ولایت است که چیزی را که نذر دهند (غیر از زر) بر سر گذاشته می آرند یا بدندان گرفته و این آئین تعظیم مخاطب است دیگر هیچ۔ پس استعمال همین آئین درین هر دو شعر است (کمال اسمٰعیل ؎) همیشه باد چنان کاورند سدی درت ؎ گرفته کام جهان اختران بدندان باز ؎ (نظامی ؎) اگر میل دارد بجان هم خوشم ؎ بدندان گرفته بخدمت کشم ؎ (اردو) (الف) دانتون مین پکڑنا (ب و ج) دانتون مین پکڑ کر پیش کرنا اور بلحاظ محاورۂ هند سر پر رکھکر پیش کرنا

بدندان گزیدن | استعمال۔ صاحب اسند ذکر این بدیل (بدندان) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است واز سند میر معزی که بر (بدندان بودن) گذشت مصدر

بدندان گزیدن لب | پیدا ست که بمعنی (۱) مکیدن لب باشد و (۲) رشک و افسوس کردن بحسرت (صائب ؎) تا زکف دادست صائب دامن وصل ترا ؎ گاه پشت دست گاهی لب بدندان می گزد ؎ (ولہ ؎) هر کسی راهست بر عیب زنخدان تو چشم ؎ تا شکر خند قیامت لب به دندان می گزد ؎ (اردو) (الف) دانت سے کاٹنا بقول آصفیہ دانتون سے کترنا۔ (ب) (۱) دیکھو بدندان کندن لب (۲) ہونٹھ کاٹنا۔ بقول آصفیہ افسوس ظاہر کرنا حسرت سے

(۱۵۲)

ہونٹھہ چبانا۔ رشک کرنا۔ (ظفر ۵) کاٹتے ہیں ہونٹھہ اس حسرت سے ہم اے بادہ نوش ؎ لب بلب محفل میں تجھ سے ساغر مل کیوں ہوا؟

بدندان نداشت اصطلاح۔ بقول شمس دختر نداشت و فرماید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نشد و خلاف قیاس است و تحقیق صاحب شمس در اکثر لغات آئین من الامس۔ چارۂ جز ین نیست کہ اعتبارش نہ کنیم (اردو) لڑکی نہ رکھتا تھا۔ اسکو لڑکی نہ تھی۔

بدندان نوشتن استعمال۔ صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش مصدر مرکب (بدندان نوشتن لب را) پیدا

کہ بمجاز بکیدن لب و بوسہ دادن باشد۔ (میر حسن ۵) دارد ز دل بدست لبت بندہ قصہ ؎ لب پیش دار تا کہ بدندان نویسش ؎ بخیال ما این را مصدر اصطلاحی قرار دادن درست نیست (اردو) اس کا ترجمہ دانتوں سے لب پر لکھنا ہے اور حاصل لب چوسنا۔

بدنژاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و زای فارسی بد اصل و فرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدنسل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح نون و سین مہملہ بد اصل و حرامزادہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بد اصل۔

بدن سیمین بر آب فلان مقولہ۔ بقول شمس یعنی بر شکل و بر طریق فلان مؤلف عرض کند کہ

صاحب مؤید (بذل سیمین) را به ذال معجمه دوم ولام سوم بمعنی بخشش بسیار نوشته و (برآب فلان) را بمعنی برطریق فلان و برشکل فلان آورده ـ صاحب شمس هر دو را جمع کرد و برمعنی آخر الذکر قانع شد للہ العجب چه بی تحقیقی است لغات فرس و رچه خرابی و قاتل (اردو) ناقابل ترجمہ

(الف) بدنشستن
(ب) بدنشین

استعمال ـ صاحب آصفی بذکر (الف) از معنی ساکت معلوم می شود که از برای (ب) این مصدر را قائم کرده است و (ب) را ذکر کرده گوید که اکثر بلفظ نقش و قمار مستعمل می شود (کلیم ہمدانی ؎) بگذر ز خمار بوسه بازی کاینجا ست که نقش بدنشین است ـ بہار نسبت (ب) ہمزبان آصفی که نقل بردار بہار است مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی مقابل خوش نشستن است گویند که "این نقش خوش نه نشست" و (ب) اسم مفعول ترکیبی است و بصفت نقش و غیر ذلک می آید یعنی نقش بد قائم شده را نقش بدنشین گویند (اردو) (الف) برا بیٹھنا (ب) اچھا نہ جما ہوا جیسے "یہ نقش اچھی طرح پر نہیں جما ہے"

بدنشین شدن قمار

مصدر اصطلاحی بہار بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (بدنشین) بجایش گذشت و این مصدر ترکیبی متعلق بہمان است ـ بمعنی نشست درست نشدن در کاری که غیر از قمار هم مستعمل چنانکه گویند که "منجم ما درین کار بدنشین شد" یعنی درست نه نشست ـ پس این را مخصوص به قمار کردن درست نباشد (صائب ؎) منال از نقش کم گر شد قمارت بدنشین اینجا که چشم بد

بقدر نقش باشد درکمین اینجا پ (اردو) پانسونکی نشست درست نہونا کسی کام کی نشست درست نہونا۔

بدنعل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ از صفات ذمیمۂ اسپ باشد مؤلف عرض کند کہ مقصودش چنین نباشد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اسپی کہ رفتار او بد است و نتیجۂ بدنعلی غیر ازین نباشد (اردو) وہ گھوڑا جسکی چال اچھی نہو۔ بدپویہ کہہ سکتے ہین

بدن عمارت اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ترکیب عمارت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بدن را درینجا بمعنی ترکیب و طرز گرفتہ اند بر سبیل مجاز۔ دیگر ہیچ (اردو) ترکیب عمارت۔ مؤنث۔ طرز عمارت بدنگر کہہ سکتے ہین۔

بدنفس اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح نون و سکون فا بمعنی بدذات و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (منہ ے) بدنفس مباش بد گمان باش پ و زبد اندیش در امان باش پ (اردو) دیکھو بداندیش۔ بدذات۔ بدسرشت۔ بدنفس بھی کہہ سکتے ہین۔

بدنگار اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) معروف (۲) کنایہ از مخالف و شخصی کہ سر اطاعت و انقیاد فرو نیارد مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال بدش نشد و مقصود جہانگیری از معنی اول غیر از (بدخط) نباشد کہ گذشت و برای این معنی نگار درینجا اسم مصدر یا امر حاضر نگاشتن است و در معنی دوم نگار بمعنی نقش پس معنی لفظی این بد نقش و کنایہ از بدخصائل و بدخو و سرکش و مخالف (اردو) (۱) دیکھو بدخط (۲) دیکھو بدذات۔ بدخیم۔

بدنگر اصطلاح۔ بقول انند بجوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح کاف فارسی بمعنی بدنظر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نظر بد دارندہ (اردو) بدنگاہ۔ بدنظر کہہ سکتے ہین یعنی وہ شخص جو کسی کو بری نظر سے دیکھے اور نفسانی خواہش کے ارادہ سے گھورے۔ صاحب آصفیہ نے (بدنظر دیکھنا) کا ذکر فرمایا ہے۔

بدنما اصطلاح۔ بقول بہار و انند و بحر بمعنی بدنمود و چیزی کہ نمود خوب نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) زمن نصیحت اگر نیست خوشنما امّا ؎ ببزم غیر تو بس بدنماست پہلویت ؎ (ولہ ؎) بیجاست التفات تو با غیر و بدنماست ؎ بر خیرگی مشور و زطعن بجا بترس ؎ (اردو) بدنما بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدزیب۔ بھونڈا شکل

بدنمود اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار و بحر و انند مرادف بدنما مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (طغرا ؎) بنمودی گر از تیرگی بدنمود ؎ شدی گاو تکیہ زچرخ کبود ؎ (اردو) دیکھو بدنما۔

بدنمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند طغرا را متقاضی نوشتہ کہ بر بدنمود گذشت مؤلف عرض کند کہ (بدنمود) را در شعر مذکور ماضی مطلق این خیال کردہ ورنہ بسند این مصدر نمی آورد معنی شعر خوب می فہمد۔ مخفی مباد کہ (بدنمودن) بمعنی حقیقی (۱) بنظر بد آمدن و (۲) بد ظاہر کردن ہر دو آمدہ کہ نمودن لازم و متعدی ہر دو باشد (اردو) (۱) برا لگنا بقول آصفیہ ناگوار گزرنا۔ گران معلوم ہونا۔ دکن مین اسی کو برا دکھنا کہتے ہین (۲) برا بنانا

بقول آصفیہ۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا ہماری رائے مین (بُرا ظاہر کرنا) بھی کہہ سکتے ہین۔

بدنہاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون بمعنی بدگہر و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدسرشت۔

(الف) بدنہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وسند کہ از سعدی شیراز پیش کردازان ۔۔۔

(ب) بدنہادن بنیاد پیداست (ے)

بسی برنیامد کہ بنیاد خود بکندند آنکہ بنہاد بنیاد بد۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی نہادن چیزی بہ بدی است و (ب) بنیاد بد قائم کردن (اردو) (الف) کسی چیز کو بُری طرح سے رکھنا۔ تیڑی رکھنا۔ سیدہی نہ رکھنا (ب) بُری بنیاد ڈالنا بُری بنیاد قائم کرنا۔

بدنہ کوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (۱) حصّہ درمیانی کوہ و بقول بول چال (۲) جسم کوہ۔ مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدن ہای ہوز زائد است و مجموعًا مرکب اضافی جیف است کہ نقل عبارت روزنامہ نشد تا تصفیہ معنی می کردم وقیاس مقتضی معنی اوّل است (اردو) (۱) پہاڑ کا درمیانی حصّہ۔ مذکّر (۲) پہاڑ کا جسم۔ مذکّر۔

بدنیّت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح تحتانی بدارادہ و بدباطن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی ارادۂ بد دارندہ۔ (اردو) بدنیّت۔ بقول آصفیہ۔ بُرا ارادہ رکھنے والا۔ بدنظر۔

بدو بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون واو (۱) اسپ تندرو را گویند صاحب

جامع گوید که اسپ دونده و تندرو باشد
خان آرزو در سراج فرماید که بکسر مشهور
است و اگر مشتق است از دویدن بفتح
باید چنانکه در برهان است و بجاز بکسر نیز
صحیح است. بهار نقل نگارش مؤلف عرض
کند که محققین آخر الذکر که ذکر اشتقاق دویدن
کنند. امر حاضرش دانسته اند و بر معنی غور نفرموده اند
بخیال ما مخفف (بدرو) باشد که یک دال
مهمله حذف شده (بدو) باقی ماند و بفتح
اوّل درست است نه بکسر و اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بدرونده و کنایه از
اسپ تندرو و آنچه بکسر مشهور است (۲)
امر حاضر بدودیدن (ظهوری ل) در معرکه
بدوسواران عیب است ز لاشه
سوار ترکتازی کردن ز (ملا طغرا در تعریف
براق ل) ز رفتار آن آسمانی بدو ز
بود جاده چون کهکشان راه رو ز صاحب

رهنما ذکر این بمعنی دوم کرده (اردو) (۱)
تندرو گھوڑا۔ مذکر (۲) دوڑ۔ دوڑنا کام حاضر

بدواز اصطلاح۔ بقول سروری بحوالهٔ تحفه
بدال مهمله بروزن انباز (۱) جای آرام و
نشیمن و قرار باشد و بحوالهٔ شرفنامه گوید که بر واز
به را مهمله و بتواز به تا هر دو بمعنی آرام گاه
و نشیمنهٔ باز است که بعربی مبقعه گویند و فرماید
که ببای فارسی هم آمده صاحب برهان بذکر
معنی اوّل گوید که (۲) بال کشودن طیور
را هم گویند و صاحب جامع همزبانش صاحب
ناصری این را مرادف بتواز گوید که بتای
فوقانی گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل
مرادف و مبدل معنی اوّل بتواز که تای فوقانی
بدال مهمله بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت
و پدواز که ببای فارسی و دال مهمله می آید
مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شود
چنانکه تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض

می شود کہ مبدّل پرواز است کہ می آید بہ
تبدیل بای فارسی موحدہ و رای مہملہ بہ دال
مہملہ چنانکہ بارداں و بادواں (اردو)
(۱) دیکھو بتواز کے پہلے معنے (۲) پرواز موئث
بدوختن درآمدن استعمال۔ در معرض
دوخت آمدن و دوختہ شدن۔ لازم دوختن
(ظہوری ۵) عیب است مباد آفت
جیب ؛ چاکی کہ بدوختن درآید ؛ (اردو)
سیا جانا۔
بدودست ودہان نگاری کردن مصادر
بدودست ودہان نگاہداشتن اصطلاحی
بقول بحر بجدّ تمام پاس و محافظت کردن
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد
کہ موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بر زبان
دارند و حقیقت اینست کہ این اصطلاح
مخصوص بود باجانوران چہارپایہ کہ بر
سبیل مجاز عام شد برای انسانان ہم

(اردو) حفاظت کرنا نہایت احتیاط
کے ساتھہ۔
بدورانداختن استعمال۔ صاحبان
انند و بہار عجم بذکر ضمّ دال از معنی سالکت
مؤلّف عرض کند کہ بمعنی دورانداختن
و دور کردن است موحّدہ مفتوح اوّل
زائد است و بس (صائب ۵) چون
فلاخن بگرد خویش مگردد ؛ ہر کہ بر دل گران
بدورانداز ؛ (اردو) دور کرنا۔
بدوره صاحب سروری بحوالہ نسخہ
وفائی گوید کہ بفتح باو را و ضمّ دال مہملہ
(۱) خوردنی باشد کہ در ابزاری گرہ بستہ
باشند صاحب برہان گوید کہ بروزن
تنوره طعامی را نام است کہ از جائی زلہ
کردہ در لنگی و رومالی بستہ باشند و فرماید
کہ بروزن مسخرہ ہم آمدہ و باین وزن
(۲) بمعنی حصّہ و بہرہ نیز صاحب جامع

(۲۵۱)

بذکر معنی اوّل فرماید که مرادف بدرزه که گذشت صاحب ناصری بذکر قول برهان گوید که در فرهنگها نیافتیم و این همان لغت بدرزه است که گذشت تبدیل یکدیگر یا تصحیف و بروزن سخره بی معنی است و بروزن تنوره درست باشد لیکن بفتح دال نه بضم و معنی این نیز مانند (دریوزه) خواهد بود یعنی بدوره حاصل شده چنانکه درویشان کنند. خان آرزو در سراج گوید که بروزن تنوره بمعنی بدرزه و بدرمه و چون کسی سند نیاورد جرم بخطای شخصی معیّن نمی توان کرد مگر آنکه گوئیم هر سه صحیح است مؤلّف عرض کند که قول جامع که از اهل زبانست سند را ماند اگر سند نیاوردن جرم است بیش از همه خان آرزو مجرم باشد که اصلا پابند سند نیست و این لغت را هم صحیح داند و سند نیاورد آنچه ناصری

تصحیف گوید غلط است و بروزن تنوره موافق قیاس باشد در ماخذ که چون طعام را در لنگ یا رومال دور کرده می برند و از جائی بجائی منتقل کنند بر یاوت موحده که افادهٔ معنی معیت کند بدوره نام کردند ضرورت ندارد که تبدیل (بدرزه) گیریم که ماخذ این واضح تر است و تعلق با (دریوزه) هم ندارد چنانکه خیال صاحب ناصری است و معنی دوم برسبیل مجاز است صراحت فرید بر (بدرزه) کرده ایم و بلحاظ ماخذ بالا بفتح دال صحیح می نماید چنانکه خیال ناصری است (ارد و) دیکھو بدرزه۔

بدوس اصطلاح۔ بقول انند بجوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ضمّ ثانی لغت فارسی است بمعنی (۱) محبّت و مهربانی و (۲) امید و (۳) شمشیر مؤلّف عرض کند که از برای معنی اوّل توانیم که این را بفتح اوّل مخفف

(بدوستی) گیریم و معنی دوم را مجاز دانیم اما معنی سوم هیچ تعلق ازین قیاس و ماخذ ندارد چنین که اسم جامد دانیم ولیکن مجرد قول محقق بالا بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت (اردو) (۱) محبت - مهربانی - مؤنث (۲) امید - مؤنث (۳) تلوار - مؤنث -

بدوستی استعمال - بقول وارسته و بحر یعنی قسم دوستی و فرماید که این قسم در ایران بسیار شائع (سالک یزدی ه) بدوستی که زما دشمنی نمی آید کهتی زخود شده چون شیشه سنگ خارهٔ ما صاحب اند گوید که تخصیص دوستی بی جاست بلکه در غیر نیز مستعمل چون بجان تو و بجان پای تو و امثال آن مؤلف عرض کند که بای قسم است در اول این و دوستی بمعنی حقیقی است خلاف دشمنی وارسته بکم غوری حلف را به دوستی مخصوص کرده است و تخصیص با ایران هم کرده و ما هیچ تخصیص را پسند نه کنیم - این استعمال قابل بیان نبود که اقسام موحده بجایش مذکور شد (اردو) قسم سے دوستی کی -

بدولت فلان اصطلاح - بقول انند و بهار - مثل باقبال فلان مؤلف عرض کند که معنی این بوجه فلان و بوسیلهٔ فلان است و حقیقت اینست که موحده افادهٔ معنی ذریعه کند که ذکرش در اقسام موحده برمعنی سیزدهم گذشت و دولت بمعنی خود است پس معنی لفظی این بوسیلهٔ دولت فلان و حالا در استعمال برای غیر دولت مند هم تهنیت یا مرقوم چنانکه بحق غیر دولت مند هم گویند "بدولت شما این مضمون را یافتیم" یعنی بوسیلهٔ مغز شما - مرادف (اردو) دولت فلان کے گذشت -

(والۂ ہروی ؎) چرا بدولت دل مرجع زمانہ
نباشم ؟ کہ ہست حادثہ ہا را تمام پشت و
پناہی ؟ (صائب ؎) ہوا بدولت پیری
مسخر من شد ؟ قد خمیدہ کم از خاتم سلیمان
نیست ؟ (اردو) بدولت۔ دیکھو از دولت

بدون استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح اوّل وضمّ ثانی بمعنی بغیر و بجز و
علاوہ مؤلف عرض کند کہ دون لغت
عرب است بقول منتخب بالضّم بمعنی زیر
وخلاف وفوق وغیرہ پس فارسیان بزیادت
موحّدہ مکسور در اوّلش مفرّس کردند در
محاورہ بمعنی فوق الذکر صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار استعمال
این چنین می کند "بدون جفت وزیرہ وامداد
می استند" یعنی غیر تائید و امداد چیزے

ایستادہ می شود (اردو) بدون بقول
آصفیہ حرف استثنا بغیر۔ ماسوا۔

(۱) **بدو نیم** اصطلاح۔ (۱) بقول
(۲) **بدو نیم زدن** بحر۔ دو پارہ و (۲)
بہ تحقیق ما تنصیف کردن و دو پارہ کردن
(انوری ؎) تیغ کینت نعوذ باللہ
از و ؟ روح را در بدن زند بدو نیم ؟
مؤلف عرض کند کہ موحّدہ در اینجا بمعنی
بر یا در باشد کہ ترجمۂ آن در عربی علی و
فی آمدہ (اردو) (۱) دو ٹکڑون مین دو
حصّون مین (۲) دو ٹکڑے کرنا۔

بدو نیم کردن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بدو نیم زدن کہ گذشت (انوری ؎)
از معجزۂ کہ ماہ کردی بدو نیم ؟ معصومان را
زآتش قلب چہ بیم ؟ (اردو) دیکھو بدو نیم زدن

بدہ بقول جہانگیری با اوّل وثانی مفتوح وہای مختفی خشکہ پلاو را گویند و آن را
بتہ نیز خوانند (حکیم فردوسی ؎) پرستندہ باشم آتش کدہ ؟ نسازم خورش

جز بشیر و بده ؛ صاحب برهان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) درختی است بغایت سخت که هرگز بار نه دهد و (۳) هر درخت بی میوه را گویند عموماً و (۴) درخت بید را خصوصاً و (۵) بضم اوّل رکوئی سوخته که با خماق آتش بران زنند صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم و پنجم کرده نسبت معنی پنجم گوید که قاد خماق است که بده هم گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید که عرب آنرا غرب گویند (منه ۵۲) این پنج درخت است که می نارد بار ؛ بید و بده و سرو سپیدار و چنار ؛ (نزاری قهستانی ۵۳) سم تو او فکنده به پیکان بید برگ ؛ بر پیکر معاند تو لرزه چون بده ؛ و بذکر معنی پنجم گوید که در عراق عجم بد و پودار با هم ترکیب کرده خف را (بدپود) گویند (حکیم فردوسی ۵۴) همه دیگ کز پود و چوب و بده ؛ جهان چون سیه دیگ تاری شده ؛ صاحب قدائی گوید که (۶) باهر دو زیر باجی است که بادرم ها بکارگذاران کشور می رسانند (مالیات) خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که مبدّل بته که گذشت دال مهمله به تا بدل شود (چنانکه تتر و بدتر) و بذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان فرماید که تحقیق آن در بای فارسی بر بده می آید و بر بده فرماید که درختی که در عربی غرب گویند و همدر انجا بحوالهٔ قوسی گوید که ببای تازی و بروایتی پارسی درخت بید است و فرماید که حقیقت آنست که بده و رای بید است **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل با خان آرزو اتفاق داریم که مبدّل بته باشد یعنی دوش که بنای فوقانی گذشت نسبت معنی دوم صاحب

محیط بر بده گوید که اسم فارسی عرب است (پس متحقق شد که لغت فارسی زبان است واسم جامد بدینمعنی) و بر عرب هرچه می نویسد ما ذکرش برارطی کرده ایم که بجایش گذشت و معنی سوم و چهارم بر سبیل مجاز است و بس و بمعنی پنجم این را مبدل بده دانیم که بیای فارسی می آید و بد بدون های هوز هم بر معنی چارمش گذشت و نسبت معنی ششم باعتبار فدائی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بتہ کے دوسرے معنے (۲) دیکھو ارطی (۳) ہمدرخت جو بار نہ لاے (۴) بید۔ مذکر (۵) دیکھو بد کے چوتھے معنے (۶) ایک قسم کا خراج اور محصول ہے جسکو فارسیون نے بدہ کہا ہے۔

بدہضمی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عدم ہضم و عدم گوارش مؤلف عرض کند بد و ہضم بمعنی اوست و یای مصدری در آخرش و بمعنی قصور ہضم مستعمل بشتاق سند استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) بدہضمی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ سوءہضمی اجیرن۔ گرانی۔ آن پچ۔

بدہ عاقبت نزار اصطلاح۔ بقول شمس تندرستی و بمعنی مؤلف عرض کند که بده لغت عرب است بقول منتخب بالفتح ناگاه و بی اندیشه آمدن و بقول انند بالفتح وضم آغاز هر چیز ناگاه و ناگاه آینده پس معنی ترکیبی این برای معنی اصطلاحی درست نمی شود و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند پیش نشد و محققین فارسی زبان ازین ساکت مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) تندرستی بیعیبی۔ مؤنث۔

بدہ قرأت دانستن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری و رشیدی و بحر و ملحقات برہان کنایہ از شناختن بواجبی۔ صاحب انند

بذکر معنی بالا گوید که ده نفر بوده اند که قرأت را وضع کرده اند و عاصم و حمزه از انجاعه اند (ظهوری ۵) ای شیخ ز اهل صحبت میدانم ۵ در بیع حرام حرمتت می دانم ۵ مصحف خوری و بهر که کردی پیمان ۵ رسوات بده قرأتت می دانم ۵ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۱) واقف بودن به ده اقسام قرأت یعنی کامل بودن در فن تجوید و مجازاً (۲) بمعنی بخوبی دانستن (اردو) (۱) فن قرأت مین کامل ہونا (۲) اچھی طرح پر جاننا۔ بخوبی واقف ہونا۔

بده کار اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی مقروض مؤلف عرض کند که بده لغت فارسی است که گذشت و کار بمعنی حقیقیش پس معنی لفظی این کسی که باج بذمه او باشد و مجازاً بمعنی قرضدار۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از قرضدار (اردو) مقروض بقول آصفیه۔ غربی۔ اسم مذکر۔ قرض دار وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دین دار۔ مدیون و امدار۔ وہ شخص جس نے قرض لیا ہو۔

بده ماهی بلورین آبدار اصطلاح بقول شمس یعنی بده انگشت تر و تازه معشوق صاحب هفت گوید که ای قسم ده انگشت تر و تازه معشوق۔ صاحبان مؤید و اند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که در اول این بای قسم است که بجایش گذشت و (ده ماهی بلورین آبدار) بر سبیل کنایه ده انگشتان یار را گفته اند به تشبیه بلور و آبداری بحقیقتی که تعریف این باتر و تازه کرده اند دلیل آنست که از تعریف تشبیه بی خبر و ذوق سخن ندارند۔ حق آنست که این بطور اصطلاح ضرورت بیان نداشت زیرا که بای قسم بر بسیاری از الفاظ می آید که

حدی و انحصاری ندارد و ذکرش بر معنی دوازدہم موحدہ گذشت (دہ ماہی بلورین آبدار) البتہ کنایہ ایست کہ بجای خودش می آید و (ماہی بلورین) ہم (اردو) قسم ہے یار کے انگلیون کی۔

بدہ مرأت دانستن مصدر اصطلاحی بقول شمس یعنی بواجبی دانستن مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدہ قرأت دانستن) است کہ گذشت محقق بی تحقیق (قرأت) را (مرأت) نوشت۔ تسامح اوست و بی خبری از ماخذ۔ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو بدہ قرأت دانستن۔

بدہمہ را بدمیداند مثل۔ صاحب محبوب الامثال بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدسرشت و بدنیت می زنند کہ او ہمہ را مثل خود می داند و این ترجمہ (المرء یقیس علی نفسہ) باشد (اردو) بقول محبوب الامثال "ساون کے پھوٹے کو ہرا ہرا سوجھتا ہے" دکن مین کہتے ہین "جیسا خود ہووے اورونکو سمجھتا ہے"

بدہن افتادن استعمال۔ بقول انند و بہار کنایہ از رسوا شدن و زبان زد مردم گشتن بزبونی و عیب (اشرف) خویش را در نظر خلق نگہدار اشرف کہ نظرہا چو فتاوی بدہن ہا افتی و خان آرزو و بحر این را (بدہن ہا افتادن) نوشتہ اند و احتیاط شان نظر بسد اشرف است مؤلف عرض کند کہ (بدہن افتادن) بہتر است از (بدہن ہا افتادن) (اردو) منہ مین پڑنا۔ بقول آصفیہ زبان پر چڑھنا" بچے کے منہ مین بات پڑی اور سب مین پہیلی"

بدہن گرفتن استعمال۔ گرفتن چیزی بدہان متعدی معنی حقیقی بدہن افتادن

اشارہ این بر (بدندان فرو کردن) گذشت (اردو) دانتوں میں پکڑنا۔

بدی بقول ضمیمہ برہان و مؤید دانند و هفت (۱) مخفف بادی است یعنی همیشه و جاوید باشی و (۲) نقیض نیکی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۳) بمعنی بسج مؤلف عرض کند کہ در محاورہ فارسی بمعنی اول باشی می آید و بودی هم اگرچہ لفظاً بادی هم صحیح است ولیکن استعمالش نیافتیم تا بتخففش چہ رسد البتہ (۴) بالضم مخفف (بودی) است کہ واحد مخاطب است از مصدر بودن و بمعنی دوم یای مصدری بر لفظ بد زیادہ کردہ اند و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ صاحب هفت بر بادی فرماید کہ آنچہ منسوب بہ باد باشد از فلکیات همچو برج جوزا و دلو و میزان پس معلوم می شود کہ معاصرین عجم استعمال مخفف این کردہ اند بحذف الف دوم دیگر هیچ (اردو) (۱) تو رہے (۲) بدی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ برائی۔ بد خواہی (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر راس۔ منازل سیارہ۔ سیارہ کا گھر یا مقام آسمانی دائرہ کا بارہواں حصہ۔ (۴) تو تھا۔

بدیبج بقول جہانگیری و برہان و جامع و رشیدی و اسند با اول و ثانی مکسور بلیلہ باشد مؤلف عرض کند کہ همین لغت بہ موحدہ سوم عوض تحتانی گذشتہ است۔ ذکر خواص طبیعت این همہ را نجا کردہ ایم خان آرزو گوید کہ غالباً تصحیف است و ما گوئیم کہ مبدل (بدیج) باشد کہ موحدہ بہ تحتانی بدل شود چنانکہ بالبوس و بالیوس (اردو) دیکھو بدیج۔

بدید بقول اند و غیاث بفتح اول و کسر ثانی بمعنی ظاہر مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ موحدہ

زائد بر لفظ دید زیاده کرده اند و دید بمعنی نظاره و تماشا اسم مصدر دیدن است که می آید و معنی لفظی این بالتماشا و نظاره و کنایه از ظاهر دیگر هیچ (اردو) ظاهر بقول آصفیه عربی۔ آشکار۔ صریح۔ عیان۔ روشن۔ واضح کھلا ہوا۔ پرگھٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہ۔ باطن کا نقیض۔

بدیدن بقول شمس بالفتح (۱) دور شدن و (۲) یکسو شدن راه از راه و فرماید که لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست۔ معاصرین عجم بزبان ندارند۔ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند که محجرد قول شمس اعتبار را نشاید واز ماخذ (بدید) هم هیچ تعلق ندارد صاحبان بحر و نوادر و موارد که محقق مصادر اند این را ترک کرده اند جز این نیست که (۳) بر مصدر دیدن موحده مکسور زائد است

وبس (اردو) (۱) دور ہونا (۲) راستہ کا جدا ہونا (۳) دیکھنا۔

بدیدن دادن مصدر اصطلاحی بمعنی اجازت مشاهده دادن است و مشغول مشاهده کردن (ظهوری ۵) بدیدن داده ام از هر بن مو دیده دیگر بحکم دولت بیدار در خواب است خواب امشب بچ (اردو) مشاہدہ کی اجازت دینا مشاہدہ میں مشغول کرنا۔

بدی را بدی سهل باشد جزا مثل پنجابی **اگر مردی احسن الی من اساء** خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این شعر را بطور مثل بموقع عفو بجائی زنند که دشمنی که از و گزند رسیده باشد بدست گرفتار باشد و او هم برای عفو خود این مثل را زند مقصود همین قدر است که جزای بدی به بدی سهل است ولیکن مردی آنست که

(۷۱۵۸)

معاوضه بدی به نیکی کنی مرادف (در عفو لذتیست که در انتقام نیست) (اردو) دکن مین کہتے ہین "برائی کا بدلہ بھلائی سے کرلے" بدون سے نیکی بھلی"

بدلیسه بقول برهان بروزن حریسه (۱) چرم وچوبی باشد مدوّر که در گلوی دو ک کنند و (۲) تخته میان سوراخی را نیز گویند که بر سر چوب خیمه می گذارند صاحب جامع فرماید که مخفّف بادریسه حکیم صاحب ناصری گوید که همان بادریسه خیمه خان آرزو در سراج آورده که مخفّف بادریسه

مؤلّف عرض کند که غیر از تصرّف محاوره نباشد که معنی سوم بادریسه درین لغت نیست وصراحت ماخذ همه را نجا کرده ایم معنی (اردو) دیکھو بادریسه کے پہلے اور دوسرے

بدیشان استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی بایشان صاحب هفت بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی بدی ایشان مؤلّف عرض کند که در معنی اوّل دال مهمله بدل الف است چنانکه بآن وبدان ومعنی دوم باضافت تحتانی مرکّب اضافی است وشان مخفّف ایشان (اردو) (۱) ان کو (۲) اون کی برائی

(الف) **بدیع** بقول بهار تازه ونو ونام یکی از فرزندان امیر حمزه (محسن تاثیر) چه مه گیتی فروز شب نشینان ؛ بدیع آثار آمالعل خندان ؛ مؤلّف عرض کند که لغت عرب است بقول منتخب نو پیدا شده ونو پیدا کننده فارسیان این را بمعنی عجیب و نادر استعمال کنند وگاهے این را بالغات فارسی وعربی بقاعدهٔ فارسی مرکّب هم کنند که در ملحقات می آید چنانکه

(ب) **بدیع آثار** اسم فاعل ترکیبی بمعنی آثار بدیع دارنده وعجیب - سند این از کلام

(۲۵۱۹)

محسن ہالا گذشت (اردو) الف وب نادر عجیب غریب۔ ندرت رکھنے والا۔

بدیع بدن (۲۵۲۰) استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی۔ تناسب اعضا دارندہ و باعتبار تناسب اعضا کسی کہ عجیب وغریب ونادر وخوب باشد (انوری ؎) مقیم منزل ہفتم مہندسی دیدم ؎ دراز عمر قوی ہیکل و بدیع بدن ؎ (اردو) وہ شخص جو باعتبار جسم عجیب اور نادر ہو۔ نادر جثے والا۔

بدیع دولت (۲۵۲۱) استعمال۔ از قبیل (بدیع بدن) اسم فاعل ترکیبی (۱) کسی کہ دولت او عجیب باشد وبسیار رود (۲) قلب اضافت دولت بدیع کہ مرکب توصیفی است (انوری ؎) رفیع ہمت آن کرد باستارہ قران ؎ بدیع دولت این گشتہ در زمانہ سمر ؎ (اردو) (۱) نادر الدولت والا۔ بڑی دولت والا۔ بڑا دولت مند (۲) نادر دولت۔ بڑی دولت عجیب دولت۔ مؤنث۔

بدیع رقم استعمال۔ بقول بہار در صفات کاتب وقلم مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوش نویس نادر الوجود کہ در قلمش ندرتی باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدیع رقم اوس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کی خوش نویسی مین ندرت ہو۔

بدیع صنع اصطلاح۔ بقول بحر وشمس روح اعظم وہم او گوید کہ روح اعظم (۱) کنایہ از جبرئیل علیہ السلام و (۲) اشارہ بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونسبت اصطلاح زیر بحث فرماید کہ (۳) قالب آدم صاحب برہان در ملحقات خود این را (بدیع صنیع) نوشتہ ذکر ہر دو معنی بالا کنند وصاحب مؤید بذکر این نسبت معنی سوم

برآدم قناعت کردہ و صاحب انند متفق بابرہان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت صنع بدیع است یعنی صنعتی است کہ نادرات وکنایہ از ہر سہ معنی بالاحیف است کہ سند استعمال پیش نشد کہ تصفیۂ این اختلاف میکردیم مشاق سند باشیم (اردو) (۱) جبرئیل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار مقرب فرشتون مین سے ایک مشہور فرشتے کا نام جو خدائے تعالی کی طرف سے رسولون پر احکام پہنچایا کرتے تھے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر (۳) قالب انسانی بدن انسانی۔ انسان کا جسم۔ مذکر۔

بدیمن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم تحتانی وسکون میم شوم و نامبارک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدیمن کہہ سکتے ہین یعنی نامبارک۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے منحوس پر فرمایا ہے۔ بدبخت۔ بدنصیب شوم۔ بدطالع۔

بدین استعمال۔ بقول انند وغیاث و شمس بالفتح وکسر ثانی بمعنی باین مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ الف بدل شد بدال مہملہ چنانکہ بآن و بدان (اردو) اس سے۔

بدین تخت روان اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) یعنی آسمان و (۲) نقش فلک صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ (تخت روان) بقول بحر بمعنی آسمان و تخت سلیمان علیہ السلام و آسپ وچہار ستارۂ نقش می آید پس در ینجا ترکیب بکلی بدین آوردہ بر دو معنی قناعت کردن جزین نیست کہ محقق فاضل تسامح کرد کہ از عبارت کتابی بعوض آنکہ اصطلاح (تخت روان) را گیرد نقل لفظ (بدین) ہم با او کرد و مجموعۂ آن را در ردیف موحدہ جاداد و صاحب شمس

تقلش برداشت و در نسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور
عبارتی زائد در تعریف اوست که تشبیهه
تخت را برای آسمان ثابت می کند ما گذاشتیم
و در اینجا همین قدر کافی است که کلمهٔ بدین
درین اصطلاح تحریف است و بس (اردو)
دیکھو تخت روان ۔ مذکر ۔

بدینسان استعمال یعنی باین طرز و باین (۲۵۲۲)
صورت است که سآن بقول برهان بمعنی طرز
و روش می آید (ظهوری ے) در آب زند
بدینسان بباد در صبحم باعجیب نیست که گاهی
به آه شام برآیم (اردو) اس طرح ۔ اس
طور سے ۔ اس طریقہ سے ۔

بدین سبزه زار اصطلاح ۔ صاحب مؤید
گوید که (۱) اشارت سوی فلک است کذا
فی الادات و فرماید که در قنیه (۲) بمعنی کم
اصل و فاسق صاحب شمس بر معنی اول قانع
مؤلف عرض کند که (سبزه زار) بمعنی مردم فاسق

و بداصل می آید و همه را بنجا صراحت ماخذ
کنیم در اینجا برای هر دو معنی طالب سند استعمال
باشیم تا ببینیم که لفظ بدین بچه ضرورت زیاده
شده است بخیال ما ضرورت ندارد که لفظ
بدین را داخل اصطلاح کنیم ۔ فلک را نظر
بر رنگش سبزطاق گویند و این کنایه باشد و
اگر استعارهٔ سبزه زار هم گویند عیبی ندارد
ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) سبزطاق (۲) دیکھو سبزه زار ۔

بدین گاو اصطلاح ۔ بقول شمس اشارت
به گاو زمین است مخفی مباد که (گاو زمین)
بقول بحر (۱) کنایه از قوتی است که خدای
تعالی در مرکز زمین خلق کرده است و (۲)
گاوی است که زمین بر پشت اوست مؤلف
عرض کند که معنی دوم مبنی بر عقائد هنود و اهل
فارس است که گویند بر آب زیر زمین ماهی
است و بر پشت ماهی گاوی و بر یک شاخ

گاو زمین است چون بعد از زمانی آنرا برشاخ دوم گیرد زلزله در زمین پیدا شود پس هر دو معنی بالا از (بدین گاو) پیدا کردن محتاج سند است مجرد قول صاحب شمس کافی نیست و بخیال ما کلمهٔ بدین درین اصطلاح داخل کردن غلط باشد جادارد که گاو یا این گاو را استعاره گیریم از گاو زمین۔ (اردو) (۱) مرکز زمین کی قوت مؤنث (۲) گاو زمین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عقائد اہل ہنود اور فارس مین وہ گاے جسکی پیٹھ پر تمام زمین ٹھہری ہوئی ہے اور وہ خود ایک مچھلی پر ٹھہری ہے۔ عوام مین مشہور ہے کہ اس گاے کے دونون سینگون پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب گناہون کے بوجہ سے زمین بھاری ہوجاتی ہے تو گاے تھک کر ایک سینگ سے دوسری سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال آتا ہے (مصحفی ے) جب تیغ خوش غلاف کل افگنی / گل پڑی ہے گاو زمین زمین کے نیچے اچھل پڑی ہے

بدیوار ہا کار گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار نصب کردن در دیوار ہا چنانکہ "بدیوار ہا کار میگذارند" مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو) دیوارون مین نصب کرنا۔

بدیوان بردن استعمال کسی را حاضر کردن و بردن بدیوان شاہی (ظہوری ے) برہم داد خواہی می برد / بخنجر بدیوانی کہ از بیداد در کام و زبان فریادی لرزد (اردو) دیوان شاہی مین حاضر کرنا لیجانا۔

بدیہ بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بکسر اوّل بروزن تسبیہ (۱) بمعنی آرزومندی۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ صاحب برہان غلط کرد کہ بویہ را بدیہ نوشت و دو او را دال پنداشت مؤلف عرض کند کہ اگر بویہ را اصل گیریم تبدیل واو بہ دال مہملہ خلاف

(۲۵۲۳)

قیاس نیست چنانکہ بیو و بید پس این را مبدّل بویہ توان گرفت و اتّفاق ہر چہار محققین بالا بالفظ و معنی سیما قول صاحب جامع کہ از اہل زبان است کافی است و جادارد کہ این مفرّس لغت عربی بداۃ باشد کہ بمعنی رای است (از کتب لغات عرب) پس فارسیان بہ تبدیل الف بہ تحتانی بر سبیل امالہ تصرّف در لفظ کردند و معنی رای را بہ آرزومندی بدل ساختند چنانکہ ارمغان و یرمغان و اغلب کہ مفرّس باشد از لغت عرب بدا کہ بقول منتخب بالفتح رسیدن بخاطر کسی رای خلاف رای اوّل است فارسیان بہ تبدیل الف بہ تحتانی ہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ بدیہ کردند و بمعنی آرزومندی مستعمل شد۔ (فالاوّل اقوی من الثّانی) باری حالِ خیال صاحب ناصری غلط است و اعتراض بر برہان درست نیست (اردو) آرزومندی۔ مؤنث۔

(۲) بدیہ۔ بقول صاحب مجمع الصنائع۔ صنعتی است در کلام کہ منشی یا شاعر کلام را بی رویّت و تفکّر انشا نماید و شاعر را بہ بدیہ گفتن بیاز مایند و این فن نزد ہمہ کس اعتبار تمام دارد و ہمین را ارتجال ہم نامند مؤلف عرض کند کہ (فی البدیہ گفتن) معروف است (اردو) فی البدیہ۔ برمحل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا۔

بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند	مثل مناسب
احسن بذکر این از محلّ استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمّت ہمسایۂ بد می زنند مقصود اینست کہ از حال	ہمسایۂ بد ہمسایہ واقف باشد نہ غیرش۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین "پچھواڑے کی مصیبت ہم سے پوچھو" اس کا استعمال اوس موقع پر ہوتا ہے جب کہ بُرے ہمسایہ کی

ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔

(الف) بدیہہ بفتح اول وکسر دال مہملہ وتحتانی ساکن وفتح ہای ہوز اول وفوقانی آخر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن وسخن بی اندیشہ فارسیان استعمال این ہر سہ ترکیب خود کنند وہای مذکورہ را بقاعدۂ خود بہ تلفظ ہای ہوز چنانکہ ---

(ب) بدیہہ درآمدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از ناگاہ چار چشم شدن یکبیک آمدن۔ چنانکہ ظہوری گوید (ے) زجور چند بشاطگی رود زاہد ۔ اگر بدیہہ درآید نظر نگردانم ۔ (اردو) (الف) بدیہہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بلا تامل۔ بے سوچے ۔ برجستہ (ب) اچانک مقابل ہونا۔ اچانک آجانا۔ دفعتہً مقابل ہونا۔ اچانک چار چشم ہونا۔ امیر نے اچانک پر لکھا ہے کہ مرادف اچانچک۔ (میر ے) جیسے بجلی کے چمکنے سے کسی کی سُدھ جاتی رہے ۔ بیخودی آئے اچانک ترے آجانے میں ۔

موحدہ باذال معجمہ

بذخیرہ نہادن مصدر اصطلاحی جمع کردن چیزی است (انوری ے) گرہمت دل زمن جہان بر نہدی ۔ بطبع بذخیرہ گنج گوہر نہدی ۔ مؤلف عرض کند کہ ذخیرہ بقول منتخب لغت عرب است بالفتح آنچہ نگاہ داشتہ شود وبفارسی آن را بنجی گویند (اردو) ذخیرہ کرنا۔ بقول آصفیہ ڈھیر لگانا۔ جمع کرنا۔ گودام بھرنا۔ آیندہ کی آسایش کے لئے سامان کرنا۔

بذدائیدن بقول شمس بالضم زنگ از آئینہ وتیغ وامثال آن دور کردن مؤلف عرض کند کہ زدائیدن بکسر اول بہ زای ہوز مصدر ریست بمعنی صاف کردن و

پاکیزه ساختن عموماً چنانکه دل را از غم واندوه و تیغ را از زنگ و مانند آن که بجای خودش می آید و صراحت ماخذهم همه را نجا کنیم دریجا همین قدر کافی است که موحدهٔ مکسور در اولش زائد است و محقق بی تحقیق زای هوز را ذال معجمه نوشت و غور بر ماخذ نکرد (ارد و) دیکھو ذ ذ ائیدن ۔

بذرگر اصطلاح ۔ بقول بحر و هفت و مؤید بتقدیم ذال معجمه بر رای مهمله کشاورز و کدیور صاحب غیاث گوید و صاحب انند بدنبالش پوید که درین لغت رای مهملهٔ دوم و زای سوم است نه ذال معجمه و فرماید که کسانی که ازین تحقیق آگاه نیستند بذال معجمه بجای رای مهمله می خوانند و این نزد اهل تحقیق صحیح نیست صاحب مؤید فرماید که به رای مهملهٔ دوم و زای معجمهٔ سوم خواندن غلط است زیرا چه بذر در عربی بمعنی تخم است مؤلف عرض کند که بذر به موحدهٔ اول و ذال معجمهٔ دوم و رای مهملهٔ سوم بقول منتخب بالفتح تخم کاشتن و تخمی که از و غله حاصل شود مانند برنج و گندم وغیره و برآمدن گیاه از زمین و بزر بقولش به زای هوز دوم و رای مهملهٔ سوم بالفتح تخمی که از و تره و تواابل حاصل شود و ابازیر جمع آن پس صاحب غیاث سکندری خورد و صاحب انند پیروی غلط کرد که این را به رای مهملهٔ دوم صحیح دانست معاصرین عجم هم به ذال معجمهٔ دوم می خوانند و این مرکب است با کلمهٔ گر که افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه کوزه گر و کاسه گر و امثال آن بمعنی سازندهٔ کوزه و کاسه معلوم می شود که صاحب غیاث نظر به برزگر گماشت که به رای مهملهٔ و زای هوز سوم بمعنی کشاورز می آید و دانست که این مخفف همان (برزیگر) باشد و دخل در محاوره کرد و ندانست

که (برزیگر) که می آید هم بدل بعض (برزیگر به زای معجمه دوم و رای مهمله سوم) است که مرکب از (برز) عربی و کلمهٔ گر است و آنچه (برز) به رای مهملهٔ دوم و زای هوز سوم) بمعنی کشت می آید آن هم مفرس است که فارسیان از لغت عربی (برز) که به زای هوز دوم بالا گذشت به قاعدهٔ قلب بعض وضع کرده اند (اردو) کسان دیکھو اریس

بذریں بقول شمس بالفتح (۱) نام آتشکده ایست در بلخ و (۲) نام مبارزایرانی مؤلف عرض کند که (برزین) به رای مهملهٔ دوم و زای هوز سوم بمعنی آتش و نام یکی از ائمهٔ دین ابراهیم زردشت که آتشکده ساخت و آن را آذر برزین نام است و نام مبارزی ایرانی (چنانکه می آید) پس محقق بی تحقیق رای مهملهٔ دوم را ذال معجمه و زای هوز را رای مهمله کرد و بمعنی اول و دوم گرفت دیگر هیچ (اردو) دیکھو برزین

بذل بقول بهار بالفتح چیزی بر دادن و در باختن و فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربی زبانست فارسیان بمعنی عطا و بخشش استعمال کنند و بالغات فارسی بترکیب فارسی مرکب کنند چنانکه در ملحقات می آید انحصار بهار قلت تلاش اوست۔ (اردو) عطا۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ بخشش۔ سخاوت۔ فیض۔ دیا (آتش ۵) عفو ہو جائینگے ہر چند کہ لاکھون ہین گناہ پر یہہ عطا ہے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی ہے

بذل سیمین اصطلاح۔ بقول ضمیمهٔ برہان و بحر و مؤید بخشش و بخشندگی بسیار مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است یا و نون نسبت در آخرش و معنی لفظی این داد و دهشی که منسوب بسیم است یعنی عطائی که از سکهٔ نقره بود و کنایه از بسیاری بذل (اردو) کثیر بخشش موث

بذل کردن	استعمال. صاحب آصفی	جوانی خویش پ بهنگام پیری مرانم زپیش
بذل نمودن	ذکر هر دو کرده از معنی ساکت	پ (نصیر همدانی. نشر مهما امکن در شرح
مؤلف	عرض کند که بمعنی عطا کردن و صرف	آن بذل جهد باید نمود" (اردو) عطا کرنا
	کردن است (سعدی ؒ) چو بذل تو کردم	بخشش کرنا. صرف کرنا.

بذله القول برهان وجامع بروزن طبله (۱) سخن مرغوب دلکش باشد و (۲) خواندن شعر به آهنگ. صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع. صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که شعری را گویند که به آهنگ خوانده شود خان آرزو در سراج نسبت معنی اول گوید که سخن نیکو و لطیفه و بذکر معنی دوم فرماید که شهرت بمعنی اول است صاحب انند بذکر هر دو معنی فرماید که لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالهٔ مؤید و مدار گوید که بالضم و بالکسر است و بحوالهٔ خیابان نوشته که عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آورده گوید که بالکسر والضم در عربی جائیکه بسیار بکار برند و هرچه بسیار بکار داشته شود و جائیکه ناپاک باشد و در فارسی لطیفه و سخن مرغوب و دلکش و خواندن شعر بهار گوید که در منتخب اللغت (که لغت عربست) بمعنی اول مذکور مؤلف عرض کند که ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است که فارسیان بر لغت عربی بذل های نسبت زیاده کرده مقرس کرده اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایه از سخن مرغوب و لطیف که آن را هم کمتر از عطای مصنف یا خواننده ندانند و شعری که به آهنگ خوانده شود آن را هم عطائی دانند (انوری ؒ) گر طعنهٔ ازین که رکابش در آنگند

بذلہ از ان کہ عنانش فروگذارد ؛ (اردو) (۱) لطیفہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چٹکلا۔ لطف آمیز بات۔ بذلہ۔ ظرافت کی بات۔ چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آیندہ بات۔ دلچسپ بات۔ (۲) خوش الحانی سے پڑا ہوا شعر۔ مذکر۔

(الف) بذلہ باز
(ب) بذلہ سنج
(ج) بذلہ گوی

اصطلاح۔ بقول اند ہر سہ مرادف یکدیگر بمعنی ظریف وخوش صحبت را گویند۔ بہار بر ذکر ب وج قائع وصاحب آصفی مصادر (بذلہ سنجیدن) و (بذلہ گفتن) ردہ از معنی ساکت وسندش از ملا طاہر وحید کہ برای (ج) می آید مؤلف عرض کند کہ ہر سہ اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بر زبان دارند و (الف) خلاف قیاس نیست مگر سند استعمالش از نظر ما نگذشت مشتاق سند باشیم۔ تحتانی آخرہ در (ج) زائد است وبس (ملا وحید ؎) بیا بیش ای شاعر بذلہ گوی ؎ کہ از تست ہنگامہ را آبروی ؎ (اردو)

بذلہ سنج۔ بذلہ گو بقول آصفیہ۔ لطیفہ گو چٹکلے کہنے والا۔ خوش طبع۔

بذوق چیزی رسیدن

مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن ذوق چیزی باشد (ظہوری ؎) بذوق خاکساری ہا ظہوری می رسی وقتی ؎ کہ شوخی را غبار چہرہ بر آستین باشد ؎ (اردو) ذوق حاصل کرنا۔

بذہ

بقول صاحب ضمیمہ برہان وشمس با ذال منقطہ دارگوی ساختہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آوردہ بذکر معنی بالا فرماید کہ در عربی بالفتح وتشدید بمعنی بل۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت وطرز بیان محققین بالا تحقیق معنی چنانکہ باید نمی کند وظاہر نمی شود

(۲۵۲۹)

ازگوی ساخته چه مراد است اگر گوتر بالفتح اول گیرم ظاهرا مغاک مصنوعی است و اگر بالضم گیرم گوئی که باچوگان زنند ولیکن صفت (ساخته) تقاضای معنی اول کند حیف است که محققین که باجمال بیان از اعراب لفظ را هم ترک می کنند و معاصرین عجم بزبان ندارند و سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که در نسخه قلمی مؤید همین لغت را بهمین معنی بدال مهمله آورده و بده به دال مهمله همان خشکه پلاو وغیر ذلک که گذشت وجا دارد که اصل این (بید بای فارسی) بود که در سنسکرت بمعنی صاحب ساطع بمعنی جای و مقام است فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده بای فارسی را بموحده بدل کرده باشند چنانکه تپ وتب و دال مهمله را به معجمه چنانکه آدر و آذر و این مفرس را بمعنی مغاک مصنوعی استعمال کرده باشند واللہ اعلم بحقیقة الحال این همه تاویلات از برای آن پسندیدیم که صاحب مؤید فضیلتی دارد و محقق معروفست و نظر بتائید فضل ضرورت بیان حلیه لفظ واعرابش ندارد (ارد و) مصنوعی مغاک کھودا ہوا گڑھا ۔ غار ۔ مذکر ۔

بذیون بقول سروری وجهانگیری و برهان و ناصری وجامع بذال معجمه بوزن مقرون بمعنی قماشهای نفیس (فرهنگ منظومه ص) برز و بالا بود بلند و برین ها هست بذیون قماشهای گزین ؛ صاحب رشیدی گوید که لغت عربست وصاحب قاموس بکسر با آورده بخان آرزو در سراج متفق با رشیدی گوید که احتمال تعریب دارد و صاحب مؤید هم این را بذیل لغات فارسی جا داده مؤلف عرض کند که بعض محققین بالا در تعریف این استعمال جمع کرده اند یعنی قماشها و این مبنی بر شعر فرهنگ منظومه است وحقیقت

انیست که اسم جنس مقصود است یعنی قماشی که از ابریشم است و به تحقیق ما مفرس است زیرا که صاحب قاموس همین لغت را به زای هوز بروزن عصفور بالضم وجر دجل بالکسر بمعنی قماش ابریشم آورده و بقول منتهی الارب و محیط المحیط به زای معجمه دیبا پس خرین نیست که فارسیان به تبدیل زای هوز به ذال معجمه این را استعمال کردند و این متصرف عربان عجم باشد و بس بعض مقننین فارسی زبان مثل صاحب قانون دستگیری این کلیه را بیان کرده اند که هر لغت که اول آن ذال معجمه بود فارسی نیست و هر لغت که حرف ثانی آن ذال معجمه بود غیر از بذله و بذیون و پذیرفتن و پذیره و گذاشتن و گذاره فارسی نباشد (انتهی) بخیال ما ایشان هم بذیون را فارسی دانسته اند از اینجاست که از کلیه آخر الذکر مستثنی کرده اند ولیکن کار از تحقیق ما خذ نگرفته اند حاصل آنیست که این را مفرس دانیم بوجه متصرف تبدیل ولیکن این تبدیل خبر میدهد از اینکه فعل عجمیان نیست بلکه عربان ایران است ورنه ضرورت نداشت که زای هوز را بذال معجمه بدل کنند آنانکه خیال تعریب دارند غلط باشد که عکس آن تفریس است (اردو دیبا۔ ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے جسکو فارسیون نے بذیون کہا ہے ۔ مذکر

بذیه صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آورده فرماید که بمعنی زن بدزبان است وگوید که بفتح اول وکسر دوم بذال منقوطه موکمنون و به تشدید یا لغت عرب است که فارسیان هم استعمالش کرده اند مؤلف عرض کند که نه چنان باشد بلکه فارسیان تخفیف تحتانی و بزیادت های هوز زائده در آخر این را مفرس کرده اند یا اینکه بذیه را که مؤنث

بدنی است بتخفیف استعمال کردند اندرین صورت هم تفریس باشد مشتاق سند استعمال باشیم که محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔
(اردو) بدزبان عورت۔ مؤنث۔

موحدہ بہ رای مہملہ

بر بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری بفتح با (۱) بمعنی سینہ و بقول جامع سینہ و پستان (قطران تبریزی ؎) نگہ کن روی آن دلبر چو نقش لعبت بربر ؎ دو گلنارش بہ بین پر بار و دو نارش نگر بر بر ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ این قیاس بمعنی کنار است و فرماید کہ در اصل بمعنی سینہ است و ازین مرکب است (برسام) کہ مرضی است معروف و معنی آغوش و کنار مجاز این بہار گوید کہ کلمۂ بر بمعنی اسمی و حرفی ہر دو آمدہ و صراحتش در ملحقات آید مؤلف عرض کند کہ این حرفی است بمعنی علی کہ بر معنی دوم می آید و فارسیان بمجاز آن را بمعنی سینہ استعمال کردند کہ بالای حصہ اعظم جسم است و خان آرزو درست گوید کہ معنی سوم این یعنی آغوش و کنار مجاز ازین
(اردو) سینہ۔ مذکر۔ دیکھو اسیا۔ صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سینہ۔ پستان۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو میں اس معنون میں مستعمل نہیں ہے غالباً آپکا تسامح ہے۔ یا ہماری معلومات کی کمی۔

(۲) بر۔ بفتح بالقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری بمعنی بالا کہ زبر نیز گویند (کمال اسمعیل ؎) ہر کہ منظور تو شد ہمچو ستارہ زشرف ؎ جایگاہش بر ازین طارم

نہ منظر باد ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ حرفی است در فارسی بمعنی علی و استعلا چنانکہ گویند "بر بام رفت" یعنی بالای بام مؤلف عرض کند کہ استعمال حرف بر بمعنی فوق و علی مسلم (اردو) اوپر۔ پر (بلندی۔ مؤنث) دیکھو باشجر۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ بر۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اوپر۔ بالا۔ بلند مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا۔ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۳) بر۔ بقول جامع بفتح اوّل بمعنی بلندی (انوری ے) شرح آن دیگران ہمی نداند ؎ کہ فرد است در بر از خورشید ؎ (اردو) بلندی مؤنث۔

(۴) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و سراج بہ فتح با بمعنی کنار و آغوش و بغل و بقول ناصری پہلو و کنار و آغوش (انوری ے) شرف بلطف ہمی پرورد ترا در ملک ؎ ہنر بناز ہمی پرورد ترا در بر ؎ (امیر خسرو ے) نازک تر است آن بدن از برگ گل بسی ؎ عیشی است گر برہنہ کشد در برش کسی ؎ (حکیم فرخی ے) نخست روز کہ دریا ترا بدید بدید ؎ کہ پیش فضل تو چون ناقص است و چون ابتر ؎ بمال با تو نتاند شد ار نخواہد جفت ؎ بقدر با تو نیارد ز دار نخواہد برید ؎ مؤلف عرض کند کہ اشارہ این بمعنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است پس (اردو) بر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بغل۔ آغوش۔ کنار (مومن ے) یون جلد جاے رات گزرا اے فلک در بغ ؎ بر سے جدا ہو رشک قمر اے فلک در بغ ؎

(۵) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بفتح یا بمعنی پہنای ہر چیز (انوری ؎) بر و بالای قصر جاہ او را کہ نہ پیماید بسالی مرغ او ہام پ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی لغت سنسکرت است صاحب ساطع ذکر این کردہ جا دارد کہ فارسیان استعمال این کردہ باشند و جا دارد کہ درین شعر (بر و بالا) بمعنی کنار و قد باشد و کنایہ از بلندی و پہنائی کہ از قد بلندی مراد است و از کنار و آغوش عرض مقصود اند رین صورت این را متعلق بہ معنی چہارم کنیم و (بر و بالا) را درین شعر استعارہ دانیم و جا دارد کہ بر در کلام انوری مرادف بالا باشد و از (بر و بالا) بہ تکرار لفظ معنی بلندی گیریم بای حال این لغت فارسی نیست بمعنی پہنا اگر سند واضح تر ازین بدست آید توانیم کہ مقرس گوئیم (اردو) بر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ عرض۔ پہنا۔ چوڑائی۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا۔ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۶) بر۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بفتح با بمعنی نفع و فائدہ (سعدی ؎) برنخورد از خود و از عمر خویش پ ہر کہ مرا از تو جدا می کند پ و فرماید کہ اصل این ہمان ثمر است چنانکہ ؎ از عمر خود برخوردار باشد ؎ یعنی ثمر زندگانی خود را دریابد خان آرزو در سراج گوید کہ مجاز است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی ہفتم باشد (اردو) نفع۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سود۔ فائدہ۔ منافع۔ منفعت۔ نتیجہ۔ ثمرہ۔

(۷) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع بفتح با بمعنی ثمر (انوری ؎) آمد نظام شاخش و صدر شہید برگ ؛ وان شاخ و برگ را تو خداوند بار و بر ؛ (فرخی ؎) دراز تر زغم مستمند سوختہ دل ؛ کشیدہ تر زغم دردمند خستہ جگر ؛ چو چشم شوخ ہمہ چشمہای او بی آب ؛ چو قول سفلہ ہمہ کشتہای او بی بر ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہرا این مخفف بار است **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر لفظ بار کردہ ایم و ہمدر انجا عرض کردہ ایم کہ بار فرید علیہ بر است و در ینجا ہمین قدر کافیست کہ مجاز معنی دوم یعنی چیزی کہ بالای درخت پیدا می شود آنرا برگفتند (اردو) دیکھو بار کے دسویں معنی۔ صاحب آصفیہ نے برکو بھی ان معنون مین بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پھل۔ بار درخت۔

(۸) بر۔ بقول سروری و جامع بفتح با بمعنی برندہ (انوری ؎) شمس اسلام فلک مرتبہ برہان الدین ؛ آنکہ مولاش بود شمس و فلک فرمان بر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بی خبری زبان دانان از قواعد فارسی بر آنگاہی زبان است کہ این با بمعنی فاعلی دانند و نمی دانند کہ بدون ترکیب با اسمی این معنی پیدا نمی شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی غور نفرمودند (اردو) لیجانے والا۔

(۹) بر۔ بقول سروری و برہان و جامع بفتح با بمعنی بیر (انوری ؎) بر سمرقند اگر بگذری ای باد سحر ؛ خبر از اہل خراسان ببر خاقان بر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ چرا نمی فرمایند کہ امر حاضر مصدر بردن است کہ بجای خودش می آید (اردو) لیجا۔

(۱۰) بر۔ بقول سروری بفتح با بمعنی استقلال مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم کہ سکوت صاحبان ناصری وجامع کہ ہم از اہل زبانند تعجب خیز است (اردو) استقلال۔ دیکھو استقامت۔

(۱۱) بر۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان وجامع وسراج بفتح اوّل بمعنی یاد وحفظ (خاقانی ؎) پس گشتہ صد ہزار زبان آفتاب وار ۔ تا نسخۂ مناسک حج گردد از برش ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی از بر است نہ بر اما بیر بہ تحتانی دوم ودیرہم بہ تحتانی دوم بمعنی حفظ ویاد آمدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این ماخوذ است از معنی اوّل چراکہ از بر کردن بمعنی یاد کردن از سینہ تعلق دارد یعنی چیزی را مملوک سینہ گردانیدن چنانکہ گویند کہ "علم در سینہ باشد نہ در سفینہ" مؤلف عرض کند کہ محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سندی کہ پیش کردہ بر معنی حفظ ثابت نمی شود واز مصدر (برکردن) کہ می آید البتہ تصدیق این معنی می شود وبر اعتبارش ہمین قدر توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مجاز معنی اوّل یعنی چیزی کہ در سینہ باشد واشارۂ این بر از بر ہم کردہ ایم وبیر را کہ می آید مزید علیہ این دانیم چنانکہ بست وبیست وویر مبدلش کہ موحدہ بہ واو بدل شود چنانکہ آب وآو (اردو) دیکھو از بر۔ صاحب آصفیہ نے بر پر فرمایا ہے کہ فارسی۔ اسم مذکر۔ یاد۔ حافظہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالباً تسامح فرمایا ہے اردو میں یہ فارسی لفظ ان معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔

(۱۲) بر۔ بقول سروری و برہان وجامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی ؎) زخسار عید را نگر از برقع زرش ۔ کز دست شاہ جامۂ عیدیست در برش ۔ (انوری ؎) تو بادی کہ جز با تو نیکو نیاید ۔ قبای بقا در برِ آفرینش ۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی چہارم است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدن۔ صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تن۔ بدن۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو مین سنا نہین گیا۔

(۱۳) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی ؎) دیریست تا سپیدۂ محشر ہمی دمید ۔ ای زندہ زادگان سرازین خاک برکنید ۔ مؤلف عرض کند کہ در مصدر مرکب (برکردن) بر بمعنی دوم اوست بمعنی بالا کردن و بلند کردن واز سند حکیم سنائی ہمین معنی پیدا می شود پس بوثیقۂ این مصدر بر را بمعنی بیرون گرفتن زائد از ضرورت است محقق زبانداں از تراکت کار نگرفت اگرچہ باعتبار این معنی را تسلیم توانیم کرد و بر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت لیکن حقیقت ہمین قدر است کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) بر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ باہر۔ بیرون۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین بر بمعنی بیرون کسی اہل زبان سے نہین سنا۔ صاحب آصفیہ نے غالباً تسامح فرمایا ہے۔

(۱۴) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح اول بمعنی زن جوان صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند

باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع که از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان گیریم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جوان عورت ۔ مؤنث ۔

(۱۵) بر ۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح بمعنی طرف و جانب چنانکہ گویند "از راہ یک برشو" یعنی یک طرف شو ۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی چہارم (اردو) طرف ۔ دیکھو بازکے سترھویں معنے ۔

(۱۶) بر ۔ بقول سروری بالفتح بمعنی نزدیک ۔ سند این بر معنی نہم گذشت ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ "برمن چنین است" یعنی پیش من و فرماید کہ این نیز متعلق از معنی اول است یعنی سینہ (انوری ۵) بر در نگ رکاب تو بیدرنگ زمین ؛ بر شتاب عنان تو بی شتاب صبا ؛ (ولہ ۵) توئی کہ سایۂ عدلت چنان بسیط شدہ ؛ کہ رخنہ کردن آن مشکل است بر خورشید ؛ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم دانیم یا اسم جامد بدین معنی (اردو) پاس ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ نزدیک ۔ قابو میں ۔

(۱۷) بر ۔ بقول سروری بالفتح بمعنی مہربان حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ۔ از معاصرین عجم نہ شنیدیم و در کلام قدما ندیدیم باعتبار محقق صاحب زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد ۔ سکوت صاحبان ناصری و جامع تعجب خیز است (اردو) مہربان ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ محبت کرنے والا شفیق ۔ رفیق محب ۔

(۱۸) بر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری وجامع وسراج مخفف برگ۔ (کمال اسمعیل ؎) ہر کہ چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق ؎ چون گل از آرزوی دیدن او صد برشد ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وجا دارد کہ مجاز بمعنی ہفتم گیریم کہ اصلش معنی دوم است کہ برگ ہم ہمچون ثمر بالای درخت است چنانکہ فارسیان بار را ہم بمعنی برگ وگل وثمر گرفتہ اند (اردو) برگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پتا۔ پات۔ ورق۔ ۔

(۱۹) بر۔ بقول جہانگیری و برہان وجامع وسراج بمعنی درخانہ وسراست۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است وصاحب ناصری گوید کہ برہان ندارد مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتماد محققین بالا کہ بعض شان از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم ومشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مدخل۔ پھاٹک۔ در۔ باب۔

(۲۰) بر۔ بقول برہان وجامع بمعنی زمین خشک بی آب وعلف وبیابان صاحب ناصری گوید کہ برّ بہ تشدید رای مہملہ مقابل بحر لغت عرب است وجمع آن براری وبتخفیف ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ مقرر باشد کہ فارسیان لغت مشدد را بہ تخفیف خواندہ اند (اردو) خشک زمین موئث۔ جنگل۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے برّ کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ خشک زمین جنگل۔ بیابان۔ خشکی۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ غالباً آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو میں مفرّس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتھ اور مشدّد کا استعمال نہیں ہے۔
(۲۱) بر۔ بقول برہان۔ نام درختی در ہند۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در ہندوستان می روید و از شاخہای آن بیخ برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بزمین رسیدہ فرو می رود و از ان بیخ تنۂ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخہا بمنزلۂ ستون می شود (آزاد بلگرامی ؎) چو ریشہ بر در نیم راہ وا ماندہ ؛ فرو دشمن او در ترقّی معکوس ؛ (مرشد قلیخان محمور ؎) چو درختی کہ ز ہر شاخ دہد ریشہ بخاک ؛ در سجود تو ز ہر عضو زمین گیر شدم ؛ مؤلّف عرض کند کہ بڑ بموحّدہ و رای ہندی بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیر آن را در دوا بکار برند و چون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی را بہ رای مہملہ بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ۔ بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در ملک مالوہ برگد گویند و بعربی ذات الذوائب و بفارسی درخت ریشا و بہندی بڑ و باسرود در سنسکرت مری و آن درختی است ہندی۔ بسیار کلان۔ گرم و تر در نزد بعضی سرد در اوّل و دوم و خشک در آخر آن شیر او سرد و خشک در سوم گران و حابس شکم و دافع فساد باد و بلغم و صفرا و نافع دمامیل و بثور و تپ حرارت و تشنگی و بیہوشی و زخمہا و ریشہا را نافع و منافع بسیار دارد (الخ)۔
(اردو) بڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ برگد۔ ایک قسم کا پیپل کی مانند بڑے سایہ اور پھیلاؤ کا درخت ہے جسمیں داڑھی کی طرح نیچے جڑیں سی لٹکتی رہتی ہیں

(۲۲) بر۔ بقول برہان پرندۂ را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین زبانداں ازیں معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی دوم باشد وبس کہ پرندۂ راکہ بالاتر می باشد۔ برگفتہ باشند حیف است کہ صراحت فرہنگ دیگر از پرندۂ مذکور وطرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پرندہ کو فارسیون نے بر کہا ہے۔ مذکر۔

(۲۳) بر۔ بقول بہار بمعنی در و بالعکس وبحوالۂ مرزا جلالای طباطبا نوشتہ کہ در و بر در موارد استعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ؎) نیست امروز از جنون این شور وغوغا بر سرم ؛ در حریم غنچہ چون لالہ سودا بر سرم ؛ (میر رضی ارتیمانی ؎) سر ببالین چون نہد آن راکہ دردی در دل است ؛ خواب شیرین چون کند آن راکہ شوری بر سر است ؛ (سعدی ؎) ساقی سنگدل مرا چند بہانہ میدہی ؛ بادۂ ناب بر کفت شور شراب بر سرم ؛ مؤلف عرض کند کہ درست می گوید ہمین است محاورہ (اردو) مین۔ دیکھو اندر۔

(۲۴) بر۔ بالکسر بقول انند در فارسی زبان بمعنی یک کہ عدد اوّل است مؤلف عرض کند کہ صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید وصاحب کنز کہ محقق لغات ترکی است تصدیق این می کند۔ نمی دانیم کہ صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت۔ (اردو) ایک۔ عدد واحد۔ مذکر۔

(۲۵) بر۔ بالفتح بقول انند مثل بای موحدہ برای الصاق آید چنانکہ (دوش بر دوش)

(و زمین بر زمین) (خواجه نظامی ؎) غلامان گل چهره و دلربای ؛ کمر بر کمر گرد تخت ش به پای ؛ زمین بر زمین تا باقصای روم ؛ بجوشید دریا بلرزید بوم ؛ و فرماید که اگر محمول بر معنی علی باشد پس زمین عبارت از اطباق آن خواهد بود چنانکه درین بیت شیخ شیراز (؎) آنکه چون پسته دیدمش همه مغز ؛ پوست بر پوست بود همچو پیاز ؛ و همچنین (؎) بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر ؛ بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا ؛ و گوید که چون بر عرض مقدمه چیزی اخذ یا ترک کرده میشود می گویند که "بر فلان چیز گرفت یا ترک کرد" مثلاً صاحبی نوکری را دشنام داد پس دران حال می توان گفت که "فلانی نوکری گذاشت بر دشنام" و در بنصورت مدخول لفظ بر سبب ماتقدم باشد و هم او گوید که ازین قبیل است درین بیت خواجه نظامی (؎) جهان آن کسی راست کو دشمرد ؛ پی مرد نگذاشت بر هیچ مرد ؛ ای بر مرد ضعیف و زبون مؤلف عرض کند که در همه اسناد بالا بر بمعنی علی باشد و معنی الصاق اصلا نباشد و این همه اسناد متعلق بمعنی دوم است که گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنے ۔

(۲۶) بر ۔ بالفتح بقول بهار بمعنی الی چنانکه نظامی گوید (؎) سکندر بتاریکی آرد شتاب ؛ که ره روشنی خضر یابد بر آب ؛ مؤلف عرض کند که درین شعر هم بر بمعنی علی است نه الی فقائل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنے ۔

(۲۷) بر ۔ بقول ناصری زائد در اشعار متقدمین بسیار است چنانکه (ع) ای تازه تر از برگ گل و تازه به بر بر ؛ و فرماید که تقدم بای ابجد بر این ردیف از شرائط بلغاست

خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بدون تقدم موحده هم زیادت بر را در کلام فارسیان یافته ایم و در بعض مصادر هم که در محاوره فارسیان مستعمل است چنانکه انگیختن و برانگیختن و آهیختن و برآهیختن وغیر ذلک (اردو) بر نه فارسی مین زائد بھی آتا ہے ۔

(۲۸) بر ۔ بالفتح بمعنی روشن که مصدر (برکردن) بمعنی روشن کردن از همین معنی متعلق است که می آید خان آرزو بذیل بر ذکر این مصدر کرده گوید که ظاهر در (برکردن) بمعنی روشن کردن متعلق بمعنی دوم است مؤلف عرض کند که درست گوید (اردو) روشن دیکھو ابرخیدہ ۔

برآب آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول جهانگیری (در خیمه) و بقول صاحبان برهان و رشیدی و بحر و جامع و مؤید و سراج (۱) کنایه از ظاهر و فاش شدن (امیر خسرو ؒ) چو فوج هندوان ره بیشتر یافت ؛ خلیفه هم خلاف خصم در یافت ؛ برآب آمد همه کان آتش انگیز ؛ بجوش آورد سیل آتش تیز ؛ مؤلف عرض کند که چیزی که از ته برآب آید ظاهر میشود و از همین معنی حقیقی این اصطلاح عام قرار یافت و (۲) مشهور شدن هم (انوری ؒ) مولد و منشا بین در خاک هندستان مرا ؛ نظم و نثرم بین که برآب خراسان آمد است ؛ (اردو) (۱) ظاهر ہونا ۔ (۲) مشہور ہونا ۔

(الف) **برآب افگند چون زمینش سپر** اصطلاح صاحب مؤید بذکر این گوید که (۱) ای همچو زمین سپر برآب افگند او را یعنی از و عاجز شود و منهزم گردد کذا قیل ۔ صاحب هفت فرماید که چون زمینش سپر) معلوم یعنی از و عاجز شود و منهزم

گردد و نیز (۲) بمعنی مستعد شدن۔ مؤلف عرض کند که تسامح هر دو که این را بصورت مصدر قائم نکردند یعنی۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **بر آب افگندن سپر** است بمعنی عاجز و منهزم شدن و درین مصدر تخصیص آب هم نباشد بلکه (بر زمین افگندن سپر) هم همین معنی دارد و مجرد (سپر افگندن) هم مرادفش حیف است که مصرع ثانی (الف) را ذکر نکرد تا بیان میکردیم که مقصود شاعر چه بود۔ فاضل متبحر یعنی صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و دریافت حقیقت را بر فضلا گذاشت و این حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت که از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ کردن نتوانست یا مشکل دانست و معنی دوم پیدا کردهٔ صاحب هفت غلط است که الفاظ اصطلاح و معنی حقیقیش اجازت آن نمی دهد و معنی مصدری از مضارع پیدا می کنند و محققین فارسی زبان از هر دو معنی ساکت بعاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) (الف) (۱) عاجز ہونا ہے۔ ہار ماننا ہے۔ (۲) مستعد ہونا (ب) سپر پھینکنا۔ سپر ڈالنا۔ بقول آصفیہ ہتیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے ڈھال پھینکدینا۔ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا پشت دکھانا

بر آب بردن بنا مصادر اصطلاحی۔

بر آب بردن بنیاد بہار و نقل نگارش اند هر دو این هر دو مصادر را با (آب رسانیدن بنا و بنیاد) نوشته اند و سندی از برای این پیش نکردند و ما حقیقت آن بجایش عرض کرده ایم و نسبت این عرض کنیم که این من وجه مرادف آن باشد ولیکن استعمال این بالکلیه از نظر نگذشت۔ طالب سند باشیم که محققین زبانداین را ترک کرده اند (اردو) دیکھو آب رسانیدن بنا۔

بر آب بستن اصطلاح. بقول انند سیراب کردن (طغرا) زبان برگ پان تا در دهان غنچه اش ندیدم ؛ بر آب گریه بستم گلبن آشفته حالی را. صاحب بحر و ارسته (بر آب بستن چیزی) را بمعنی سیراب کردن آن آورده **مؤلف** عرض کند که (آب بچیزی بستن) بمعنی سیراب کردن آن بجای خود گذشت پس جا دارد که کلمه بر را درین اصطلاح زائد گیریم چنانکه بمعنی بست و هفتمش مذکور شد یا اینکه (بر آب بستن چیزی) بمعنی وابسته آب کردنش یا بمعنی حال کنایه ایست و موافق قیاس (اردو) سیراب کرنا. (دیکھو آب بچیزی بستن)

بر آب بگوی مقوله. بقول سروری بستن ملحقات یعنی حالی بگوی و زود جواب بده **مؤلف** عرض کند که (بر آب گفتن) مصدری است که بهمین معنی می آید. ضرورت نداشت که این را مقوله گردانیم که امر حاضر همان مصدر است (اردو) دیکھو بر آب گفتن یہ اُس کا امر حاضر ہے ؛

بر آب دیگر رفتن مصدر اصطلاحی بقول بهار مرادف (بر آن آب نبودن) و (بر آب فلان چیز آمدن) **مؤلف** عرض کند که در نسخه اول الطبع بهار این را نیافتیم و در مطبوعه نولکشور سندی پیش نشد یس تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار را نشاید و اگر از معنی لفظی کار گیریم چنین نباشد که بر طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن است که (بر آب فلان) بمعنی بطریق فلان می آید (اردو) غیر کی پیروی کرنا۔

بر آب زدن مصدر اصطلاحی بقول بهار در آب فرو بردن و گوید که اطلاق زدن بر چیزی بمعنی خویشتن را رسانیدن به آنچیز بسیار آمده درین صورت بر بمعنی

الی وزدن بمعنی رسانیدن باشد یعنی خوشتین
را بآب رسانیدیم پس آب رسانیدن عبارت
از اختیار کردن رندی ومستی بود (حسین
بیگ خروشی۔ رباعی ۵) یکچند در زهد چو
احباب زدیم ۔ آخر نقبی بگنج نایاب زدیم
۔ تا شبهه تسبیح ورد ابر خیزد ما بر دیم بمیخانه
و بر آب زدیم ۔ مؤلف عرض کند که در
نسخه قدیم بهار (۱) بمعنی غرق کردن است
(بس وباستناد همین رباعی نوشته که ای خرابات
شدیم ورندی ومستی اختیار کردیم وگوید
که می تواند که در اینجا بمعنی (۲) در آب انداختن
وغرق کردن گیریم درین صورت مفعول
به تسبیح ورد اخواهد بود وعلی التقدیر این مفعول
فیه آب است (انتهی) پس بخیال ما عبارت
اول الذکر تصحیف وتصرف مصححین مطبع
باشد بای حال (الف) بمعنی دوم حقیقی است
ومعنی اول هم داخل آن است و (ب)
در شراب زدن که آب بمعنی شراب بیامیش
گذشت وسند خروشی برای (ب) باشد
بمعنی حقیقی دیگر هیچ مخفی مباد که چون خود را
مفعول این گردانیم از معنی (ب) کنایه توان
یعنی (ج) مبتلای می خواری کردن خود را
وخرابانی شدن۔ وبر در اینجا بمعنی فی باشد
چنانکه بر معنی بست وسومش گذشت نه بمعنی
الی (اردو) (الف) پانی مین ڈالنا گرانا
غرق کرنا (ب) شراب مین ڈبونا۔ (ج) اپنے
آپ کو شرابخوار بنانا۔

بر آب فلان اصطلاح۔ بقول بحر و برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و روش فلان وبقول صاحب مؤید بر شکل فلان مؤلف عرض کند که آب بمعنی طریق بر معنی چهارمش گذشت (اردو) کسی کی روش پر کسی کی پیروی مین۔

بر آب فلان چیز آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بهار مراد از (برآب دیگر رفتن مؤلف عرض کند که آب در اینجا بمعنی رونق است که بر معنی دوشیدن گذشت و این بمعنی رونق آن چیز داشتن است یعنی مساوات آن چیز داشتن در تازگی و رونق (میر خسرو ؎) برآب رخت یک گل سیراب نیاید ؛ آنچه از لبت آید زمی ناب نیاید ؛ (اردو) خوبی اور رونق اور تازگی مین کسی چیز کے مساوی ہونا۔

برآب گفتن مصدر اصطلاحی بقول برهان و سجع و جامع و مؤید و هفت بمعنی فی الحال و زود گفتن و زود جواب دادن مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که (برآب آمدن) بمعنی ظاهر و فاش شدن گذشت و مقصود از (برآب) ظاهر و فاش است از همین اصطلاح این مصدر اصطلاحی قرار یافت حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) فوراً کہنا۔ جلد کہنا۔ جلد جواب دینا۔

(الف) برآب نقش زدن
(ب) برآب نوشتن

مصادر اصطلاحی بهار (ب) را ذکر کرده گوید که انوری استعمال این کرده (ح) بهرچه مفتی رایت قلم بدست گرفت ؛ قضا برآب نویسد جواب فتوی را ؛ و میر ابو الحسن فراهانی علیه الرحمه در شرح این نوشته که یعنی مفتی رای تو بهر قصد که قلم بدست گیرد خواه بقصد فتوای امر خواه بارادهٔ فتوای نهی و اگرچه نه نوشته باشد قضا جواب آن فتوی و رد آن را برآب می نویسد یعنی جواب آن و رد آن صورت نمی بندد پس بهار گوید که چون صاحب اصطلاحات (برآب) را بمعنی در حال آورده ممکن است که (برآب نویسد) را بمعنی در حال نویسد فراگیریم تا محصل معنی آن شود که هرچه اقتضای رای تست و ترا در مصالح دینی و جواب و سوال اهل عالم بخاطر می رسد همین که قضا

یافت که اقتضای رای تو چیست و توجه فتوی
خواهی داد پیش از آنکه بعمل آری بنا بر
نهایت موافقت و متابعت که سنت تو
دارد موافق مافی الضمیر تو فتوی میدهد
و فی الحال می نویسد (انتهی) صاحب شیدی
بذیل (برنگ نوشتن) گوید که بیهوده وضایع
کردن کاری و همچنین (برآب نوشتن) مؤلف
عرض کند که (الف) و (ب) هر دو کنایه ایست
از محو کردن که هرچه برآب نقش کنند
خود بخود محو شود و باقی نماند مقصود انوری
در شعر بالا همین است که مفتی رایت
بهرچه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و
جواب معنی رد آن را محو می نماید مقصود
شارح اول الذکر همین است ولیکن به
مطابقت معنی اصطلاحی ادا نشد و بهار
معنی را که بیان کرده است دور از لفظ و
معنی - حالا عرض می شود که نسبت (الف)
که صائب استعمالش کرده (ه) چرخ
چندانکه زند نقش حوادث برآب ؛ می شود
جوهر آئینهٔ آگاهی ما ؛ مقصود صائب اینست
که هرچند که چرخ نقش حوادث را می خواهد
که محو کند مگر بر آئینهٔ آگاهی ما ظاهر می شود
همچو جوهرش و محو نمی شود و ما از و آگاهیم
(اردو) (الف وب) محو کرنا - مٹانا - نقش
برآب کرنا - صاحب آصفیہ نے (نقش برآب
ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے
بمعنی بے ثبات ہونا - فانی ہونا - جلد مٹ جانا
برآب نهادن مصدر اصطلاحی بقول
بهار کنایه از بی ثبات و ناپایدار کردن
و آفریدن چیزی را (شیخ شیراز ه) جهان
برآب نهاد هست و زندگی برباد ؛ غلام خاطر
آنم که دل براو ننهاد ؛ صاحب بحر آفریدن
را ترک کرد مؤلف عرض کند که (برآب
نهادن چیزی) گویا غرق کردن است در آب

از اینجاست که معنی بی ثباتی از و پیدا شد و آفریدن را جز و معنی خیال کنیم صاحب بحر درست نکرد که آن را ترک کرد (اردو) بے ثبات اور ناپائدار کرنا اور ناپائدار پیدا کرنا۔

بر آب و آتش زدن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بحر (۱) در کمال تکلیف و تعب بودن (صائب ؎) عبث آن جنگجو بر آب و آتش می زند خود را ؛ برات خط چو حکم آسمانی بر نمی گردد ؛ بهار این را بر استناد سند بالا بمعنی (۲) سعی بی فائده کردن آورده معنی اول را هم ذکر و اسناد دیگر را هم پیش کرده (صائب ؎) اینکه گاهی می زدم بر آب و آتش خویش را ؛ روشنی کار مردم بود مقصودم چو شمع ؛ (عبد اللطیف خان تنها ؎) فکر بیگیر بلندی دارم از خود همرهان ؛ می زنم بر آب و آتش خویش را شبها چو شمع ؛ مؤلف عرض کند که محققین بالا در تعریف معنی اول غور نفرموده اند به تحقیق ما از هر سه اسناد بالا (بر آب و آتش زدن کسی را) پیداست بمعنی در کمال تکلیف و تعب داشتن او را محققین بالا همین معنی را لازم کرده اند و اسناد شان بر خلاف آنست و معنی دوم بیان کرده بهار از یک سند هم حاصل نمی شود و اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کمال تکلیف اور تعب مین مبتلا رکھنا (۲) بھی بی فائدہ کرنا۔

بر آتش افتادن چیزی استعمال بمعنی سوختن آن چیز در آتش است و این معنی حقیقی باشد (ظهوری ؎) دل ظهوری بر آتش که فتاد ؛ که جهان بوی آن کباب گرفت ؛ مؤلف عرض کند که کلمهٔ بر در اینجا بمعنی در باشد۔ (اردو) آگ مین جلنا۔ امیر نے اس کا ذکر فرمایا ہے (کیف ؎) تپ الفت کی حرارت نہین کسکو اے کیف ؛ ایک ہی آگ مین سب خلق خدا جلتی ہے ؛

بر آتش نشاندن مصدر اصطلاحی. بقول بہار و انند (۱) کنایہ از مضطرب و بیقرار گردانیدن کسی را (صائب ۵) ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زد شیرین ؎ خوشا کاری کہ بر آتش نشاند کارفرما را ؎ مؤلف عرض کند کہ متعدی آتش بزیر پا داشتن و آتش زیر پا بودن کہ بجایش گذشت و (۲) بمعنی حقیقی یعنی سوختن کسی را در آتش (اردو) آتش پہ یا آگ پر لٹانا۔ بقول امیر (۱) بیقرار کرنا (۲) جلانا (آتش ۵) نہانے کو بجا حمام مین ہمرہ رقیبون کے ؎ لٹادیگا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر ؎ (مومن رباعی ۲) شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے لئے ؎ گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لئے ؎ دشمن پہ گناہ سرد مہری کے سبب ؎ تم آگ ہوے میرے جلانے کے لئے ؎

بر آتش نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) بیقرار گردانیدن مؤلف عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ و (۲) بمعنی حقیقیش یعنی سوختن (انوری ۵) ہزار جان لب لعلش نہادہ بر آتش ؎ ہزار دل سر زلفش کشیدہ در زنجیر ؎ (اردو) دیکھو بر آتش نشاندن۔

بر آر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح والف ممدودہ بمعنی صلح و آشتی مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ حاصل بالمصدر بر آوردن را کہ می آید بر سبیل مجاز بدین معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر مذکور از ہم جدا کردن و مسدود نمودن داخل است (اردو) صلح۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ آشتی۔ میل ملاپ مصالحت مصالحہ (منہ ۵) صلح کی ٹھیرائے اب تو لڑائی ہو چکی ؎ ہو چکی صاحب محبت آزمائی ہو چکی ؎

(الف) برآرارنده
(ب) برآرنده
اصطلاح بقول شمس هردو بالفتح زیبنده وخوش آرایند وآراسته مؤلف عرض کند که (الف) غلط محض است ومجرد قولش اعتبار را نشاید و(ب) اسم فاعل (برآوردن) که می آید (اردو) دیکهو برآوردن ۔

(الف) برآسائیدن
(ب) برآسودن
استعمال (الف) مرادف همان آسائیدن که در محمدوده گذشت و(ب) بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ آرام یافتن وآرام دادن مؤلف عرض کند که آسودن هم در محمدوده گذشت جز این نیست که در محاوره کلمهٔ بر بر هردو مصادر مذکور زیاده شد وتخصیص یک در (ب) قابل نظر که آسودن بر معانی متعدده شامل (ظهوری الف ۵) برآسایید فلک از بیقراری ۔ اگر بی طاقتان آرام نجشند ۔ (انوری الف ۵) چگونه با تو دگیرد که از بندی برون آیم ۔ غمی با تو فرو گویم دمی با تو برآسایم ۔ (اردو) (الف) دیکهو آسائیدن (ب) دیکهو آسودن ۔

(الف) برآشفت
(ب) برآشفتن
(الف) بقول سروری برهم زدو پریشان وسودائی شدو عاشق شد مؤلف عرض کند که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و(ب) بقول موارد بخشم آمدن (سعدی ۵) شهنشه برآشفت کاینک وزیر ۔ تعلل بیندیش وحجت بگیر ۔ پراگنده دل شد ازین گفتگوی ۔ برآشفت وگفت ای پراگنده گوی ۔ مخفی مباد که آشفتن مصدر یست که بچهار معنیش در محمدوده گذشت واشارهٔ این همه را بانجا کرده ایم انحصار صاحب سروری در ینجا بر دو معنی وقناعت صاحب موارد بر یک معنی قابل نظر است قیاس می خواهد که بر همهٔ معانی (آشفتن) شامل نباشد

(اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق (ب) دیکھو آشفتن۔

برآغالیدن استعمال۔ بقول موارد برانگیختن و تحریص کردن کسی را مؤلف عرض کند کہ آغالیدن بہر پنج معانیش در ممدودہ گذشت و تخصیص این با معنی بالا تقاضای سند می کند (اردو) برانگیختہ کرنا

برآفتاب افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند خشک گردانیدن چیزی را بآفتاب (غیاثای حلوائی ے) نی زحیرانی بر و چشم پر آب افگندہ ام پردہ ہائے چشم تر برآفتاب افگندہ ام، مؤلف عرض کند کہ بر در اینجا بمعنی بست و سوش کہ گذشت (اردو) دھوپ دینا۔ یا دھوپ دکھانا۔ بقول آصفیہ۔ دھوپ مین سکھانا خشک کرنا۔ دھوپ مین رکھنا۔ دھوپ لگانا مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن کی بول چال مین۔ (دھوپ مین ڈالنا)

برآگندن شور مصدر اصطلاحی بمعنی ملاحت پیدا کردن در چیزی و بر در اینجا بمعنی در است (ظہوری ے) ز حرف شکری بر داستان شوری برآگندم پا نمک در چشم خواب انباشتم افسانۂ نازم (اردو) ملاحت پیدا کرنا۔ نمکینی پیدا کرنا۔ خوبصورتی پیدا کرنا۔

برآمد استعمال۔ بقول صاحب فرہنگ فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر (برآمدن) کہ می آید شامل ہر ہمہ معانیش (اردو) برآمد۔ حاصل بالمصدر ہے برآمدن کا اور اسکے کل معنون پر شامل۔ اور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث نکاس نکاسی۔ خرچ۔ آمدنی۔ وہ زمین جو دریا کے ہٹجانے سے نکلے۔

برآمدبہم بقول شمس بالفتح۔ یعنی در غضب شد

مؤلف عرض کند کہ (بہم برآمدن) بمعنی خشمگین شدن و در غضب آمدن می آید پس این ہم ماضی مطلق آن مصدر مرکب باشد (اردو) غصے ہوا۔ دیکھو بہم برآمدن جس کا یہ ماضی مطلق ہے۔

برآمدجای اصطلاح۔ بقول ناصری و انند بمعنی مصدر است کہ جای صدور و بیرون آمدن باشد و آن را برآمدگاہ نیز گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت (جای برآمد) است و برآمد حاصل بالمصدر برآمدن دیگر ہیچ (اردو) برآمد ہونے کی جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ برآمدگاہ۔

برآمدگی استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (۱) کریوہ کہ از پائین آن چشمۂ برآمدہ باشد و (۲) بقول جامع کہ بذیل (برآمدن) آوردہ بمعنی بلندی مؤلف عرض کند کہ این بمعنی حقیقی حاصل بالمصدر (برآمدن) است کہ می آید و معنی بیان کردۂ صاحب رہنما برسبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) وہ ٹیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو (۲) بلندی مؤنث۔

برآمدن بقول بحر (۱) تعظیم کردن و فرمایند کہ کامل التصریف است و مضارع این برآید۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر تعظیم کردن و برخاستن قانع و فرماید کہ این کنایہ باشد صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب موارد فرماید کہ حاصل بالمصدر این برآمد و صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ برپای خاستن برای تعظیم کسی کہ درآمدہ مؤلف عرض کند کہ مصدر مرکب از کلمۂ بر (بمعنی حقیقیش یعنی علی) و آمدن (بمعنی خودش) و معنی حقیقی این مرکب بہ بلندی

آمدن و مراد از برخاستن و بلند شدن پس معنی تعظیم کردن کنایہ باشد کہ برای تعظیم برمیخیزند (اردو) اُٹھنا تعظیم کے لئے) تعظیم دینا۔ بقول آصفیہ کسی کی تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا۔ کھڑے ہو کر عزت کرنا۔

(۲) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی پاک و صاف شدن چون (برآمدن دیدہ از غبار) (حزین ؎) خوشا دمی کہ مرا دیدہ از غبار برآید ؛ زگرد ہستیم آن نازنین سوار برآید ؛ مؤلف عرض کند کہ ازین سند مصدر مرکب (برآمدن دیدہ از غبار) پیدا می شود یعنی (بیرون آمدنش از غبار) پس برآمدن در ینجا متعلق است بمعنی سومش کہ می آید و صاف و پاک شدن دیدہ معنی مرادی است و متعلق است با مصدر مرکب مذکورہ و مجرد برآمدن بمعنی صاف و پاک شدن اصلا نباشد چنانکہ صاحب موارد خیال کردہ (اردو) صاف و پاک ہو جانا۔

(۳) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی بیرون رفتن و خارج شدن و ارستہ این را معروف گوید مؤلف عرض کند کہ مقصودش بحرین نباشد کہ بمعنی حقیقی است و بقول موارد بیرون آمدن (حزین ؎) شمشیر کین بکف نگہ کافر از فرنگ ؛ آیا پی کدام مسلمان برآمدہ ؛ (اردو) برآمد ہونا نکلنا۔

(۴) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی مقاومت کردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند خیال ما این است کہ این معنی از (برآمدن با کسی و بکسی) من وجہ پیدا می شود و از مجرد برآمدن قابل نظر۔ قتالی۔ عجبی نیست کہ صاحب بحر این

معنی را از معنی پنجم و ششم قائم کرده باشد بای حال ماسندی در کلام صائب یافته ایم که بکار این می خورد (ے) گرچه در رو شستگی دارد دیده بیضا ز صبح برنمی آید بشبهای جدائی آفتاب (اردو) برابری کرنا۔ بقول آصفیه همسری کرنا۔ مقابله کرنا۔

(۵) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار بمعنی بلند شدن و بالا رفتن (سنجر کاشی ے) سراغ یوسف خود گیرم و قرار نگیرم ز اگر بماه برآیم وگر بچاه درافتم ز (ظهوری ے) دوال کوس بنام نهیب کوب ظهوری ز صدا بلند کنم چرخ را ببام برآیم ز مؤلف عرض کند که از سند سنجر کاشی (برآمدن بماه و امثال آن) پیدا می شود بمعنی همسر ماه شدن و کنایه از بلند شدن بماه عجبی نیست که صاحب بحر معنی چهارم را که گذشت از همین استعمال قائم کرده و حق آنست که سند بالا مناسب تر است با معنی (بالا رفتن) و (بلند شدن) که از سند نصیر ای همدانی بمعنی بست و دوم می آید (اردو) بلند ہونا۔ چڑھنا۔

(۶) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار پرورش یافتن و ترقی کردن و فرماید که از اینجاست که چون دو کس باهم از خردی یکجا پرورش یابند گویند ز فلان فلان باهم برآمده اند ز یعنی باهم پرورش یافته اند (شانی تکلو ے) کجا بزهر سوالم لب جواب گشاید ز شکر لبی که به شیر و شکر برآمده باشد ز (سلیم ے) ز گل مپرس که مرغ چمن چه می گوید ز که من برآمده ام همچو لاله در صحرا ز (مخلص کاشی ے) جدا زهم چه تمتع برند چون دندان ز جماعتی که ز طفلی بهم برآمده اند (حزین ے) ریزم من اشک حسرت و بالد نهال او ز سروش بآب دیده گریان برآمده مؤلف عرض کند که برآمدن بمعنی خودش است و

اصطلاح (بهم برآمدن از طفلی) بمعنی با یکدیگر ترقی عمر کردن است در یکجائی و سند مخلص کاشی متعلق است به همین مصدر اصطلاحی و مجرد برآمدن در اینجا اصلا بمعنی پرورش یافتن و ترقی کردن نیست. سند شانی تکلو متعلق است بمعنی دهم و سند سلیم و حزین متعلق بمعنی هشتم این که می آید (اردو) پرورش پانا. ترقی کرنا. ترقی پانا.

(۷) برآمدن. بقول بحر و ارسته و بهار و موارد بمعنی از عهده برآمدن (ظهوری ۵) دل نازکست نازطبیبان نمی کشم ☆ نازم بدرد خویش بدارو برآمد است ☆ (شانی تکلو ۵) چندانکه تا ختم نظر از رو ☆ مهوشان ☆ برنامدم به دیده نزد و آشنای خویش ☆ (گلستان سعدی) شیطان با مخلصان برنیاید و سلطان با مفلسان ☆ مؤلف عرض کند که از کلام ظهوری (برآمدن در

به دارو) پیداست که بمعنی بیرون شدن از علاج و مستغنی شدن از علاج و لاعلاج شدنش باشد. پس (برآمدن) درین شعر بمعنی سوم اوست. و از کلام شانی تکلو (برآمدن بچیزی) و از سند شیخ شیراز (برآمدن باکسی) پیدا می شود و هر دو بمعنی غالب شدن بران و (برآمدن) در اینجا مجاز معنی پنجمش که از بلندی غلبه مراد گرفته اند عجبی نیست که صاحب بحر معنی چهارم را از اسناد بالا قائم کرده باشد مخفی مباد که مصدر (برآمدن از عهده) بجای خودش می آید و مجرد برآمدن بمعنی (از عهده برآمدن) نباشد (اردو) عہدہ برا ہونا. غالب آنا.

(۸) برآمدن. بقول بهار بمعنی دمیدن و بقول مؤید رویدن (صائب ۵) برسیه خانهٔ لیلی ترند برق اینجا ☆ بچه امید برآیند زمین دانهٔ ما ☆ (ظهوری ۵) زطرف گلشن

ع۔آ جز ۹ ف

۹۹۱/۵۳

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دبرانہ لیا جائے گا۔